

دارا دیوبند
مع فتاویٰ
مکملہ

اضافہ جدیدہ

دارالافتاؤں میں رائج الوقت نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ جدید کمپیوٹرائزیشن

دارالافتاویٰ مدلل و مکمل دیوبند

جلد ہشتم

کتاب النکاح (نصف آخر)

افادات : مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب عثمانی
(مفتی اول دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت : حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب : مولانا محمد ظفیر الدین صاحب شعبہ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اضافہ تخریج جدید

مولانا مفتی محمد صالح کاروڑی رفیق دارالافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

اردو بازار ایم اے جنت روڈ
کراچی پاکستان 2213768

دارالاشاعت

تخریج جدید اور کمپیوٹر کمپوزنگ کے جملہ حقوق ملکیت محفوظ ہیں

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی دارالاساعت کراچی

طباعت : ستمبر ۲۰۰۲ء تشکیل پریس کراچی۔

ضخامت : ۳۲۰ صفحات

..... ملنے کے پتے ❁

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
مکتبہ سید احمد شہید اردو بازار لاہور
مکتبہ امدادیہ بی بی ہسپتال روڈ ملتان
مکتبہ رحمانیہ ۱۸۔ اردو بازار لاہور
ادارہ اسلامیات موہن چوک اردو بازار کراچی

بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت العلوم 20 تا بھر روڈ لاہور
نشمیر بکڈ پو۔ چنیوٹ بازار فیصل آباد
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار اور اوپنڈی
یونیورسٹی بک ایجنسی خیبر بازار پشاور
بیت الکتاب بالمقابل اشرف المدارس گلشن اقبال کراچی

فہرست مضامین فتاویٰ دارالعلوم دیوبند جلد ہشتم مدلل و مکمل

۳۵	پوان باب: نکاح میں ولایت کن لوگوں کو حاصل ہے
۳۵	ل اول اس باب سے متعلق مسائل و احکام
۳۵	عصبہ اور ماں نہ ہونے کی صورت میں ولی ماموں ہے
۳۵	علاقہ بھائی اور چچا کے ہوتے ہوئے ماں کو نابالغہ کے نکاح کا اختیار نہیں
۳۶	پندرہ سالہ لڑکی بالغہ ہے نابالغہ کا ولی چچا ہے
۳۶	چچا کے رہتے ہوئے ماں کو ولایت نہیں
۳۶	نابالغہ کا نکاح ولی کے ذریعہ کیا جائے یا اس کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے
۳۷	بھائیوں کے ہوتے ہوئے ماں کا نکاح کرنا درست نہیں
۳۷	بالغہ خود اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے
۳۸	نابالغہ کا نکاح ولی کے ایجاب و قبول سے ہوتا ہے
۳۸	باپ اگر اجازت دیدے تو نانا، نابالغہ کو اسی کا نکاح کر سکتا ہے
۳۸	سولہ سالہ لڑکی کا نکاح جبراً جائز نہیں
۳۹	جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم ولی ہے
۳۹	اس صورت میں ولی بھائی ہے لڑکی کی ماں کا شوہر ولی نہیں
۳۹	عاقلہ بالغہ کفو میں نکاح خود کر سکتی ہے
۴۰	چچا کے ہوتے ہوئے چچا کا لڑکا ولی نہیں ہے
۴۰	بالغہ خود بلا ولی نکاح کر سکتی ہے باپ کا ناجائز لڑکا نہ ولی ہے نہ لڑکا
۴۱	بالغہ بیوہ کی اجازت سے جو نکاح ہو وہ صحیح ہے اب انکار سے کچھ نہیں ہوتا
۴۱	باپ اپنے لڑکے کو اجازت دے تو اس کی اجازت سے نکاح جائز ہے
۴۱	بلا ولی اصلی کی اجازت کے نابالغہ کا نکاح درست نہیں
۴۱	بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کر سکتی ہے مگر قضائے قاضی ضروری ہے
۴۲	ولی اقرب دو سو میل کی دوری پر ہو، اور ماں نکاح کر دے تو کیا حکم ہے
۴۲	پھوپھی نے نکاح کیا اور ولی نے رد کر دیا تو نکاح نہیں ہوا
۴۳	والدہ، سوتیللا باپ اور ماموں میں ولی کون

صفحہ	عنوان
۴۳	اٹھارہ سالہ لڑکی اپنا نکاح خود کر سکتی ہے
۴۳	ماموں، نانی اور ماں میں ولایت کس کو حاصل ہے
۴۴	مرد باپ کو نابالغ لڑکا لڑکی پر کوئی حق ولایت نہیں
۴۴	مرد مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں
۴۴	بوقت نکاح بھائی بنانے کا رواج غلط ہے
۴۵	ماں نے نکاح کر دیا بھائی خاموش رہا کیا حکم ہے
۴۵	چودہ سالہ لڑکی جو اپنے کو بالغ بتاتی ہے اس نے دادا کے نکاح کو رد کر دیا
۴۶	قریب کا ولی جب نکاح نہ کرے تو دور کا ولی کر سکتا ہے
۴۶	وصیت کا اعتبار نہیں اور چچا زاد بھائی کے ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں ہے
۴۷	ولی کا سکوت اجازت ہے یا نہیں جب غیر ولی نکاح کر دے
۴۷	ماں نے نکاح کر دیا باپ جاہل نے لکھوایا مجھے پسند نہیں کیا حکم ہے
۴۸	صورت مسئلہ میں دادا کا بھائی ولی ہے
۴۸	دادا کے رہتے ہوئے ماں نکاح کر دے تو کیا کیا جائے
۴۹	ہندہ مجنونہ کا ولی کون ہے اور اس کا جہیز کس کی ملکیت ہے
۵۰	قریب کا ولی جب نکاح نہ ہونے دے تو ماں جو ولی بعید ہے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں
۵۰	باپ کا علاقہ چچا ولی ہے اس کے رہتے ہوئے بہن اور پھوپھی ولی نہیں
۵۱	بھتیجہ اور ماں نکاح کے ولی ہیں مال کے نہیں
۵۱	اچھے رشتہ کی امید پر اگر ولی رکے تو کیا حکم ہے
۵۲	دادا کی اولاد، ماں اور دادی پر مقدم ہیں
۵۲	نابالغہ کی جبراً بلا اجازت ولی جو شادی ہوئی وہ درست نہیں ہے
۵۳	عورت کا صرف انگوٹھا لگوانے اور بعد میں گواہ بنانے سے نکاح نہیں ہوتا
۵۳	باپ کے رہتے ہوئے ماں نے نابالغ لڑکی کی شادی کی اور باپ نے انکار کر دیا تو نکاح درست نہیں ہوا
۵۴	بلا اجازت ولی فضولی نے جو نکاح کیا اور ولی نے انکار کر دیا تو وہ نکاح نہیں ہوا
۵۴	بیوہ کا جبریہ نکاح درست نہیں ہے
۵۴	بالغہ کا نکاح درست ہے یا نہیں جبکہ وہ سن کر رہنے پٹنے لگی یا معلوم ہوا کہ

صفحہ	عنوان
۵۴	شوہر کا نسب غلط ہے
۵۵	بالغہ کا کسی گناہ کی وجہ سے جبراً نکاح کر دیا تو کیا حکم ہے
۵۵	نابالغہ سمجھ کر باپ نے نکاح کیا مگر لڑکی بالغہ تھی انکار کر دیا کیا حکم ہے
۵۶	نابالغہ لڑکی کے باپ کے ایجاب اور نابالغ کے باپ کے قبول سے نکاح ہو گیا
۵۶	لڑکی کا نکاح ماں نے کیا چچا نے رد کر دیا پھر اجازت دی تو کیا حکم ہے
۵۶	غیر کفو میں چچا نے لڑکی کی جو شادی کی وہ درست نہیں ہوئی
۵۷	بالغہ لڑکا، لڑکی نے ایجاب و قبول نہیں کیا بلکہ دونوں کے والدین نے کیا تو نکاح ہوا یا نہیں
۵۷	لڑکی کا ماموں اس کے باپ کی اجازت کے بغیر نکاح کر دے تو کیا حکم ہے
۵۸	نہ عدت میں نکاح درست ہے اور نہ بالغہ کی رضا مندی کے بغیر
۵۹	دادا کے رہتے ہوئے چچا ولی نہیں ہو سکتا
۵۹	باپ کا کیا ہوا نکاح درست ہے بغیر طلاق دوسرا نکاح جائز نہیں
۵۹	اجنبی مرد اگر بالغہ لڑکی سے اجازت چاہے تو اس کا خاموش رہنا اجازت کے حکم میں نہیں ہے
۶۰	نابالغہ لڑکی کا ولی اس کا باپ ہے، نانا اس کا نکاح نہیں کر سکتا
۶۱	لا نکاح الا بولی کا مطلب
۶۱	بغیر اجازت ولی نابالغ کا نکاح درست نہیں
۶۱	صغیر اولاد کے ولی باپ ہیں
۶۲	دادا کا بھائی جو ولی ہے اگر لڑکی کی والدہ کو اختیار دیدے اور پھر خود ہی کر دے تو کیا حکم ہے
۶۲	ولی نکاح چچا ہے ماموں نہیں اور مال کا ولی کوئی نہیں
۶۳	بالغہ نکاح میں خود مختار ہے مگر کفایت کا لحاظ ضروری ہے
۶۳	لڑکی کی اجازت سے اس کا نکاح درست ہے
۶۴	چچا کا کیا ہوا نکاح لڑکی بغیر قضائے قاضی خنخ نہیں کر سکتی
۶۴	بالغہ کا ولی نے نکاح کر دیا بالغ خاموش رہا پھر انکار کر دیا
۶۵	غیر کفو میں ماں کا کیا ہوا نکاح صحیح نہیں ہے
۶۵	باپ کے رہتے ہوئے دوسرا ولی نہیں ہو سکتا
۶۵	بھائی کے رہتے ہوئے سوتیلے باپ ولی نہیں ہے
۶۶	غیر ولی کا نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہے

صفحہ	عنوان
۶۶	بالغہ کا نکاح اس کے علم کے بغیر کر دیا تو کیا حکم ہے
۶۶	صرف نابالغ کے ایجاب و قبول سے نکاح درست ہے یا نہیں
۶۷	اس صورت میں کیا حکم ہے
۶۷	نابالغ کا ولی غیر سے ایجاب و قبول کرائے تو کیا حکم ہے
۶۷	مجنونہ کا نکاح بغیر ولی درست نہیں ہے
۶۷	نابالغ کا ایجاب و قبول باپ کی موجودگی میں اس کی رضا سے ہوا تو نکاح صحیح ہے
۶۸	نابالغ کا نکاح والد کی موجودگی میں دوسرا شخص کر سکتا ہے یا نہیں
۶۸	باپ کی اجازت سے نابالغ کا نکاح ہوا اور نابالغ نے قبول کیا تو کیا حکم ہے
۶۸	نابالغ کا ولی ایجاب و قبول کے بعد مر جائے تو کیا حکم ہے
۶۹	نابالغہ کے لئے باپ کی اجازت کافی ہے مجلس میں اس کی موجودگی ضروری نہیں
۶۹	بالغہ کا نکاح باپ نے کر دیا مگر رخصتی کے وقت اس نے انکار کر دیا کیا حکم ہے
۶۹	اجازت کے بعد بالغہ کا نکاح درست ہے
۷۰	بالغہ کی اجازت سے ماموں نے اس کا نکاح کر دیا تو وہ صحیح ہے
۷۰	چچا نے بھتیجی کا نکاح کیا مگر بائیس سال کی عمر میں لڑکی نے دوسری شادی کر لی کیا حکم ہے
۷۰	نابالغی میں باپ نے جو نکاح لڑکی کا کیا وہ درست ہے دوسرا نکاح بعد بلوغ نہیں کر سکتی
۷۱	ایک عورت نے کہا میرا نکاح فلاں سے کر دو قاضی نے کر دیا، کیا حکم ہے
۷۱	نابالغہ کی شادی اس کی مرضی کے بغیر ولی نے کر دی تو وہ جائز ہے
۷۱	صرف بالغہ کی اجازت سے نکاح درست ہے
۷۲	جذام والے خاندان کے لڑکے سے شادی درست ہے
۷۲	لڑکی کا سکوت اجازت ہے یا نہیں
۷۲	دوسرا نکاح صحیح نہیں ہے
۷۲	باپ کے نکاح کر دینے پر لڑکی اپنی رضا مندی ظاہر کر دے تو کیا حکم ہے
۷۲	لڑکی غائب رہی تو کوئی حرج نہیں
۷۲	نکاح صحیح ہونے کے بعد فسخ نہیں کیا جاسکتا
۷۳	رخصتی کا شوہر کو حق ہے
۷۳	نابالغ کا نکاح باپ کی اجازت سے ہوا مگر قبول صرف نابالغ نے کیا تو کیا حکم ہے

صفحہ	عنوان
۷۳	پوتی کا دادا نے نکاح کر دیا باپ نے خاموشی اختیار کی اور راضی رہا تو نکاح ہو گیا
۷۳	ماں نے بالغہ کا نکاح کر دیا اور وہ شوہر کے پاس رہی بھی، نکاح ہوا یا نہیں
۷۳	باپ نے مار پیٹ کر اپنی بالغہ لڑکی سے اجازت لی اور نکاح کر دیا یہ درست ہے یا نہیں
۷۳	باپ نے اپنی بالغہ لڑکی سے نکاح کے بعد پوچھا یہ نکاح منظور ہے یا نہیں وہ خاموش رہی کیا حکم ہے
۷۵	لڑکی نے جب بلوغ کا اقرار کیا تو اس کی اجازت سے شادی درست ہو گئی
۷۵	بڑا بھائی اگر بہن کا نکاح نہ کرے اور چھوٹا بالغ بھائی کر دے تو درست ہے
۷۵	عورت کی اجازت سے گونگے سے نکاح درست ہے
۷۶	بالغہ لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا لڑکی ناخوش ہے کیا حکم ہے
۷۶	بیوہ بالغہ کے نکاح میں والد کی حاضری ضروری نہیں
۷۶	زبردستی کا نکاح جس کو عورت نے قبول نہیں کیا درست نہیں ہے
۷۷	بیوہ بالغہ خود مختار ہے دیور حق دار نہیں
۷۷	بیوہ اپنا نکاح کر سکتی ہے جبراً نکاح حرام و باطل ہے
۷۷	بالغہ نے کفو سے جو نکاح خود کیا درست ہے
۷۸	اس کے بعد باپ نے زبردستی جو کیا وہ جائز نہیں
۷۸	بالغہ نے جب وارثوں کے نکاح کو رد کر دیا تو وہ صحیح نہیں ہوا
۷۸	اجازت کی گواہی اگر لوگ دیں تو
۷۸	بالغہ کے ولی ماموں اور خالہ نہیں
۷۹	۱۵ برس کی لڑکی جب کہے کہ حیض آتا ہے تو مانا جائے گا اور اس کا نکاح اس کی مرضی سے ہوگا
۷۹	باپ بھی بالغہ لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کر سکتا
۷۹	بالغہ لڑکا لڑکی جو ہم کفو ہیں بغیر مرضی والدین نکاح کر سکتے ہیں
۸۰	زبردستی بالغہ سے اقرار کر لیا جائے تو نکاح ہو جائے گا
۸۰	باپ کی عدم موجودگی میں نابالغہ کا نکاح دادا کر دے تو کیا حکم ہے
۸۰	ولی بعد نے نکاح کر دیا ولی اقرب نے انکار کر دیا پھر کچھ دنوں بعد اجازت دے دی تو کیا حکم ہے

صفحہ	عنوان
۸۱	ولی اقرب بہت دور ہو اور کفو رشتہ کے فوت کا اندیشہ ہو تو ولی بعد نکاح کر سکتا ہے
۸۱	باپ مفقود الخیر ہو تو چچا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور چچا کے اس نکاح کو باپ توڑ سکتا ہے یا نہیں
۸۲	نابالغہ کا نکاح باپ لالچ کی وجہ سے غیر کفو میں کر دے تو جائز ہے یا نہیں
۸۲	نابالغہ کا باپ دباؤ میں آ کر نکاح کر دے تو درست ہوگا یا نہیں
۸۲	نابالغ لڑکی کا نکاح جو ولیوں کے ذریعہ ہو اور درست ہے دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں
۸۳	نابالغہ کا نکاح بذا مرضی ولی درست نہیں ہاں بالغہ اپنی مرضی سے کر سکتی ہے
۸۳	تایازاد بھائی ولی ہے اس کے رہتے ہوئے نانی ولی نہیں
۸۳	لڑکی کا باپ ایک شخص سے نکاح پسند نہیں کرتا باپ کی ماں اصرار کرتی ہے کیا حکم ہے
۸۳	منگنی کے بعد لڑکی بالغ ہوئی اور وہاں شادی سے انکار کرتی ہے کیا حکم ہے
۸۳	باپ نابالغہ کا نکاح جہاں بھی کر دے صحیح ہے
۸۵	ماں یا بھائی غیر کفو میں نکاح کر دے تو یہ جائز ہے یا نہیں
۸۵	ولی، چچا زاد بھائی، اگر اپنے ساتھ نکاح کر لے تو کیا حکم ہے
۸۵	نابالغ نکاح کا ولی نہیں ہو سکتا اس کا کیا ہوا نکاح درست نہیں ہے
۸۶	بھائی ولی ہے اس کی اجازت کے بغیر چچا ولی نہیں ہو سکتا
۸۶	عصبات نہ ہوں تو ولایت نکاح ماں کو ہے
۸۶	چچیرا دادا یا پھر اس کی اولاد ولی ہو سکتی ہے یا نہیں
۸۷	پرورش سے حق ولایت حاصل نہیں ہوتا باپ ولی ہے پھوپا پھوپا نہیں
۸۷	ماموں کو عصبات و ذوی الفروض کے بعد ولایت حاصل ہوتی ہے
۸۷	باپ کے مرنے کے بعد نکاح کے باب میں اس کی وصیت کا اعتبار نہیں
۸۷	باپ نہیں ہے تو دادا ولی ہے پھر اور عصبہ اور عصبہ کے بعد ماں
۸۸	نکاح میں ولی شرط ہے یا نہیں
۸۸	ہبہ کا حکم صرف نبی کے لئے ہے یا کسی اور کے لئے بھی
۸۸	چچا زاد بھائی کے رہتے ہوئے باپ کا چچا زاد بھائی ولی نہیں ہو سکتا
۸۸	وکیل نے لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا، کیا حکم ہے
۸۸	چچا، ماموں ماں موجود ہیں چچا شرکت عقد سے انکار کرتا ہے کیا کیا جائے
۸۰	نابالغہ کے نکاح کا اختیار باپ کو ہے یا نہیں

صفحہ	عنوان
۸۹	ولی عصبہ چچیرے چچا کی رضا کے خلاف ماں نے نابالغہ کا نکاح کیا درست ہے یا نہیں
۸۹	بلا اجازت جو نکاح ہوا وہ موقوف ہے
۹۰	رضامندی سے جو نکاح ہوا وہ درست ہے بعد کا انکار معتبر نہیں
۹۰	کتنی عمر میں عورت خود مختار ہوتی ہے
۹۰	بالغہ کی شادی اس کی خواہش کے مطابق ہونی چاہئے والدین کی خلاف مرضی کرنے میں گناہ نہیں
۹۰	بالغہ خود مختار ہے یوں ضابطہ کا ولی باپ ہے نانا ماموں نہیں
۹۱	ولی بعد نے نکاح کیا اور ولی اقرب نے رد کر دیا تو نکاح نہیں ہوا
۹۱	بالغہ نے ابن فلاں سے اجازت دی بعد میں معلوم ہوا کہ وہ فلاں کا لڑکا نہیں ہے کیا حکم ہے
۹۱	ولی پر ضروری نہیں ہے کہ دوسرے کی بات مانے
۹۲	صورت مسئلہ میں بھائی کی نام منظوری سے نابالغہ کا نکاح باطل ہو جائے گا
۹۲	دو برابر کے ولیوں میں جس نے پہلے نکاح کر دیا وہ جائز ہے اور دوسرا باطل
۹۳	سولہ سالہ لڑکی خود اپنا نکاح کر سکتی ہے
۹۳	عورت کی خرید و فروخت حرام ہے اور ان کا ولی اس کا باپ ہے
۹۴	باپ جب صحیح الحواس نہ ہو تو لڑکی کا ولی کون ہوگا
۹۴	دو برابر کے ولیوں میں سے ایک نے اپنے پوتے سے نکاح کر دیا اور دوسرے نے اپنے بیٹے سے کون صحیح ہوا
۹۵	ولد الحرام اولاد کی ولی ماں ہے
۹۵	حکومت کا مقرر کردہ ولی نکاح کا ولی نہیں بلکہ مال کا ہے
۹۵	باپ اور بہن ہو تو ولی باپ ہے مگر باپ کفو میں نکاح نہ کرے تو بہن کر سکتی ہے یا نہیں
۹۶	ایک ولی نے غیر کفو میں نکاح کی اجازت دی اور دوسرے نے مخالفت کی کیا حکم ہے
۹۶	بارہ تیرہ سال کا لڑکا اور نو دس سال کی لڑکی اپنے کو بالغ بتائے تو مانا جائے یا نہیں
۹۷	حیض آنے کے بعد لڑکی بالغہ مانی جائے گی اور وہ اپنے نکاح کی مالک ہوگی
۹۷	فاحشہ ماں کو حق پرورش (حضانت) نہیں اور اس کے نکاح کا حق چچا کو ہے
۹۷	لڑکی کا باپ لڑکے سے روپیہ لے لے تو اس کے بعد وہ ولی رہتا ہے یا نہیں
۹۸	حضرت علیؑ سے روپے لئے گئے تھے یا نہیں
۹۸	

صفحہ	عنوان
۹۸	نابالغہ نے اپنے بچپن والے نکاح سے انکار کر دیا اور دوسرا نکاح کر لیا اس نکاح
۱۰۰	اور نسب کا کیا حکم ہے
۱۰۲	ماں نابالغہ لڑکی کا نکاح کر دے اور باپ اجازت نہ دے تو نکاح نہیں ہوا
۱۰۲	جعلی اجازت نامہ ولی کی طرف سے بنوا کر نکاح پڑھایا تو کیا حکم ہے
۱۰۳	تیرہ سالہ لڑکی نے پہلے بلوغ کا دعویٰ نہیں کیا بعد میں کرتی ہے کیا حکم ہے
۱۰۳	چودہ سالہ لڑکی کا نکاح اس کی موجودگی کے بغیر اس کا باپ کر سکتا ہے یا نہیں
۱۰۳	چچا زاد بھائی نے نکاح کیا اور سوتیلے چچا زاد بھائی نے بھی کون نافذ ہوگا
۱۰۳	نابالغہ کا نکاح طوائف کے یہاں کر دیا حکم کیا کرے
۱۰۵	ولی کی اجازت کے بغیر نابالغہ کا نکاح ماموں کر دے اور خلوت بھی ہو جائے تو کیا حکم ہے
۱۰۵	بالغہ کہتی ہے کہ جبراً نکاح ہوا میں نے سن کر انکار کر دیا
۱۰۵	نومسلم کب نکاح کرے
۱۰۶	عورت کہتی ہے کہ دل سے اجازت میں نے نہیں دی
۱۰۶	شیعہ بالغہ لڑکی سنی ہو کر خود نکاح کر لے تو کیا حکم ہے
۱۰۶	بدچلن ولی، ولی باقی رہتا ہے یا نہیں
۱۰۷	دادا نے گوخبر نہ لی مگر باپ کے بعد ولی نکاح وہی ہے
۱۰۷	نابالغہ بیوہ کا نکاح ساس نے کر دیا مگر ماں نے رد کر دیا تو کیا حکم ہے
۱۰۷	قاضی کو جب معلوم ہوا کہ لڑکی راضی نہیں تو وہ کیا کرے
۱۰۸	ولی اور وکیل کی اجازت چاہتے وقت لڑکی کی کون کون سی ادا اجازت ہے
۱۰۸	زبان سے جب ولی نے کہہ دیا تو اب دل کا اعتبار نہیں
۱۰۸	دادا بڑھاپے کی وجہ سے ذی رائے نہیں تو چچا ولی ہو سکتا ہے یا نہیں
۱۰۹	نشہ خور باپ نے نابالغہ کا نکاح غیر کفو اور کم مہر پر کیا، کیا حکم ہے
۱۱۰	مرزائی باپ بالغہ کا ولی نہیں ہو سکتا
۱۱۰	عصبہ کسی بھی پشت کا ہو اس کے ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں
۱۱۱	پہلا نکاح صحیح ہے اور تعلیق کا عدم ہے
۱۱۱	باپ نے نشہ کی حالت میں لڑکی نابالغہ کا نکاح کیا، جائز ہوا یا نہیں
۱۱۱	وادی کا لگایا ہوا رشتہ لڑکی کو پسند نہیں ہے

صفحہ	عنوان
۱۱۱	باپ نے نکاح کر دیا پھر لڑکی نے بالغ ہونے کا دعویٰ کیا اور دوسرا نکاح کر لیا ان میں کون نکاح جائز ہوا
۱۱۲	نابالغہ کا نکاح جس ولی نے پہلے کیا وہ درست ہے اور بعد والا باطل ہے
۱۱۳	فصل دوم: مسائل و احکام فسخ نکاح
۱۱۳	بہار کے امیر شریعت اور قاضی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں
۱۱۳	مسلمانی ریاست کا قاضی اور ہندوستانی عالم نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں
۱۱۴	مسلمان حاکم قاضی کا قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں
۱۱۴	موجودہ دور میں قاضی کا کام حاکم زمانہ سے لینا کیسا ہے
۱۱۴	مسلمان جج کے یہاں جھوٹا دعویٰ کر کے نکاح فسخ کرایا تو اس کا اعتبار نہیں
۱۱۴	مسلمان حاکم کے ذریعہ فسخ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں
۱۱۵	عالم کو حکم بنا کر قضائے قاضی کی شرط پوری کی جاسکتی ہے یا نہیں
۱۱۵	لڑکی خیار بلوغ میں بذریعہ مسلمان حاکم نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
۱۱۵	اس زمانہ میں جب کہ مسلمان حاکم نہیں ہے قضائے قاضی کی شرط کیسے پوری کی جائے
۱۱۶	فسخ نکاح بذریعہ عدالت، حکومت یا قومی پنچایت
۱۱۶	افسر کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں
۱۱۶	انگریزی عدالت کا فیصلہ قضائے قاضی کے حکم میں نہیں ہے
۱۱۷	فسخ نکاح کے سلسلہ میں سوال اور علماء کے اختلاف کا حل کیا ہے
۱۱۷	نابالغ کے لئے وکیل بنانا
۱۱۸	بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کرانے کے لئے جج کے پاس دعویٰ درست ہے یا نہیں
۱۱۸	نکاح فسخ کرنے کا حق مندرجہ ذیل لوگوں کو ہے یا نہیں
۱۱۹	باپ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ نہیں کر سکتی
۱۱۹	باپ نے نابالغ لڑکی کا جو نکاح کیا وہ درست ہے فسخ نہیں ہو سکتا
۱۲۰	حکم کو فسخ کا اختیار ہے مگر جب کہ شوہر موجود ہو
۱۲۰	عورت کا فسخ نکاح کے لئے مرتد ہونا بے سود ہے
۱۲۱	قبل بلوغ مباشرت کے باوجود خیار بلوغ حاصل ہے

صفحہ	عنوان
۱۲۱	دھوکہ دے کر غیر کفو والا شادی کر لے تو بعد میں وہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں
۱۲۲	چچا کا کیا ہوا نکاح بعد بلوغ فوراً فسخ ہو سکتا ہے مگر قضائے قاضی شرط ہے
۱۲۲	ایک غیر شخص نے نکاح کر دیا اب بالغ ہونے کے بعد وہ فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
۱۲۲	نابالغ لڑکے سے بالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو لڑکی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
۱۲۳	باپ جب دیوانہ تھا تو چچا ولی تھا اس کا کیا ہوا نکاح درست ہے باپ کو رد کرنے کا
۱۲۳	اور لڑکی کو بغیر قضائے قاضی فسخ کا اختیار نہیں ہے
۱۲۳	نکاح قبول کر لینے اور شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد نکاح فسخ نہیں ہوگا
۱۲۴	چچا کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کر کے دوسرا نکاح کر لیا تو کیا حکم ہے
۱۲۴	ماں کا کیا ہوا نکاح تھا بالغ ہوتے ہی فسخ کر دیا کیا حکم ہے
۱۲۵	ماں نے نکاح کیا لڑکا نابالغ ہے اور لڑکی بالغ علیحدگی کی کیا صورت ہے
۱۲۵	دادا نے نکاح کیا اور لڑکی شوہر کے پاس رہی بھی، اب وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
۱۲۵	خیار بلوغ اور فسخ نکاح
۱۲۶	خیار بلوغ پر عورت گواہ بنادے تو تاخیر مضر نہیں
۱۲۶	خیار بلوغ کے لئے قضائے قاضی
۱۲۶	خیار بلوغ
۱۲۷	بلوغ کے وقت سکوت سے خیار بلوغ باطل ہو جاتا ہے
۱۲۷	فسخ نکاح میں زوجین کا موجود رہنا ضروری ہے یا نہیں
۱۲۷	ماں نے نکاح کر دیا تھا لڑکی اسے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں جبکہ وہ ماں کو الزام بھی دیتی ہے
۱۲۸	باپ دادا کے سوا کسی نے نابالغہ کا نکاح کیا تو وہ بعد بلوغ فسخ کر سکتی ہے مگر
۱۲۹	قضائے قاضی ضروری ہے
۱۳۰	بلوغ کے بعد جب شوہر کے ساتھ رہی تو اب اس کو فسخ کا حق حاصل نہیں ہے
۱۳۰	باپ نے چچا زاد بھائی کے ذریعہ اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح کیا تو کیا اس کو خیار بلوغ حاصل ہے
۱۳۰	نابالغ نابالغہ کے ولیوں نے ایجاب و قبول کیا تو بعد بلوغ وہ فسخ ہو سکتا ہے
۱۳۰	بغیر قضائے قاضی صرف انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوتا ہے
۱۳۱	والدہ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
۱۳۱	ولد الزنا نابالغہ لڑکی کا نکاح ماں نے کر دیا تو بعد بلوغ اس کو فسخ کا اختیار ہے

صفحہ	عنوان
۱۳۲	چچا نے نکاح کیا بالغ ہونے کے بعد ناراضی ظاہر کی، کیا کیا جائے
۱۳۲	شیعہ نے دھوکہ دے کر جو نکاح کر لیا ہے وہ فسخ ہوگا
۱۳۲	چچا کے نکاح کرنے سے خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے مگر تاخیر کرنے سے وہ باطل ہو جاتا ہے
۱۳۳	بلوغ میں سنہ ہجری کا اعتبار ہے
۱۳۳	نابالغہ کا نکاح اس کے باپ کے ماموں نے کیا تو یہ نکاح فسخ ہوگا یا نہیں
۱۳۳	چچا زاد بھائی نے بحیثیت ولی نابالغہ کا نکاح کر دیا تو اس کے فسخ کا طریقہ کیا ہے
۱۳۳	بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ کر سکتی ہے یا نہیں
۱۳۵	باپ نے اپنی شادی کے لالچ میں نابالغہ لڑکی کی شادی کر دی وہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں
۱۳۶	فرقت کے لئے عورت عیسائی ہو جائے تو بھی نکاح فسخ نہیں ہوتا
۱۳۶	نکاح کے فسخ کے لئے نصرانی ہو گئی، پھر مسلمان ہو کر دوسرے سے شادی کر لی کیا حکم ہے
۱۳۶	فصل سوم: نکاح بذریعہ فضولی اور وکیل
۱۳۷	فضولی نے نکاح کر دیا اور عورت نے قبول کر لیا تو کیا حکم ہے
۱۳۷	بلا اجازت ولی غیر نے نکاح کر دیا تو کیا حکم ہے
۱۳۷	عورت کے ساتھ مرد خود گواہوں کے سامنے نکاح کرے اور فضولی قبول کرے کیا حکم ہے
۱۳۷	فضولی کے نکاح کی خبر پر لڑکا خاموش رہا جب لڑکی کی دوسری شادی ہو گئی تو کہتا ہے کہ نکاح ہو چکا
۱۳۸	ذیل کی صورت میں نکاح درست نہیں ہوا
۱۳۸	صورث مذکورہ میں نکاح فضولی درست نہیں
۱۳۹	فضولی نے نکاح کیا اور ولی نے اجازت نہیں دی کیا حکم ہے
۱۴۰	بذریعہ خط وکیل بنایا اور وکیل نے اپنے ساتھ شادی کر لی، کیا حکم ہے
۱۴۱	کسی نے عورت کو وکیل بنایا اس نے اس کی اپنے شوہر کے ساتھ شادی کر دی کیا حکم ہے
۱۴۱	ولی اگر دوسرے کو وکیل بنادے تو کیا حکم ہے
۱۴۲	ایک عورت نے ایک مرد سے کہا تم اپنے ساتھ میرا نکاح کر لو، اس نے گواہوں کے سامنے کر لیا، کیا حکم ہے
۱۴۲	بالغ اپنے نکاح کا وکیل اپنے باپ کو بنادے تو کیا حکم ہے
۱۴۲	عورت نے پانچ ہزار پر نکاح کی اجازت دی لیکن وکیل نے کم کر دیا کیا حکم ہے
۱۴۳	

صفحہ	عنوان
۱۴۳	عورت وکیل بنادے اور وکیل دو گواہوں کے سامنے خود نکاح کرے تو کیا حکم ہے
۱۴۴	مندرجہ ذیل طریقہ سے نکاح درست ہے یا نہیں
۱۴۵	فصل چہارم: متفرق مسائل و احکام نکاح
۱۴۵	کیا رشتہ داروں کے علاوہ غیروں میں شادی پسندیدہ نہیں ہے
۱۴۵	بلوغ کا حکم پندرہ برس پر ہوتا ہے اور مراہق بارہ سال میں
۱۴۵	لڑکی کے ولی کو وعدہ کے باوجود مصلحت کے پیش نظر دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے
۱۴۶	مرد نکاح کا دعویٰ کرتا ہے اور عورت انکار کرتی ہے گواہ فاسق ہیں کیا حکم ہے
۱۴۶	شوہر کہتا ہے نکاح ہوا، عورت انکار کرتی ہے گواہ فاسق ہیں کیا حکم ہے
۱۴۷	عورت و مرد نکاح کا انکار کریں اور تیسرا شخص دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے
۱۴۷	تحریری طلاق کے بعد عورت دوسرے مرد کے ساتھ رہی اور دعویٰ نکاح کا کیا کیا حکم ہے
۱۴۸	مرد نکاح کا دعویٰ کرے اور عورت انکار تو کیا حکم ہے
۱۴۸	عورت شوہر کے عنین ہونے کا دعویٰ کرے اور مرد انکار کرے تو کیا کیا جائے
۱۴۹	کلکٹر ضلع سے نکاح ثانی کی اجازت حاصل کرنے کے بعد منکوحہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں
۱۴۹	خلاف شریعت انگریزی عدالت کا فیصلہ نکاح کے باب میں معتبر نہیں
۱۵۰	مگنی کا دعویٰ کیا، کیا حکم ہے
۱۵۱	چھٹا باب: مسائل و احکام کفائت
۱۵۱	فاسق سے نکاح کرنا بلا اجازت ولی درست ہے یا نہیں
۱۵۱	کم درجہ کی عورت کا نکاح سید سے بلا اجازت ولی جائز ہے یا نہیں
۱۵۲	سیدہ کا نکاح نعمانی سے جائز ہے یا نہیں
۱۵۲	فاسق معلن شریف عورت کا کفو ہے یا نہیں اور نابالغہ کا نکاح بلا ولی جائز ہے یا نہیں
۱۵۳	گاڑ بیان درود گر کا کفو ہے یا نہیں
۱۵۳	صالحہ کا نکاح فاسق سے درست ہے یا نہیں
۱۵۳	غیر کفو والے مرد نے دھوکہ دے کر ایک سیدہ سے نکاح کر لیا جائز ہوا یا نہیں
۱۵۴	صالح مرد کی لڑکی کا نکاح فاسق مرد سے درست ہے یا نہیں
۱۵۵	حرامی لڑکے سے شریف عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں

صفحہ	عنوان
۱۵۵	بیوہ بالغہ غیر کفو میں نکاح کر سکتی ہے یا نہیں
۱۵۵	سید اپنی لڑکی کو غیر کفو میں بیاہ سکتا ہے یا نہیں
۱۵۵	بالغہ نے کفو میں شادی کی اب لڑکا کے فاسق ہونے کی وجہ سے ناراض ہے کیا حکم ہے
۱۵۶	بالغہ سید زادی کا نکاح بلا اجازت ولی غیر کفو میں جائز ہے یا نہیں
۱۵۶	سید کی لڑکی نے ایک مرد سے نکاح کیا جو اپنے کو شیخ کہتا تھا اب معلوم ہوا کہ وہ کپڑا بننے والا ہے کیا حکم ہے
۱۵۶	سید و شیخ کی لڑکی کا نکاح نو مسلم کا نستھ سے جائز ہے یا نہیں
۱۵۶	عجمی کی تعریف اور عربی النسل عورت کا نکاح لوہار، نجار اور نداف سے درست ہے یا نہیں
۱۵۷	غیر کفو میں شادی ولی کی رضامندی سے درست ہے
۱۵۷	ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے
۱۵۸	نابالغہ لڑکی کا نکاح اگر غیر کفو میں کر دے تو یہ جائز ہے
۱۵۸	سید و شیخ ہم کفو ہیں یا نہیں
۱۵۸	مرد نے غیر کفو میں جو نکاح کر لیا وہ درست ہے
۱۵۹	بیوہ سید زادی غیر قریشی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں
۱۵۹	پٹھان نے دھوکہ دے کر سید زادی سے نکاح کر لیا تو کیا حکم ہے
۱۶۰	ولی کی بلا رضامندی بالغہ نے غیر کفو میں نکاح کر لیا درست ہو یا نہیں
۱۶۰	پٹھانی عورت کا نکاح شیخ زادہ سے جائز ہے یا نہیں
۱۶۱	خاندانی مسلمان لڑکی کا نکاح نو مسلم سے درست ہے یا نہیں
۱۶۱	کفو میں نکاح درست ہے مہر کی کمی سے فرق نہیں پڑتا
۱۶۱	ولد الزنا لڑکا صحیح النسب لڑکی ہم کفو ہیں یا نہیں
۱۶۲	معمار کی شادی نجار کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں
۱۶۲	مسلمان لڑکی کا نکاح غلطی سے غیر برادری میں ہو گیا
۱۶۲	نسب غلط بتا کر لڑکے نے شادی کی تو اب نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں
۱۶۳	باشمی اور بنو فاطمہ ہم کفو ہیں یا نہیں
۱۶۳	عجمی میں اعلیٰ نسب کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ درجہ کے لڑکے سے ہو جائے تو کیا حکم ہے
۱۶۳	چچا نے غیر کفو میں شادی کر دی تو یہ جائز ہوئی یا نہیں
۱۶۴	

صفحہ	عنوان
۱۶۴	زنا کا پیشہ کرنے والے سے تیل نکالنے والے کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں
۱۶۵	ادنی قوم کی لڑکی اعلیٰ قوم کے لڑکے سے نکاح کر لے تو درست ہے
۱۶۵	جاہل کسان، عالم کی لڑکی کا ہم کفو ہے یا نہیں اور نکاح درست ہوگا یا نہیں
۱۶۵	وہابی نجدی کو لڑکی دینا کیسا ہے
۱۶۵	شریف عورت نو مسلم مرد کی کفو ہے یا نہیں
۱۶۶	افغان اور اہیر ہم کفو ہیں یا نہیں اور ان میں باہم نکاح درست ہے یا نہیں
۱۶۶	پٹھان عورت کا نکاح راجپوت مسلمان سے جائز ہے
۱۶۶	نو مسلم مرد و عورت میں نکاح درست ہے ان میں کفایت کا اعتبار نہیں
۱۶۷	پڑھی ہوئی عورت کا نکاح جاہل مرد سے جائز ہے یا نہیں
۱۶۷	قوم افغان عجمی ہے یا عربی اور اس میں کفو کا طریقہ کیا ہے
۱۶۷	افغان کا نکاح کمبوہ سے درست ہے یا نہیں
۱۶۸	قومیت اور ولدیت بدل کر نکاح جائز ہے یا نہیں
۱۶۸	نابالغہ کا انکار
۱۶۸	نابالغہ کی اجازت
۱۶۸	شیعہ دھوکہ سے نکاح کر لے تو وہ جائز نہیں ہوتا
۱۶۹	نکاح کے بعد جب معلوم ہو کہ لڑکا حرامی ہے تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں
۱۶۹	نسب میں دھوکہ دے کر نکاح کیا بعد میں غلط ثابت ہوا کیا حکم ہے
۱۶۹	شیعہ شوہر سے جو اولاد ہوئی وہ حلالی ہے یا حرامی
۱۶۹	قوم راجپوت مسلمان لڑکی سے فقیر نے دھوکہ دے کر شادی کی، جائز ہے یا نہیں
۱۷۰	لڑکے نے دھوکہ دیا کہ فلاں قوم سے ہوں بعد میں معلوم ہوا وہ اس قوم سے
۱۷۰	نہیں ہے کیا حکم ہے
۱۷۱	سیدہ کا نکاح نو مسلم حجام سے ہو گیا اور قبول دوسرے نے کیا، کیا حکم ہے
۱۷۱	مرد کی خاموشی قبول ہے یا نہیں
۱۷۱	غیر کفو سے علیحدگی کی صورت
۱۷۱	دو ماہ ساتھ رہنے کے بعد
۱۷۱	بالغہ کا غیر کفو میں نکاح کب درست ہے

صفحہ	عنوان
۱۷۲	باجازت ولی اعلیٰ قوم کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ قوم سے جائز ہے یا نہیں
۱۷۲	سید زادی کا نکاح غیر سید سے درست ہے یا نہیں
۱۷۲	بالغہ سید زادی کی شادی ولی کی رضا سے غیر کفو میں جائز ہے
۱۷۳	غیر کفو میں شادی جائز ہے یا نہیں
۱۷۳	دھوکہ سے جو نکاح ہوا اس میں اختیار فسخ ہے یا نہیں
۱۷۵	تقیہ کے معنی کیا ہیں اور شیعہ دھوکہ دے کر سنی لڑکی سے جو نکاح کرتے ہیں اس کا حکم کیا ہے
۱۷۶	بنت صالحہ کا فاسق سے نکاح جائز ہے یا نہیں
۱۷۷	فاسق صالحہ کا کفو ہے یا نہیں
۱۷۸	بہن بیٹی کی اولاد ہم کفو ہے یا نہیں
۱۷۹	ساتواں باب:
۱۷۹	فصل اول: مسائل واحکام مہر
۱۷۹	بیوی کے مرنے کے بعد مہر کا روپیہ وارثوں کو دیا جائے یا خیرات کر دیا جائے
۱۷۹	مہر کے بدلے مکان دیا تو کیا حکم ہے
۱۷۹	مہر معجل چار سال بعد بھی ادا نہیں کئے تو حق زوجیت ہے یا نہیں
۱۸۰	مہر لینے کے لئے عورت اپنے گورہک سکتی ہے یا نہیں
۱۸۰	جو عورت شوہر سے طلاق حاصل کر لے کیا وہ مہر لے سکتی ہے
۱۸۰	مہر معجل اور مہر مؤجل کے کہتے ہیں
۱۸۰	مہر نصف معجل ہو اور نصف مؤجل تو مطالبہ کرنا کیسا ہے
۱۸۱	جب مہر میں تفصیل نہ ہو تو مطالبہ کا کیا حکم ہے
۱۸۱	مہر معجل ادا کئے بغیر بھی بیوی کو بھیجا جاسکتا ہے اور بیوی کا تکلیف بیان کرنا جرم نہیں
۱۸۲	مرض الموت میں مہر معاف کرانے سے معاف نہیں ہوتا ہے اور جائداد میں دونوں بیویوں کی اولاد کا حق ہے
۱۸۲	لڑکی کے ولی کو مہر لے کر خرچ کرنا اور مہر سے زیادہ روپیہ لینا کیسا ہے
۱۸۳	شوہر بعد نکاح مہر بڑھا دے تو بیوی اس کی بھی مستحق ہوگی
۱۸۳	مطلق مہر کی صورت میں طلاق کے بعد عورت مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے

عنوان

صفحہ

۱۸۳	تیسرے خاوند کرنے کے بعد پہلے دونوں شوہروں سے مہر پانے کی مستحق ہے
۱۸۳	دینار سرخ کی قیمت جب مختلف ہے تو فیصلہ کیا ہوگا
۱۸۳	مرنے والی عورتوں کا مہر اس کی اولاد لے سکتی ہے
۱۸۳	شوہر کی جائداد میں تصرف کرنے اور ترکہ لینے سے مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں
۱۸۵	مہر معاف کرانے کے لئے کیا کیا حیلے ہو سکتے ہیں
۱۸۶	طلاق دینے کے بعد مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے البتہ طلاق دینا شوہر کے اختیار میں ہے
۱۸۶	بیوی کے مرنے کے بعد اس کے مہر کا مستحق کون ہوتا ہے
۱۸۷	خوشی سے معاف کر دے تو معاف ہوگا یا نہیں
۱۸۷	طلاق کے بعد مہر دینا ہوگا اور جو زیور وغیرہ ہبہ کر چکا ہے وہ بیوی کا ہے
۱۸۸	غیر مطلقہ نے دھوکہ دے کر نکاح کیا اور شوہر سے ہم بستر ہوئی تو مہر واجب ہوا یا نہیں
۱۸۸	عدت میں جو نکاح ہوا اس کا مہر لازم ہے یا نہیں
۱۸۸	مہر دینے کے بعد عورت خنثی مشکل نکلی تو مہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں
۱۸۸	دین مہر میں مہر سے زیادہ جائداد لکھ دی کیا حکم ہے
۱۸۹	مہر کا دعویٰ کس پر کیا جائے
۱۸۹	مہر کی جو مقدار نکاح کے وقت بتائی گئی وہ ضروری ہے یا جو خفیہ طور پر رجسٹر میں لکھوا دی
۱۹۰	مہر معجل اگر شوہر نہ دے تو عورت باپ کے گھر جاسکتی ہے یا نہیں اور شوہر قید ہو سکتا ہے یا نہیں
۱۹۰	بیوی نے مہر معاف کر دیا اس کی موت کے بعد والدین طلب کرتے ہیں کیا حکم ہے
۱۹۰	مہر معاف کر دینے کے بعد اس کا انکار کرنا کیسا ہے
۱۹۱	پندرہ ہزار معجل اور بقیہ مؤجل ہے کیا کیا جائے
۱۹۱	لڑکی والے کا بوقت نکاح روپیہ لینا کیسا ہے
۱۹۱	بعد خلوت خواہ عورت نافرمانی کرتی رہی ہو تو بھی طلاق کے بعد کل مہر واجب ہے
۱۹۲	عورت کے انتقال کے بعد اس کا مہر کیسے ادا کیا جائے
۱۹۲	مہر شرعی کی مقدار کیا ہے
۱۹۲	تجدید نکاح میں مہر ضروری ہے یا نہیں
۱۹۲	بیوی جب مہر معاف کر دے تو معاف ہوگا یا نہیں
۱۹۳	مہر معاف کرنے کے بعد مہر لینا اور عدت کے اندر نکاح کرنا کیسا ہے

صفحہ	عنوان
۱۹۳	مہر معجل ہو تو لڑکی کا باپ رخصتی سے پہلے اسے وصول کر سکتا ہے
۱۹۳	ایک بیوی کا مہر پانچ ہزار ہے دوسری کا پانچ سو، کم والی کا بڑھا دینا کیسا ہے
۱۹۵	عورت کو مہر وصول کرنے کا حق ہے یا نہیں
۱۹۵	نابالغہ لڑکی کا ولی مہر کم کر سکتا ہے یا نہیں
۱۹۵	اگر کسی عورت کے بچہ چھ ماہ سے کم میں پیدا ہو کیا وہ پھر بھی مہر پائے گی
۱۹۶	بیوی مرجائے تو مہر دین لازم ہے یا نہیں اور وہ کس کو ملے گا
۱۹۶	عورت کا یہ کہنا کہ مجھ سے ہم بستر ہو تو اپنی ماں سے ہو، طلاق نہیں طلاق دے گا تو مہر ضروری ہے
۱۹۶	رخصتی سے پہلے شوہر مرجائے تو مہر کتنا دینا ہوگا
۱۹۷	عورت کہتی ہے کہ شوہر یہ مکان مہر میں دے گیا ہے ورثہ انکار کرتے ہیں کیا حکم ہے
۱۹۸	مہر کی معافی کے دو گواہ ہوں کیا حکم ہے
۱۹۸	مہر معجل اور مؤجل وصولی میں ایک ہیں یا الگ الگ
۱۹۸	مہر مثل میں کس کا اعتبار ہوگا
۱۹۹	مطلق مہر رواج کے مطابق مؤجل قرار پائے گا اور عورت کے لئے نان نفقہ کا دعویٰ جائز ہے
۲۰۰	مہر میں جب اشرفی ہو تو اشرفی سے کون اشرفی مراد ہوگی
۲۰۰	شوہر مفلس ہو تو کیا عدالت مہر کم کر سکتی ہے
۲۰۱	آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا
۲۰۱	آنحضرت ﷺ کی مطابقت افضل ہے یا حسب حیثیت
۲۰۱	فاحشہ عورت جو شوہر کے گھر سے بھاگ جائے وہ مہر پائے گی یا نہیں
۲۰۲	مہر مؤجل جب چاہے وصول نہیں کر سکتی
۲۰۲	شوہر مہر مؤجل ادا کئے بغیر رخصتی کر سکتا ہے
۲۰۲	لڑکی والا شادی میں خرچ کرنے کے لئے مہر میں سے کچھ لے سکتا ہے یا نہیں
۲۰۲	طلاق کے بعد مہر کی ادائیگی میں لڑکی اور حمل دینا کیسا ہے
۲۰۳	تنخواہ دیتے وقت شوہر نے کہا کہ جو رقم خرچ سے بچ جائے وہ مہر میں محسوب ہوگی کیا حکم ہے
۲۰۳	مہر شوہر کی جائداد سے وصول ہوگا یا شادی کرانے والے کی
۲۰۳	مہر معاف کرتے وقت کہا معاف کرتی ہوں لیکن اگر تمہارے لڑکوں نے جھگڑا کیا تو

صفحہ	عنوان
۲۰۳	لے لوں گی کیا حکم ہے
۲۰۴	نکاح کے بعد مہر بڑھ سکتا ہے یا نہیں اور کیا اس کے لئے کوئی وقت مقرر ہے
۲۰۴	تجدید نکاح کی صورت میں مہر از سر نو ہوگا اور بیوی دونوں مہروں کی مستحق ہوگی
۲۰۴	بیوی نے کہا طلاق دے گا تو مہر معاف کر دوں گی شوہر نے قبول کر لیا اس نے
۲۰۴	معاف کر دیا اور شوہر نے طلاق نہیں دی کیا حکم ہے
۲۰۵	زنا کی وجہ سے مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں اور زانیہ بیوی کو معاف کر دینا کیسا ہے
۲۰۵	حالت طلاق میں مہر کا فیصلہ کیا ہوگا
۲۰۶	جب مہر کا پتہ نہ چلے تو کیا طے کیا جائے
۲۰۶	مہر مؤجل قبل طلاق یا موت طلب نہیں کر سکتی اور بیوی کو شوہر کے یہاں رہنا ہوگا
۲۰۷	اختلاف کی صورت میں مہر کیا ہوگا
۲۰۷	مہر مؤجل کا مطالبہ طلاق یا موت سے پہلے نہیں ہو سکتا اور بیوی شوہر کے یہاں رہے
۲۱۰	بد چلنی کی وجہ سے جب طلاق دی جائے تو کیا اس وقت بھی مہر واجب ہے
۲۱۰	جو روپیہ نکاح کے نام پر لیا گیا وہ رشوت ہے مہر میں محسوب نہ ہوگا
۲۱۱	شوہر قبل خلوت مر جائے تو مہر کا کیا حکم ہے
۲۱۱	مہر معجل میں جب شوہر مفلس ہو تو کیا ہوگا
۲۱۱	مہر کے متعلق عورت سے نہیں پوچھا اور شرع محمدی پر نکاح کر دیا گیا تو کیا حکم ہے
۲۱۲	جو مکان مہر میں لکھ دیا وہ عورت بیچ سکتی ہے یا نہیں
۲۱۲	مہر کا مطالبہ شوہر کے بعد اس کے باپ سے کیسا ہے
۲۱۲	اولاد ہونے سے مہر میں کمی نہیں ہوتی
۲۱۳	فارغ خطی قبول کرنے والی شوہر سے مہر لے سکتی ہے یا نہیں
۲۱۳	مقدار مہر پر بحث اور اس کا فیصلہ
۲۱۵	لا ولد عورت کے مہر کی وارث اس کی ماں بہن ہیں یا نہیں اور ان کے
۲۱۵	معاف کرنے سے معاف ہوگا یا نہیں
۲۱۵	معافی مہر صراحتاً ہونی چاہئے
۲۱۵	مرزائی شوہر سے نسخ نکاح کے بعد عدت و مہر کا کیا حکم ہے
۲۱۵	شوہر پاگل ہو تو مہر کا مطالبہ کس سے ہو اور کب

صفحہ	عنوان
۲۱۶	جو بیوی قابل مجامعت نہ ہو اس کا مہر لازم ہے یا نہیں
۲۱۷	لڑکی کے مرجانے کے بعد باپ اس کے مہر کا مطالبہ کر سکتا ہے
۲۱۷	بیوی کی چیز میں شوہر کا جو حصہ ہے وہ وضع ہو سکتا ہے یا نہیں
۲۱۷	مہر میں اختلاف پڑ جائے تو کیا حکم ہے
۲۱۸	رسمی طور پر جو مہر مقرر ہوتا ہے وہ لازم ہے یا نہیں
۲۱۸	جس نے غلط تعریف کر کے شادی کرائی اس سے مہر وصول کیا جاسکتا ہے یا نہیں
۲۱۸	پونے تین روپے مہر ہو سکتا ہے یا نہیں
۲۱۹	نابالغ پر مہر لازم ہے یا نہیں
۲۱۹	نابالغ کی بیوی مہر کا دعویٰ کس پر کرے
۲۱۹	باپ ضامن ہو تو اس سے مہر کا مطالبہ کیا جائے گا
۲۱۹	شوہر پر مہر کس عمر میں واجب ہے
۲۲۰	مہر لازم ہے خواہ حالت ظاہر نہ کی ہو
۲۲۰	مہر ختم نہیں ہو سکتا ہے
۲۲۰	عورت کے معاف کرنے سے مہر معاف ہو جاتا ہے
۲۲۰	بغیر خلوت طلاق دینے سے نصف مہر واجب ہوتا ہے
۲۲۰	مہر میں مکان دینا درست ہے اور اس صورت میں نکاح ہو گیا
۲۲۱	مہر مؤجل کے وصول کرنے کی مدت
۲۲۱	بیوی شوہر سے ترکہ پائے گی
۲۲۱	دیوانہ کی بیوی کیا کرے
۲۲۲	بیوی نے جب مہر معاف نہیں کیا تو شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے
۲۲۲	مہر معاف کرتے وقت گواہ ضروری نہیں
۲۲۲	کیا مہر میراث میں داخل ہے
۲۲۲	بیماری کے اثراجات مہر میں محسوب ہوں گے یا نہیں
۲۲۲	مہر مقرر کرنے کی وجہ
۲۲۳	زیورات جو شوہر نے دیئے وہ مہر میں محسوب ہوں گے یا نہیں
۲۲۳	مہر کا دعویٰ

صفحہ	عنوان
۲۲۳	اطاعت نہ کرنے کی صورت میں مہر
۲۲۳	مہر مثل سے کیا مراد ہے
۲۲۴	مہر مؤجل قرار پایا اب لڑکی کا باپ مہر معجل کا دعویٰ کرتا ہے کیا حکم ہے
۲۲۴	اگر مرنے والے شوہر کی جائداد مہر سے کم ہو تو بقیہ ورثہ کے ذمہ ہوگا یا نہیں
۲۲۵	عورت کی زندگی میں اس کے مہر کے اندر کسی کو حق پہنچتا ہے یا نہیں
۲۲۵	موت کے وقت جو مہر معاف کراتے ہیں اس سے معاف ہوتا ہے یا نہیں
۲۲۵	معافی کے وقت کسی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں
۲۲۵	مہر مطلق ہو تو زندگی میں کتنے کا مطالبہ کر سکتی ہے
۲۲۶	مہر مؤجل ثابت ہو جائے تو یہ کس وقت پانے کی مستحق ہوگی
۲۲۶	مہر مطلق ملنے کا رواج نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا
۲۲۷	ثبوت رواج کے لئے کیا چاہئے
۲۲۷	اگر بیوی شوہر کا مال لے کر بھاگ جائے تو وہ مہر میں وضع کیا جائے گا یا نہیں
۲۲۷	زنا کی وجہ سے بیوی کو طلاق دی تو وہ مہر کی مستحق ہوگی یا نہیں
۲۲۷	بوقت موت قبل خلوت عورت پورا مہر کیوں پاتی ہے
۲۲۸	عورت اپنی زندگی میں مہر مؤجل وصول کر سکتی ہے یا نہیں
۲۲۸	والدین کی اجازت کے بغیر عورت مہر معاف کر سکتی ہے یا نہیں اور میاں بیوی
۲۲۸	میں اختلاف کی صورت میں کیا حکم ہے
۲۲۸	مہر کی معافی کے بعد عورت پھر مستحق ہوتی ہے یا نہیں
۲۲۹	جب مہر مطلق ہو تو عورت یہ دعویٰ کر سکتی ہے کہ مہر دو، ورنہ تمہارے پاس نہ جاؤں گی
۲۲۹	طلاق بائن کے بعد جب دوبارہ شادی کی تو پہلا مہر عورت لے سکتی ہے یا نہیں
۲۲۹	مہر کی کم اور زیادہ مقدار کیا ہے
۲۳۰	جو مہر طے ہوا ہے وہی واجب ہے یا کم یا زیادہ
۲۳۰	مہر کا ایک حصہ دے دیا تو اب طلاق کے وقت پھر کل کی مستحق ہے یا نہیں
۲۳۰	طلاق نہ دینے کی صورت میں کیا حکم ہے
۲۳۰	طلاق کی طلب پر شوہر نے کہا کہ مہر معاف کر دو، لڑکی کے باپ نے ذمہ لے لیا
۲۳۰	اب طلاق دے دی تو مہر کا کیا حکم ہے

صفحہ	عنوان
۲۳۱	جو مہر مؤجل ہے اس میں کچھ معجل ہو سکتا ہے یا نہیں
۲۳۱	خفشی عورت کو مہر ملے گا یا نہیں
۲۳۱	مہر قرض میں شمار ہو گا یا نہیں
۲۳۱	مزنیہ سے نکاح کیا پھر طلاق دی تو مہر کتنا ملے گا
۲۳۲	شوہر کے اس کہنے سے کہ بغیر میری اجازت کہیں نہ جانا ورنہ مہر نہ دوں گا اور بیوی چلی گئی تو کیا حکم ہے
۲۳۲	پہلے ڈھائی سو پر نکاح کیا پھر تجدید نکاح چودہ ہزار سے زیادہ پر کیا، کیا حکم ہے
۲۳۲	رضاعی بھائی بہن میں شادی ہو گئی تو مہر لازم ہے یا نہیں
۲۳۳	بلا مہر نکاح ہوا اور قبل خلوت طلاق دے دی تو اب مہر کیا ہوگا
۲۳۳	بداطواری کی وجہ سے طلاق دی جائے تو بھی مہر دینا ہوگا
۲۳۴	خلوت سے پہلے طلاق دینے پر مہر لازم ہو گا یا نہیں
۲۳۴	بیوی سے مہر معاف نہ کر اس کا تو اب کیا کرے
۲۳۴	بیس برس کے بعد مہر کے مطالبہ کا حق ہے یا نہیں
۲۳۵	کیا کوئی ایسی مدت ہے جس کے بعد مہر کا مطالبہ جائز نہیں
۲۳۵	جس بیماری میں مہر معاف کیا اسی میں بیوی مر گئی تو معاف ہوا یا نہیں
۲۳۵	کیا بیوہ نکاح کرنے سے مہر اور ترکہ کی مستحق نہیں رہتی
۲۳۶	مقرر مہر نالاش کر کے لے لیا پھر شوہر پر پہلا مہر قائم رکھا تو یہ دوسرا اضافہ عورت لے سکتی یا نہیں
۲۳۶	عورت نے مہر میں زیور بنوایا اور مطالبہ باقی رکھا اب اس کے مرنے کے بعد کیا حکم ہے
۲۳۶	نکاح کے بعد پورا مہر دے دیا مگر خلوت سے پہلے طلاق دے دی تو آدھا مہر شوہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں
۲۳۷	مرض الموت کی معافی جائز ہے یا نہیں اور مہر معاف کرنے کے گواہ نہیں ہیں تو عورت کا لڑکا مہر پائے گا یا نہیں
۲۳۷	مہر حضرت ام حبیبہؓ پر نکاح ہو تو مہر کتنا ہوگا
۲۳۷	مہر معجل کا مطالبہ لڑکے (شوہر) سے ہو گا یا اس کے باپ سے
۲۳۸	مہر سے مراد

صفحہ	عنوان
۲۳۸	مہر کتنا ہونا چاہئے
۲۳۸	مہر کی ادائیگی ضروری ہے یا معاف کرالینا کافی ہے
۲۳۸	نہ معاف کیا اور نہ پایا تو کیا حکم ہے
۲۳۸	کنواری کہہ کر مہر ایک ہزار مقرر کیا بعد میں معلوم ہوا کسی کے نکاح میں
۲۳۸	• رہ چکی ہے تو اب مہر کتنا ہوگا
۲۳۹	نکاح جب ہزار پر ہوا تو وہی دینا واجب ہے گو وہ لکھانہ گیا ہو
۲۳۹	نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ عورت قابل جماع نہیں ہے تو مہر واجب ہوگا
۲۴۰	بعد طلاق مہر موجد بھی معجل ہو جاتا ہے
۲۴۰	لڑکی جو قابل وطی نہ ہو اس کا مہر
۲۴۰	شوہر کے مرتد ہونے کے بھی اس سے مہر وصول کیا جائے گا
۲۴۱	حلالہ سے پہلے نکاح کی صورت میں مہر آتا ہے یا نہیں
۲۴۱	مطلقہ کا مہر شوہر کے ذمہ لازم ہے
۲۴۱	شوہر نابالغ انتقال کر جائے تو بھی مہر اور عدت لازم ہے
۲۴۲	بعد طلاق عورت کو مہر اور زیور کس قدر ملے گا
۲۴۲	مہر کے زیادہ ہونے کی صورت میں نکاح درست ہے یا نہیں
۲۴۲	مہر لینے کے بعد بیوی کو شوہر کے گھر آنا چاہئے یا نہیں
۲۴۳	مہر لازم ہونے کے بعد کبھی ساقط ہوتا ہے یا نہیں
۲۴۳	شوہر کے باپ سے مہر کا مطالبہ درست ہے یا نہیں
۲۴۳	شوہر کی موت کے بعد مہر کی ادائیگی اس کے باپ کے ذمہ نہیں ہے شوہر کی
۲۴۳	جائداد سے لی جائے
۲۴۴	مہر معجل کی وصولی کے لئے بیوی شوہر کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں
۲۴۴	لڑکی کی رضا مندی کے بغیر ولی کا مہر خرچ کرنا کیسا ہے
۲۴۴	لڑکی کے وارث کب تک اس کے شوہر سے مہر لے سکتے ہیں
۲۴۵	مہر بذمہ شوہر ہے اور اس کے والد کے ساتھ گستاخی گناہ ہے
۲۴۵	لڑکے کے والد نے مہر کا ذمہ لیا تھا شوہر کے مرنے کے بعد اس سے مطالبہ جائز ہے یا نہیں
۲۴۵	حضرت ام حبیبہ کا مہر مقرر کیا گیا اب اس کی قیمت کس طرح لگے گی اور وہ کتنی ہوگی

صفحہ	عنوان
۲۴۶	دق کی مریضہ نے موت سے دو ہفتہ پہلے مہر معاف کیا، کیا حکم ہے
۲۴۷	مہر ضروری ہے یہ کوئی نمائشی چیز نہیں ہے
۲۴۷	جب کسی نے دو بیوی کی توان دونوں کی اولاد الگ الگ مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں
۲۴۸	اللہ واسطے کہنے سے مہر میں نقصان نہیں آتا اور نہ نکاح میں
۲۴۸	ان گواہوں کے بیان سے مہر گیارہ ہزار ثابت ہوتا ہے یا نہیں
۲۴۹	دعویٰ معافی مہر میں گواہی اور اس سلسلہ میں سوال
۲۵۰	معافی کے بعد مہر کا مطالبہ صحیح نہیں
۲۵۰	عورت نے مہر نہیں لیا روپیہ تجارت میں لگا دیا گیا اب عورت مع منافع مہر لے سکتی ہے یا نہیں
۲۵۰	لڑکی کے مرنے کے بعد اس کا باپ مہر لے سکتا ہے یا نہیں
۲۵۰	خلع کے لئے غیر نے جو روپیہ عورت کے حکم سے اس کے شوہر کو دیا تھا وہ شخص
۲۵۱	عورت سے وہ وصول کر سکتا ہے یا نہیں
۲۵۱	بنات و ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا اور اس سے زیادہ مہر مقرر کرنا مکروہ ہے یا نہیں
۲۵۲	اولیاء کا قبل نکاح یا بوقت نکاح مہر لینا کیسا ہے
۲۵۲	جو انیس روپے ماہانہ کماتا ہو مہر کتنا مقرر کرے
۲۵۳	مہر معاف کرنے کا حق لڑکی کے باپ کو ہو گا یہ شرط کیسی ہے
۲۵۳	جب مہر کی مقدار زیادہ ہو تو مہر شل ملے گا یا کیا
۲۵۳	اپنے لڑکے کی بیوی کو دودھ پلا دیا اب وہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں
۲۵۳	لڑکی کا باپ مہر مانگتا ہے اور رخصتی نہیں کرتا اور سو روپیہ اوپر سے لیا کیا حکم ہے
۲۵۴	مہر دینے کے باوجود عورت کے نام جائداد لکھ دی شوہر اسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں
۲۵۴	بعد موت جائداد کسے ملے گی
۲۵۵	شوہر نابالغی میں فوت ہو جائے تو عورت مہر اور نفقہ کی حق دار ہے یا نہیں
۲۵۵	جس مہر کی معافی کا گواہ نہ ہو اس کا حکم
۲۵۵	زیورات کی شکل میں مہر ادا کرنا کیسا ہے
۲۵۵	ایک ثلث مہر خیرات کر دینی کی وصیت جائز ہے یا نہیں
۲۵۵	جو مہر مقرر ہو جائے وہ شوہر کے ذمہ ضروری ہے

صفحہ	عنوان
۲۵۸	فصل دوم: مسائل جہیز و متفرق مسائل
۲۵۸	جہیز لڑکی کا ہوتا ہے یا لڑکے کا
۲۵۸	جہیز لڑکی کا ہوتا ہے لڑکے کے باپ کا نہیں
۲۵۸	شوہر فوت ہو گیا تو لڑکی کے باپ نے جو زیور دیا تھا وہ خسر کا ہوگا یا لڑکی کا اور مہر کا کیا حکم ہے
۲۵۹	شوہر کے مرنے کے بعد اس کا باپ زیور لے سکتا ہے یا نہیں
۲۵۹	جو زیور ملتا ہے عورت اس کی مالک ہوتی ہے یا نہیں
۲۶۰	لڑکی کے جہیز اور لڑکی کے لباس کی ملکیت کس کو حاصل ہوتی ہے
۲۶۰	جو زیور دیا ہے وہ طلاق کے بعد شوہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور عورت مہر یا نیکی یا نہیں
۲۶۰	بیوی کو شوہر اپنے پاس رکھ سکتا ہے یا نہیں
۲۶۱	حضرت علیؑ سے آنحضرت ﷺ نے جہیز کا سامان لیا تھا یا نہیں
۲۶۲	والدین والے جہیز اور سسرال والے زیور وغیرہ کا مالک کون ہے
۲۶۲	لڑکی کو جو زیور اور کپڑا دیتے ہیں وہ کس کی ملک ہے
۲۶۲	لڑکے کے ولی کا روپیہ لے کر نکاح کرنا اور اسے تصرف میں لانا کیسا ہے
۲۶۳	نصف مہر وصول کر کے لوگوں کو کھلانا کیسا ہے
۲۶۵	عورت کو دیئے ہوئے زیور
۲۶۶	آٹھواں باب: نکاح کا فرار تداؤد و کفر سے متعلق احکام و مسائل نکاح
۲۶۶	ایمان کی بے حرمتی کا حکم کیا ہے
۲۶۶	اس کلمہ سے مرتد ہو گیا تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے
۲۶۶	عورت مرزائی ہو جائے تو نکاح فسخ ہوگا یا نہیں
۲۶۷	شوہر مذہب تبدیل کرے تو عورت نکاح سے خارج ہوگئی یا نہیں
۲۶۷	کلمات کفر سے نکاح فسخ ہو گیا
۲۶۸	مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا
۲۶۸	اگر یہ دوبارہ مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے
۲۶۹	اسلام لانے کے بعد جب پہلے شوہر سے رخصتی نہ ہو تو دوسرے سے نکاح ہوگا یا نہیں
۲۶۹	نو مسلمہ سے نکاح کیا عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد عورت کافر مرد کے پاس چلی گئی، اب پھر مسلمان شوہر کے پاس آگئی کیا حکم ہے

صفحہ	عنوان
۲۶۹	جس لڑکے سے لڑکی کی شادی کی وہ اہل قرآن ہو گیا تو نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا
۲۷۰	ارتداد سے نکاح جاتا رہا یا نہیں
۲۷۰	بیوی مرتد ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں
۲۷۱	شوہر کے مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا اب اگر وہ پھر مسلمان ہوا تو دوبارہ نکاح کرنا ہوگا
۲۷۱	خدا کے انکار سے نکاح فسخ ہو گیا
۲۷۱	خود کو کافر و مرتد کہنے سے نکاح فسخ ہوا یا نہیں
۲۷۱	قرآن کی توہین سے مرتد ہو گیا اور نکاح فسخ ہو گیا
۲۷۲	شُرک و کفر سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور مسلمان ہونے پر تجدید نکاح ہو سکتا ہے
۲۷۲	نکاح ٹوٹنے کے بعد جب دونوں میں کوئی راضی نہ ہو تو
۲۷۲	کلمہ شرک زبان پر لانے کے بعد
۲۷۳	بیوی عیسائی ہو گئی تو نکاح باقی رہا یا نہیں
۲۷۳	اس عیسائی بیوی کا مہر واجب ہے یا نہیں
۲۷۳	عیسائی ہو جانے والی سے میل ملاپ رکھنے والا
۲۷۳	نکاح کے بعد شوہر قادیانی ہو جائے تو کیا حکم ہے
۲۷۴	بیوی کے عیسائی ہو جانے کے بعد نکاح باقی نہیں رہتا
۲۷۴	اگر پھر وہ مسلمان ہو جائے تو
۲۷۴	شوہر رافضی ہو جائے تو کیا حکم ہے
۲۷۵	شوہر عیسائی ہوا پھر مسلمان ہوا اس کی بیوی کا کیا حکم ہے
۲۷۵	عیسائی عورت مسلمان ہو گئی تو عیسائی شوہر سے اس کا نکاح باقی نہیں رہا
۲۷۵	جس کا شوہر عیسائی ہو جائے وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں
۲۷۶	شوہر مرزائی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں
۲۷۶	بیوہ ہندو عورت اگر مسلمان ہو جائے تو اس پر عدت نہیں
۲۷۶	کافرہ عورت مسلمان ہو جانے کے بعد عدت گزار کر شادی کرے تو جائز ہے
۲۷۷	کافر کی بیوی مسلمان ہو جائے تو عدت کے بعد اس سے نکاح کرنا چاہئے
۲۷۷	کافرہ کو اس کا شوہر طلاق دے چکا ہے اب اگر وہ مسلمان ہو کر نکاح کرے تو جائز ہے یا نہیں
۲۷۷	نومسلمہ کا نکاح عدت کے بعد کیا جائے

صفحہ	عنوان
۲۷۸	شوہر مسلمان ہوا مگر عیسائی بیوی مسلمان نہ ہوئی تو کیا شوہر اس کی مسلمہ بہن سے نکاح کر سکتا ہے
۲۷۸	مرتد ہو کر پھر عورت مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے
۲۷۹	کافرہ کو مسلمان کر کے شادی کرنی جائز ہے یا نہیں
۲۷۹	میاں بیوی جب ساتھ مسلمان ہوئے تو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں
۲۷۹	مسلمان میاں بیوی عیسائی ہو گئے پھر دونوں مسلمان ہو گئے تو کیا حکم ہے
۲۸۰	کافر میاں بیوی دونوں مسلمان ہو جائیں تو پھر دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں
۲۸۰	زوجین میں کوئی کافر ہو جائے تو نکاح جدید عورت کی رضا مندی سے ہوگا یا شوہر کی
۲۸۰	غالی شیعہ کافر ہیں یا مسلمان
۲۸۱	شیعہ کی عورت منکوحہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں
۲۸۱	شیعہ سے سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں
۲۸۱	جوسنی لڑکیاں شیعوں کے عقد میں ہیں کیا کریں
۲۸۱	شیعہ لڑکی سے نکاح
۲۸۲	ان کی خوشی و غم میں شرکت
۲۸۲	کافر کی بیوی مسلمان ہو گئی اس کے نکاح کا کیا حکم ہے
۲۸۲	مسجد کو برا کہنے والا کیسا ہے
۲۸۳	شریعت کا منکر مرتد ہوایا نہیں
۲۸۳	یہ کہنا کہ رواج پر فیصلہ کرو کیسا ہے
۲۸۴	بلا ارادہ کلمہ کفر زبان سے نکل جائے تو کیا حکم ہے
۲۸۴	آریہ اور عیسائی ہونے سے نکاح ختم ہو جاتا ہے یا نہیں
۲۸۴	قرآن وحدیث کو کوئی شیطان کی کتاب کہے تو کیا حکم ہے
۲۸۵	خدا اور رسول کو جو گالی دے اس کا نکاح رہا یا ختم ہو گیا
۲۸۵	قرآن کی توہین باعث ارتداد ہے نکاح نسخ ہو گیا
۲۸۶	حرام کو حلال سمجھنے والا مسلمان رہا یا نہیں
۲۸۶	شوہر کے ظلم کی وجہ سے جو عورت قادیانی ہوئی پھر مسلمان سے اس کی شادی
۲۸۶	قرآن پاک کو گالی دی تو نکاح نسخ ہوایا نہیں

صفحہ	عنوان
۲۸۷	حکم خدا اور رسول سے انکار کی صورت میں نکاح منہج ہوایا نہیں
۲۸۷	شوہر عیسائی ہو گیا تو نکاح منہج ہو گیا عدت گزار کر شادی کر سکتی ہے
۲۸۷	شوہر جب غالی شیعہ ہو جائے تو نکاح منہج ہو جاتا ہے
۲۸۸	پہماری مسلمان ہوئی شادی کی پھر ہندو کے گھر لے جائی گئی اب پھر مسلمان ہے کیا حکم ہے
۲۸۸	کلمہ کفر سے نکاح منہج ہو جاتا ہے
۲۸۹	نواں باب: بیویوں میں عدل و مساوات اور حقوق الزوجین
۲۸۹	دو بیویوں میں مساوات
۲۸۹	کیا دو بیویوں کے زیور اور خرچ میں بھی مساوات ضروری ہے جب کہ ایک صاحب اولاد ہو اور دوسری نہ ہو
۲۸۹	عمر چاہتا ہے کہ سفر میں دونوں بیویوں کو چھ ماہ رکھے، قرعہ نہ ڈالے کیا حکم ہے
۲۹۰	کیا خرچ، تحفہ اور ہدیہ میں بیویوں کے اندر مساوات نہ کرنے سے شوہر گناہ گار ہوگا
۲۹۰	مجامعت ہر ماہ ضروری ہے یا نہیں اور نفقہ سے بے پروائی کیسی ہے
۲۹۱	زد و کوب کی وجہ سے بیوی شوہر کے گھر نہ جائے تو کیا کیا جائے
۲۹۱	سفر میں بیوی کے درمیان عدل اور حقوق زوجیت نہ ادا کرنے کا گناہ ہو گیا یا نہیں
۲۹۲	شوہر کی اطاعت ضروری ہے یا والدین کی
۲۹۲	شوہر بیوی کو باپ کے گھر جانے سے روکے اور بیوی جائے تو کیا حکم ہے
۲۹۳	جب بیوی کو اس کے والدین نہ آنے دیں تو شوہر کیا کرے
۲۹۳	جب بیوی شوہر کی بات نہ مانے تو کیا حکم ہے
۲۹۳	والدین جب لڑکی کو رخصت نہ کریں اور وہ شوہر کے یہاں نہ جائے تو کیا حکم ہے
۲۹۴	بیوی کو چاہئے کہ والدین اور شوہر میں جھگڑا نہ کرائے
۲۹۴	شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا کہیں جانا کیسا ہے
۲۹۴	خاوند کو چھوڑ کر عورت کا باپ کے پاس جانا کیسا ہے
۲۹۴	عورت کا شوہر کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے
۲۹۵	عورت شوہر کی اجازت کے بغیر باہر جا سکتی ہے یا نہیں
۲۹۵	بیوی کو مار پیٹ کرنا برا ہے
۲۹۵	بیوی کو نصیحت کرنا اور اس کے لئے بددعا کرنا یا روٹی کپڑا بند کرنا کیسا ہے

صفحہ	عنوان
۲۹۶	ساس بہو میں نہ بنے تو دونوں کو علیحدہ رکھنا کیسا ہے
۲۹۶	والدین کے کہنے سے حقوق شوہر یا حقوق اللہ میں کوتاہی درست نہیں ہے
۲۹۶	پہلی بیوی کو طلاق دینا چاہتا مگر والدین راضی نہیں ادھر مساوات باقی نہیں رکھ سکتا کیا حکم ہے
۲۹۸	باپ بیٹے سے کہے کہ بیوی کو طلاق دے دو تو کیا کرے
۲۹۸	شوہر سے والدین کی خوشنودی کے لئے بے رخی کرنا جائز ہے یا نہیں
۲۹۹	شوہر کے حکم کی مخالفت کا والدین حکم دیں تو عورت کیا کرے
۲۹۹	عورت کے لئے شوہر کا حکم مقدم ہے یا والدین کا
۲۹۹	جب بیوی اور ماں میں ملاپ نہ رہے اور ماں علیحدہ ہونے پر راضی بھی نہ ہو تو کیا کیا جائے
۳۰۰	اپنی بیوی کو اس کی رضا کے بغیر شوہر اپنے گھر لے جاسکتا ہے یا نہیں
۳۰۰	جائے ملازمت پر بیوی کو اس کی رضا کے بغیر لے جانا کیسا ہے
۳۰۱	شوہر کے ذمہ بیوی کے کیا لوازم ہیں اور بیوی پر شوہر کا کوئی مالی حق ہے یا نہیں
۳۰۲	زمانہ حمل میں کب تک مجامعت جائز ہے
۳۰۳	دسواں باب: آدمی کا دودھ پینے پلانے سے متعلق احکام و مسائل
۳۰۳	مدت رضاعت کیا ہے اور اس میں کمی زیادتی جائز ہے یا نہیں
۳۰۳	اپنے بھائی کو کوئی عورت دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں
۳۰۴	غیر کا بچہ ہونے میں مدت رضاعت دو سال ہے یا زیادہ
۳۰۴	دو ڈھائی سال بعد رضاعت ثابت نہیں ہوتی
۳۰۴	چار سالہ لڑکا کے دودھ پینے سے رضاعت نہیں ہوگی
۳۰۴	نہیں رضاعات کی ناسخ
۳۰۵	دو سال سے زیادہ بچے کو دودھ پلانا کیسا ہے
۳۰۵	حولین کا ملین اور حملہ و فصالہ ثلثین شہرا میں تطبیق
۳۰۵	ثبوت رضاعت میں روایت کا اعتبار ہے یا علم کا
۳۰۶	مدت رضاعت کے بعد دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی
۳۰۶	رضاعی بہن کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں
۳۰۷	سوتیلی نانی نے دودھ پلایا کیا حکم ہے
۳۰۷	صرف چھاتی سے لگانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں

صفحہ	عنوان
۳۰۷	شوہر کو دودھ پلانے سے نکاح نہیں ٹوٹا
۳۰۷	دودھ پلانے والی کی تمام اولاد دودھ پینے والے رضاعی بھائی بہن ہیں
۳۰۸	تھوڑا دودھ بھی باعث حرمت رضاعت ہے
۳۰۹	صحیح مدت رضاعت کیا ہے
۳۱۰	رضاعت ایک عورت کی شہادت سے ثابت ہوتی ہے یا نہیں
۳۱۰	جس عورت کا دودھ پلایا گیا اس کی نواسی سے شادی جائز نہیں
۳۱۰	زید نے جب پھوپھی کا دودھ پیا تو اس کی کسی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا
۳۱۱	رضاعی باپ کے اس بیٹے سے جو دوسری بیوی سے ہے اپنی بیٹی کی شادی نہیں کر سکتی ہے
۳۱۱	ایک بیوی نے جب دودھ پلایا تو دوسری کی اولاد سے بھی حرمت ثابت ہوگی
۳۱۱	جس لڑکی کے منہ میں عورت نے اپنا دودھ ڈالا اس سے اس کے لڑکے کی شادی جائز نہیں
۳۱۲	ایک بچی نے منہ میں چھاتی لے لی مگر پیٹ میں دودھ جانے کا یقین نہیں ہے کیا حکم ہے
۳۱۲	بچہ جب دودھ پیتا تھا قے کر دیتا تھا اس سے حرمت ثابت ہوگی یا نہیں
۳۱۳	خالد کے جس بھائی نے پھوپھی کا دودھ نہیں پیا ہے اس کا نکاح پھوپھی کی لڑکی سے ہو سکتا ہے
۳۱۳	دودھ پینے والے بھائی کی بہن سے رضاعت ثابت نہیں ہوئی نکاح جائز ہے
۳۱۴	زید کا دادا اس کی رضاعی ماں سے نکاح کر سکتا ہے
۳۱۴	جب زید کی ساس نے اس کی بچی کو دودھ پلایا تو کیا بیوی کے مرنے کے بعد
۳۱۴	زید کی شادی سالی سے درست ہوگی
۳۱۴	چھوٹے لڑکے نے دودھ پیا کیا اس کے بھائی کی اولاد سے دودھ پلانے والی کے
۳۱۴	لڑکے کی شادی جائز ہے
۳۱۵	شوہر والی زانیہ کے رضاعی بیٹے سے زانی کی پوتی کی شادی درست ہے یا نہیں
۳۱۵	صورت مسئلہ میں کیا حکم ہے
۳۱۵	جس لڑکی کو دودھ پلایا اس کے بھائی سے مرضعہ کی لڑکی کی شادی جائز ہے
۳۱۶	پستان سے پانی منہ میں جائے تو کیا حکم ہے
۳۱۶	رضاعی پھوپھی سے نکاح جائز ہے یا نہیں
۳۱۷	دادی کا جب دودھ پیا تو پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں
۳۱۷	جس بچہ نے دادی کی چھاتی چوسی اس کا نکاح چچا کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں

صفحہ	عنوان
۳۱۷	مسائل رضاعت
۳۱۸	شک کی صورت میں رضاعت ثابت ہوگی یا نہیں
۳۱۸	امام شافعیؒ کے یہاں مدت رضاعت
۳۱۸	شہادت نہ پائے جانے کی صورت
۳۱۸	نانی کا جس نے دودھ پیا اس کی شادی ماموں کی لڑکی سے جائز نہیں
۳۱۹	کوئی اپنی بیوی کا دودھ بیماری کی وجہ سے پئے تو کیا حکم ہے
۳۱۹	جس لڑکے نے دو سال دس ماہ کی عمر میں دودھ پیا اس سے شادی جائز ہے
۳۱۹	رضاعی باپ اور رضاعی بیٹے کی بیوی کے متعلق ابن الہمام کا قول
۳۲۰	بیوی کے دودھ پینے کا کیا حکم ہے
۳۲۰	خوشدامن نے داماد سے کہا کہ میں نے تم کو دودھ پلایا ہے کیا حکم ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوة والسلام علی سید المرسلین وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین

پانچواں باب

نکاح میں ولایت کن لوگوں کو حاصل ہے

فصل اول

اس باب سے متعلق مسائل و احکام

عصبہ اور ماں نہ ہونے کی صورت میں ماموں ولی ہے

(سوال ۸۷۰) ہندہ نابالغہ کے کوئی عصبہ نہیں ہے اور نہ ماں ہے بلکہ فقط ذوی الارحام سے ایک ماموں علاقائی اور ایک خالہ عینی ہے پس حق ولایت نکاح کس کو پہنچتا ہے؟

(الجواب) ولایت نکاح نابالغہ اس صورت میں ماموں علاقائی کو ہے کما فی الدر المختار ثم لذی الارحام العمات ثم الاخوال ثم الاخالات الخ^(۱) پس خال بجمیع اقسامہ حالات سے ولایت نکاح میں مقدم ہے لہذا ماموں علاقائی خالہ عینی سے مقدم ہے۔ فقط

علاقائی بھائی اور چچا کے ہوتے ہوئے ماں کو نابالغہ کے نکاح کا اختیار نہیں

(سوال ۸۷۱) ایک لڑکی جس کی عمر تخمیناً گیارہ سال تھی اس کے ولی یہ ہیں والدہ حقیقی اور سوتیلہ باپ اور سوتیلے بھائی اور تایا و چچا لڑکی کی والدہ نے اپنے خاوند کو لڑکی کے نکاح کی اجازت دی یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں اب پانچ سال کے بعد لڑکی دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) بھائی علاقائی بالغ اور چچا تائے کے ہوتے ہوئے والدہ کو اختیار نکاح نابالغہ کا نہیں ہے اور نہ سوتیلے باپ کو اختیار ہے کیونکہ اس صورت میں اول ولی بھائی علاقائی تھا اس کے بعد تایا و چچا ولی ہیں^(۲) لہذا وہ نکاح جو والدہ

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۰ ط. س. ج ۳ ص ۷۹، ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنونۃ علی ابیہا (رد مختار ط. س. ج ۳ ص ۷۶) ثم يقدم الاب ثم ابيه ثم الاخ الشقيق الخ ثم لاب (رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۲۸ ط. س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

اور سوتیلے باپ نے کیا علاقائی بھائی کی اجازت پر موقوف رہا اگر بھائی نے اجازت دی تو وہ نکاح صحیح ہوا^(۱) ورنہ باطل ہوا بصورت بطلان نکاح کے لڑکی کو بعد بالغہ ہونے کے اختیار ہے کہ کفو میں اپنا نکاح کرے یا اس کا ولی اس کا نکاح کفو میں اس کی اجازت سے کر دیں۔ فقط

پندرہ سالہ لڑکی بالغہ ہے نابالغہ کا ولی چچا ہے

(سوال ۸۷۲) کریم جس نے اپنی نواسی شکورن کا کہ جس کی عمر اس وقت قریب پندرہ سال کی ہے نکاح شیخ محمد سے کر دیا ہے اس کی ماں اور چچا کہتے ہیں کہ شکورن کی عمر گیارہ سال کی ہے آیا نانا کو حق نکاح کرنے کا بغیر رضا چچا و ماں ہے کہ نہیں؟

(الجواب) لڑکی جب تک پوری پندرہ برس کی ہو کر سولہواں سال شروع نہ ہو جاوے اس وقت تک شرعاً اس کے بالغہ ہونے کا حکم نہیں دیا جاتا جب کہ اور کوئی علامت بلوغ کی مثل حیض وغیرہ ظاہر نہ ہو اور غیر بالغہ کے نکاح کا ولی بصورت موجود ہونے چچا حقیقی کے نانا نہیں ہے پس نانا نے جو نکاح شکورن نابالغہ کا بلا اجازت چچا کے کیا وہ موقوف ہے چچا کی اجازت پر اگر چچا اس کو جائز رکھے تو صحیح ہو گا ورنہ باطل ہو جاوے گا۔^(۲) فقط

چچا کے رہتے ہوئے ماں کی ولایت نہیں

(سوال ۸۷۳) ہندہ بیوہ ہو گئی اور اس کی دو لڑکیاں نابالغ ہیں ہندہ نے دوسرا نکاح کیا اور اب شوہر ثانی سے لڑکیوں کا عقد کرنا چاہتی ہے تو لڑکیوں کا چچا مانع ہوتا ہے اگر ماں یا شوہر ثانی لڑکیوں کا عقد کر دیوں تو کوئی حرج و گناہ تو نہیں ہے اور ہندہ کے شوہر متوفی کے ذمہ جو قرضہ تھا اس کا دیندار کون ہو گا؟

(الجواب) اس صورت میں ولی نابالغوں کے نکاح کا ان کا چچا ہے، موجودگی چچا کے ماں کو ولایت نکاح کی نہیں پہنچتی اور شوہر ثانی کسی حال میں ولی نہیں ہے اور شرعی مسئلہ یہی ہے^(۳) اور قرضہ متوفی کا کسی کے ذمہ نہیں ہوتا اگر بہت کچھ ترکہ چھوڑے تو اس میں سے ادا کیا جاوے اور اگر نہ چھوڑے تو وارثوں کے ذمہ ادا کرنا قرض کا لازم نہیں ہے اگر تبرعاً کوئی ادا کر دے تو اس کو اختیار ہے۔ فقط

نابالغہ کا نکاح ولی کے ذریعہ کیا جائے یا اس کے بالغ ہونے کا انتظار کیا جائے؟

(سوال ۸۷۴) ایک لڑکی گیارہ سالہ نابالغہ کی شادی کا انتظام کیا گیا لیکن اس کے اولیاء میں سے سوائے نانا اور نانی

(۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر (۲) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ فلو زوج الا بعد

حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (ایضاً ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۳۲ ط. س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

(۳) اقرب الاولیاء الی المرافۃ الابن ثم ابن الابن وان سفل ثم الابن ثم الجد ابو الاب وان علا الخ ثم الاخ لاب وام ثم الاخ

لاب ثم ابن الاخ لاب وام ثم ابن الاخ لاب وان سفلوا ثم العم لاب وام ثم العم لاب ثم ابن العم الخ (عالمگیری کشوری

کتاب النکاح الباب الرابع الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۱ ط. س. ج ۳ ص ۲۸۳) ظفیر

کے اور کوئی بھی نہیں وہ بھی یہاں سے چار ہزار میل کے فاصلہ پر افریقہ میں ہیں آیا اس کی چچی ولی ہو کر نکاح کر سکتی ہے یا کیا؟

(الجواب) اولیاء کے بعد ولایت نکاح صغیرہ کی بادشاہ اسلام اور قاضی کے لئے ہے پس جب یہ نہیں تو انتظار بلوغ کیا جاوے ناننانی سے بذریعہ تحریر اجازت طلب کی جاوے کما فی الدر المختار فان لم یکن عصبۃ فالو لایۃ للام ثم لام الاب الخ وفی الشامی فتحصل بعد الام ام الاب ثم ام الام ثم الجد الفاسد الخ ثم لذوی الارحام الخ ثم للسلطان ثم لقاض نص علیہ فی منشورہ ثم لنوائہ الخ^(۱) فقط

بھائیوں کے ہوتے ہوئے ماں کا نکاح کرنا درست نہیں

(سوال ۸۷۵) ایک لڑکی جس کی عمر تیرہ سال کی ہے اس کے دو بھائی بالغ موجود ہیں اس کا نکاح بلا رضامندی بھائیوں کے والدہ نے کر دیا ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور یہ لڑکی مذکورہ بالغہ ہے یا نابالغہ؟

(الجواب) اس صورت میں والدہ نے جو نکاح بدون اجازت بھائیوں کے کیا وہ بھائیوں کی اجازت پر موقوف ہے اگر ان میں سے کسی ایک نے بھی اجازت نکاح کی دے دی اور اس نکاح کو جائز رکھا تو صحیح ہو گیا اور اگر دونوں میں سے کسی ایک نے بھی اجازت نہیں دی اور انکار کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔ ہکذا فی کتب الفقہ^(۲) تیرہ سالہ لڑکی میں جب تک علامت بلوغ نہ پائی جائے حکماً نابالغ ہے ظفیر

بالغہ خود اپنی مرضی سے نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۸۷۶) عمر کی نواسی بعمر تخمیناً پندرہ سال ہے اور علامت بلوغ کی موجود ہیں اور لڑکی کی ماں باپ اور بھائی کوئی نہیں ہے لڑکی کے حقیقی دادا کے بھائی زید اس بات پر زور دے رہے ہیں کہ لڑکی کا ولی میں ہوں بغیر میری رضامندی نکاح نہ ہونا چاہیے لڑکی بالغہ ہے یا نہیں اور لڑکی عمر کی رضامندی سے اپنا نکاح کرنا چاہتی ہے اور زید جو اپنے کو ولی کہتا ہے وہاں کرنا نہیں چاہتا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) علامت بلوغ لڑکی کے لئے حیض وغیرہ کا ہونا ہے اگر کوئی علامت بلوغ کی موجود نہ ہو تو پورے پندرہ برس کی عمر ہو کر سولہواں سال شروع ہو جاوے اس وقت شرعاً لڑکی بالغہ سمجھی جاتی ہے پس اگر علامت بلوغ کی موجود ہے مثلاً اس کو حیض آنے لگا ہے تو وہ بالغہ ہے۔^(۳) اس حالت میں خود لڑکی کی رضامندی سے اس کا نانا عمر اس کا نکاح کر سکتا ہے لیکن چونکہ نانا ولی شرعی نہیں ہے بلکہ ولی شرعی دادا کا بھائی ہے لہذا نانا کے سامنے جب تک وہ لڑکی بالغہ زبان سے اپنی رضامندی کا اظہار نہ کرے اس وقت تک نکاح صحیح نہ ہوگا چپ

(۱) دیکھئے رد المحتار مع متہ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹ و ج ۲ ص ۴۳۰ ط. س. ج ۳ ص ۷۸ ظفیر

(۲) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۱ ظفیر

(۳) بلوغ الغلام بالاحتلام والاحیال والاقوال الخ والجاریتہ بالاحتلام والحیض والحيال الخ فان لم یوجد فیہما شیء حتی ینیم لکل مہما خمس عشرہ سنۃ بدیقتی (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحدر فصل ج ۱ ص ۱۳۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۳)

”ہو جانا لڑکی کا جیسا کہ ولی کے استیذان پر معتبر اور کافی ہے وہ یہاں معتبر نہ ہوگا۔ کذا فی الدر المختار^(۱) فقط

نابالغ کا نکاح ولی کے ایجاب و قبول سے ہوتا ہے

(سوال ۸۷۷) نابالغ بچوں کا نکاح صرف والد کے ہی ایجاب و قبول سے ہوتا ہے یا ہر جائز ولی بھائی چچا وغیرہ کے ایجاب و قبول سے بھی؟

(الجواب) صغیر اور صغیرہ کا نکاح انکے ہر ولی جائز کے ایجاب و قبول سے منعقد ہو جاتا ہے لیکن ولی اقرب کی موجودگی میں ولی ابعدا کو نکاح کا حق حاصل نہیں ہے پس اس میں اب وجد و دیگر اولیاء حسب درجات یکساں ہیں۔

باپ اگر اجازت دے تو نانا نابالغہ نو اسی کا نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۸۷۸) ایک شخص نے اپنے خسر کو اسٹامپ لکھ دیا اور کہہ دیا کہ میری دختر نابالغہ کا نکاح میرا خسر جہاں چاہے کر دے اب اگر شخص مذکور کا خسر اپنی نو اسی کا نکاح کر دے تو بلا اجازت اس کے والد کے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولی اس صورت میں نابالغہ کے نکاح کا اس کا باپ ہے لیکن اگر باپ نے نابالغہ کے نانا کو اجازت دے دی اور اس نے نکاح کر دیا تو وہ نکاح صحیح ہے۔^(۲) فقط

سولہ سالہ لڑکی کا نکاح جبراً جائز نہیں

(سوال ۸۷۹) دختر سولہ سالہ کا نکاح ولی نے جبراً کر دیا آیا بالغہ کا نکاح بلا اس کی مرضی کے ولی جبراً کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بالغہ کا نکاح بدون اس کی رضا اور اجازت کے صحیح نہیں ہے اور کسی ولی کو اختیار نہیں ہے کہ بالغہ کا نکاح بدون اس کی رضا مندی کے کرے اگر نکاح کر دیا اور بالغہ راضی نہ ہوئی اور اس نکاح کو جائز نہ رکھا تو وہ نکاح باطل ہے اور عمر بلوغ کی شرعاً پندرہ برس ہے پس سولہ برس کی لڑکی شرعاً نابالغہ ہے البتہ ولی کے استفسار اور اطلاع پر سکوت کرنا نابالغہ کا رضاء اور اجازت سمجھا جاتا ہے اور تمکین و طی وغیرہ کو بھی فقہاء نے اجازت شمار کیا ہے۔ کذا فی الدر المختار^(۳) فقط

(۱) وان فعل هذه غير ولي يعني استأمر غير الولي او ولي غيره اولى منه لم يكن رضا حتى تتكلم به اي لم يكن سكوتها ولا ضحكها رضا (فتح القدير باب في اولياء ج ۳ ص ۱۶۵ ط.س. ج ۳ ص ۱) ظفیر

(۲) الولي في النكاح لا المال العصية بنفسه الخ على ترتيب الارث والحجب الخ فلو زوج الا بعد حال قيام الاقرب برفق على اجازته (الدر المختار على هامش رد المختار باب الولي ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

(۳) ولا يجبر البالغة البكر على النكاح لانقطاع الولاية بالبلوغ الخ فان استاذنها هو ولي الولي الخ فسكت الخ فهو اذن ايضاً ج ۲ ص ۴۱۰ ط.س. ج ۳ ص ۵۸) ظفیر

جس کا کوئی ولی نہ ہو حاکم ولی ہے

(سوال ۸۸۰) ایک عورت جو بطور طوائف اپنا پیشہ کرتی تھی اسی اثناء میں اس کے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کا باپ معلوم نہیں بعد اس عورت نے اپنا نکاح ایک شخص سے کر لیا اور آٹھ روز بعد انتقال کر گئی عمر لڑکی کی دس سال ہے سو تیلے باپ نے لڑکی کو ایک طوائف کے ہاتھ فروخت کرنا چاہا اہل محلہ نے مزاحمت کی سو تیلے باپ نے جوائنٹ مجسٹریٹ کے یہاں نالش کر دی حاکم نے بعد تحقیقات لڑکی کو ایک معمر شخص کے سپرد کر کے ہدایت کر دی کہ اس کا نکاح کسی محتاج شخص سے کر دیا جائے لہذا اس لڑکی کا نکاح ایک لڑکے سے کر دیا اب یہ نکاح جو سو تیلے باپ کی بلا اجازت ہوا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) سو تیلے باپ اس لڑکی کا ولی نہیں ہے بلکہ ایسے لاوارث شخصوں کے نکاح کا ولی حاکم ہی ہوتا ہے لہذا نکاح مذکور درست ہے۔^(۱) فقط

اس صورت میں ولی بھائی ہے لڑکی کی ماں کا شوہر ولی نہیں

(سوال ۸۸۱) زید نے اپنی وفات کے وقت اپنی لڑکی ہاجرہ نابالغہ کو ذمہ اپنی اخیانی بہن فاطمہ کے کیا اور ہاجرہ فاطمہ کے لڑکے عمر سے منسوب تھی اور وصیت کی زید۔ کہ ہاجرہ کا نکاح عمر سے کر دینا فاطمہ موافق وصیت کے ہاجرہ کو مع اس کی ماں حقیقی زینب اور ہاجرہ کے سو تیلے بھائی بکر کے اپنے یہاں لے آئی لیکن ہاجرہ کی ماں زینب چونکہ جوان تھی اس لئے فاطمہ نے اس کا نکاح کر دیا اور اپنے شوہر کے ہاں چلی گئی اور زید کی ماں چوں کہ زندہ تھی اور اس نے بعد انتقال والد زید کے ایک شخص سے نکاح کر لیا تھا وہ اپنے شوہر کے یہاں رہتی تھی بکر بھی وہیں اپنی دادی کے پاس چلا گیا اور ہاجرہ کی ماں زینب اور اس کا بھائی بکر جب تک کہ فاطمہ کے یہاں رہے یہی کہتے رہے کہ ہاجرہ کا نکاح عمر سے کر دینا لیکن جب فاطمہ نے نکاح ہاجرہ کا عمر سے کر دیا تو زینب کا شوہر جدید مخالف ہوا اور اس نے زینب و بکر اور بکر کی دادی کو اپنا ہم خیال بنالیا یہ نکاح جائز ہو یا نہیں؟

(الجواب) زینب کے شوہر جدید کو ولایت نکاح ہاجرہ نابالغہ کا حاصل نہیں ہے لہذا اس کی مخالفت سے تو کچھ نہیں ہوتا البتہ بکر اور ہاجرہ ولی ہے فاطمہ نے جو نکاح ہاجرہ کا عمر سے کیا تو وہ بکر کی اجازت پر موقوف ہے اگر بکر اجازت دے دے تو صحیح ہو گا ورنہ باطل ہو جاوے گا^(۲) اور زید کی وصیت کا دوبارہ نکاح بعد وفات زید کے شرعاً کچھ اعتبار نہیں رہا۔

عاقلمہ بالغہ کفو میں نکاح خود کر سکتی ہے

(سوال ۸۸۲) عورت عاقلمہ بالغہ کہ در کفو یا غیر کفو نکاح خود کند بلا رضاء ولی آیا نکاح جائز است یا نہ؟

(الجواب) اقول قال فی الدر المختار وهو ای الولی شرط صحته نکاح صغیر و مجنون و رقیق لا مکلفہ فنقد نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضی ولی الخ والدلیل فیہ قولہ علیہ الصلوۃ والسلام الایم احق

(۱) ثم للسلطان ثم لقاضی نص له فی منشورہ ثم لنوابہ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۰ ط. س. ج ۳ ص ۷۹) ظفیر (۲) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۱)

بنفسہا من ولیہا رواد مسلم وغیرہ وفی رد المحتار والایم من لا زوج لها بکراً او لاشامی جلد (۲)^(۱) و تاویل لا نکاح الا بولی او فنکاحها باطل معروف و مذکور فی الفتح والشامی وغیرہما وفی الدر المختار مکلفتمہ بالغة بلارضاء ولی در کفو جائز است و در غیر کفو صحیح نیست و هو المفتی بہ فقط

چچا کے ہوتے ہوئے چچا کا لڑکا ولی نہیں ہے

(سوال ۸۸۳) ما قول العلما الشافعیہ فی بنت شافعیۃ المذہب ہنیۃ . النفقة و غیرہا عمرہا ثمان سنین وہی تحت کفالة امہا الشافعیۃ الرشیدہ ولہا ابن عم شافعی المذہب حاضر أراد ان یتزوجہا بغیر رضاہا ولا رضا امہا لما بینہم من التنافر والعداوة و حیث انہ لم یجد الی ذلك سبیل فی مذہب الشافعی أراد تقلید الامام الاعظم ابی حنیفۃ فی هذا الامر المخالف لمذہب الشافعی فهل یجوز لہ ان یتزوجہا من نفسہ تقلیداً اذا فرضنا ان مذہب الامام الاعظم یجیز ذلك بغیر ضرورة الی ذلك الرواج والتقلید ام لا یجوز .

(الجواب) قواعد الحنفیۃ تقتضی جواز ذلك النکاح ان لم یکن ولی اقرب من ابن عم و ان کان اقرب منہ مثلاً یكون عم الصغیرۃ موجوداً فلا ولاية لابن العم مع وجود العم ولا یجوز نکاحہ بلا رضا عم وقد وقع التصریح بہ فی مواضع عدیدۃ (۲) فقط

بالغہ خود بلا ولی نکاح کر سکتی ہے باپ کا ناجائز لڑکا نہ ولی ہے نہ لڑکا

(سوال ۸۸۴) بالغہ باکرہ کا عقد شرعاً بلا ولی کے صحیح ہے یا نہیں باپ کا ناجائز لڑکا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں نکاح میں کچھ خرابی نہ ہوگی اور باپ کا ناجائز لڑکا اگر باکرہ بالغہ کا عقد کر دے گا تو اس سے وہ باپ کا بیٹا صحیح النسب بن جاوے گا یا نہیں اور وارث باپ کا ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) باکرہ بالغہ کے نکاح کے جواز کے لئے عند الحنفیۃ ولی کا ہونا شرط نہیں ہے مسنون ہے کذا فی الدر المختار پس باکرہ بالغہ کی اجازت سے ہر ایک شخص اس کا نکاح کر سکتا ہے (۳) باپ کا ناجائز لڑکا بھی اس کام کو با اجازت باکرہ بالغہ کر سکتا ہے اور عقد صحیح ہو جاوے گا کچھ خرابی اس میں نہ ہوگی اور جو ناجائز لڑکا باپ کا ہے وہ اس نکاح با اجازت باکرہ کر دینے کی وجہ سے باپ کا صحیح النسب لڑکا نہ بنے گا لیکن اگر در حقیقت وہ پہلے ہی ثابت النسب اپنے باپ سے ہے تو وہ جائز بیٹا اپنے باپ کا ہے اور وارث ہو گا۔ فقط

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ و ج ۲ ص ۴۰۸ ط. س. ج ۳ ص ۵۵ ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ علی الترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنوتہ (در مختار) ثم یقدم الاب ثم الاخ الشقیق ثم لاب الخ ثم ابن الاخ الشقیق ثم لاب ثم العم الشقیق ثم لاب ثم ابنہ كذلك (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۸ ط. س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

(۳) ولا تجبر البالغۃ البکر فی النکاح لا نقطاع الولاية بالبلوغ (در المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۱۰ ج ۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۸) ظفیر

بالغہ بیوہ کی اجازت سے جو نکاح ہو اوہ صحیح ہے اب انکار سے کچھ نہیں ہوتا

(سوال ۸۸۵) ہندہ بیوہ نے زید سے اپنی شادی کر دینے کی اجازت موجود دو عورت اور ایک مرد کے اپنی ماں کو دی اس کا عقد زید سے کر دیا گیا اور چند تحائف کا استعمال بھی کیا جو کہ زید کی جانب سے موقع عقد پر حسب دستور بھیجے گئے تھے زید کے گھر جانے سے پہلے بوجہ بھکانے مخالفین زید کے ہندہ کہتی ہے کہ میں نے اجازت نہیں دی کیا ہندہ کا انکار صحیح ہے اور کیا زید اس کو زبردستی اپنے گھر لا کر وظائف زوجیت ادا کر سکتا ہے؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ منعقد ہو گیا اور اب انکار کرنا ہندہ کا لغو ہے مسموع نہ ہو گا اور زید ہندہ کو رخصت کر سکتا ہے اور وظائف زوجیت ادا کر سکتا ہے۔ فقط

باپ اپنے لڑکے کو اجازت دے تو اس کی اجازت سے نکاح جائز ہے

(سوال ۸۸۶) والدہ کی موجودگی میں بھائی اجازت نکاح کی دے سکتا ہے اور نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر باپ نے اپنے پسر یعنی نابالغہ کے بھائی کو اجازت دے دی اور اختیار دے دیا تو بھائی کی اجازت سے نکاح نابالغہ کا صحیح ہو گا ورنہ نہیں۔ فقط

بلاولی اصلی کی اجازت کے نابالغہ کا نکاح درست نہیں

(سوال ۸۸۷) محمد بخش فوت ہو گیا ایک لڑکی صغیرہ بعمر ۵ سالہ اور ایک عورت اور دو چچا زاد بھائی محمد سعید و محمد صالح محمد سعید جو ولی اصلی ہے اس کے فرزند نے بغیر رضا و اجازت باپ کے نابالغہ کا نکاح کر دیا جب ولی اصلی کو خبر ہوئی تو اس نے مجلس عام میں کہہ دیا کہ یہ نکاح جو میرے لڑکے نے کر دیا ہے اس پر میں راضی نہیں ہوں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) بدون ولی اصلی کی رضامندی و اجازت کے نابالغہ کا نکاح صحیح نہیں ہو سکتا پس ولی کے فرزند نے بموجب ولی کے جو نکاح نابالغہ کا بدون اجازت و رضامندی ولی کے کیا اور بعد نکاح کے ولی نے اس نکاح سے انکار کر دیا اور اس کو رد کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔ ھکذا فی الدر المختار وغیرہ^(۱) فقط

بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کر سکتی ہے مگر قضائے قاضی ضروری ہے

(سوال ۸۸۸) نابالغہ کا نکاح اسکے بھائی نے کر دیا اور لڑکی صغیرہ سنی سے اس نکاح پر رضامند نہیں تھی بعد بالغہ ہونے کے بھی عدم رضامندی ظاہر کی آیا اختیار فسخ نکاح لڑکی کے لئے باقی ہے یا نہیں؟

(الجواب) لڑکی کو اس صورت میں بعد بالغہ ہونے کے اختیار فسخ نکاح کا ہے لیکن فسخ کے لئے قضاء قاضی شرط

(۱) فلو زوج الولی الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص

ہے اگر قاضی نہ ہو تو نکاح منسوخ نہ ہوگا اس صورت میں شوہر بالغ کی طلاق دینے کے بعد نکاح منسوخ ہو سکتا ہے۔^(۱) فقط

ولی اقرب دو سو میل کی دوری پر ہو اور ماں نکاح کر دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۸۹) عبد اللہ ایک دختر نابالغہ اور ایک زوجہ چھوڑ کر فوت ہوا متوفی کے کوئی بیٹا اور بھائی نہیں تھا چچا زاد بھائی ہیں دختر نابالغہ اپنی پھوپھی کے پاس پرورش کرتی ہے جو دو سو میل کے فاصلہ پر متوفی کے چچا زاد بھائیوں سے ہے اور دختر نابالغہ کی والدہ ۸۴ یا ۵۰ میل پر ہے اور متوفی نے قبل مرگ چھ ماہ اپنی حقیقی ہمشیرہ کے بیٹے سے نابالغہ کو منسوب کیا تھا اگر دختر نابالغہ کی والدہ حسب وعدہ خاوند متوفی اس کی ہمشیرہ زاد سے تین روز کی مسافت پر جا کر نکاح کر دے تو جائز ہے یا نہیں کیوں کہ متوفی کے بھانجے سے کفو میں نکاح ہوگا؟

(الجواب) اس غیبت میں کہ جس کی وجہ سے ولی بعد کو نکاح کا اختیار ہو جاوے دو قول ہیں ایک مسافت قصر دوسرا یہ کہ اقرب کے انظار میں کفو فوت ہو جاوے اور اسی کو محققین نے راجح کہا ہے شامی میں ہے اختلاف فی حد الغیبة فاختر المصنف تبعاً لکنز انہا مسافة القصر ونسبه فی الهدایة لبعض المتأخرین والریلعی لا کثرہم قال و علیہ الفتوی آہ وقال فی الذخیرۃ الاصح انہ اذا کان فی موضع لو انتظر حضورہ او استطلاع رایہ فات الکفو الذی حضر فالغیبة منقطعة و الیہ اشار فی الکتاب او فی البحر عن المجتبی و المبسوط انہ الاصح و فی النہایة واحتار اکثر المشائخ وصححه ابن الفضل و فی الہدایہ انہ اقرب الی الفقہ و فی الفتح انہ الاشبه بالفقہ و انہ لا تعرض بین اکثر المتأخرین و اکثر المشائخ ای کان المراد من المشائخ المتقدمون و فی شرح الملتقى عن الحقائق انہ اصح الاقاویل و علیہ الفتوی آہ و علیہ مشی فی الاختیار و النقایة و یشیر کلام النہر الی اختیارہ و فی البحر والا حسن الافتاء بما علیہ اکثر المشائخ۔^(۲)

ان عبارات سے واضح ہے کہ راجح عند المحققین قول ثانی یعنی فوت کفو ہے پس نابالغہ کے پاس جا کر یا اس کو اپنے پاس بلا کر اس کا نکاح کفو سے کر دیوے تو صحیح ہوگا۔ فقط

پھوپھی نے نکاح کیا اور ولی نے رد کر دیا تو نکاح نہیں ہوا

(سوال ۸۹۰) ایک یتیمہ کے چار ولی ہیں اس ترتیب سے باپ کا بیٹا چچا، نانا، حقیقی بہن، حقیقی، پھوپھی، حقیقی، پھوپھی نے اپنے لڑکے سے اپنی اجازت سے یتیمہ کا نکاح کر دیا یا تینوں ولیوں نے جب سنا تو رد کر دیا تو عند الشرع نکاح منسوخ ہوا یا نہیں؟

(الجواب) کتب فقہ میں ہے الولی فی النکاح العصبۃ^(۳) الخ پس صورت مذکورہ میں ولی نابالغہ یتیمہ کے

(۱) وان کان الزوج غیر ہما ای غیر الاب و ابیہ الخ لہما خيار الفسخ بالبلوغ الخ شرط القضاء للفسخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۹ ط.س ج ۳ ص ۶۸) ظفیر

(۲) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س ج ۳ ص ۸۱ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س ج ۳ ص ۷۶ ظفیر

نکاح کا اس کے باپ کا علاقائی چچا ہے پس جب کہ نکاح مذکور اس نے رد کر دیا وہ نکاح فسخ ہو گیا۔^(۱) فقط

والدہ سویتلا باپ اور ماموں میں ولی کون سا ہے

(سوال ۸۹۱) ایک لڑکی کی والدہ زندہ ہے باپ ڈاؤن چچا وغیرہ مر چکے ہیں سویتلا باپ اور ماموں موجود ہے ان تینوں میں لڑکی کا ولی کون ہے لڑکی بالغہ ہے ولایت نکاح کس کو ہے؟

(الجواب) عصبات کے بعد والدہ ولی نابالغہ کے نکاح کی ہوتی ہے^(۲) اور صورت مسئلہ میں چوں کہ لڑکی بالغہ ہے تو اس کی والدہ اس سے اجازت لیکر نکاح اس کا کر سکتی ہے اور لڑکی کا سکوت والدہ کی اجازت لینے پر کافی ہے سکوت بھی اجازت سمجھا جاتا ہے۔^(۳) فقط

اٹھارہ سالہ لڑکی اپنا نکاح خود کر سکتی ہے

(سوال ۸۹۲) ایک لڑکی جس کی عمر تقریباً اٹھارہ سال کی ہے اس کا والد اس کے عقد نکاح سے بالکل بے فکر ہے راج گیری کا پیشہ کرتا ہے اور اعمال بد اطوار میں ملوث ہے اور شراب خور ہے ایسی حالت میں اس لڑکی کو اپنی اجازت سے نکاح کرنے کا اختیار حاصل ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے وهو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر و مجنون و رقیق لا مکلفۃ فنفذ نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضی ولی الخ الی ان قال و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار الخ^(۴) پس معلوم ہوا کہ اگر لڑکی بالغہ کفو میں اپنا نکاح اپنی رضامندی سے کر لیوے تو صحیح ہے فقط

ماموں، نانی اور ماں میں ولایت کس کو حاصل ہے

(سوال ۸۹۳) ہندہ اور زبیدہ دو حقیقی بہنیں ہیں ہندہ کا ایک لڑکا خالد ہے اور زبیدہ کی دختر عائشہ ہے اور عائشہ کی دختر ساجدہ ہے زبیدہ کا شوہر اور عائشہ کا شوہر انتقال کر گیا ساجدہ نابالغہ کا عمر ۹ سال زبیدہ نے اپنی ولایت سے ہندہ کے لڑکے یعنی خالد سے نکاح کر دیا حالانکہ عائشہ کے بھائی تین نفر جو ساجدہ نابالغہ کے ماموں حقیقی ہیں موجود تھے آیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے کیا ماموں حقیقی کی موجودگی میں نانی کی ولایت سے نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اب ساجدہ بالغہ ہوئی تو کیا وہ فسخ نکاح خالد سے کر سکتی ہے یا نہیں یا تجدید نکاح کیا جاوے؟

(۱) فلو زوج الابد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ در مختار ط.س. ج ۳ ص ۸۱ (فلم يجعلوا سکوتہ اجازتہ والظاهر ان سکوتہ هنا کذلک فلا یکون سکوتہ اجازۃ لنکاح الابد وان کان حاضراً فی مجلس العقد فالم یرض صریحاً او دلالة رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر

(۲) فان لم یکن عصبة فالولاية للام (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹ ط.س. ج ۳ ص ۷۸)

(۳) لا تجبر البالغة البکر علی النکاح لا تقطاع الولاية بالبلوغ فان استاذنھا هو ای الولی وهو السنة الخ فسکت عن رد مختار الخ فهو اذن (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ ط.س. ج ۳ ص ۵۸) ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط.س. ج ۳ ص ۵۵

(الجواب) نانی کی ولایت مقدم ہے ماموں سے۔ پس جب کہ کوئی عصبہ نابالغہ کا موجود نہ ہو تو ولایت نکاح ماں کو ہے پھر دادی کو پھر نانی کو۔ لہٰذا اور ماموں ذوی الارحام میں سے ہے موجودگی ذوی الفروض ان کو ولایت نکاح نابالغہ کی نہیں ہے^(۱) پس صورت مسئولہ میں اگر عائشہ بھی اس نکاح سے راضی رہی تو وہ نکاح منعقد ہو گیا اور ساجدہ بعد بالغہ ہونے کے خود اپنا نکاح منسوخ نہیں کر سکتی بلکہ اس کے منسوخ کے لئے قضاء قاضی شرط ہے^(۲) اور قاضی شرعی موجود نہیں ہے^(۳) اور دیگر شرائط کا تحقیق بھی دشوار ہے لہٰذا منسوخ نکاح کا حکم اب نہیں ہو سکتا۔ فقط

مرتبہ باپ کو نابالغ لڑکا لڑکی پر کوئی حق ولایت نہیں

(سوال ۸۹۴) (۱) ایک شخص مسلمان آریہ ہو گیا ہے اس کے ایک لڑکی بچہ دس سال اور لڑکا بچہ ۸ سال ہے لڑکی اپنی ماں کے ہمراہ اپنے نانا کے مکان پر پرورش پاتی ہے اور دادا بھی موجود ہے کیا باپ کو کوئی حق اولاد کے بارے میں حاصل ہے لڑکی کا نکاح دادا کی اجازت سے ہو سکتا ہے یا نانا کی اجازت سے؟

مرتبہ مسلمان ہو جائے تو وہ اپنی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

(۲) اگر باپ پھر مسلمان ہو جائے اور تائب ہو جائے تو اپنی پہلی بیوی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور اپنی اولاد پر قابض ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱) باپ چوں کہ مرتبہ ہو گیا اس کو کچھ حق اور تعلق اولاد سے نہیں رہا ولی اولاد نابالغہ کا اس صورت میں ان کا دادا ہے دادا کی اجازت سے نکاح ان نابالغوں کا صحیح ہو سکتا ہے نانا کی اجازت سے نہیں ہو سکتا۔^(۴)

(۲) اگر باپ مسلمان ہو جائے اور تائب ہو جائے تو اپنی زوجہ سابقہ سے نکاح کر سکتا ہے اور اولاد پر بھی اس کا حق ہو جائے گا اور ولایت ثابت ہو جائے گی۔^(۵) فقط

بوقت نکاح بھائی بنانے کا رواج غلط ہے

(سوال ۸۹۵) یہاں کابل اور پشاور میں یہ دستور ہے کہ ماں باپ موجود ہوں یا نہ ہوں نکاح کے وقت غیر آدمی کو

(۱) الولی فی النکاح لا فی المال العصبہ بنفسہ الخ بترتیب الارث والحجب الخ فان لم یکن عصبۃ فالو لایۃ للام ثم لام الاب الخ ثم للجد الفاسد الخ ثم لذوی الارحام العمات ثم الاحوال ثم الخالات (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س.ج ۳ ص ۷۶ ظفیر) (۲) بشرط القضاء للفسخ (در مختار ط.س.ج ۳ ص ۷۰) و حاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلیہما الخیار بالبلوغ اوالعلم بہ فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج ۳ ص ۷۰) ظفیر

(۳) علماء نے جو اس کا حل تجویز کیا ہے اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للمرشد التہانوی ظفیر

(۴) الولی فی النکاح لا المال العصبہ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن السجولۃ علی ابیہا (در مختار) هذا عندهما خلافاً لمحمد حیث قدم الاب الخ ثم يقدم الاب ثم ابوه الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س.ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

(۵) اس لئے کہ مرتبہ ہونے کی وجہ سے دین اسلام سے خارج ہو گیا تھا اور سارے حقوق سے محروم ہو گیا تھا جب مسلمان ہو گیا تو پھر اس باپ کے حقوق حاصل ہو جائیں گے اور شادی کا حق بھی حاصل ہو جائے گا اس لئے کہ فقہاء صراحت کرتے ہیں و بقی النکاح ان ارتدا معاً بان لم یعلم السبق الخ فاسلمما كذلك (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۱ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۵، ۱۹۶) ظفیر

بھائی بناتے ہیں بغیر اس کے نکاح نہیں کرتے اور ہمارے ہند کا یہ دستور ہے کہ ماں باپ خود اجازت دیں یا لڑکی خود ہوشیار ہو اور اجازت دے دونوں باتیں درست یا کچھ فرق ہے؟

(الجواب) جو ہمارے ملک کا رواج ہے کہ نابالغہ کے لئے اس کے اولیاء یعنی باپ دادا وغیرہ اجازت دیتے ہیں اور جو لڑکی بالغہ ہو تو خود اس کے گوش گزار کیا جاتا ہے کہ تیرا نکاح فلاں شخص سے کیا جاتا ہے اس پر وہ سکوت کرتی ہے اور یہ سکوت اجازت ہے شرعاً یہی صحیح ہے اور ایسا ہی ہونا چاہیے^(۱) بھائی بنانے کی صورت فضول ہے اور اس کی کچھ اصل معلوم نہیں ہوتی۔ فقط

ماں نے نکاح کر دیا بھائی خاموش رہا کیا حکم ہے؟

(سوال ۸۹۶) ولی اقرب یعنی برادر کی موجودگی میں ولی بعد یعنی والدہ نے نکاح نابالغہ کا کر دیا اور اقرب نے سکوت کیا لیکن کوئی علامت رضا کی ظاہر نہیں ہوئی نہ صراحتاً اور نہ دلالتاً تو یہ نکاح فاسد ہو لیا یا طل؟

(الجواب) فی الشامی علی قوله توقف علی اجازتہ الخ والظاهر ان سکوتہ هذا كذلك فلا يكون سکوتہ اجازة لنکاح الا بعد وان کان حاضراً فی مجلس العقد ما لم یرض صریحاً او دلالة تامل^(۲) پس جب تک ولی اقرب راضی نہ ہو گا صراحتاً یا دلالتاً اس وقت تک نکاح موقوف رہے گا نہ صحیح ہو گا نہ باطل۔ فقط

چودہ سالہ لڑکی جو اپنے آپ کو بالغ بتاتی ہے اس نے دادا کے نکاح کو رد کر دیا

(سوال ۸۹۷) دادا نے اپنی پوتی چودہ سالہ کا نکاح اپنے پوتے کے ساتھ کر دیا بوقت نکاح لڑکی کسی اور شہر میں تھی لہذا دادا نے نہ اجازت نکاح کی لی اور نہ یہ دریافت کیا کہ تم بالغ ہو یا نہیں لڑکی کو جب نکاح کی خبر ملی تو اس نے یہ کہا کہ ہم کو یہ نکاح منظور نہیں ہے میں نکاح کے وقت بالغ تھی مجھ کو مدت سے حیض آتا ہے چنانچہ وہاں دو شخص معتبر عادل بھی موجود تھے کہتے ہیں کہ ہم نے انکار بھی سنا اور دیکھنے سے معلوم ہوتا تھا کہ زمانہ سے بالغ ہے اور سچ کہتی ہے ایسی عمر میں دعویٰ بلوغ کا جو خلاف ظاہر نہ تھا جیسا کہ گواہان معتبر سے معلوم ہوتا ہے صحیح ہے یا نہیں اور بعد ثبوت بلوغ کے انکار صحیح ہو یا نہیں؟

(الجواب) مرہقہ کا قول دربارہ بلوغ معتبر و مصدق ہوتا ہے اور وہ لڑکی جس کی عمر چودہ سال کی ہے بالیقین مرہقہ ہے در مختار میں ہے فان راہقا بان بلغا هذا السن فقلا بلغنا صدقا ان لم یکذبہما الظاہر^(۳) الخ وقال قبیلہ وادنی مدتہ لہ اثنتی عشرة سنة ولہا تسع سنین^(۴) الخ اور بالغہ کا نکاح بلا اس کی اجازت کے

(۱) لا تجبر البالغة البکر علی النکاح لا نقطاع الولاية بالبلوغ فان استاذنہا هو ای الولی وهو السنة او وکیلہ او رسولہ او زوجها ولیہا واخبر ہا رسولہ او فضولی عدل فسکت عن ردہ مختارة الخ فہو اذن (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ ج ۲ ص ۴۱۱ ط.س. ج ۳ ص ۵۸)

(۲) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۸۱ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۱۵۴ ظفیر

(۴) ایضاً ج ۵ ص ۱۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۱۵۴ ظفیر

معتبر و صحیح نہیں ہوتا لہذا نکاح مذکور صحیح نہیں ہوا۔^(۱) فقط

قریب کا ولی جب نکاح نہ کرے تو دور کا ولی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۸۹۸) ہندہ اپنے نابالغ لڑکے بحر کا نکاح حمیدہ نابالغہ سے کرنا چاہتی ہے لیکن بحر کا دادا اپنے پوتے سے ناراض ہے اور اپنے لڑکے کے مرنے کے بعد اس کو اور اسکی والدہ کو اپنے مکان سے نکال دیا اسی وجہ سے وہ بحر کے نکاح کی اجازت دینے سے انکاری ہے اور چچا حقیقی بحر کا نکاح کی اجازت دینے کو تیار ہے نیز حمیدہ کا ولی چچا حقیقی اور خالہ موجود ہیں مگر اس کی حمیدہ کے باپ سے رنجش تھی اس بناء پر حمیدہ کے نکاح کی اجازت نہیں دیتا اس صورت میں بحر کا حقیقی چچا اور حمیدہ کی خالہ دونوں ان کے نکاح کے ولی ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے کہ اگر ولی اقرب نکاح صغیر کفو میں کرنے سے مانع ہو تو ولی ابعد کو اختیار نکاح کا حاصل ہو جاتا ہے و یثبت للابعد من اولیاء النسب الخ التزویج بفضل الاقرب ای بامتناعه عن التزویج^(۲) الخ بناء علیہ بحر نابالغ کا نکاح اس کا چچا کر سکتا ہے اور حمیدہ نابالغہ کا چچا اگر نکاح سے مانع ہے تو اس کے بعد حسب ترتیب ولایت جو ولی ہو گا وہ نکاح حمیدہ نابالغہ کا کر سکتا ہے اور ترتیب یہ ہے کہ عصبات کے بعد والدہ ولی ہے اس کے بعد دادی نانی بہن وغیرہ ولی ہیں اگر ان میں سے کوئی نہ ہو اور خالہ سے مقدم کوئی ولی عصبات و ذوی الفروض میں سے نہ ہو تو خالہ نکاح کر سکتی ہے۔^(۳) فقط

وصیت کا اعتبار نہیں اور چچا زاد بھائی کے ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں ہے

(سوال ۸۹۹) زید نے اپنے مرض الموت میں اپنی عورت سے کہا کہ میری صغیرہ لڑکی ہندہ کا نکاح بحر کے ساتھ کر دینا جس کے ساتھ میں قبل اس کے صغیرہ مذکور کی منگنی کر چکا ہوں پھر زید نے عمرو خالد کو کہا کہ اگر میری عورت میری لڑکی صغیرہ کا نکاح بحر کے ساتھ نہ کرے تو تم کر دینا میں تم کو اجازت دیتا ہوں زید کے مرنے کے بعد زید کی عورت نے صغیرہ کا نکاح بحر کے ساتھ کر دیا اس نکاح کے ہو جانے کے بعد زید کے لہن الاخ نے صغیرہ مذکور کا نکاح بولایت اپنے ساتھ پڑھالیا یہ لہن الاخ زید کا بالغ ہے اس کے سوا اور کوئی جدی رشتہ دار زید کا نہیں زید کی عورت صغیرہ کی والدہ ہے شرعاً پہلا نکاح جائز ہے یا دوسرا؟

(الجواب) زید کی وصیت کا تو اس بارے میں کچھ اعتبار اور لحاظ نہیں ہے۔ اور زید کے انتقال کے بعد ولایت

(۱) لا یجوز نکاح احد علی بالغۃ صحیحۃ العقل من اب و سلطان بغیر اذنہا بکرا کانت او ثیبا عالمگیری کشوری باب الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۵ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ و ج ۲ ص ۴۳۴ ط.س. ج ۳ ص ۸۲ ظفیر

(۳) اقرب الاولیاء الی المرأة الابن ثم ابن وان میخل ثم الاب ثم الجد و ابو الاب الخ ثم الاخ ثم ابن الاخ الخ ثم العم الخ ثم ابن العم الخ ثم عم الاب الخ ثم بنوہما الخ و عند عدم العصبۃ کل قریب یرث الصغیر والصغیرۃ من ذوی الارحام یسلک تزویجہما الخ والا قرب عند ابی حنیفۃ الام ثم البنت الخ ثم الاخت الخ ثم اولادہم الخ و بعد اولاد الاخوات العمات ثم الاخوال ثم الحالات ثم بنت الاعمام الخ (عالمگیری کشوری باب الاولیاء ج ۱ ص ۲۹۱ ط.س. ج ۳ ص ۲۸۳)

نکاح ہندہ نابالغہ کی زید کے لہن الاخ کو ہے پس ہندہ کی والدہ نے جو نکاح کیا وہ زید کے لہن الاخ کی اجازت پر موقوف تھا اگر اس نے اس نکاح موقوف کو باطل کر کے اپنا نکاح اس نابالغہ سے کیا تو لہن الاخ کا نکاح صحیح ہو گیا اور پہلا نکاح جو والدہ نے کیا تھا باطل ہو گیا قال فی الدر المختار الولی فی النکاح العصبۃ^(۱) الخ فقط

ولی کا سکوت اجازت ہے یا نہیں چپ غیر ولی نکاح کر دے

(سوال ۹۰۰) ہندہ نابالغہ کا حقیقی بھائی خالد بالغ مکان پر موجود نہ تھا بوجہ ملازمت ایک روز کی مسافت پر تھا خالد کی عدم موجودگی میں اس کی حقیقی ماں اور سوتیلے باپ نے ہندہ نابالغہ کا نکاح کر دیا نکاح کے بعد خالد مکان پر آیا نکاح کی خبر سن کر خاموش رہا نکاح کو قریب دو برس کے ہوئے اس درمیان میں کئی بار خالد اپنے مکان پر آیا اور پھر گیا مگر ہر بار بجز سکوت کے انکار نہیں کیا اب تقریباً دو برس کے بعد کہتا ہے کہ ہم راضی نہیں ہیں ایسی حالت میں ہندہ نابالغہ کا نکاح جائز ہو لیا بھائی دوسری جگہ نکاح کر سکتا ہے؟

(الجواب) سکوت ولی کا اس صورت میں اجازت نہیں ہے کما فی الدر المختار فلو زوج الا بعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ وفی الشامی فلم يجعلوا سکوتہ اجازۃ والظاهر ان سکوتہ ہینا كذلك فلا یكون سکوتہ اجازۃ لنکاح الا بعد وانکان حاضراً فی مجلس العقد مالم یرض صریحاً او دلالة تامل^(۲) الخ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں ماں کا کیا ہوا نکاح نہیں ہوا بھائی دوسری جگہ نکاح اس کا کر سکتا ہے۔ فقط

ماں نے نکاح کر دیا باپ جاہل نے لکھوایا کہ مجھے پسند نہیں کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۰۱) ایک ناخواندہ شخص مسمی زید کی نابالغہ لڑکی کا عقد لڑکی کی ماں اور ماموں نے کفو میں ایسی جگہ کر دیا کہ جس سے اور بہتر ممکن نہ تھا اور یہ عقد اس حالت میں کیا گیا کہ زید یعنی نابالغہ کا باپ مسافت بعیدہ پر تھا لڑکے والے اتنی مہلت نہیں دیتے تھے کہ نابالغہ کی ماں اپنے شوہر زید کی منظوری بذریعہ خط منگوا سکتی کچھ دنوں بعد زید کا ایک خط اس مضمون کا آیا کہ اس کو یہ نکاح پسند نہیں ہے پس اس خط سے نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں اور ناخواندہ شخص کے خط کا جو ڈاک کے ذریعہ سے آیا ہو باب فسخ نکاح میں معتبر ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسی حالت میں کہ باپ دور ہو اور ولی بعد کفو میں نابالغہ کا نکاح کرے نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور پھر ولی اقرب اسکو فسخ نہیں کر سکتا قال فی الدر المختار ولا یبطل تزویجہ السابق بعود الاقرب لحصولہ بولایۃ تامة الخ^(۳) اور والدہ کی ولایت عصبات کے بعد ہے پس جب کہ کوئی عصبہ موجود نہ ہو اور باپ دور ہو تو والدہ کا نکاح کیا ہوا صحیح ہے اور باپ کے اس لکھنے سے کہ مجھ کو یہ نکاح پسند نہیں ہے وہ نکاح فسخ نہیں ہو گا اور خط اگرچہ ایسے امور میں معتبر ہوتا ہے لیکن اس موقع پر اس تحریر سے نکاح فسخ نہ ہو گا جیسا باپ کے زبانی کہنے سے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۳۰ ط. س. ج ۳ ص ۷۶ ظفیر

(۲) دیکھئے رد المختار باب الولی ص ۴۲ ج ۲ و ص ۴۳ ج ۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۱ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۴ ط. س. ج ۳ ص ۸۳ ظفیر

بھی نکاح نہ کر فتح نہیں ہو سکتا۔ فقط

صورت مسئلہ میں دادا کا بھائی ولی ہے

(سوال ۹۰۲) ہندہ کا باپ اور دادا مر گیا مگر دادا کا بھائی زندہ ہے ہندہ کی دادی نے دادا کے بھائی کی عدم موجودگی میں مگر دادا کے بھائی کے لڑکے کی موجودگی میں ہندہ کا نکاح کر دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں ہندہ نابالغہ مرگئی شوہر کے پاس نہیں گئی کل مہر پاوے گی یا کم یا اکل نہیں؟

(الجواب) ولی نکاح بالغہ ہندہ کا اس صورت میں دادا کا بھائی ہے اور اگر دادا کا بھائی کہیں دور ہو کہ اس کو اطلاع کرنے اور اجازت لینے میں حرج تھا تو اس کے پسر کی ولایت اور اجازت سے نکاح ہو سکتا ہے^(۱) اور زوجہ کے نابالغہ ہونے کی حالت میں انتقال کر جانے سے شوہر کے ذمہ پورا مہر لازم ہوتا ہے^(۲) نصف اس میں سے شوہر کا حق ہے وہ ساقط جاوے گا باقی نصف دیگر ورثاء کو ملے گا۔^(۳) فقط

دادا کے رہتے ہوئے ماں نکاح کر دے تو کیا کیا جائے؟

(سوال ۹۰۳) زید کے دو لڑکے حامد و محمود تھے حامد کا انتقال زید کی حیات میں ہو احمد ایک لڑکی اور بیوہ چھوڑ کر فوت ہو ابیوہ حامد نے حامد کی لڑکی نابالغہ کو ایک دوسرے مقام پر لے جا کر شخص غیر سے بلا رضامندی زید و محمود مسماۃ ہندہ زوجہ زید کے اس کا نکاح کر دیا تھا چند روز سے جب سے لڑکی نابالغہ کو ہوش ہوا ہے وہ ایسے نکاح سے نارضا مند ہے لہذا ایسا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں ولی نابالغہ کا اس کا دادا زید ہے بدون اجازت زید کے نکاح نابالغہ کا صحیح نہ ہو گا پس بیوہ حامد نے جو نکاح اپنی دختر نابالغہ کا کیا وہ زید کی اجازت پر موقوف ہے اگر زید نے اجازت دی تو صحیح ہو اور نہ باطل ہوا^(۴) اور ترتیب ولایت نکاح کی اس صورت میں اس طرح ہے کہ زید ولی ہے اس کے غائب ہونے کی صورت میں محمود ولی ہے پھر جب کوئی عصبہ نہ ہو تو والدہ اس نابالغہ کی یعنی بیوہ حامد کی ولی ہے^(۵) پس بیوہ حامد اگر اپنی دختر کو اتنی دور لے گئی کہ زید، محمود وہاں سے مسافت شریعہ یعنی تین دن کے سفر پر ہیں اور بالقول ثانی جو کہ معتمدو

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۴ ط.س. ج ۳ ص ۸۳ ظفیر

(۲) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ وللولی الا بعد التزویج بغیۃ الا قرب الخ مسافۃ القصر واختارہ فی الملتقی مالم ینتظر الکفو والخطب جوابہ الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

(۳) والمہر یناکد باحد معان ثلاثۃ الدخول والخلوۃ الصحیحۃ و موت احد الزوجین الخ حتی لا یسقط منه شیء بعد ذالک الا بالابراء (عالمگیری مصری الباب السابع فی المہر فصل ثانی ج ۲ ص ۲۸۴) ظفیر

(۴) واما للزوج فحالتان النصف عند عدم الولد وولد الابن وان اسفل (سراجی ص ۷ ط.س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر

(۵) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۰) ظفیر

(۶) فان لم یکن عصبۃ فالولیۃ للام (ایضاً ج ۲ ص ۴۲۹ ط.س. ج ۳ ص ۷۸) ظفیر

مفتی بہ ہے اتنی دور ہے کہ کفو خا ط ب انتظار زید و محمود کے جواب کا نہیں کر سکتا اور وہاں جا کر بیوہ حامد نے اس لڑکی کا نکاح کفو میں کیا ہے تو صحیح ہو جاوے گا کما فی الدر المختار و للولی الا بعد التزویج بغیبه الا قرب الخ مسافة القصر واختار فی الملتقی مالم ينتظر الکفو الخا ط ب جوابه واعتمده البا قانی و نقل ابن الکمال ان علیه الفتویٰ^(۱) الخ فقط

ہندہ مجنونہ کا ولی کون ہے اور اس کا جہیز کس کی ملکیت ہے

(سوال ۹۰۴) زید کی زوجہ ہندہ مجنونہ ہو گئی اس کے ایک لڑکی موجود ہے جس کو زید کی والدہ نے پرورش کیا اور اپنے پاس رکھتی ہے زید نے اپنی زوجہ مجنونہ اور لڑکی کے اخراجات کا ذمہ دار ہے اور اس میں کوئی کمی نہیں کرتا ہندہ اکثر زید کے ساتھ رہتی ہے البتہ کبھی کبھی اپنی والدہ کے پاس چلی جاتی ہے زید کا ارادہ دوسرا نکاح کرنے کا ہے جس وقت سے یہ ارادہ ظاہر ہوا ہے ہندہ کی والدہ اسکو زید کے ہاں نہیں بھیجتی ہندہ کے بھائی بہن اور والدہ دوسرے نکاح کا ارادہ سن کر مطالبہ کرتے ہیں کہ ہندہ کو جو جہیز دیا گیا تھا واپس کر دیا جاوے کیوں کہ ان کا خیال ہے کہ دوسرا عقد کر لینے کے بعد زید ہندہ کے حقوق کی ادائیگی میں کمی کرے گا جہیز میں سامان خانہ داری تھا اور زیور اور کپڑا تھا نقد یا جائیداد کچھ نہیں تھی خانہ داری کے سامان میں سے بعض چیزیں استعمال میں بالکل ضائع ہو چکی ہیں اور بعض ناقابل استعمال ہو گئی ہیں اور بعض اچھی حالت میں موجود ہیں کپڑے کا اکثر حصہ استعمال ہو چکا ہے زیور بعض مجلسوں میں موجود ہے بعض کو ہندہ نے قبل جنون توڑا کر اور کچھ زیور بنو الیا تھا خلاصہ یہ کہ جو سب گھروں میں جہیز کی حالت ہوتی ہے وہی ہوئی اس حالت میں حسب ذیل سوالات کا جواب مرحمت ہو۔

(۱) ہندہ کا ولی اس جنون کی حالت میں کون ہے اس کو کس کے پاس رہنا چاہیے؟

(۲) ہندہ کی والدہ اور بھائیوں اور بہن کو جہیز کے مطالبہ کا حق ہے یا نہیں؟

(۳) جہیز کس کی ملکیت ہے ہندہ کی یا اس کی والدہ وغیرہ کی۔

(۴) اگر ہندہ کی والدہ وغیرہ جہیز کا مطالبہ کر سکتی ہے تو کیا جو چیزیں موجود ہیں وہی دی جانی چاہئیں یا اس کل مال کی قیمت دینا ہوگی جو بوقت نکاح ہندہ کو دیا گیا تھا؟

(الجواب) (۱) مجنونہ کے نکاح کے ولی عصباء ہوتے ہیں علی الترتیب اور مجنون کے مال کا ولی خاص باپ دادا وغیرہ ہیں ماں اور بھائی بہن وغیرہ کو مجنونہ کے مال کی ولایت نہیں ہے^(۲) اور یہ بھی مسئلہ ہے کہ جنون کی وجہ سے نکاح منسوخ نہیں ہوتا لہذا وہ مجنونہ اپنے شوہر کے پاس رہے جس وقت اس کی حق تلفی ہو اس وقت البتہ اس کے حقوق کے پورا کرنے کی کوشش کرنی چاہیے^(۳) اور اگر شوہر کے پاس رہنا دشوار ہو تو پھر اپنے پاس رکھنا چاہیے اس

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۸۱ ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسه الخ (در مختار ط.س. ج ۳ ص ۷۶) قوله لا المال فان الولی فیہ الاب ووصیہ والجد ووصیہ والقاضی و نانبہ فقط الخ (رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

(۳) ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشا کجنون و جذام و برص الخ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱) ظفیر

وقت اس کا سامان جہیز بھی جو موجود ہو اپنے پاس رکھ سکتے ہیں۔

(۳۲) جہیز ملک زوجہ ہوتا ہے نہ شوہر کی ملک ہے اور نہ والدہ وغیرہ کی پس جہاں زوجہ رہے وہاں اس کا سامان مملوکہ رکھنے کا حق ان لوگوں کو ہے جن کے پاس وہ رہے اگر شوہر کے پاس رہے تو اس کا سامان وہاں پر رہے اور اگر والدہ وغیرہ کے پاس رہے تو وہاں رہے۔ پس اگر ہندہ کو اس کی والدہ وغیرہ بوجہ مجنونہ ہونے کے اپنے پاس رکھنا چاہتے ہیں تو اس کا جہیز موجود بھی وہاں اپنی حفاظت میں رکھ سکتے ہیں۔^(۱)

(۳۳) ہندہ مجنونہ کی والدہ وغیرہ اگر ہندہ کو اپنے پاس رکھیں تو وہی اشیاء جہیز کی لے سکتے ہیں جو موجود ہیں ضائع شدہ کی قیمت شوہر ہندہ سے نہیں لے سکتے۔ فقط

قریب کا ولی جب نکاح نہ ہونے دے تو ماں جو ولی بعید ہے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں
(سوال ۹۰۵) ایک لڑکی یتیمہ کا ولی سوائے اس کی مادر حقیقی و برادر علاقائی کے کوئی نہیں اب زید جو لڑکی یتیمہ کا کفو ہے بعوض دین مہر مثل اس سے نکاح کی درخواست کرتا ہے برادر علاقائی نکاح یتیمہ مذکورہ سے مانع ہے اس صورت میں ماں کو ولایت اور اختیار نابالغہ کے نکاح کا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بصورت امتناع ولی اقرب عن التزوج بالکفو ولی بعد کو جو کہ اس صورت میں والدہ ہے ولایت و اختیار نکاح یتیمہ حاصل ہے اور اگرچہ فقہاء کو اس میں کلام ہے کہ ولی اقرب کے امتناع کے وقت ولایت قاضی کی طرف منتقل ہوتی ہے یا ولی بعد من اولیاء النسب کی طرف، لیکن جب کہ فتویٰ فقہاء کا اس پر بھی ہے کہ ولی بعد من اولیاء النسب کی طرف ولایت منتقل ہو جاتی ہے تو بالخصوص اس زمانہ میں اس پر فتویٰ دینا صحیح ہے قال فی الدر المختار و یثبت للابعد من اولیاء النسب الخ التزویج بفضل الاقرب الخ^(۲) فقط

باپ کا علاقائی چچا ولی ہے اس کے رہتے ہوئے بہن اور پھوپھی ولی نہیں
(سوال ۹۰۶) ایک یتیمہ نابالغہ ہے اس کا ولی اس کے باپ کا علاقائی چچا اور اس کی بہن حقیقی اور پھوپھی حقیقی ہیں اب زید جو کہ اس یتیمہ کا ہم کفو ہے بعوض مہر مثل کے اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے سو تیل چچا اور بہن انکار کرتی ہیں اس صورت میں حق تزویج پھوپھی کو بھی حاصل ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار الولی فی النکاح الخ العصبۃ بنفسہ الخ علی الترتیب الارث والحجب^(۳) الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ ولی اس صورت میں اس نابالغہ کے باپ کا علاقائی چچا ہے بہن کا درجہ بھی اس سے مؤخر ہے اور پھوپھی کسی طرح انکی موجودگی میں ولی نہیں ہے اور در مختار میں جو عضل اقرب کی

(۱) جہرا بنتہ بجهاز و سلمہا ذلک لیس لہ لا استراد عنها و لا لورثتہ بعدہ ان سلمہا ذلک فی صحۃ تختص بہ وہ یفتی (ایضاً باب المہر ج ۲ ص ۵۰۳ در المختار علی رد المختار ط. س. ج ۳ ص ۱۵۵) ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ص ۴۳۳ ج ۲ و ۴۳۴ ج ۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۲ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۶ ظفیر

صورت میں ولی بعد کو ولایت نکاح شرح وہبانیہ سے نقل کی ہے علامہ شامی نے اس کے خلاف کو موجد کہا ہے کہ ولی اقرب کے عضل کی صورت میں ولی بعد کو ولایت نکاح نہیں ہے بلکہ قاضی کو ہے۔^(۱) فلیراجع فقط

بھتیجہ اور ماں نکاح کے ولی ہیں ماں کے نہیں

(سوال ۹۰۷) نبالغہ کے مال کا ولی بھتیجہ ہے یا ماں؟

(الجواب) بھتیجہ متوفی کا نبالغہ کے نکاح کا ولی ہے اس کے مال کا ولی نہیں ہے اور نہ ماں ولی ہے نبالغہ کا حصہ حاکم جس کے پاس مناسب سمجھے امانت رکھے اور یا جو طریق اس کے مال کی حفاظت کا ہو وہ طریق اختیار کیا جاوے۔^(۲) فقط

اچھے رشتہ کی امید پر اگر ولی کے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۰۸) ہم کفو مہر مثل پر جب پیام دے تو کیا ولی اقرب صغیرہ کو اقرار کرنا ضروری ہے اگر نہ کرے گا تو کیا ظلم علی الصغیرہ لازم آئے گا اور عاصی قرار پائے گا عبارت شامی و در مختار سے تو معلوم ہوتا ہے کہ جب کفو کے فوت ہونے کا اندیشہ ہو اور ظلم علی الصغیرہ لازم آتا ہو اس وقت امتناع عضل ہو گا نہ مطلق امتناع پس اگر کفو فوت ہونے کا اندیشہ نہ ہو اور حسب منشاء اچھے پیام کا منتظر ہو اور اس وجہ سے انکار کرے جیسا کہ مروج ہے تو یہ عضل ہو گا یا نہیں؟

(۲) ولی اقرب صغیرہ اور ولی بعد (جسکی تربیت میں صغیرہ ہے) ہیں یا خود صغیرہ او ولی اقرب میں میل و محبت نہ ہو یا مال وغیرہ کی وجہ سے باہم مخالفت ہو قطع نظر اس سے کہ کون حق پر ہے تو کیا اس صورت میں ولی بعد کی طرف ولایت منتقل ہو جائے گی انتقال ولایت تو غیبت اور عضل ولی اقرب کی صورت میں لکھتے ہیں یہ صورت تو جداگانہ ہے نیز اکثر تجربہ اور مشاہدہ ہے کہ اپنے نفع و نقصان کی وجہ سے جا بے جا جھگڑے اور قصے کرتے ہیں لیکن تزویج کے وقت اس کے بد خواہ نہیں ہوتے کفو میں اور مہر مثل ہی پر کرتے ہیں تو باوجود اس تجربہ کے بھی کیا ولایت منتقل ہو جائے گی حالانکہ احتمال ضرر تو یہاں بہت ضعیف ہے۔

(الجواب) (۱) عبارت شامی کا حاصل یہ ہے کہ اگر دوسرا کفو موجود و حاضر ہو تو کفو اول سے انکار کرنا عضل نہیں ہے البتہ اگر کوئی دوسرا کفو موجود نہ ہو اور کفو خابط سے نکاح کرنے سے انکار کیا جائے تو یہ عضل ہے پھر اس بارے میں اختلاف ہے کہ ولی اقرب کے عضل کی صورت میں ولی بعد کی طرف ولایت منتقل ہو جاتی ہے یا

(۱) و یثبت الابدع من اولیاء النسب شرح وہبانیہ لکن فی القہستانی عن الغیائی ولو لم یزوج الا قرب زوج القاضی عند فوت الکفو التزویج بعضل الا قرب (در مختار ط. س. ج ۳ ص ۸۲) ذکر فی النفع الوسائل عن المتقی اذا کان للصغیرۃ اب امتنع عن تزویجها لا تنقل الولاية الى الجد بل یزوجها القاضی و نقل مثله ابن الشحہ الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ ط. س. ج ۳ ص ۸۲) ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال (در مختار) قوله لا المال فان الولی فیہ الاب و وصیۃ والجد وصیہ والقاضی و نالہ فقط (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

قاضی کی طرف اور اس کی تصحیح کی گئی ہے۔ کذا فی الشامی^(۱)
(۲) اس صورت میں ولی بعد کی طرف ولایت منتقل نہیں ہوتی۔^(۲) فقط

دادا کی اولاد ماں دادی پر مقدم ہے

(سوال ۹۰۹) ایک لڑکی جس کی عمر گیارہ سال ہے اس کے باپ دادا بھائی بھتیجے مرچکے ہیں لیکن اس کے پردادے کے بھائی کی اولاد میں بعض اولاد ذکور اور اس کی ماں دادی پھوپھی موجود ہیں ان میں سے ولایت تزویر کس کے لئے ہے پردادے کے بھائی کی اولاد کے ہوتے ہوئے ماں یا دادی کو ولایت حاصل ہے یا نہیں؟
(الجواب) ولایت تزویر نبالغہ عصبات کو ہوتی ہے علی الترتیب پس جبکہ عصبہ قریب موجود نہیں ہے تو دادا کے بھائی کی اولاد ذکور میں جو قریب تر ہو وہ ولی ہے اس کی موجودگی میں والدہ اور دادی پھوپھی کو ولایت نکاح نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار^(۳) فقط

نبالغہ کی جبر ابلا اجازت ولی جو شادی ہوئی وہ درست نہیں

(سوال ۹۱۰) زید نے اپنی سالی مسماۃ ہندہ کو بخیلہ ملاقات اپنے ہمراہ لے جا کر بغیر اجازت اس کے والد عبد اللہ کے کسی دوسری جگہ نکاح کر دیا قبل اس کے عبد اللہ نے اپنی دختر ہندہ کو بکر کے ساتھ نامزد کیا ہوا تھا ہندہ کی چودہ سال کی ہے وہ کہتی ہے کہ میں اس نکاح سے راضی نہیں ہوں میرا یہ نکاح جبراً پڑھایا گیا ہے اب اس کا والد عبد اللہ اپنی دختر کا نکاح بکر سے کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کو کچھ اختیار اور ولایت نکاح اس صورت میں نہیں ہے نکاح مذکور جو بلا رضا مندی و بلا اجازت ہندہ اور اس کے والد عبد اللہ کے ہوا وہ باطل اور ناجائز ہوا^(۴) عبد اللہ اس کا نکاح بکر سے کر سکتا ہے۔ فقط

(۱) و ثبت للابعد الخ التزویج بعض الاقرب ای بامتناعہ عن التزویج اجماعاً (در مختار ط. س. ج ۳ ص ۸۲) ای من کفو بمهر المثل اما لو امتنع عن غیر الکفو او لکون المهر اقل من مهر المثل فلیس بعاضل و اذا امتنع عن تزویجها من ہ الخاطب الکفو لیزوجها من کفو غیرہ استظهر فی ابحرانہ یکون عاضلاً الخ قلت و فیہ نظر لانه متى حضر الکفو الخاطب لا ینتظر غیرہ خو فامن فوته الخ نعم لو کان الکفو الآخر حاضراً ایضاً و امتنع الولی الاقرب من تزویجها من الکفو الا و لا یکون عاضلاً الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ و ج ۲ ص ۴۳۴ ط. س. ج ۳ ص ۸۲) ظفیر

(۲) و ثبت للابعد عن اولیاء النسب و ہایہ لکن فی القہستانی عن الغیائی لو لم یزوج الاقرب زوج القاضی (در مختار ط. س. ج ۳ ص ۸۲) ذکر فی انفع الوسائل عن المنتقی اذا کان للصغیرۃ اب امتنع عن تزویجها لا تنقل الولاية الى اخر بل تزوجها القاضی الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ ط. س. ج ۳ ص ۸۲) ظفیر

(۳) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

(۴) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ فلو تزوجها الا بعد حال قیام الاقرب توقفہ علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

ورت کا صرف انگوٹھا لگوانے اور بعد میں گواہ بنانے سے نکاح نہیں ہوتا

سوال (۹۱۱) ایک شخص کا بھائی تین بچے اور بیوہ چھوڑ کر مر گیا متوفی کے بھائی نے بچوں کی ہمدردی کے لئے وہ بھانج کے ساتھ نکاح کرنا چاہا وہ رضا مند نہ ہوئی اس کو مجبور کر کے نشان انگوٹھا نکاح نامہ پر لگایا گیا عورت نے راہ یہ عمل کیا کوئی گواہ بوقت نکاح موجود نہ تھا بعد ازاں دو گواہوں کی شہادت نکاح نامہ پر ثبت ہوئی دو ڈھائی سال کے بعد مرد کو اس نکاح کے متعلق تشویش ہوئی اور اس نے جواز نکاح سے انکار کر دیا لیکن عورت اب اس بات پر مد رہنا چاہتی ہے یہ امر احکام شریعت کا محتاج ہے اور سابقہ نکاح کے بارے میں جواز یا عدم جواز مطلب ہے؟

لجواب (جب تک دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول نہ ہو نکاح صحیح نہیں ہوتا اور جبراً نشان انگوٹھا لگوا لینا ازت نکاح کی نہیں ہے پس جب کہ عورت اس وقت نکاح پر راضی نہ تھی اور بوقت نکاح کوئی گواہ نہ تھا تو وہ اح صحیح نہیں ہوا^(۱) اب جب کہ عورت راضی ہے تو دوبارہ اس سے باقاعدہ دو گواہوں کے سامنے نکاح کیا وے^(۲) اور پہلے جو فعل حرام کا ارتکاب ہوا اس سے توبہ کی جائے اور استغفار کیا جائے۔ فقط

پ کے رہتے ہوئے ماں نے نابالغہ لڑکی کی شادی کی
ربا پ نے انکار کر دیا تو نکاح درست نہیں ہوا

سوال (۹۱۲) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی ماں کی اجازت سے ہوا لڑکی کا باپ انکار کرتا رہا حتیٰ کہ مجلس نکاح کا بھی شریک نہیں ہوا لڑکی اب بالغہ ہوئی اور اس نے کہا کہ میں اب بالغہ ہوئی اور شریعت کے قاعدہ سے میں اس ص کے نکاح سے باہر ہوئی جس کے ساتھ میری ماں نے نکاح پڑھایا ہے اب میں اپنے باپ کی مرضی سے ح کروں گی لڑکی کا نکاح فسخ ہو یا نہیں اور اس کا باپ اس کا دوسرا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

لجواب (باپ کی موجودگی میں ماں کو ولایت اور اختیار نکاح کرنے کا نہ تھا اگر ماں نے بلا اجازت باپ کے نابالغہ نکاح کیا تو باپ کی اجازت پر موقوف تھا اگر باپ نے رد کر دیا اور انکار کر دیا تو نکاح باطل ہو گیا^(۳) اس صورت میں سرائیک لڑکی کا باپ کر سکتا ہے اور خیابلوغ کی صورت اسوجہ سے نہیں چل سکتی کہ اس میں قاضی شرعی کی رورت ہوتی ہے بدون قضاء قاضی نکاح فسخ نہیں ہوتا اور قاضی شرعی اس زمانہ میں نہیں ہے^(۴) اور اگر حکم کو اختیار فسخ ہونا مان لیا جائے تو حکم ہتر اضی فریقین ہوتا ہے۔ ہکذا فی الدر المختار^(۵) فقط

(ومنها الشهادة قال عامة العلماء انها شرط جواز النكاح هكذا في البدائع (عالمگیری كتاب النكاح باب الاول ج ۲ ص ۲۵۰ ط.س. ج ۳ ص ۲۶۷) ظفیر (۲) ولا یتعقد نكاح المسلمین الا بحضور شاهدين حرین عاقلین بالغین الخ (ہدایہ اب النکاح ج ۲ ص ۲۸۶ ط.س. ج ۳ ص ۳۰۶) ظفیر

(فلو زوج الا بعد علی حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳ ط.س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر (۴) لهما ای لصغیر و صغیر و ملحق بهما خیاب الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ او العلم بکاح بعده الخ بشرط القضاء للفسخ (در مختار ط.س. ج ۳ ص ۶۹) و حاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر و الصغیر غیر ب و الجد فلہما خیاب بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا یشیت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س. ج ۳ ص ۷۰) ظفیر (۵) خیاب بلوغ کی تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلہ الناجزۃ للفتاویٰ ظفیر

بلا اجازت ولی فضولی نے جو نکاح کیا اور ولی نے انکار کر دیا تو وہ نکاح نہیں ہوا

(سوال ۹۱۳) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی والدہ کے شوہر ثانی نے ایک لڑکے نابالغ کے ساتھ کر دیا لڑکی نابالغہ کے سوائے دو سوتیلے بھائیوں کے اور کوئی وارث نہیں ہے بوقت نکاح کے سوتیلے بھائیوں سے کسی نے اجازت نہیں لی بلکہ عرصہ کے بعد سوتیلے بھائیوں کو خبر ہوئی تو سوتیلے بھائی ناراض ہوئے کہ ہماری بلا اجازت کیوں نکاح کر دیا اور نکاح سے پہلے والدہ لڑکی نابالغہ کی مرچکی تھی اس صورت میں لڑکی دوسری جگہ بعد بالغہ ہونے کے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) والدہ کا شوہر ثانی اس نابالغہ کا ولی نہیں ہے بلکہ ولی عصبہ ہوتا ہے اور اگر ولی قریب کوئی موجود نہ تھا تو سوتیلے بھائی یعنی علاقائی بھائی ولی ہیں بدون اس کی اجازت کے نکاح صحیح نہیں ہو سکتا پس جب کہ علاقائی بھائی نے بعد خبر پانے کے ناخوشی اس نکاح سے ظاہر کی تو وہ نکاح جو موقوف تھا باطل ہو گیا ^(۱) لہذا اب اس لڑکی کو دوسری جگہ نکاح کرنا درست ہے۔ فقط

بیوہ کا جبر یہ نکاح درست نہیں ہے

(سوال ۹۱۴) ایک شخص نے اپنی بیوہ بھانج سے جبراً نکاح کیا جس وقت قاضی نے عورت سے ایجاب و قبول کرایا تو عورت نے قاضی کے ہر سوال پر اس طرح جواب دیا کہ یہ میرا بھائی ہے مگر رفتار زمانہ کے موافق قاضی اور شاہدوں نے اس جواب پر کوئی توجہ نہیں کی کچھ عرصہ بعد وہ عورت اپنے باپ کے گھر چلی آئی اس صورت میں نکاح ہو یا نہیں ایسی حالت میں شوہر متوفی کے رشتہ کے چچا سے نکاح اس عورت کا درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر اس بیوہ عورت نے نکاح کے بعد بھی اس نکاح سے انکار کیا اور وطی وغیرہ برضاء نہیں پائی گئی تو وہ نکاح باطل ہو گیا ^(۲) اور شوہر کے رشتہ کے چچا سے نکاح اس کا درست ہے بلکہ شوہر کے حقیقی چچا سے بھی نکاح درست ہے لیکن جب تک شوہر اول کے نکاح کا بطلان محقق نہ ہو جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے اس وقت تک کسی دوسرے سے نکاح نہیں ہو سکتا۔ فقط

بالغہ کا نکاح درست ہے یا نہیں جب کہ وہ سن کر رونے پینے لگے یا معلوم ہو کہ شوہر کا نسب غلط ہے

(سوال ۹۱۵) زید نے بحر سے کہا کہ تم میری شادی اپنی لڑکی کے ساتھ کر دو بحر نے زید سے کہا کہ تمہارا حسب نسبت کیا ہے زید نے کہا کہ میں خاص قریشی ہوں بحر نے اپنی لڑکی کا نکاح زید کے ساتھ کر دیا بحر نے گھر

(۱) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحبیب الخ فان زوج الا بعدہ حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

(۲) فلا تجبر البالغة علی النکاح لا لقطاع الولاية بالبلوغ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۸) ظفیر

جا کر لڑکی سے کہا کہ میں نے تیرا نکاح زید کے ساتھ کر دیا ہے تو وہ لڑکی جو بالغہ تھی رونے پٹینے لگی جس کو باہر کے لوگوں نے سنا اور بعد تحقیق معلوم ہوا کہ وہ قریشی نہیں ہے بلکہ ترک ہے ایک گاؤں کا رہنے والا ہے اس صورت میں یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ نکاح موافق تصریحات فقہاء صحیح نہیں ہوا کہ اولاً بالغہ کی بے اجازت اس کا نکاح نہیں ہوتا اور سکوت اور رونے کو اگرچہ فقہاء نے اجازت پر محمول فرمایا ہے مگر یہ رونا پیشینہ جیسا کہ سوال میں درج ہے دلیل اجازت نہیں ہے بلکہ انکار کی دلیل ہے دوسرے شوہر نے اپنا نسب قریشی بتلایا اور اس پر بھرنے اپنی دختر کا نکاح اس سے کیا اور پھر ظاہر ہوا کہ شوہر کا نسب قریشی نہیں ہے تو اس صورت میں نکاح کے فسخ کرنے کا اختیار ہوتا ہے قال فی الشامی کیف والبکاء بالصوت والویل قرینۃ علی الرد و عدم الرضاء الخ ص ۲۹۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۹ وفی الدرالمختار او تزوجته علی اند حراو سنی الخ فبان بخلافه او علی انه فلان ابن فلان فاذا هو لقيط او ابن زنا كان لها الخيار الخ^(۱) فقط

بالغہ کا کسی گناہ کی وجہ سے جبراً نکاح کر دیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۱۶) محمودہ بیوہ ایک زمیندار عورت ہے اس کا کارندہ ایک کافر ہے اس سے محمودہ کا ناجائز تعلق ہے اسی وجہ سے محمودہ باوجود کوشش کے بھی کسی طرح نکاح ثانی پر تیار نہیں ہوتی ایسی حالت میں محمودہ کی والدہ محمودہ کا نکاح جبراً کر سکتی ہے یا نہیں یا عدالت سے چارہ جوئی کر کے اس کافر کو محمودہ کے گھر آنے سے روک سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) محمودہ کا نکاح بدون اس کی اجازت و رضاء کے اس کی والدہ جبراً نہیں کر سکتی^(۲) البتہ اس میں کوشش کرنی چاہیے کہ اس کافر اجنبی سے تعلق ناجائز قطع کر لیا جاوے اور پردہ کر لیا جاوے اور جس طریق سے بھی موقع تہمت سے اس کو بچایا جاوے اس میں سعی کی جاوے۔ فقط

نابالغہ سمجھ کر باپ نے نکاح کیا مگر لڑکی بالغہ تھی، انکار کر دیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۱۷) زید نے اپنی لڑکی کا عقد اس کو نابالغہ سمجھ کر ایسے لڑکے کے ساتھ کر دیا کہ وہ لڑکی اپنے شوہر سے کسی طرح راضی نہیں اور شوہر کسی طرح طلاق دینے پر راضی نہیں ایسی حالت میں اگر محلہ کی پٹنوں کو جمع کیا جاوے جس میں ایک عالم بھی ہو اور ان سے تفریق کا حکم کر لیا جاوے یا اکثر جگہوں میں اسلامی قاضی مقرر کئے گئے ہیں وہ اگر تحقیق کر کے تفریق کا حکم دے دیں تو یہ تفریق معتبر ہوگی اور اس کا حکم طلاق کا ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) ان وجوہ سے تفریق نہیں ہو سکتی اور وہ تفریق شرعاً معتبر نہیں ہے اور طلاق نہیں ہے البتہ اگر زید

(۱) رد المختار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ ط. س. ج ۳ ص ۸۵ تحت قوله والكفاءة هي حق الولی لا حقها نیز دیکھئے الدرالمختار علی هامش رد المختار باب العین وغیرہ قبیل باب العدة ج ۲ ص ۸۲۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۱ ظفیر مفتاحی (۲) ولا تجبر البالغة البکر علی النکاح کا نقطاع الولاية بالبلوغ (الدرالمختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۲۹۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۸) ظفیر

نے اپنی دختر کو نابالغ سمجھ کر بدون اس سے اجازت لینے اور دریافت کرنے کے اس کا نکاح کر دیا تھا اور درحقیقت وہ بالغ تھی اور اس نے اطلاع پانے پر فوراً انکار کر دیا تو وہ نکاح اول سے ہی باطل ہوا تفریق کی ضرورت نہیں ہے لیکن اگر اس نے اجازت لینے کے وقت یا اطلاع پانے کے وقت سکوت کیا تو نکاح ہو گیا اور وجوہ مذکور کی وجہ سے تفریق نہ ہو سکے گی بلکہ شوہر کی طرف سے طلاق دینے کی ضرورت ہے۔ فقط

نابالغ لڑکی کے باپ کے ایجاب اور نابالغ کے باپ کے قبول سے نکاح ہو گیا
(سوال ۹۱۸) لڑکی نابالغ کا نکاح اس کے باپ نے نابالغ لڑکے سے کر دیا لڑکے بالغ کے باپ نے ایجاب کیا پھر لڑکے کا باپ لڑکے کو اجازت دیوے تب لڑکے کا حق ہو تا یا دوسری دفعہ اجازت دینے کی ضرورت نہیں ہوتی؟

(الجواب) دوسری دفعہ ایجاب دینے کی ضرورت نہیں ہے پس جب کہ دختر نابالغ کے باپ نے ایجاب کے ساتھ تکلم کیا اور شوہر نابالغ کے باپ نے قبول کر لیا تو نکاح صحیح ہو گیا۔

لڑکی کا نکاح ماں نے کیا چچا نے رد کر دیا پھر اجازت دی تو کیا حکم ہے
(سوال ۹۱۹) ایک عورت بیوہ نے اپنی دختر کا نکاح اپنی ولایت سے کر دیا لیکن لڑکی کے چچا زندہ ہیں وہ اس وقت موجود نہ تھے جب چچا کو خبر ہوئی تو انہوں نے شور و شر کے بعد بعض کسی لالچ کے راضی ہو کر اسٹامپ پر تحریر کر دیا کہ ہم نے برضاء و رغبت خود اسی نکاح کو منظور کیا شرعاً یہ نکاح معتبر ہے یا غیر معتبر؟
(الجواب) اس صورت میں ولی شرعی نابالغ کے نکاح کا چچا تھا والدہ ولی نہ تھی لیکن اگر چچا اتنا دور تھا کہ اس سے رائے و مشورہ لینا دشوار تھا اور اس کے انتظار میں فوات کفو کا اندیشہ تھا اور عند البعض تین دن کے سفر پر تو والدہ ولی ہو گئی تھی اور اس کا نکاح کیا ہوا صحیح ہو گیا اور بصورت دوری مذکور نہ ہونے کے والدہ کا کیا ہوا نکاح چچا کی اجازت و رضاء پر موقوف تھا^(۱) جب اول خبر نکاح کی سن کر چچا نے انکار کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا بعد کی رضامندی اور اجازت معتبر نہیں ہے پس وہ نکاح صحیح نہ ہوگا۔^(۲) فقط

غیر کفو میں چچا نے لڑکی کی جو شادی کی وہ صحیح نہیں ہوئی

(سوال ۹۲۰) میری طفولیت میں میرا باپ انتقال کر گیا چچا موجود ہے اور وہ تخمیناً پندرہ میل کے فاصلے پر ہے میری نابالغی کی حالت میں میری والدہ نے بغیر اطلاع میرے چچا کے ایک شخص غیر کفو کے ساتھ میری

(۱) الولی فی النکاح الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ فان لم یکن عصبة فالولاية للام الخ وللولی الا بعد التزوج بغیة الا قرب فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ مسافة القصر واختار الملتقى ما لم یستظر الکفو الخاطب جوابہ الخ (الدر المختار باب الولی ج ۲ ص ۳۲ و ج ۲ ص ۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۷۶-۸۱) ظفیر

(۲) جیسا کہ اس مسئلہ میں ہے ولو استاذنہا فی معین فردت ثم زوجها منه فسکت صح فی الاصح بخلاف ما لو بلغها فردت ثم قالت رضیت لم یحز لبطانہ بالود (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۱۳ ط.س. ج ۳ ص ۶۰)

ثاوی کردی از روئے شریعت یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہوں یا نہیں؟
 (الجواب) در مختار میں ہے وان كان المزوج غير هما ای غیر الالب و ابیہ الخ لا یصح النکاح من
 لیر کفو الخ^(۱) اس سے معلوم ہوا کہ غیر کفو میں جو نکاح نابالغہ کا سوائے باپ دادا کے دوسرا ولی کرے وہ صحیح
 نہیں ہے پس دوسرا نکاح درست ہے۔ فقط

لغہ لڑکا لڑکی نے ایجاب و قبول نہیں کیا بلکہ دونوں کے والدین نے کیا نکاح ہو یا نہیں
 (سوال ۹۲۱) ایک لڑکی کا بطور منگنی ایجاب ہوا لڑکی لڑکا ہر دو بالغ تھے مگر بوقت ایجاب حاضر نہ تھے ان سے
 ایجاب نہیں ہوا بلکہ ہر دو کے والد نے آپس میں کیا علماء بھی موجود تھے عام مجلس تھی اب وہ لڑکی اس لڑکے سے
 جہ ولد الزنا ہونے کے نکاح کرنا نہیں چاہتی اور لڑکی خواندہ قرآن ہے آیا وہ طلاق سے دوسری جگہ نکاح کر سکتی
 ہے یا کہ بغیر اس کے ہو سکتا ہے عرصہ سے وہ اس تردد میں رہتی ہے ایک عالم جو کہ موجود تھا وہ کہتا ہے کہ
 دوسری جگہ نہیں ہو سکتا اور دوسرا کہتا ہے کہ نکاح دوسری جگہ کرنے میں کچھ مضائقہ نہیں واضح طور پر تحریر کیا
 اویے؟ فقط

(الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد اور لازم نہیں ہوا کیوں کہ جب دونوں لڑکے اور لڑکی بالغ تھی اور
 بنوں یعنی لڑکے اور لڑکی بالغہ کی طرف سے ان کے باپ نے دو گواہوں کے سامنے ایجاب و قبول کر لیا تو وہ
 باح اجازت پر لڑکے و لڑکی کے موقوف ہو گیا اور در صورت کفو میں کر دینے ولی کے لڑکی کی جانب سے سکوت
 سا کارضاء کے لئے کافی نہیں تا وقتیکہ تصریح رضامندی کی نہ ہو اور جب کہ لڑکی رضامند نہیں ہے اور نکاح
 سے انکار کرتی ہے تو نکاح صحیح نہیں ہوا جیسا کہ شامی میں ہے واختلف فیما اذا زوجها غیر کفء فبلغها
 سکتت فقالا لا یكون رضا^(۲) الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم فقط

کی کاماموں اس کے باپ کی اجازت کے بغیر نکاح کر دے تو کیا حکم ہے
 (سوال ۹۲۲) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے ماموں نے باوجود اس کے والد اور دیگر قریبی رشتہ دار موجود ہونے
 کے ولی بن کر زید نابالغ سے کر دیا جب ہندہ کو کچھ سمجھ پیدا ہوئی تو اس نے اس نکاح سے انکار کر دیا اب جب وہ بالغہ
 کی تو زید کو بلا کر کہا کہ میں چوں کہ تم سے راضی نہیں لہذا اپنا عقد توڑ دیا کیا ہندہ کا نکاح نسخ ہو گیا اور وہ دوسرے
 سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اگر کر سکتی ہے تو کیا عدت کرنا پڑے گی؟

(الجواب) باپ دادا وغیرہ عصبات کی موجودگی میں ماموں ولی نہیں ہے اگر ماموں کے عقد کو باپ نے جائز رکھا
 وہ نکاح صحیح ہو گیا بعد بلوغ کے ہندہ کے اس کہہ دینے سے کہ میں نے عقد توڑ دیا نکاح نسخ نہیں ہوا اور
 دوسری جگہ ہندہ اپنا نکاح نہیں کر سکتی اور اگر ماموں کے عقد کی اجازت باپ وغیرہ اولیاء نے نہیں دی تھی اور

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۹ ط.س. ج ۳ ص ۶۷ ظفیر

(۲) رد المحتار للشامی باب الولی ج ۲ ص ۴۱۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۹ ظفیر

انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح صحیح نہیں ہو ایسی حالت میں کہ پہلا نکاح صحیح نہیں ہوا ہندہ اپنا نکاح بعد بلوغ کے دوسری جگہ کر سکتی ہے۔^(۱) فقط

نہ عدت میں نکاح درست ہے اور نہ بالغہ کی رضامندی کے بغیر

(سوال ۹۲۳) ایک بیوہ بالغہ نے عدت کے اندر غوثی اپنے دیور سے نکاح کر لیا ابھی عدت ختم نہیں ہوئی تھی کہ لڑکی کا باپ جبراً لڑکی کو لے گیا اور ایک غیر شخص سے جس کی عمر پچاس سال ہے بلامرضامندی اس لڑکی کے نکاح کر دیا اور عورت کے دیور مذکور نے دخل زوجیت کا دعویٰ کر دیا ہے اس وجہ سے عورت کے باپ نے عورت کو اس کے دیور کے یہاں جس سے اول نکاح ہوا تھا بھیج دیا اس صورت میں شریعت مطہرہ کا کیا حکم ہے؟ (الجواب) عدت میں جو نکاح دیور سے ہوا وہ شرعاً باطل اور لغو ہے اس کا اعتبار نہیں ہے^(۲) اور باپ نے جو نکاح لڑکی کا دوسرے شخص پچاس سالہ سے کیا وہ بھی بلامرضامندی و اجازت لڑکی کے صحیح نہیں ہوا^(۳) کیوں کہ اس صورت میں لڑکی کی اجازت صراحۃً یا دلالتاً ضروری ہے اور دلالتاً اجازت یہ بھی ہے کہ مہر یا نفقہ کا مطالبہ شوہر سے کرے یا اس کو وطیٰ پر قدرت دے۔ کما فی الدر المختار بل لا بد من القول کالثیب البالغۃ الخ او ما ہو فی معناه من فعل یدل علی الرضا کطلب مہر ہا و نفقتها و تمکینہا من الوطیٰ^(۴) الخ اور یہ رضا دلالتاً اس وقت معتبر ہو سکتی ہے کہ اس سے پہلے وہ لڑکی اس نکاح سے انکار نہ کر چکی ہو اور اگر انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا^(۵) الغرض اگر لڑکی کی رضامندی تو لا یدلالتاً نہیں پائی گئی تو دوسرا نکاح بھی باطل ہو اس حالت میں دونوں میں سے کوئی نکاح بھی صحیح نہیں ہے اور کسی کے گھر بھی رخصت کرنا درست نہیں ہے اب جس سے لڑکی رضامند ہو اس کے ساتھ دوبارہ نکاح ہونا چاہیے۔

(تنبیہ) (جواب سوال مکرر) بندہ کی مراد اس سے وہ نکاح ہے جو باپ نے کیا تھا پس اگر پہلے سے لڑکی کو خبر نہ تھی تو بعد نکاح کے جب اس کو خبر ہوئی اگر اس نے انکار کر دیا تو نکاح باطل ہو۔ اور اگر انکار نہیں کیا اور پھر اس خاوند کے گھر رخصت ہو کر وطیٰ وغیرہ غوثی واقع ہوئی تو یہ بھی رضامندی سمجھی جاتی ہے لہذا نکاح صحیح ہو گیا اور جس سے عدت میں نکاح ہوا وہ بالکل باطل ہوا عدت میں نکاح صحیح نہیں ہوتا اس میں قرابت داری کا کچھ لحاظ اور خیال نہیں ہے۔^(۶) فقط

(۱) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (درمختار) والظاهر ان سکوتہ هنا كذلك فلا یکون سکوتہ اجازۃ لنکاح الا بعد (رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ ط. س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر

(۲) اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدۃ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم یعتقد اصلاً (رد المختار باب المحرمات ج ۲ ص ۸۲ و باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط. س. ج ۳ ص ۱۳۲)

(۳) ولا تجبر البالغۃ علی البکر علی النکاح لانقطاع الولاية بالبلوغ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۱۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۸) ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۱۳ و ج ۲ ص ۱۴ ط. س. ج ۳ ص ۶۲ ظفیر

(۵) بخلاف مالو بلغها فردت لم قالت رضیت لم یجوز لبطانہ بالرد (ایضاً ج ۲ ص ۱۲ ط. س. ج ۳ ص ۶۲) ظفیر

(۶) ولا یجوز للرجل ان یتزوج زوجۃ غیرہ و کذا المعتدۃ کذا فی السراج الوہاج (عالمگیری مصری کتاب النکاح القسم السادس ج ۲ ص ۲۶۲ ط. س. ج ۳ ص ۶۰) ظفیر

دادا کے رہتے ہوئے چچا ولی نہیں ہو سکتا

(سوال ۹۲۴) زید فوت ہوا اس نے زوجہ اور باپ اور چچا زاد بھائی اور نانا لڑکی کا نکاح اس کے چچا نے کر دیا یہ نکاح جائز ہو یا نہیں اور ولی نانا لڑکی کا کون ہے؟

(الجواب) اس صورت میں زید کی اولاد نانا لڑکی کا ولی زید کا باپ ہے پس اگر وہ لڑکی جس کا نکاح کیا ہے نانا لڑکی ہے تو اس کے دادا کی اجازت سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے^(۱) چچا نے اگر دادا کی اجازت سے نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا۔^(۲)

باپ کا کیا ہوا نکاح درست ہے بغیر طلاق دوسرا نکاح جائز نہیں

(سوال ۹۲۵) مسماہ کریمین کا نکاح سات برس کی عمر میں اس کے باپ نے ایک شخص سے کر دیا تھا لیکن بعد دو سال کے اس کی ماں اپنی لڑکی کریمین کو لے کر بھاگ گئی اور بعد دو تین سال کے جب اس کی عمر گیارہ برس کی ہوئی تو اس کی ماں نے اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا باپ مر چکا تھا پھر وہاں سے بھی نکل گئی اب زید اس سے عقد کرنا چاہتا ہے اور ہر دو خاوند میں سے کسی نے طلاق نہیں دی تو زید عقد کر سکتا ہے یا کیا حکم ہے؟

(الجواب) پہلا نکاح جو باپ نے کیا تھا وہ صحیح ہو گیا تھا وہ فسخ نہیں ہوا زید اگر اس عورت سے نکاح کرنا چاہے تو شوہر اول سے طلاق دلوائے اس وقت زید نکاح کر سکتا ہے۔^(۳) فقط

اجنبی اگر بالغ لڑکی سے اجازت چاہے تو اس کا خاموش رہنا اجازت کے حکم میں نہیں ہے

(سوال ۹۲۶) ایک ناکتہ بالغ لڑکی سے ایک اجنبی شخص نے اجازت نکاح طلب کی وہ اجنبی نہ لڑکی کا محرم ہے اور نہ لڑکی اس کے سامنے آتی ہے اور لڑکی کے ولی یعنی لڑکی کے باپ کے چچا زاد بھائی موجود ہیں لیکن ان کو کچھ اطلاع نہیں کی گئی اور یہ محض اس خیال سے کہ اگر ان کو اطلاع ہوئی تو معاملہ درہم برہم ہو جائے گا غرض خفیہ طور پر اس لڑکی سے اجازت نکاح طلب کی لڑکی نے کچھ جواب نہیں دیا بالکل ساکت رہی باہر آکر اس کا نکاح پڑھا دیا اور اس کے سکوت کو اجازت بتلایا صورت مذکور میں یہ سکوت اجازت ہو گیا نہیں اور یہ نکاح جو بلا اجازت و بغیر اطلاع ولی محض اجنبی کے کہنے سے کر دیا گیا منعقد ہو گیا نہیں؟

(الجواب) اگر ناکتہ بالغ سے اجازت لینے والا ولی قریب کے علاوہ کوئی اور اجنبی شخص ہے تو تاوقتیکہ وہ زبانی اجازت نہ دے اور یہ تکلم رضا مندی کا اظہار نہ کرے تو از روئے شرع رضا مندی نہیں ہو سکتی اجنبی کے دریافت کرنے کی صورت میں سکوت رضا مندی کے قائم مقام نہیں ہو سکتا سکوت کا رضا مندی پر دلالت کرنا صرف

(۱) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنونۃ علی ابیہا (درمختار ط. س. ج ۳ ص ۷۶) ثم بقدّم الاب ثم ابوه ثم الاخ الشقیق الخ (ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ج ۲ ص ۴۲۸ ط. س. ج ۳ ص ۷۶) (۲) فلو زوج الایعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ (الدرالمختار علی هامش ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر

(۳) ویجوز نکاح الصغیر والصغیرۃ اذا زوجهما الولی بکرا کانت الصغیرۃ او ثیبا الخ فان زوجهما الاب والجد الخ فلا خیار لهما بعد البلوغ (ہدایہ باب فی الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۵ و ج ۲ ص ۲۹۶ ط. س. ج ۳ ص ۳۱۶-۳۱۷) ظفیر

اسی صورت میں ہو سکتا ہے کہ جب اجازت لینے والا ولی قریب ہو چوں کہ صورت مذکورہ میں بالغہ مذکورہ نے زبانی اجازت نہیں دی اور رضامندی نہیں پائی گئی اور صحت نکاح کے لئے رضامندی اس کی ضروری تھی لہذا یہ نکاح منعقد نہیں ہوا ہدایہ میں ہے وان فعل هذا غير الولي يعني استامر غير الولي او ولي غيره اولي منه لم يكن رضا حتى يتكلم^(۱) اس صورت میں چوں کہ اجنبی نے نکاح کی اجازت مسماۃ سے طلب کی ہے تو مسماۃ کا زبانی اجازت دینا ضروری ہے خاموش رہنا کافی نہیں جب خاموش رہی نکاح نہیں ہوا فی الدر المختار فان استاذنها غير الاقرب كاجنبي او ولي بعيد فلا عبرة لسكوته بل لا بد من القول كالشيب البالغة^(۲)

الجواب الثانی سكوت بالغہ کا اس صورت میں اجازت اور رضا نہیں ہے اور اس سكوت کا اعتبار نہیں ہے فان استاذنها غير الاب كاجنبي او ولي بعيد فلا عبرة لسكوته الخ الدر المختار^(۳) پس وہ نکاح موقوف رہے گا بالغہ کی اجازت پر اگر بعد نکاح اس نے صراحتاً اس نکاح کو جائز رکھایا کوئی ایسا فعل کیا جو رضا پر دال ہو جیسے تمکین و طئی طلب مهر و نفقہ و خلوت برضاء بالغہ تو وہ نکاح صحیح ہو جاوے گا ورنہ ناجائز اور باطل ہوگا جیسا کہ در مختار میں ہے عبارت مذکورہ کے بعد یہ مذکور ہے بل لا بد من القول الخ او ما هو في معناه من فعل يدل على رضا كطلب مهرها و نفقتها او تمكينها من الوطئ و خلوتها بها رضاها^(۴) الخ وفي الشامي عن الظهيرية ولو خلا بها برضاها هل يكون اجازة لا روايته لهذه المسئلة و عندی ان هذا اجازة وفي البرازية الظاهر انه اجازة^(۵) الخ (شامی ص ۱۳۴ ج ۲) وفي الدر المختار و نکاح عبد وامة بغير اذن السيد موقوف على الاجازة كنكاح الفضولي الخ وفي الشامي ايضاً واما الضحك فذكر في فتح القدير اولاً انه كالكسوت لا يكفي و مسلم ههنا ان يكفي الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲) ظفیر

نابالغہ لڑکی کا ولی اس کا باپ ہے نانا اس کا نکاح نہیں کر سکتا

(سوال ۹۲۷) ایک شخص کی لڑکی ابتداء سے اپنے نانا کے زیر پرورش رہتی ہے باپ نے اول سے اس لڑکی سے تعلق قطع کر رکھا ہے کسی قسم کی خبر نہیں لیتا اس حالت میں اس لڑکی کا عقد اس کا نانا کر سکتا ہے یا نہیں اور علامات بلوغ کیا ہیں؟

(الجواب) جب کہ ابھی وہ لڑکی نابالغہ ہے بدون باپ رضامندی اور اجازت کے اس کا نکاح نہیں ہو سکتا کیوں کہ ولی شرعی اس حالت میں باپ ہے^(۱) البتہ جب وہ لڑکی بالغہ ہو جاوے تو خود اس کی اجازت سے کفو میں اس کا

(۱) ہدایہ باب فی الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۴ ط.س. ج ۳ ص ۳۱۴ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۳ ط.س. ج ۳ ص ۶۲ ظفیر

(۳) ایضاً ط.س. ج ۳ ص ۶۲

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۳ ط.س. ج ۳ ص ۶۲ ظفیر

(۵) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۳ ط.س. ج ۳ ص ۶۳ ظفیر

(۶) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ (در المختار علی هامش رد المحتار

باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س. ج ۳ ص ۷۶ ظفیر

نکاح صحیح ہو جاوے گا اور بالغ ہونا لڑکی کا حیض سے معلوم ہوگا اگر حیض نہ آوے تو پندرہ برس کی عمر ہونے پر شرعاً بالغ ہو جاوے گی یعنی سولہویں برس کے شروع ہونے پر۔ ^(۱) "ہکذا فی کتب الفقہ" فقط

لا نکاح الا بولی کا مطلب

(سوال ۹۲۸) زینب بالغہ نے بغیر اذن ولی بعد کے موجودگی حقیقی داوی و عدم موجودگی ماں کے بحضور شاہدین عمر سے نکاح کر لیا اور ولی بعد اور ماں اس نکاح سے راضی نہیں اگر یہ نکاح صحیح ہے تو حدیث لا نکاح الا بولی کا کیا مطلب ہے؟ اور اس کا کیا جواب ہوگا؟

(الجواب) بالغہ کا نکاح بلا اذن ولی کفو میں صحیح ہے اور غیر کفو میں صحیح نہیں علی المذہب المختار اور یہی محمل ہے حدیث لا نکاح الا بولی کا ان فقہاء کے نزدیک جو غیر کفو میں نکاح کو صحیح نہیں کہتے اور جو صحیح موقوف علی اجازۃ ولی کہتے ہیں ان کے نزدیک محمول ہے نفی کمال پر اور مطلب یہ ہے کہ بدون ولی کی اجازت کے جو نکاح ہوگا وہ قریب ہے کہ ٹوٹ جاوے یعنی ولی اگر چاہے اس کو فتح کر سکتا ہے اور شامی نے یہ بھی جواب دیا ہے کہ حدیث مذکور کے معارض ہے دوسری حدیث الا یم احق بنفسها من ولیہا رواہ مسلم اور یہ قوی ہے اس حدیث لا نکاح الا بولی سے اس لئے راجح ہے اس پر۔ الحاصل صورت مذکورہ میں اگر نکاح زینب بالغہ نے کفو میں موجودگی شاہدین کے کیا ہے تو منعقد ہو گیا۔ ^(۲) فقط

بغیر اجازت ولی نابالغہ کا نکاح درست نہیں

(سوال ۹۲۹) ہندہ کا نکاح بحالت نابالغی زید کے ساتھ ہوا اور کوئی ولی ہندہ کا بوقت نکاح موجود نہیں تھا آیا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغہ کا نکاح بدون اجازت ولی کے نہیں ہوتا کذا فی الدر المختار وهو ای ولی شرط صحته نکاح صغیر ^(۳) الخ فقط

صغیر اولاد کے ولی باپ ہیں

(سوال ۹۳۰) ہم اپنی اولاد پر خود قادر ہیں جہاں چاہیں شادی کریں یا شریعت کے محتاج ہیں؟

(الجواب) اولاد کا اختیار اللہ تعالیٰ نے باپ کو دیا ہے جہاں وہ مصلحت دیکھے نکاح کر دے شرعاً اس کو کچھ روک

(۱) وبلوغ الجارية بالحیض والا حتلام والحبل فان لم يوجد ذلك فحتى يتم لها سبع عشرة سنة عند ابی حنیفۃ وقالوا اذا تم للغلام والجارية خمس عشرة سنة فقد بلغا وهو رواية عن ابی حنیفۃ (ہدایہ کتاب الحجر فصل فی حد البلوغ ج ۳ ص ۳۴۱ ط.س.ج ۳ ص ۳۵۷) ظفیر

(۲) فنقد نکاح حرة مکلفۃ بلا رضا ولی (الدر المختار علی هامش رد المختار باب ولی ج ۲ ص ۷ ط.س.ج ۳ ص ۵۵) ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب ولی ج ۲ ص ۷ ط.س.ج ۳ ص ۵۵. ظفیر

نہیں ہے۔^(۱) فقط

دادا کا بھائی جو ولی ہے اگر لڑکی کی والدہ کو اختیار دے دے اور پھر خود ہی کر دے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۳۱) ایک لڑکی نابالغہ جس کا کوئی ولی اقرب سوائے برادر جد حقیقی کے اور والدہ کے اور کوئی نہیں ہے اور جد حقیقی کا بھائی اپنی پوتی کا اختیار عقد والدہ نابالغہ کو دیتا ہے اور تحریر بھی کر دیتا ہے کہ بلا رضامندی والدہ نابالغہ کے مجھے نکاح کا کچھ اختیار نہ ہوگا اس کے بعد بلا رضامندی والدہ کے نابالغہ کا نکاح کر دیتا ہے یہ عقد شرعاً جائز ہے یا اب والدہ ولی ہے؟

(الجواب) اس کہہ دینے اور لکھ دینے سے ولایت اور اختیار نکاح نابالغہ کا خ الجد کے لئے جو ولی اقرب ہے ساقط نہیں ہو ابلتہ اگر والدہ بوجہ اختیار دے دینے کے نکاح نابالغہ کا کر دیتی تو وہ بھی صحیح ہو جاتا لیکن اخ الجد کی ولایت اس سے سلب نہیں ہوئی پس جو نکاح اس نے اپنی ولایت سے کیا وہ صحیح ہے در مختار میں ہے والو لایمة تنفیذ القول علی الغیر الخ شاء اوابی الخ وهو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر و مجنون^(۲) الخ فقط

ولی نکاح چچا ہے ماموں نہیں اور مال کا ولی کوئی نہیں

(سوال ۹۳۲) مسماۃ کنیز و مریم یتیم ہیں اور ان کے ورثاء میں ایک چچا علاتی ہے اور ایک ماموں حقیقی ہے ابتدا سے زیر ولایت چچا کے رہیں اس چچا نے جوان کا حصہ پدری ان کی جائیداد میں پہنچتا تھا ایک فرضی بیعنامہ ظاہر کر کے اس تمام جائیداد کو اپنے نام کر کے رقم کثیر میں رہن کر دی اب ماموں چاہتا ہے کہ وہ لڑکیاں چچا کی ولایت سے نکل کر میری ولایت میں آویں تاکہ ان کے حقوق تلف کردہ کو ثابت کرے اور قائم کرے ایسی حالت میں ولایت چچا نقصان پہنچانے والے کی منسوخ ہو کر ماموں کی طرف منتقل ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولایت نکاح نابالغہ اس صورت میں چچا کو ہے کیوں کہ وہ عصبہ ہے ماموں کو ولایت نکاح بموجودگی چچا کے نہیں ہے اور نابالغہ کے مال کی ولایت اور اختیار نہ چچا کو ہے نہ ماموں کو پس چچا نے جب کہ نابالغہ کو نقصان پہنچایا تو اس کو نابالغہ کے مال میں تصرف کرنے سے روکنا چاہیے در مختار میں ہے الولی فی النکاح لا المال العصبہ بنفسہ الخ قوله لا المال فان الولی فیہ الاب ووصیہ والجد ووصیہ الخ رد المحتار^(۳) ج ۲ ص ۱۱ و ولیہ ابوہ ثم وصیہ الخ دون الام الخ (در مختار) قال الزیلعی واما ما عد الا صل عن العصبہ کالعم والاخ او غیر ہم کالام الخ لا یصح اذنہم لہ لانہم لیس لہم ان یتصرفوا فی مالہ الخ شامی^(۴) ج ۵

(۱) نابالغہ ہے تو باپ کی صولہ پید پر ہے اور باپ ہے تو اولاد کی اجازت ضروری ہے بالغ اولاد پر شادی میں جبر کا اختیار نہیں ہے الولی شرط صحة نکاح صغیر الخ لا مکلفۃ فنقد نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی الخ ولا تجبر البالغة البکر علی النکاح (ایضاً ص ۴۰۷ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۵) ظفیر (۲) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ط.س. ج ۳ ص ۵۵ (۳) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س. ج ۳ ص ۷۶ ظفیر

(۴) رد المحتار کتاب الماذون مطلب فی تصرف الولی ومن لہ الولاية علیہ ج ۵ ص ۱۵۱ و ج ۵ ص ۱۵۲ ط.س. ج ۶ ص ۱۷۴

ان عبارات سے واضح ہوا کہ چچا کو چچہ کے مال کی ولایت نہیں ہے البتہ نکاح کی ولایت ہے سو ولایت نکاح ماموں کی طرف بحالت موجودہ منتقل نہ ہوگی۔ فقط

بالغہ نکاح میں خود مختار ہے مگر کفایت کا لحاظ ضروری ہے

(سوال ۹۳۳) زید نے انتقال کیا بھائی ماں باپ بیوہ دختر چھوڑے۔ تھوڑے عرصہ کے بعد ماں باپ نے بھی انتقال کیا لڑکی عٹوشی و رضا مندی اپنی و نیز اپنی ماں کی بکر سے جو اس کی برادری سے ہے عقد کرنا چاہتی ہے چچا حقیقی معترض ہے کہ بکر کفو نہیں ہے اور اپنے بیٹے سے عقد کرنا چاہتا ہے جو لڑکی اور اس کی والدہ کو چند وجوہ سے ناپسند ہے اس صورت میں کیا حکم ہے اور لڑکی کتنی عمر میں بالغہ سمجھی جاتی ہے اور کیا زید کا بھائی حق ولایت رکھتا ہے کفو کا اعتبار کسی وقت ساقط ہو سکتا ہے یا نہیں ہندوستان میں کون کس کا کفو ہو سکتا ہے کفو و غیر کفو کی تعریف کیا ہے؟

(الجواب) شرعاً پندرہ برس کی عمر میں لڑکی بالغہ سمجھی جاتی ہے اور اگر اس سے پہلے کوئی علامت بلوغ کی مثل حیض وغیرہ کے پائی جاوے تو پہلے ہی بالغہ ہو جاوے گی اور چچا بیشک اس صورت میں ولی ہے لیکن ولی کو نابالغہ پر تو جبر اختیار نکاح کا ہے بالغہ پر نہیں ہے^(۱) بالغہ خود اپنی مرضی سے کفو میں نکاح کر سکتی ہے غیر کفو میں نہیں کر سکتی غیر کفو میں بیشک ولی کو روکنے کا اختیار ہے اور کفو کا اعتبار کسی حال میں ساقط نہیں ہوتا اور کفو ہونا اعتبار نسب اور باعتبار دیانت و پرہیزگاری اور باعتبار تمول و عدم تمول اور باعتبار پیشہ کے معتبر ہے اور تفصیل ان سب امور کی کتب فقہ میں ہے یہاں اس کی تفصیل لکھنا دشوار ہے۔^(۲) فقط

لڑکی کی اجازت سے اس کا نکاح درست ہے

(سوال ۹۳۴) ملک بنگال میں اکثر یہ دستور ہے کہ ولی لڑکی بالغہ کو قبل عقد نکاح کے مع چند اقارب کے بارات کے ساتھ دولہا کے مکان میں رخصت کر دیتا ہے جب لڑکی دولہا کے گھر پہنچتی ہے تب تین شخص اس کے پاس جاتے ہیں اور ایک ان میں سے لڑکی سے پوچھتا ہے کہ تمہالو ساطت میری وکالت کے عوض مہر کذا و کذا اپنے نفس کو فلاں بن فلاں کی زوجیت میں دینا قبول کرتی ہو لڑکی کہتی ہے قبول تب یہ تینوں شخص مجلس دولہا میں آتے ہیں اور دولہا سے پوچھتے ہیں کہ فلاں بنت فلاں نے عوض مہر کذا اپنے نفس کو تمہاری زوجیت میں دیدیا ہے تم نے اس کو قبول کر لیا ہے تب دولہا قبول کرتا ہے اس طرح نکاح درست ہوتا ہے یا نہیں اور نابالغہ کو خیار بلوغ باقی رہتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں بالغہ کا نکاح منعقد ہو جاتا تو ظاہر ہے کیونکہ خود بالغہ سے اجازت لی گئی ہے اور در مختار میں ہے فنقد نکاح حرة مکلفة بلا رضی ولی الخ اور یہاں تو ولی کی رضا مندی بھی ظاہر ہے اور نابالغہ

(۱) و ینعقد نکاح الحرة العاقله البالغة وان لم یعقد علیها ولی بکرا کانت او ثیبا الخ ولا يجوز للولی اجبار البکر البالغة علی النکاح (هدایة باب فی الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۳ و ج ۲ ص ۲۹۴ ط.س. ج ۲ ص ۳۱۳) ظفیر

(۲) و اذا زوجت المرأة نفسها من غیر کفو فلا ولیاء ان یفرقوا بینهما دفعا لضرر العار عن انفسهم (هدایة فصل فی الکفاءة ج ۲ ص ۳۲۰ ط.س. ج ۲ ص ۳۲۰)

کے نکاح کے لئے اگر ولی ان لوگوں کو جو نکاح خواں سے نکاح خوانی کو کہتے ہیں وکیل بنا دیا جاتا ہے اور نابالغ کو بعد بلوغ اختیار فسخ کا بشرائط باقی رہتا ہے^(۱) کما فی الدر المختار وان كان المزوج غیر ہم ای غیر الاب و ابیہ ولو الام او القاضی او وکیل الاب الخ لا یصح النکاح من غیر کفو الخ وان كان من کفو و بمهر المثل صح ولكن لهما ای لصغیر و صغیرة وملحق بهما خیار الفسخ بالبلوغ الخ بشرط القضاء^(۲) الخ فقط

چچا کا کیا ہوا نکاح لڑکی بغیر قضائے قاضی فسخ نہیں کر سکتی

(سوال ۹۳۵) ایک شخص نے انتقال کیا لڑکی نابالغہ و زوجہ اور ایک اپنا بھائی چھوڑا متوفی کی زوجہ نے اس کے بھائی یعنی لڑکی نابالغہ کے تایا سے نکاح کر لیا اور لڑکی نابالغہ کے تایا نے لڑکی مذکورہ یعنی اپنی بہن کی کا نکاح اپنے لڑکے سے کر لیا یا ہی جھگڑوں کی وجہ سے لڑکی نے بالغہ ہوتے ہی اپنی والدہ کے ایمان سے یا اپنی سمجھ سے نکاح سے انکار کر دیا اور شوہر نے بھی اپنے دوستوں سے یہ کہا کہ میرا کوئی تعلق اس عورت سے نہیں ایسی حالت میں لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس لڑکی کا ولی اس صورت میں اس کا تایا ہے اگر بحالت عدم بلوغ دختر کے اس کا نکاح اپنے لڑکے سے کیا تو وہ نکاح صحیح ہو اور اس زمانہ میں قضاء شرعی نہ ہونے کی وجہ سے عورت کے انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوا^(۳) اور یہ کہنا شوہر کا کہ میرا کوئی تعلق اس عورت سے نہیں صریح طلاق نہیں ہوا بلکہ کناہیہ ہے^(۴) اس میں نیت شوہر کا اعتبار ہے اگر وہ کہے کہ میری نیت طلاق کی نہ تھی تو اس لفظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی لہذا بدون طلاق اپنے شوہر کے اس عورت کا دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔ فقط

مسلمان کسی غیر مسلم نابالغہ کا نکاح نہیں کر سکتا

(سوال ۹۳۶) ایک لڑکی برس ڈیڑھ برس کی تھی اس کے والدین مشرک تھے وہ مر گئے حاکم نے ایک مسلمان کے سپرد کر دیا اب وہ مسلمان اس کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار ولا ینفذ للسلطقط علیہ نکاح و بیع الخ و فی الشامی لا نہ یعتمد الولاية من القرابة والملك والسلطنة ولا وجود لواحد منها نهر الخ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ وہ مسلم اس لڑکی نابالغہ کا نکاح نہیں کر سکتی البتہ بعد بلوغ اس کی اجازت سے نکاح صحیح ہو جاوے گا۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ط.س. ج ۳ ص ۵۵ ظفیر

(۲) ایضاً ج ۲ ص ۴۱۹ ط.س. ج ۳ ص ۶۷ ظفیر

(۳) ولهما الخ خیار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ او لعلم بالنکاح بعده الخ بشرط القضاء للفسخ (در مختار ط.س. ج ۳ ص ۶۹) حاصلہ انہ اذا كان المزوج للصغیر والصغیرة غیر الاب والجد فلهما الخیار بالبلوغ او العلم به فان اختیار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س. ج ۳ ص ۷۰) ظفیر

(۴) کناہیہ مالم یوضع له الخ فالکتابات تطلق بها قضاء الا بنیة او دلالة الحال (در مختار) قوله قضاء قید به لا نہ لا يقع دیانۃ بدون النیة (رد المحتار باب الکتابات ج ۲ ص ۶۳۶ ط.س. ج ۳ ص ۲۹۶) ظفیر

بالغ کا ولی نے نکاح کر دیا بالغ خاموش رہا پھر انکار کر دیا

(سوال ۹۳۷) زید در مرض الموت خود عمر و پسر بالغ را ہمراہ زینب نکاح ساخت۔ آنوقت عمر در مجلس نکاح حاضر نہ بود است اکنون عمر و نکاح خود ہمراہ زینب منظور نمی دارد۔ آیا نکاح زینب با عمر درست است یا نہ؟
(الجواب) اگر عمر بعد اطلاع آل نکاح پدر را رد نہ کرد و صراحتہ و دلالتہ آل نکاح را اجازت داشت نکاح منعقد شد و بعد ازاں انکار عمر و بطلان نکاح صحیح نخواہد شد اگر عمر بعد اطلاع نکاح مذکور را رد کرد و نکاح مذکور باطل شد؟

غیر کفو میں ماں کا کیا ہوا نکاح صحیح نہیں ہے

(سوال ۹۳۸) زید سفر میں ہے زید کی عورت مسماۃ ہندہ نے اپنی لڑکی نابالغہ کا نکاح ایک لڑکے نابالغ سے جو غیر کفو ہے کیوں کہ لڑکے کا باپ بھٹیاریہ ہے بغیر رضامندی اپنے شوہر یعنی لڑکی کے والد کے کر دیا ماں کی اجازت سے جو نکاح لڑکی نابالغہ کا غیر کفو میں ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں ماں کی اجازت سے جو نکاح نابالغہ کا غیر کفو میں ہوا وہ صحیح نہیں ہوا۔ ہکذا فی الدر المختار^(۱) فقط

باپ کے رہتے ہوئے دوسرا ولی نہیں ہو سکتا

(سوال ۹۳۹) زید کی دختر صالحہ کو جب کہ صالحہ کی ماں فوت ہو گئی تھی عمر نے پرورش کیا زید نے عمر کے حوالہ کر دی تھی صالحہ کو عمر نے حالت نابالغی میں بحر کے ساتھ واسطے مناکحت منسوب کیا زید زندہ ہے کسی وجہ سے صالحہ کو بحر کے ساتھ منسوب کرنے میں رضامند نہیں اب عقد صالحہ نابالغہ کا با اجازت عمر بحر کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) صالحہ نابالغہ دختر زید کا ولی زید ہے عمر کی اجازت سے بلا اجازت زید کے صالحہ کا نکاح درست نہیں ہے۔ ہکذا فی عامۃ کتب الفقہ^(۲) فقط

بھائی کے رہتے ہوئے سوتیلے باپ ولی نہیں ہے

(سوال ۹۴۰) ایک لڑکی نابالغہ کا سوتیلے باپ اور حقیقی ماں موجود ہے اور لڑکی کا حقیقی بڑا بھائی بالغ ایک روز کی مسافت پر ہے اگر سوتیلے باپ اور حقیقی ماں کسی شخص سے نابالغہ کا نکاح کر دیں اور حقیقی بھائی کو عقد کے بعد خبر ہو اور وہ اجازت نہ دے اور راضی نہ ہو تو ایسی حالت میں نکاح درست ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۱) ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۶ ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب الخ فلزواج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۶ ظفیر

(الجواب) ایسی حالت میں ولی شرعی اس نابالغہ کا اس کا حقیقی بھائی ہے اگر اس نے اجازت نہ دی تو نکاح نہیں ہوا۔

کذا فی الدر المختار وغیرہ^(۱) فقط

غیر ولی کا نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہے

(سوال ۹۴۱) ایک لڑکی نابالغہ یتیمہ جس کی ماں نے نکاح ثانی کر لیا ہے رشتہ کی نانی کی زیر پرورش رہی اس کا نکاح اس رشتہ کی نانی کی ولایت سے جب کہ وہ نابالغہ تھی کر دیا گیا اب لڑکی جوان ہے اور اپنے شوہر سے بوجہ اس کی کم عمر ہونے کے متنفر ہے آیا وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور پہلا نکاح صحیح ہے یا کیا؟

(الجواب) وہ رشتہ کی نانی بموجودگی والدہ کے اس نابالغہ لڑکی کی ولی نہ تھی اس نے جو نکاح بحالت عدم بلوغ و ختر کے کیا وہ ولی شرعی کی اجازت پر موقوف تھا اور ولی نکاح میں عصبات ہوتے ہیں علی ترتیب الارث والحب پھر اگر کوئی عصبہ نہ ہو والدہ ولی ہے نانی سے والدہ کا درجہ مقدم ہے اگرچہ والدہ نے دوسرا نکاح کر لیا ہو پس اگر اس نکاح کی اجازت ولی نے دے دی تھی تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اور اب بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت اس کے نکاح سے علیحدگی کی نہیں ہے اور اگر ولی جائز نے اس نکاح کو پسند نہ کیا تھا اور انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا اس صورت میں لڑکی دوسرا نکاح اپنے کفو میں کر سکتی ہے۔^(۲) فقط

بالغہ کا نکاح اس کے علم کے بغیر کر دیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۴۲) زید نے اپنی لڑکی مسماۃ ہندہ بالغہ کا نکاح بحر سے کر دیا مگر بوقت نکاح اس سے اجازت نہیں لی اور نہ اس کو اطلاع کی تو یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح موقوف رہا جس وقت لڑکی کو خبر نکاح کی پہنچی اگر وہ خاموش رہی اور انکار نہ کیا تو نکاح منعقد ہو گیا فی الدر المختار فان استاذنها هو ای الولی وهو السنة او وکیلہ اور سولہ او زوجها ولیہا واخبرها رسولہ او فضولی عدل فسکت عن ردہ مختارة الخ فهو اذن الخ^(۳) فقط

صرف نابالغ کے ایجاب و قبول سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۹۴۳) (۱) نابالغ لڑکے اور لڑکی سے ایجاب و قبول کرانے سے نکاح صحیح ہوتا ہے یا نہیں؟

(۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۸۱ ظفیر)

(۲) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (در مختار ط. س. ج ۳ ص ۸۱) فلا یكون لسکوتہ اجازة لنکاح الا بعد وان کان حاضرا فی المجلس العقد مالم یرض صریحا او دلالة (رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۳ ط. س. ج ۳ ص ۸۱ ظفیر)

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ و ج ۲ ص ۴۱۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۸ ظفیر

اس صورت میں کیا حکم ہے

(۲) یہاں دستور ہے کہ نکاح خواں نابالغ کے باپ یا اور کسی ولی سے اجازت لیکر دو گواہوں کے ساتھ نابالغہ دولہن کے پاس آتے ہیں اور اس کلمہ کو پڑھا کر کہتے ہیں کہ تمہارا نکاح بعوض عیسے مہر کے فلاں کے لڑکے مسمی فلاں سے ہوتا ہے تم نے قبول کیا کہو ہاں قبول یا اسی طرح لڑکے سے کہلاتے ہیں غرض دونوں بجانب قبولیت ہوتی ہے ایجاب کا پتہ نہیں کیا شرعاً یہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے شرعاً جو طریقہ نکاح مسنون کا ہو تحریر فرمائیں؟

نابالغ کا ولی غیر سے ایجاب و قبول کرادے تو کیا حکم ہے؟

(۳) اگر ولی خطبہ پڑھنے یا صرف ایجاب و قبول کرنے پر قادر نہ ہو بوجہ شرم کے تو ایک غیر سے ایجاب و قبول کرانا کیسا ہے؟

(الجواب) (۱) نابالغوں کا ایجاب و قبول کو اگر ولی نے جائز رکھا تو نکاح صحیح ہو گیا۔

(۲) جب کہ نکاح خواں نے ولی کی اجازت سے ایسا کیا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا اور ان دونوں طرف کے کلام میں سے پہلا ایجاب اور دوسرا قبول سمجھا جاوے گا اور اصل تو یہ ہے کہ نابالغ سے ایجاب و قبول کرانے کی ضرورت ہی نہیں ہے ان کا ولی یا جس کو ولی اجازت دے ایجاب و قبول کر ليوے۔
(۳) اس میں کچھ حرج نہیں۔

مجنونہ کا نکاح بغیر ولی درست نہیں ہے

(سوال ۹۴۴) ایک شخص نے ایک عورت مہری مدہوش سے نکاح کر لیا اس کی ذات کی خبر نہیں ہے مولوی صاحب نے بغیر تحقیق اس کی ذات وغیرہ کے اس کا نکاح پڑھا دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) درمختار میں ہے وهو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر و مجنون (۱) الخ پس اگر وہ عورت مجنونہ ہے اس کو کسی وقت ہوش نہیں آتا تو نکاح اس کا بدولت ولی کے یا حاکم مسلمان کے نہیں ہو سکتا اور اگر مجنونہ نہیں ہے تو خود اس کی اجازت و رضا سے نکاح ہو سکتا ہے۔ (۲) فقط

نابالغ کا ایجاب و قبول باپ کی موجودگی میں اس کی رضا سے ہوا تو نکاح صحیح ہے

(سوال ۹۴۵) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ جب کہ زید کی عمر پندرہ سال سے کسی قدر کم تھی ہوا، مجلس نکاح میں زید کا باپ موجود تھا مگر زید کے باپ کی ولایت سے نکاح نہیں ہوا زید نے خود ایجاب و قبول کیا مابین نامہ پر صرف زید کے باپ کے دستخط بطور گواہ کے ثبت ہیں یہ نکاح صحیح ہو یا دوبارہ نکاح ہونا چاہیئے؟

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۷۰، ۷۱، ۷۲، ط. س. ج ۳ ص ۵۵، ظفر

(۲) فنقلہ نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولی والا صل ان من تصرف فی ماله تصرف فی نفسه وما لا فلا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۷۰، ۷۱، ۷۲، ط. س. ج ۳ ص ۵۵) ظفر

(الجواب) جب کہ زید کا باپ اس مجلس میں موجود تھا اور اس کی رضاء و اجازت سے زید نے قبول کیا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اور مہر بھی جو کچھ لکھا گیا اور باپ نے اس پر دستخط کر دیئے صحیح ہو اور بارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

نبالغ کا نکاح والد کی موجودگی میں دوسرا شخص کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۹۴۶) نبالغ بچوں کا نکاح والدین کی موجودگی میں کوئی دوسرا شخص کر سکتا ہے یا نہیں؟
(الجواب) نبالغ بچہ کے نکاح کا ولی اول باپ ہے پھر دادا پھر بھائی وغیرہ پس باپ کی موجودگی میں اگر کوئی دوسرا شخص نبالغ کا نکاح کرے تو وہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف ہے اگر باپ اجازت دے گا تو نکاح ہو گا ورنہ نہیں۔^(۱) فقط

باپ کی اجازت سے نبالغ کا نکاح ہو اور نبالغ نے قبول کیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۴۷) زید نے اپنی لڑکی نابالغہ کے نکاح پر اور عمرو نے اپنے لڑکے نبالغ کے نکاح پر راضی ہو کر نکاح خواں کو کہا کہ نکاح پڑھو نکاح خواں نے زید و عمرو کی موجودگی میں روبرو شاہدین نکاح کر دیا عمرو نے قبول نہیں کیا بلکہ لڑکے نے قبول کیا لہذا یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ باپ اس نبالغ کا اس مجلس میں موجود تھا اور اس نے نبالغ کے قبول کو تسلیم رکھا تو وہ قبول باپ کی طرف سے منسوب ہو کر نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ صبی نبالغ ممیز کے اس قسم کے تصرفات جو متردد ہیں بین النفع والضرر ولی کے قبول پر موقوف رہتے ہیں اگر ولی جائز رکھے جائز ہوتے ہیں وما تردد من العقود بین نفع و ضرر كالبيع والشراء توقف علی الاذن الخ کتاب الماذون در مختار الخ^(۲) اور نکاح بھی مثل بیع و شراء کے ہے۔ فقط

نبالغ کا ولی ایجاب و قبول کے بعد مر جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۴۸) زید نے اپنے پسر نبالغ کے لئے ایک دختر نابالغہ عقد نکاح میں قبول کی زید کا پسر نبالغ ہی تھا کہ زید مر گیا اور ولایت و قبولیت نکاح کسی ولی دیگر کو نہیں دے گیا تو شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر زید نے اپنی حیات میں اپنے نبالغ پسر کا نکاح جو کہ نابالغہ لڑکی کے ولی کی ولایت سے ہوا تھا قبول کر لیا تھا اور ایجاب و قبول نکاح کا باقاعدہ شاہدین کے روبرو ہو گیا تھا تو وہ نکاح منعقد ہو گیا کیوں کہ نابالغوں کی طرف سے ان کا ولی ہی ایجاب و قبول کرتا ہے یعنی مر جانے کے بعد نکاح میں خلل نہیں ہوا نکاح ہو چکا تھا۔

(۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳ ط. س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الماذون ج ۵ ص ۱۵۰ ط. س. ج ۳ ص ۱۷۳ ظفیر

نابالغہ کے لئے باپ کی اجازت کافی ہے مجلس میں اس کی موجودگی ضروری نہیں
(سوال ۹۴۹) ایک نکاح میں یہ صورت تھی کہ لڑکی کا باپ بارات میں نہیں آیا اور نکاح لڑکے کے مکان پر ہوا
قاضی لڑکی کے باپ سے اجازت لیکر آیا تب نکاح پڑھایا گیا تو یہ نکاح درست ہو یا نہیں؟
(الجواب) اگر دختر کا باپ اس نکاح ہونے کے بعد اس نکاح سے راضی رہا اور اجازت دے دی تو نکاح صحیح ہو گیا
۔ فقط

بالغہ کا نکاح باپ نے کر دیا مگر رخصتی کے وقت اس نے انکار کر دیا کیا حکم ہے؟
(سوال ۹۵۰) زید کے پیر نے زید کو اس بات پر مجبور کیا کہ تم اپنی دختر کا نکاح بجر کے پسر سے کر دو ورنہ زید انکار
کرے گا مگر پیر صاحب کے زیادہ دباؤ دینے پر ناچار مجبور ہو کر راضی ہو گیا اور اپنی لڑکی بالغہ کا نکاح بجر کے بیٹے سے
پڑھا دیا لیکن اس کے بعد جب وہ لوگ رخصتی کرانے آئے تو زید نے رخصت نہیں کیا بلکہ دختر مذکور کا نکاح
دوسرے شخص سے کر دیا اور نکاح اول کے وقت بھی نہ زید نے اپنی لڑکی سے نکاح کی اجازت لی نہ بعد میں اس کو
اطلاع دی اس صورت میں کون سا نکاح جائز ہے؟

(الجواب) اس صورت میں پہلا نکاح صحیح ہو گیا لقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدہن جدو ہن لہن
جد الحدیث در مختار میں ہے کہ سکوت عاقلہ بالغہ کا بوقت استیذان ولی اجازت ہے اور اس طرح عاقلہ بالغہ کو جس
وقت اطلاع نکاح کرنے کی ہو اور وہ سکوت کرے^(۱) تو یہ بھی اجازت ہے پس دوسرا نکاح صحیح نہیں ہوا لان
کما ح منکوحۃ الغیر باطل کذا فی الدر المختار والشامی قال اللہ تعالیٰ والمحصنات من النساء
^(۲) الا یہ (لیکن اگر بالغہ نے نکاح کی خبر سنتے ہی انکار کر دیا تو نکاح منعقد نہیں ہوا عظیم)

جازات کے بعد بالغہ کا نکاح درست ہے

(سوال ۹۵۱) زید نے اپنی لڑکی کے نکاح کی تاریخ مقرر کر دی اور لڑکی کو تنہائی میں بٹھا دیا غرض لڑکی کو ہر
لرح سے یہ علم ہو گیا کہ میرا نکاح فلاں شخص سے ہو گا نکاح کے وقت زید نے قاضی سے کہا کہ لڑکی کا نکاح
بٹھا دو لڑکی کو نکاح کا علم ہو گیا ہے اس صورت میں نکاح ہو گیا ہے یا نہیں؟

(الجواب) باپ کے نکاح کرنے کی صورت میں لڑکی بالغہ کو نکاح کی اطلاع پر سکوت کرنا کافی ہے نکاح ہو جاتا
ہے لیکن سنت یہ ہے کہ باپ اپنی دختر سے اجازت نکاح کی لے اور کہے کہ میں تیرا نکاح فلاں شخص سے کرتا ہوں
اس پر سکوت کرنا اس کی رضاء و اجازت ہے نکاح ہو جاوے گا۔^(۳) فقط

(۱) دیکھئے ردالمحتار ج ۲ ص ۴۸۴ ط.س. ج ۳ ص ۵۹ ظفیر

(۲) سورۃ النساء: ۲ ظفیر

(۳) ولا تجبر البالغۃ البکر علی النکاح الخ فان استاذنہا ہو ای الولی وهو السنۃ الخ فسکت عن ردہ مختارۃ او ضحکت
بر مستہزنۃ الخ فهو اذن (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ و ج ۲ ص
۴۱ ط.س. ج ۳ ص ۵۸)

بالغہ کی اجازت سے ماموں نے اس کا نکاح کر دیا تو وہ صحیح ہے

(سوال ۹۵۲) ایک لڑکی نے اپنے ماموں کے پاس پرورش پائی کیوں کہ اس کا باپ دس سال سے مفقود الخیر ہے اور ماموں نے لڑکی کے تائے کی موجودگی میں بعد بالغہ ہونے کے نکاح کر دیا اور لڑکی نے بوقت اجازت لینے کے سکوت کیا تائے نے کسی وجہ سے اجازت نہ دی تو نکاح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) وہ نکاح اگر لڑکی بالغہ ہونے پر لڑکی کی اجازت سے کیا گیا ہے تو صحیح ہوا لیکن سکوت لڑکی کا بمقابلہ غیر ولی کے اجازت نہیں ہے اگر اس کے بعد ولایت رضا مثل وطنی وغیرہ نہیں پائی گئی تو نکاح نہیں ہوا۔^(۲) فقط

چچا نے بھتیجی کا نکاح کیا مگر بائیس سال کی عمر میں لڑکی نے دوسری شادی کر لی کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۵۳) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے چچا اور ماموں اور والدہ نے پڑھا دیا ان کے سواء اور کوئی ولی نہ تھے بائیس سال کی عمر کے بعد لڑکی نے نکاح سے انکار کیا کہ میرا نکاح نہیں ہوا اور سرکار میں دعویٰ کر کے دوسرا نکاح پڑھا لیا اور خاوند کے گھر چلی گئی بعد اتنی مدت کے دعویٰ لڑکی کا صحیح رہا یا نہیں اور دوسرے نکاح میں جو لوگ باوجود علم کے شامل تھے انکے نکاح باقی رہے یا ٹوٹ گئے؟

(الجواب) جب کہ اور کوئی ولی اقرب نابالغہ کا مثل باپ دادا اور بھائی کے موجود نہ تھا تو چچا ولی تھا جو نکاح^(۱) نے کیا وہ صحیح ہو گیا^(۲) بائیس سال کی عمر میں لڑکی کا انکار اس نکاح سے معتبر نہیں ہے اور دوسرا نکاح صحیح نہیں ہے جو لوگ باوجود نکاح اول کے علم کے دوسرے نکاح میں شامل و شریک و ساعی ہوئے وہ گناہ گار ہوئے توبہ کریں مگر ان کے نکاح نہیں ٹوٹے کیوں کہ نکاح مرتد و کافر ہونے سے ٹوٹتا ہے اور وہ کافر و مرتد نہیں ہوئے۔ فقط

نابالغی میں باپ نے جو نکاح لڑکی کا کیا وہ درست ہے دوسرا نکاح بعد بلوغ نہیں کر سکتی

(سوال ۹۵۴) ایک شخص نے اپنی لڑکی نابالغہ کا ایجاب و قبول اپنے بھتیجے کے لئے روبرو گواہان کے مجلس عام میں کیا یعنی شخص مذکور کے حقیقی بھائی نے قبول کیا اب جب کہ لڑکی بالغہ ہوئی تو اسکے باپ نے اس کا نکاح دوسرے جگہ کر دیا آیا نکاح اول محال رہا یا فاسد ہو گیا اور نکاح ثانی کے لئے اور اس شخص کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر ایجاب و قبول اول بطریق نکاح و مجلس نکاح میں کیا گیا روبرو گواہوں کے تو وہ پہلا نکاح^(۱) ہو گیا دوسرا نکاح اس کا باطل اور ناجائز ہوا اور وہ لڑکی پہلے شوہر کو ملنی چاہیے اور دوسرے شوہر سے علیحدہ رکھا جاوے اور شخص مذکور جس نے ایسا کیا اس فعل سے توبہ کرے یہی کفارہ اس گناہ کا ہے۔ فقط

(۱) فان استاذنها غیر الاقرب کا جنسی او ولی بعید فلا عبرة لسکوتها بل لا بد من القول کالتیب البالغة الخ او ما هو معناه من فعل یدل علی الرضاء کطلب مهر هاء نفقتها و تمکینھا من الوطنی و دخوله بها برضاها الخ (الدر المختار ع هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۳ ر ج ۲ ص ۴۱۴ ط. س. ج ۳ ص ۶۲) ظفیر

(۲) اقرب الاولیاء الا بن ثم ابن الابن وان سفل ثم الاب ثم الجد ابو الاب وان علا الخ ثم الخ ثم العم لاب وام (عالمگیری مصری الباب الرابع فی الاولیاء ج ۱ ص ۲۶۵ ط. س. ج ۳ ص ۲۸۳) ظفیر

ایک عورت نے کہا کہ میرا نکاح فلاں سے کر دو قاضی نے کر دیا کیا حکم ہے

(سوال ۹۵۵) مسماۃ مندر طوائف نے تین گواہوں کے روپر اپنے نکاح کی اجازت دی کہ میرا نکاح رمضان سے پڑھ دو تب قاضی نے نکاح پڑھا لیکن قاضی نے اپنے کان سے اجازت نہیں سنی تو یہ نکاح صحیح ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا۔^(۱) فقط

نابالغہ کی شادی اس کی مرضی کے بغیر ولی نے کر دی تو وہ جائز ہے

(سوال ۹۵۶) ایک لڑکی پندرہ سالہ کا نکاح اس کے بھائی نے بلا رضامندی نابالغہ لڑکے چھ سالہ کے ساتھ کر دیا اس وقت سے اب تک وہ لڑکی ناراض ہے اور وہ اپنے شوہر کے گھر نہیں جاتی اب اس لڑکی کی عمر پندرہ سال کی ہے اور لڑکے کی عمر دس سال کی ہے آیا اس لڑکی کا نکاح بلا طلاق دوسری جگہ پڑھا سکتے ہیں یا نہیں؟ لڑکی مذکورہ کے تین بھائی ہیں ان میں سے دو بھائی پہلے بھی ناراض تھے اور اب بھی وہ ناراض ہیں؟

(الجواب) اگر بھائیوں کے سوا اور کوئی ولی اقرب اس لڑکی نابالغہ کا نہ تھا تو جس بھائی نے نکاح اس کا اپنی ولایت سے کفو میں کر دیا وہ صحیح ہو گیا۔^(۲) نابالغہ کی ناراضی شرع میں معتبر نہیں ہے^(۳) اور جب تک شوہر بالغ نہ ہو اس کی طلاق بھی واقع نہ ہوگی^(۴) اور بدون طلاق کے دوسرا نکاح اس لڑکی کا صحیح نہ ہوگا۔^(۵) فقط

صرف بالغہ کی اجازت سے نکاح درست ہے

(سوال ۹۵۷) زید نے اپنے بیٹے بحر و عمر کے مکان پر تین آدمی ہمراہ کر کے روانہ کیا انہوں نے عمر کے مکان پر پہنچ کر عمر کی عدم موجودگی میں اور بلا اجازت صریحی یا ضمنی عمر کے اس کے بیٹے شبیر حسن نابالغ اور اس کی زوجہ کو شامل کر کے عمر کی نابالغ لڑکی سے جس کی عمر پندرہ برس دو ماہ بارہ دن ہے نکاح کر لیا صحیح ہو یا نہیں؟

(الجواب) پندرہ برس کی عمر میں لڑکی شرعاً بالغہ شمار ہوتی ہے^(۶) اور بالغہ کا نکاح خود اس بالغہ کی اجازت سے صحیح ہے اگر کفو میں نکاح ہو پس اگر لڑکی سے اس کی والدہ وغیرہ نے اجازت لیکر اس کا نکاح کیا روپر و شاہدین کے

(۱) قاضی کا سننا ضروری نہیں ہے لڑکی کی طرف سے کافی ہے۔ ظفر

(۲) ولو زوجها الا قرب حیث ہو جاز النکاح (وفیہ قبلہ) ولو زوجها ولیان مستویان قدم السابق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۸۱)

(۳) وہی نوعان ولایۃ نذب علی المکلفۃ ولایۃ اجبار علی الصغیرۃ الخ وهو ای الولی شرط صحۃ نکاح صغیر و مجنون الخ ایضاً ج ۲ ص ۴۰۷ ط.س. ج ۳ ص ۵۵ ظفر

(۴) ولا یقع طلاق الصبی والمجنون والنائم لقولہ علیہ السلام کل طلاق جائز الا طلاق الصبی والمجنون ولان الاہلیۃ بالعقل الممیز و ہما عذیم العقل ہدایہ کتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۵ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۸ ظفر

(۵) واما نکاح منکوحۃ الغیر و محدثۃ الخ لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۸۲ ط.س. ج ۳ ص ۱۳۲) ظفر

(۶) بلوغ الغلام بالا حتلام والا حیال والا نزال الخ والعجاریۃ بالا حتلام والحیض والحمل فان لم یوجد فیہما شیء حتی یتم لكل منہما خمس عشرۃ سنۃ یتفی لقصر اعمار اہل زماننا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الحجر فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۱۵۳) ظفر

تو نکاح مذکور صحیح ہو گیا۔^(۱) فقط

جذام والے خاندان کے لڑکے سے شادی درست ہے

(سوال ۹۵۸) ایک بالغ لڑکی زید سے نکاح کرنے پر راضی ہے مگر زید کے خاندان میں جذام ہے تو نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح کرنا درست ہے فی الحال کی حالت کا اعتبار ہے آئندہ کی خبر کس کو ہے ایسا وہم نہ کیا جاوے۔ فقط

لڑکی کا سکوت اجازت ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۹) (۱) اگر لڑکی نے اجازت نکاح لفظوں میں نہ دی ہو اور صرف سکوت کیا تو یہ اجازت شمار ہوگی یا نہیں؟

دوسرا نکاح صحیح نہیں

(سوال ۹۶۰) (۲) اب لڑکی اپنی ماں یا کسی اور رشتہ دار کے کہنے سننے سے اگر دوسری جگہ نکاح کر لے تو یہ دوسرا نکاح صحیح ہو گیا نہیں؟

باپ کے نکاح کر دینے پر لڑکی اپنی رضامندی ظاہر کر دے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۶۱) (۳) لڑکی کے باپ کو عمر کے لڑکے سے نکاح کرتے ہوئے دیکھ کر خاموش رہنا اور بعد میں لڑکی کا یہ کہنا کہ جو ہونا تھا سو ہو گیا موجب نکاح ہے یا نہیں؟

لڑکی غائب رہی تو کوئی حرج نہیں

(سوال ۹۶۲) (۴) دو دن لڑکی کے غائب رہنے اور اپنی ماں کے ساتھ کسی رشتہ دار کے یہاں رہنے سے نکاح میں کچھ خلل ہے یا نہیں؟

نکاح ہونے کے بعد فسخ نہیں کیا جاسکتا

(سوال ۹۶۳) (۵) باوجود صحت نکاح زید اپنی بیوی کے کہنے سننے یا لڑکی اپنی ماں کے کہنے سننے سے نکاح کو فسخ کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(۱) فقط نکاح حرة مكلفة بلارضا ء ولی الخ (الدوا المختار علی هامش ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ط. س. ج ۳ ص ۵۵) ظفر

رخصتی کا شوہر کو حق ہے

(سوال ۹۶۴) (۶) زید نے اپنی بیوی یا کسی اور کے کہنے سننے سے نکاح سے نارضا مند ہونے سے اور لڑکی کے زوج کے ساتھ نہ رخصت کرنے پر شرعی مطالبہ شوہر کو ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱) سکوت لڑکی کا اس موقع پر کافی ہے اور اجازت سمجھی جاتی ہے کذا فی الدر المختار^(۱) (۲) دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔^(۲)

(۳) لڑکی کا یہ کہنا بھی اجازت نکاح ہے اور زید نے تو خود نکاح کو امر نکاح خوانی کا کیا ہے اس کی اجازت ظاہر ہے (۴) کچھ خلل نہیں آتا (۵) نسخ نہیں کر سکتے (۶) جب کہ معلوم ہوا کہ نکاح صحیح ہو گیا تو شوہر کو رخصت کرانے کا شرعاً حق ہے۔ فقط

نابالغ کا نکاح باپ کی اجازت سے ہوا مگر قبول صرف نابالغ نے کیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۶۵) زید اپنے بیٹے عمر کی بارات کی تیاری کر کے مع عمر خالد کے مکان پر گیا تمام لوگوں کو مجلس نکاح میں جمع کیا اور ملا کو یہ کہا کہ میرے بیٹے عمر کا نکاح خالد کی لڑکی سے کر دو ملا نے بااجازت زید نکاح عمر کا کر دیا اور زید وقت ایجاب و قبول کے موجود تھا مگر قبول عمر نابالغ غیر عاقل نے کیا موجودگی اپنے باپ زید کے۔ کیا یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح شرعاً صحیح ہے کیوں کہ باپ کی رضا و اجازت دلالت معلوم ہے فی الدر المختار و یثبت الاذن دلالة^(۱) و فیہ ایضاً و ما تردد من العقود بین نفع و ضرر کالبيع و الشراء توقف علی الاذن الخ فان اذن لهما الولی فہما فی شراء و بیع کعبد ماذون فی کل احکامہ^(۲) و فیہ ولا یتزوج الا باذن الخ من کتاب الماذون^(۳) فقط

پوتی کا دادا نے نکاح کر دیا باپ نے خاموشی اختیار کی اور راضی رہا تو نکاح ہو گیا

(سوال ۹۶۶) زید کی لڑکی بوقت نکاح ۱۱ سالہ تھی زید کی عدم موجودگی میں زید کے باپ نے نکاح کر دیا تھا اور زید کو اطلاع دی کہ فلاں تاریخ نکاح ہے تم آکر شریک ہو زید نے کہا ابھیجا کہ ہمارے پاس سفر خرچ نہیں ہے اور وہ شریک نہ ہو سکا بعد چند روز کے زید آیا مگر اس نے کوئی اعتراض نہ کیا کہ میری عدم موجودگی میں کیوں نکاح کر دیا پھر پردیس چلا گیا اس کے بعد پانچ چھ مرتبہ آیا مگر کسی سے اشارہ یا کنایہ نہیں کیا کہ میری مرضی سے نکاح نہیں

(۱) فان استاذنہا هو ای الولی الخ فسکت الخ فهو اذن (ایضاً ج ۲ ص ۱۰۴ ط.س. ج ۳ ص ۵۸)

(۲) اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتد بہ الخ لم یقل احد بجوازه فلم ینعقد اصلاً (رد المختار باب المحرمات ج ۲ ص ۴۸۳ ط.س. ج ۳ ص ۱۳۲) ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الماذون ج ۵ ص ۱۳۵ ط.س. ج ۳ ص ۱۵۶ ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الماذون ج ۵ ص ۱۵۰ و ۱۵۱ ط.س. ج ۳ ص ۱۷۳ ظفیر

(۵) رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۱۳ و ۱۴ ط.س. ج ۳ ص ۶۳

ہو اس عرصہ میں زید کے باپ نے چار مرتبہ لڑکی کو رخصت بھی کیا اب کسی وجہ سے زید کہتا ہے کہ نکاح ہماری مرضی سے نہیں ہو انکاح صحیح کرانا چاہتا ہے لہذا یہ نکاح جائز رہا یا جائز؟
 (الجواب) یہ نکاح جو دادا نے کیا صحیح ہو گیا اب فسخ نہیں ہو سکتا کہ باپ کی رضاد لالتہ پائی گئی ہے شامی میں ہے
 فللولی الاعتراضة مالم يرض صريحاً او دلالة^(۱) اس سے معلوم ہوا کہ دلالتہ رضاء مثل صریحی رضاء کے ہے اور در مختار میں ہے وللولی الا بعد التزويج بغية الا قرب الخ مسافة القصر واختار في الملتقى مالم ينتظر الكفو الخطاب جوابہ^(۲) الخ پس صورت موجودہ میں غالباً دونوں وجہ جواز نکاح کی قائم ہیں لہذا زید اب اس نکاح کو فسخ نہیں کر سکتا۔ فقط

ماں نے بالغہ کا نکاح کر دیا اور وہ شوہر کے پاس رہی بھی نکاح ہو یا نہیں؟
 (سوال ۹۶۷) مسماہ ہندہ جس کی عمر پندرہ یا سولہ سال کی ہے اس کا والد فوت ہو چکا ہے حقیقی تایا اور والدہ موجود ہیں بغیر اس کی رضامندی اور اس کے تایا سے بغیر دریافت کئے محض اس کی ماں کی اجازت سے زید کے ساتھ اس کا نکاح کر دیا گیا تین ماہ سے اس کے نکاح میں ہے دو ماہ تک شوہر کے یہاں رہی لیکن اب شوہر کے گھر رہنے پر رضامند نہیں آیا یہ نکاح صحیح ہو یا نہ اور اب علیحدگی کی کیا صورت ہے ہندہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟
 (الجواب) خلوت اور وطی اگر برضاء واقع ہو تو وہ بھی اجازت ہے کطلب مہرھا و نفقتها و تمکینھا من الوطی الخ در مختار^(۳) پس اگر ایسا ہوا تو نکاح صحیح ہو گیا اور پندرہ سولہ سال کی عمر میں لڑکی بالغہ سمجھی جاتی ہے اور مہر اگر موجدل ہے تو اس کی وصولی کا وقت طلاق یا موت ہے فی الحال نہیں لے سکتی۔ فقط

باپ نے اپنی بالغہ لڑکی کو مار پیٹ کر اجازت لی اور نکاح کر دیا یہ درست ہے یا کیا؟
 (سوال ۹۶۸) ایک عورت بیوہ کو اس کے والد نے کہا کہ فلاں شخص سے تمہارا نکاح کرتے ہیں اس نے انکار کیا مگر اس کے باپ اور بھائی دونوں نے اس بیوہ کو زور و کوب کر کے اجازت نکاح لے لی اور نکاح کر دیا اس صورت میں اس بیوہ کا نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئلہ متذکرہ بالا میں نکاح ہو گیا کما فی الشامی اذا حقیقة الرضاء غیر مشروطة فی النکاح لصحته مع الاکراه والہزل^(۴) الخ شامی جلد ثانی فی الدر المختار وقد نظم فی النہر ما یصح مع الاکراه فقال طلاق و ایلاء ظہار و رجعة نکاح مع استیلاء عفو عن العمد^(۵) الخ فقط

(۱) رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۸۱ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ۴۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۸۱

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۴ ط.س. ج ۳ ص ۶۳ ظفیر

(۴) رد المختار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۳ ط.س. ج ۳ ص ۲۱ ظفیر

(۵) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الطلاق مطلب فی المسائل التي تصح مع الاکراه ج ۲ ص ۵۷۹

ط.س. ج ۳ ص ۲۳۶ ظفیر

باپ نے اپنی بالغہ لڑکی سے نکاح کے بعد پوچھا یہ نکاح منظور ہے یا نہیں وہ خاموش رہی کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۶۹) زید نے اپنی دختر بالغہ کا عقد خالد سے کر دیا نکاح سے ۷ منٹ کے بعد عمر نے جو لڑکی کا بھائی ہے یہ کہا کہ زینب دختر مذکور انکار کرتی ہے زید نے پھر زینب سے دریافت کیا کہ تو نکاح سے راضی ہے یا نہیں اس پر اس نے سکوت کیا اس صورت میں یہ نکاح جائز ہو یا نہیں؟
(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا کما فی الدر المختار فان استاذنھا هو ای الولی او وکیلہ او رسولہ او زوجھا ولیھا واخبرھا رسولہ او فضولی عدل فسکت عن ردہ الخ فهو اذن^(۱) فقط

لڑکی نے جب بلوغ کا اقرار کیا تو اس کی اجازت سے شادی درست ہو گئی

(سوال ۹۷۰) ایک فرقہ نے پندرہ برس سے کم عمر کی کسی یتیمہ لڑکی کا ماں اور نانی سے مشورہ لیکر بوقت شب اقرار بلوغ و حیض کرا کے وکالت نکاح پڑھا دیا صبح کو لڑکی کا چچا نکاح کی خبر سن کر لڑکی کو چھین کر لے گیا اور اپنے بیٹے سے نکاح کر دیا اس صورت میں انکار کرنا لڑکی کا بعد اقرار کے معتبر ہو گا یا نہیں اور کون سا نکاح صحیح ہے؟
(الجواب) در مختار میں ہے کہ مرابقہ کا اقرار بالبلوغ معتبر ہے اور انکار بعد الاقرار معتبر نہیں فلا یقبل جحدہ، البلوغ بعد اقرارہ مع احتمال حالہ در مختار واذنی مدتہ اثنتا عشرة سنة ولھا تسع سنین هو المختار کما فی الصفاح در مختار^(۲) لہذا نکاح اول صحیح ہو گیا دوسرا نکاح صحیح نہیں ہے۔ فقط

بڑا بھائی اگر بہن کا نکاح نہ کرے اور چھوٹا بالغ بھائی کر دے تو درست ہے

(سوال ۹۷۱) عمر خاں فوت ہوئے چار بیٹے اور چار بیٹیاں اور دو بیویاں چھوڑیں ایک بیوی حاملہ چھوڑی جس کی عمر خاں کے بعد لڑکی پیدا ہوئی اب پہلی بیوی سے دو لڑکے اور دو لڑکیاں ہیں اور بعد کی بیوی سے دو لڑکے اور تین لڑکیاں ہیں پچھلی بیوی کے بڑے بیٹے مجید خاں نے بعد پندرہ سال کے جو لڑکی عمر کے بعد پیدا ہوئی تھی اپنے قبضہ میں لیکر اس کی جانب سے مقدمہ پہلی بیوی اور پچھلی بیوی کے جو وارث تھے مقدمہ لڑا کر تقریباً پچاس ہزار کی جائیداد حاصل کی اب لڑکی کی عمر ۲۵ یا ۳۰ سال ہے باوجود تقاضا کرنے کے مجید خاں بر اور لڑکی اپنی نفع کی غرض سے شادی لڑکی کی نہیں کرتا ایسی صورت میں لڑکی کا دوسرا حقیقی بھائی جو مجید خاں سے چھوٹا ہے وہ لڑکی کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں مجید خاں لڑکی سے بات بھی نہیں کرنے دیتا جو اس کا منشاء معلوم ہو ایسی حالت میں کیا کیا جاوے؟
(الجواب) مجید خاں کا دوسرا بھائی اگر جوان اور بالغ ہے تو وہ لڑکی کو اطلاع کر کے اس کا نکاح کر سکتا ہے مگر چوں کہ لڑکی بالغہ ہے اس لئے اس سے دریافت کرنا اور اس کی اجازت لینا ضروری ہے اور ساکت رہنا اس کا کافی ہے اور اجازت سمجھی جاتی ہے اگر نکاح ہونے کے بعد جس وقت خبر اس لڑکی کو پہنچے اور وہ انکار نہ کرے یعنی اپنی

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۱۰۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۸. ظفر

(۲) الدر المختار کتاب الحجر فصل فی بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ و ۱۳۳ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۴

رضامندی ظاہر کر دیوے اور سکوت کرے تو وہ نکاح صحیح ہو جاوے گا۔^(۱) فقط

عورت کی اجازت سے گونگے بے نکاح درست ہے

(سوال ۹۷۲) ایک گونگے مرد سے ایک عورت کا نکاح کرنے لگے عورت اول تو رضامند نہ ہوئی بہت دیر جھگڑنے کے بعد عورت بولی کہ ”اچھا کر دو“ نکاح پڑھا دیا اب وہ نکاح ہو یا نہیں؟
(الجواب) جب کہ عورت بالغہ نے کہہ دیا کہ اچھا نکاح کر دو گونگے سے اور نکاح کر دیا گیا یعنی ایجاب و قبول رو برو ہو گیا وہ نکاح صحیح ہو گیا اور گونگے کا قبول کرنا اشارہ سے ہو سکتا ہے۔ فقط

بالغہ لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا لڑکی ناخوش ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۷۳) سید محمد صاحب نے اپنی دختر بالغہ کا نکاح بغیر اجازت اس کے اور اس کی والدہ کے ایک شخص سے کر دیا لڑکی سخت ناخوش ہوئی اور ناخوش ہے یہ ہرگز نہیں چاہتی تھی کہ اس سے نکاح ہوتا لڑکی کا نام یوسف زماں عرف ”جیا“ ہے نکاح اس کے باپ نے صرف جیا کے نام سے کیا ہے یہ نکاح جائز ہو یا نہیں؟

(الجواب) لڑکی کے باپ کو اپنی زوجہ یعنی لڑکی کی والدہ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں ہے لیکن جب کہ لڑکی بالغہ ہو تو لڑکی کو اطلاع کرنا اور اجازت لینا ضروری ہے اطلاع ہونے پر اگر لڑکی نے سکوت کیا اور نکاح کو رد نہ کیا تو نکاح منعقد ہو گیا اگر دل میں لڑکی ناراض رہی لیکن اطلاع ہونے پر خاموش ہو گئی تو نکاح منعقد ہو گیا اور اگر انکار کرے تو نکاح باطل نہ ہو گا باپ نے اگر صرف جیا نام لیا تب بھی نکاح ہو گیا۔^(۲) فقط

بیوہ بالغہ کے نکاح میں والد کی حاضری ضروری نہیں

(سوال ۹۷۴) بیوہ ہندہ کے والدین موجود ہیں کیا ان کی غیر حاضری میں نکاح جائز ہے کیا بلا مرضی بیوہ کے اس کا نکاح جائز ہو سکتا ہے؟

(الجواب) والدین کی حاضری بیوہ بالغہ کے نکاح کے لئے ضروری نہیں ہے لیکن بلا رضایہ بالغہ کے اس کا نکاح صحیح نہیں ہے۔^(۳) فقط

(۱) لا تجبر البالغة البكر على النكاح لا نقطاع الولاية بالبلوغ فان استاذنها هو الخ او وكيله الخ فسكت الخ فهو اذن الخ (الدر المختار على هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۱۰۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۸) ظفیر

(۲) فان استاذنها هو ای الولی وهو السنة او وكيله او رسوله او زوجها ولیها واخبرها رسوله او فضولی فسكت عن رد مختارة الخ فهو اذن الخ ولو استاذنها فی معین فردت ثم زوجها منه فسكت صح فی الاصح بخلاف ما لو بلغها فردت ثم قالت رضیت لم یجز لبطانته بالرد (الدر المختار عی هامش رد المختار ج ۲ ص ۱۰۴ باب الولی. ط. س. ج ۳ ص ۵۸) ظفیر

(۳) ینعقد نکاح الحرة العاقلة البالغة برضاها وان لم یعقد علیها ولی بکرا کانت او ثبیا الخ ولا یجوز للولی اجبار البكر البالغة على النکاح (هدایة باب فی لا اولیاء ج ۲ ص ۲۹۳ و ۲۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۳۱۳)

زبردستی کا نکاح جسکو عورت نے قبول نہیں کیا درست نہیں

(سوال ۹۷۵) ایک عورت بالغہ کو چند اشخاص نے زبردستی جبراً گھر سے نکال کر ایک شخص کے ساتھ نکاح کر دیا پھر وہ شہادان آیا یہ نکاح صحیح ہے یا ناجائز اور اس عورت کا نکاح دوسرے شخص کے ساتھ بغیر فسخ کے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر اس بالغہ نے اجازت نکاح کی نہیں دی اور نہ بعد نکاح کے راضی ہوئی اور نہ اجازت دی تو وہ نکاح باطل ہو گیا قال فی الدر المختار فان استاذنہا غیر الا قرب کا جنبی الخ فلا عبرة لسکوتہا بل لا بد من القول كالثیب البالغة^(۱) الخ اور اگر مطلب اکراہ کا یہ ہے کہ جبراً اکراہ عورت سے ایجاب و قبول کے الفاظ روبرو شہادین کے کلمات تو اس سے نکاح منعقد ہو جائے گا لانہ یصح النکاح مع الاکراہ ای الا ایجاب او القول مکراً لحديث ثلث جدهن جدوھزلھن جد الحديث^(۲) فقط

بیوہ بالغہ خود مختار ہے دیور حق دار نہیں

(سوال ۹۶۷) زید کی لڑکی بیوہ ہو گئی تو اس کے شوہر کا چھوٹا بھائی اس سے نکاح کرنا چاہتا ہے لڑکی انکار کرتی ہے لوگ کہتے ہیں کہ لڑکی کا حق دار اس کا دیور ہے صحیح ہے یا نہیں اور لڑکی کا نکاح جبراً اس سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اب یہ لڑکی خود مختار ہے بعد عدت گزرنے کے جس سے چاہے نکاح کر سکتی ہے کسی کو روکنے کا حق نہیں اس کے خاوند کے چھوٹے بھائی کا حق اس پر نہیں لوگوں کا کہنا صحیح نہیں ہے اور نہ جبراً وہ نکاح میں لا سکتا ہے^(۳) فتاویٰ قاضی خاں میں ہے ولا یزوج البکر البالغة ابوہا علی کرہ منها خلافاً للشافعی و فی الثیب لا یزوج بالا جماع فقط

بالغہ نکاح کر سکتی ہے جبراً نکاح حرام اور باطل ہے

(سوال ۹۷۷) زید نے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا جو عاقلہ بالغہ حرہ عالمہ ہے اور ضروری شرائط مثل مہر وغیرہ ولی جائز والدین سے طے کئے مگر ایجاب و قبول کے وقت صرف دو گواہ موجود تھے عند الخفیہ نکاح ہو یا نہیں اگر ہو اور والدین نے اپنی ناراضی ظاہر کر کے جبراً ہندہ کا نکاح بحر سے کر دیا حالانکہ ہندہ نے نہ خلع کر لیا نہ زید نے طلاق دی بحر سے نکاح ہو یا نہیں؟

(الجواب) حرہ عاقلہ بالغہ اپنے نکاح کی خود مختار ہے اگر وہ اپنا نکاح اپنی رضامندی سے کفو میں کرے تو نکاح صحیح ہے اور کوئی ولی اس کو فسخ نہیں کر سکتا بس اس صورت میں جو نکاح باپ نے جبراً بحر سے کیا وہ باطل و حرام ہے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۱۳ ط. س. ج ۳ ص ۶۲ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۱۳ ط. س. ج ۳ ص ۶۳ ظفیر

(۳) ولا یجوز للولی اجبار البکر البالغة علی النکاح الخ لانہا حرہ فلا یكون الغیر علیہا ولاية الاجبار (ہدایہ باب الاولیاء ج

۲ ص ۲۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۳۱۳ ظفیر

البتہ اگر وہ بالغہ اپنا نکاح غیر کفو میں بدون رضامندی ولی کے کرے تو بقول مفتی بہ وہ نکاح فاسد ہے۔ قال فی الدر المختار هو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر الخ لا مکلفۃ فنفلد نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضی ولی الخ وله الاعتراض فی غیر الکفو الخ و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ لفساد الزمان الخ وفی الشامی قوله وهو المختار للفتویٰ وقال شمس الانمۃ وهذا اقرب الی الاحتیاط کذا فی تصحیح العلامة^(۱) قاسم الخ ص ۲۹۷ ج ۲ فقط

بالغہ نے کفو سے جو نکاح خود کیا درست ہے باپ نے جو زبردستی کیا وہ جائز نہیں (سوال ۹۷۸) ایک جوان لڑکی بالغہ نے اپنا نکاح اپنی قوم کے لڑکے سے خود دو گواہوں کے سامنے کرالیا کچھ عرصہ کے بعد اس کے والد کو خبر ہوئی اس نے بلا طلاق شوہر اول کے دوسرے شخص سے اس لڑکی کا نکاح کر دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں لڑکی کے باپ اور معلم نکاح خواں کے لئے کیا حکم ہے؟ (الجواب) اگر عورت اور خاوند کے علاوہ دو گواہ مسلمان اور موجود تھے اور ان کے سامنے نکاح ہوا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا دوسرا نکاح جو باپ نے کیا بدون طلاق دینے شوہر اول کے صحیح نہیں ہوا^(۲) اور باپ اور معلم جس نے باوجود علم نکاح اول کے دوسرا نکاح پڑھا گناہ گار ہوئے توبہ کریں اور نکاح اس معلم وغیرہ کا نہیں ٹوٹا۔ فقط

بالغہ نے جب وارثوں کے نکاح کو رد کر دیا تو صحیح نہیں ہوا (سوال ۹۷۹) (۱) ایک لڑکی بالغہ کا نکاح بلا رضا لڑکی کے اس کی والدہ اور دیگر وارثوں نے کر دیا جس وقت لڑکی کو خبر ملی تو وہ بہت روتی پیٹتی اپنے گھر پر آئی اور کہا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں ہے یہ نکاح ہو لیا نہیں؟

اجازت کی گواہی اگر لوگ دیں تو.....!

(سوال ۹۸۰) (۲) قاضی نکاح خواں اور دس پیس آدمی گواہی دیتے ہیں کہ لڑکی نے اور اس کے وارثوں نے اجازت دی تب نکاح پڑھا ہے لڑکی کہتی ہے کہ ہم نے اجازت نہیں دی یہ کام زبردستی ہوا ہے قاضی کے پیچھے نماز جائز ہے یا نہیں اور نکاح اس کا رہا یا نہ اور شرکاء نکاح کے لئے کیا حکم ہے؟ (الجواب) (۱) وہ نکاح باطل ہو گیا۔^(۳)

(۲) اگر لڑکی کی اجازت دینے کے دو گواہ ثقہ و معتبر موجود ہوں تو اجازت لڑکی کی ثابت ہوگی اور انکار

(۱) دیکھئے رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ و ۴۰۸ ط. س. ج ۳ ص ۵۵ ظفر

(۲) ولا یجوز للولی اجبار البکر البالغۃ علی النکاح الخ لالہا حرۃ فلا یكون للغير ولاية الاجبار (ہدایہ باب الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۳۱۴ ظفر)

(۳) لا یجوز نکاح احد علی بالغۃ صحیحۃ العقل من اب او سلطان بغير اذنہا بکرا کانت او ثیبا فان فعل ذلك فالنکاح موقوف علی اجازتہا فان اجازتہ جازوان ردہ بطل (عامہ گیری مصطفائی باب رابع فی الاولیاء ج ۲ ص ۱۳ ط ماجدیہ ج ۱ ص ۲۸۷ ظفر)

اس کا معتبر نہیں ہے نکاح ہو گیا۔ فقط

بالغہ کے ولی ماموں اور خالہ نہیں ہیں

(سوال ۹۸۱) ایک لڑکی جس کی عمر پندرہ سال ہے اور اس کی چھوٹی ہمشیرہ کی عمر سات سال ہے ان کے والدین فوت ہو چکے ہیں والدین کے قریب تر رشتہ دار نہ ہونے کی وجہ سے ماموں و خالہ لڑکیوں مذکورہ کو اپنے ہمراہ لے آئے بڑی لڑکی کی منگنی ایک شخص سے کر دی بعد میں ایک شخص مبلغ تین سو روپے دینے والا ماموں و خالہ نے پہلے منسوب شدہ شخص کو انکار کر دیا اور زیادہ رقم دینے والا شخص سے نکاح کرنا چاہا چنانچہ یہ خبر لڑکی بالغہ کو پہنچی اس نے ماموں و خالہ سے علیحدہ ہو کر پہلے شخص سے عقد شرعی کر لیا کیا لڑکی ایسا کر سکتی ہے اور چھوٹی لڑکی کے ولی ماموں و خالہ ہیں یا بڑی ہمشیرہ ولی ہے؟

(الجواب) جب کہ وہ بڑی لڑکی بالغہ ہے تو اس نے اپنی رضامندی سے جو نکاح اپنا کفو میں کیا ہے وہ صحیح ہو گیا^(۱) ماموں و خالہ کو کچھ اختیار اور ولایت اس پر نہیں ہے اور چھوٹی لڑکی کے ولی اس کی بڑی بہن ہے ماموں و خالہ اس کے بھی ولی نہیں ہیں۔^(۲) فقط

دس برس کی لڑکی جب کہے کہ حیض آتا ہے تو مانا جائے گا اس کا نکاح اس کی مرضی سے ہوگا (سوال ۹۸۲) دس برس کی لڑکی کا نکاح اس کے دادا نے کر دیا جب اس کو خبر ملی تو انکار ظاہر کیا کہ میں بالغ ہوں مجھ کو حیض آتا ہے کیا ایسے انکار سے نکاح فسخ ہو جائے گا یا نہیں اور اس کے بلوغ کو ثابت کرنے کے لئے اس کا قول معتبر ہے یا اور شہادت کی ضرورت ہے؟

(الجواب) در مختار میں ہے وادنی مدته له اثنتی عشرة سنة ولها تسع سنین الخ فان راہقا بان بلغا هذا السن فقلا بلغنا صدقا ان لم یکذبہما الظاہر الخ^(۳) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ قول لڑکی مرابقہ کا دوبارہ بلوغ معتبر ہے اگر قرائن سے اس کا کذب ظاہر نہ ہو (اور جب اس نے نکاح سے انکار کر دیا تو وہ صحیح نہیں۔

باپ بھی بالغہ لڑکی کی اجازت کے بغیر اس کا نکاح نہیں کر سکتا

(سوال ۹۸۳) ہندہ بالغہ اور مادر ہندہ یہ چاہتی ہیں کہ ہندہ کا نکاح غیر جگہ ہو اور پدر ہندہ راضی نہیں ہوتا اگر ہندہ بوجہ انزاع کے دوسری بستی میں چلی جاوے تو ایسی حالت میں ہندہ کی عدم موجودگی میں باپ اس کا نکاح

(۱) نفل نکاح حرة مکلفہ بلا ولی (عالمگیری مصطفائی باب الاولیاء ج ۲ ص ۱۳ ط.س. ج ۳ ص ۲۸۷) ظفیر

(۲) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ بلا توسط النی علی ترتیب الارث والحجب الخ فان لم یکن عصبۃ فالو لایۃ للام الخ ثم للاخت لاب الخ ثم لذوی الارحام العمات ثم الاخوال ثم الخالات (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الاولیاء ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۳۰ ط.س. ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲، ۱۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۱۵۴

(۴) یعقد نکاح الحرة العاقلة برضاءها وان لم یعقد علیہا ولی بکراً کانت اوثیاً (ہدایہ باب الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۳ ط.س. ج ۳ ص ۳۱۳) ظفیر

کر سکتا ہے اور جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) بالغہ کا نکاح خود اس کی اجازت سے ہو سکتا ہے جب کہ وہ کفو میں نکاح کرے اور اس کا باپ بلا اس کی اجازت کے اس کا نکاح نہیں کر سکتا۔^(۱) فقط

بالغ لڑکا لڑکی جو ہم کفو ہیں بغیر مرضی والدین نکاح کر سکتے ہیں؟

(سوال ۹۸۴) ایک لڑکے ۲۴ سالہ کا رشتہ ایک لڑکی ۷ سالہ سے ہوا کچھ عرصہ کے بعد بغیر مرضی لڑکے کی شادی دوسری جگہ کر دی چند وجوہات سے بوقت نکاح لڑکا انکار نہ کر سکا لیکن پہلی لڑکی سے اس کو محبت رہی اور لڑکے سے فعل ناجائز ہوا اور عشق میں کمی نہیں یہ دونوں عثمانی ہیں اگر دونوں کا خون کرویا جائے تو بے جا حرکت تو نہیں ہے اگر شادی کی جاوے تو کس کس کی منشاء ہونی چاہیے۔ فقط

(الجواب) مارڈالنا ان کو جائز نہیں اور نکاح دوسرا اس لڑکے کا لڑکی مذکورہ سے صحیح ہو سکتا ہے نکاح کرویا جاوے اور جب کہ لڑکی سترہ برس کی ہے تو وہ بالغہ ہے اس کی رضا مندی سے اس کا نکاح شوہر مذکور سے ہو سکتا ہے اور چونکہ دونوں لڑکا و لڑکی ہم قوم و ہم کفو ہیں تو اگر لڑکی کے والدین وغیرہ کی اجازت نہ ہو تب بھی نکاح ہو سکتا ہے^(۲) اور اگر والدین راضی ہوں تو بہت اچھا ہے۔ فقط

زبردستی بالغہ سے اقرار کرالیا جائے تو نکاح ہو جائے گا

(سوال ۹۸۵) اگر لڑکی بالغ ہے اور اس کی مرضی نہیں ہے اگر کسی طرح اقرار کرالیا جائے تو نکاح ہو جاوے گا یا نہیں؟

(الجواب) نکاح ہو جاتا ہے اور عورت کو اختیار منکح نہیں ہے اور شوہر کے گھرنہ جانے سے بھی نکاح نہیں ٹوٹتا قال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جد وھزلھن جد النکاح والطلاق والعنق الحدیث^(۳) او کما قال فقط

باپ کی عدم موجودگی میں نابالغہ کا نکاح اگر دوا کر دے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۸۶) ایک شخص نے اپنی پوتی نابالغہ کا نکاح اپنے بیٹے یعنی لڑکے کے باپ کی عدم موجودگی میں کر دیا ہے یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) صغیرہ کا باپ جب کہ موجود نہ ہو اتنی دور ہو کہ اس کے انتظار میں کفو مخاطب کے فوت ہونے کا خوف ہو یعنی وہ انتظار نہ کر سکتا ہو تو دوا اولی صغیرہ کا ہے اس کا کیا ہوا نکاح صحیح ہے۔^(۴) فقط

(۲۶۱) اذ حقیقة الرضا غیر مشروطۃ فی النکاح لصحته مع الاکراه والھزل (الی قولہ) لو اکرھت علی ان تزوجتہ بالف و مہر مثلھا عشر الاف زوجھا اولیاءھا مکرمین فالنکاح جائز الخ (رد المحتار ص ۳۷۳ ج ۲ کتاب النکاح ط.س.ج ۳ ص ۲۱) ظفیر (۳) والولی الا بعد التزویج بغیسة الاقرب مسافحة القصر و فی الملتقی مالم ینتظر الکفو الحاطب جوابہ (درمختار) فلو کان الغائب ابھا ولھا حد و عم فالو لا یمتہ للجد (رد المحتار باب الولی ج ۴ ص ۴۳۲ ط.س.ج ۳ ص ۸۱)

لی ابعدا نے نکاح کر دیا ولی اقرب نے انکار کر دیا پھر کچھ دنوں بعد میں
جائز دی کیا حکم ہے؟

سوال ۹۸۷) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی ماں اور حقیقی دادا کے بھائی نے لڑکی کے چچا حقیقی کی پوشیدگی
س جو شہر ہی میں تھا اور اس نکاح سے لاعلم تھا کر دیا بعد کو جب لڑکی کے چچا کو نکاح کا حال معلوم ہوا تو اس نے
منظوری کا اظہار کیا لیکن کچھ دنوں کے بعد راضی ہو گیا تو یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

الجواب) اس صورت میں جب کہ باپ دادا حقیقی موجود نہ تھا تو چچا ولی نابالغہ کا ہے والدہ اور دادا کا بھائی ولی نہیں
ہے پس جب کہ چچا نے نکاح کی خبر سن کر انکار کر دیا وہ نکاح فسخ ہو گیا بعد میں راضی ہونے سے پھر وہ فسخ شدہ نکاح
صحیح نہیں ہو گا۔^(۱) فقط

لی اقرب بہت دور ہو اور کفور شتہ کے فوت کا اندیشہ ہو تو ولی ابعدا نکاح کر سکتا ہے
سوال ۹۸۸) مسماۃ رمضان نابالغہ کا باپ مولا بخش پردیس تھا اس کی والدہ نے اس کا نکاح کر دیا تو یہ نکاح صحیح
وایا نہیں رمضان بعد بلوغ کے اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

الجواب) ولی اقرب رمضان کا اس صورت میں اس کا باپ مولا بخش ہے اور بصورت موجود نہ ہونے ولی
قرب عصبیات کی والدہ بھی ولی نکاح نابالغہ کی ہو سکتی ہے پس اگر مولا بخش بہت دور تھا اور اس سے اجازت منگانے
س کفو حاضر کے فوت ہونے کا اندیشہ تھا تو والدہ کی اجازت سے نکاح نابالغہ کا صحیح ہے اور اس حالت میں کہ نکاح
بالغہ کا باپ و دادا کے سوا کوئی دوسرا ولی کرے لڑکی کو بعد بلوغ کے فسخ نکاح کا اختیار ہوتا ہے لیکن اس فسخ کے لئے
مضاء قاضی شرعی شرط ہے جو کہ اس زمانہ میں مفقود ہے لہذا حکم کیا جاوے گا کہ والدہ کا کیا ہوا نکاح جو کہ
نیوہتہ معتبرہ والد ہوا صحیح ہے اور بلا قضاء قاضی کے وہ فسخ نہیں ہو سکتا۔^(۲) فقط

پ مفقود الخبر ہو تو چچا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں اور چچا کے اس نکاح کو باپ توڑ سکتا ہے یا نہیں
سوال ۹۸۹) اگر پدر نابالغہ مفقود الخبر باشد و برادران پدر موجود و لایت نکاح نابالغہ بآں برادران پدر ہست یا نہ؟
نکاحیچہ اوشان بہ غیوہتہ پدر کنند اگر پدرش واپس آید آل نکاح رافخ کردن می تواند یا نہ؟

الجواب) ہر گاہ پدر مفقود باشد برادران راولایت نکاح نابالغہ ہست و نکاحیچہ اوشان کردند پدر بعد واپس آمدن
رافخ نمی تواند کرد۔^(۳) فقط

(۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص
۴۳۱ ط.س.ج ۳ ص ۸۱) بخلاف مالو بلغها فردت ثم قالت رضیت لم یجز لبطلانہ بالرد (ایضاً ج ۲ ص ۴۱۲
ل.س.ج ۳ ص ۶۰) ظفیر (۲) لهما خيار الفسخ بالبلوغ او العلم بالنکاح بعده الخ بشرط القضاء للفسخ (در مختار
ط.س.ج ۳ ص ۶۹) حاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلہما الخيار بالبلوغ او العلم بہ فان
ختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج ۳ ص ۷۰) ظفیر (۳)
للولی الا بعد التزوج بغیبة الاقرب الخ ولا یبطل تزویجہ السابق بعود الاقرب لحصولہ بولایئہ تامۃ (الدر المختار علی
ہامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۴ ط.س.ج ۳ ص ۸۳) ظفیر

نابالغہ کا نکاح باپ لالچ کی وجہ سے غیر کفو میں کر دے تو جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۹۹۰) اگر باپ اپنی نابالغہ کا نکاح کسی غیر کفو سے بغیر رضامندی برادری و رشتہ داران طمع نفس کی وجہ سے کر دے تو وہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولی نابالغہ لڑکی کا اس صورت میں اس کا باپ ہے اور اگر باپ غیر کفو میں بھی اپنی لڑکی نابالغہ کا نکاح کر دیوے تو صحیح ہے لیکن یہ شرط ہے کہ باپ معروف بہ سوء الاختیار نہ ہو یعنی بدخواہی سے لڑکی کا نقصان نہ کرے۔ ہکذا فی الدر المختار^(۱) فقط

نابالغہ کا باپ دباؤ میں آکر نکاح کر دے تو یہ درست ہو گا یا نہیں؟

(سوال ۹۹۱) ایک شخص اپنے لڑکے کی رشتہ کی گفتگو ایک شخص سے کر رہا تھا اس کی زوجہ اور عزیز واقارب ناراض تھے ایک دن جنگل میں چار آدمی اکٹھے ہوئے اور لڑکے کو ساتھ لائے اور دختر والے کو بلا کر دباؤ دیکر نکاح کر لیا نکاح ہو یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ نابالغہ لڑکی کے باپ نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح کر دیا تو وہ نکاح ہو گیا اگرچہ باپ نے دوسرے لوگوں کے دباؤ سے نکاح کیا ہو پس اب وہ نکاح منسوخ نہیں ہو سکتا۔^(۲) فقط

نابالغ لڑکی کا نکاح جو ولیوں کے ذریعہ ہو اور ست ہے دوبارہ نکاح کی ضرورت نہیں

(سوال ۹۹۲) نابالغ لڑکا جسکی عمر چھ سال کی ہے اور نابالغہ لڑکی کی عمر پانچ سال کی ہے ان کا نکاح پڑھایا گیا لیکن لڑکا و لڑکی کلمہ نہیں پڑھ سکے اور لفظ ”قبول“ اچھی طرح نہیں کہہ سکتے ہیں اس صورت میں بعد بلوغ نکاح ثانی کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ وہ دونوں بچے مسلمان کی اولاد ہیں تو بوقت نکاح ان کو کلمہ پڑھانے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ ان کا ایجاب و قبول معتبر ہے بلکہ ان کے اولیاء کے ایجاب و قبول سے نکاح منعقد ہو جائے گا اور بعد بلوغ نکاح ثانی کی ضرورت نہیں ہوگی^(۳) اور اگر اس وقت دونوں کے ولیوں نے ایجاب و قبول نہیں کیا صرف بچوں سے کہلا دیا تو اب تجدید نکاح ضروری ہے فقط (جب خود ولیوں نے کہلوا تو یہ دلیل ہے کہ انہوں نے اپنی رضا کے بعد ایسا کیا۔ ان کے حکم سے کیا یا اجازت سے اور ولی کا اس قدر کہنا ایجاب و قبول میں کافی ہے اس لئے ہمارے ملک میں رواج یہ

(۱) ولزم النکاح ولو بغین فاحش او زوجها بغیر کفو ان کان الولی ایا او جد الم يعرف منها سوء الاختیار مجاناً و فسقا ان عرف لا (در مختار) و فی شرح المجمع حتی لو عرف من الاب سوء الاختیار لسفہہ او لطعمہ لا یجوز عقده اجماعاً (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۷۸ ط.س. ج ۳ ص ۶۶) ظفیر

(۲) فان زوجها الاب او الجد یعنی الصغیر والصغیرۃ فلا خيار لهما بعد بلوغهما لانهما کاملا الرانی وافر الشفقة (هدایہ کتاب النکاح باب فی الاولیاء ج ۲ ص ۲۹۶ ط.س. ج ۳ ص ۳۱۷) ظفیر

(۳) وللولی النکاح الصغیر والصغیرۃ حبراً ولو ثیباً ولزم النکاح ولو بغین فاحش (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۷ ط.س. ج ۳ ص ۶۵) ظفیر

ہے کہ بچی کے والد قاضی سے کہتے ہیں میری لڑکی کا ان کے اس لڑکے سے نکاح کر دیجئے لڑکے کا باپ بچے سے کہتا ہے بیٹا کہ میں نے قبول کیا اور وہ خود مجمع کے سامنے کہتا ہے واللہ اعلم ظفیر

نابالغہ کا نکاح بلا مرضی ولی درست نہیں ہاں بالغہ اپنی مرضی سے کر سکتی ہے

(سوال ۹۹۳) ایک لڑکی کی عمر تیرہ یا چودہ سال ہے اس کا باپ دادا تاحیات ہیں دادا و تایا نے مشورہ کر کے لڑکی کا نکاح خفیہ کر دیا اور پہلے لڑکی کے باپ نے دوسری جگہ نسبت کر دی تھی آیا بلا اجازت باپ کے یہ نکاح صحیح ہو سکتا ہے؟

(الجواب) اگر لڑکی بالغہ ہے مثلاً اس کو حیض آگیا ہے تو خود لڑکی کی اجازت و رضاء سے اس کا دادا یا تایا وغیرہ نکاح اسکا کر سکتی ہیں اور نکاح صحیح ہے اور اگر لڑکی نابالغہ ہے جیسا کہ اس کی عمر سے ظاہر ہے تو بدون اس کے باپ کی اجازت کے دادا اور تایا نکاح موجودگی باپ کے نہیں کر سکتے اور وہ نکاح باپ کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر وہ جائز رکھے تو صحیح ہو گا اور اگر انکار کرے تو باطل ہو گا^(۱) اور لڑکی کے بالغہ ہونے کی علامت اول تو حیض وغیرہ علامات کا ظاہر ہونا ہے اگر کوئی ایسا علامت موجود نہ ہو تو پندرہ برس کی عمر میں بالغہ شمار ہوتی ہے۔ فقط

تایا زاد بھائی ولی ہے اس کے رہتے ہوئے نانی ولی نہیں

(سوال ۹۹۴) کیا نابالغان کی نانی جو نہ صرف نانی بلکہ وصی اور قائم مقام وصی نابالغان کے پدر متوفی کی ہے یعنی وصیت کر مرا تھا کہ نانی نابالغان کی پرورش کرے گی اور کہا تھا کہ ان کی ولی بعد مرنے میرے کے تم ولی ہو اس صورت میں ایسی نانی جو بمنزلہ قائم مقام کی ہے اس کے مقابلہ میں نابالغان کے تایا زاد بھائی کو نابالغان کے ولی ہونے میں ترجیح ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں تایا زاد برادر ولی نابالغان کا ہے نانی ولی نہیں ہے اگرچہ وہ وصی ہو۔^(۲) فقط

لڑکی کا باپ ایک شخص سے نکاح پسند نہیں کرتا باپ کی ماں اصرار کرتی ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۹۹۵) زید کی ماں زید کی لڑکی کا نکاح خالد کے ساتھ کرنا چاہتی ہے جس کو زید قرین مصلحت نہیں سمجھتا اگر زید اپنی ماں کے کہنے پر عمل نہ کرے تو گناہ گار ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں ولی نکاح دختر کا زید ہے شریعت میں زید کو ولایت نکاح دختر خود حاصل ہے پس اگر زید اپنی دختر کا نکاح خالد سے کرنے میں مصلحت نہیں سمجھتا اور دختر کے حق میں یہ امر اس کو بہتر معلوم نہیں

(۱) فلو زوج الابد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ (درمختار ط.س.ج ۳ ص ۸۱) فلا یكون سكونها اجازة لنکاح الابد وان كان حاضرا فی مجلس العقد مالم یرض صریحا او دلالة (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ و ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س.ج ۳ ص ۸۱) ظفیر

(۲) الولی فی النکاح لا المال العصبہ بنفسه علی ترتیب الارث والحجب (درمختار) ثم یقدم الاب ثم ابوہ ثم الاخ الشقیق ثم الاب الخ ثم ابن الاخ الشقیق ثم الاب ثم العم الشقیق ثم الاب ثم ابنہ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۲۸ ط.س.ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

ہوتا تو مصلحت دختر کو مقدم سمجھیں اور نکاح نہ کریں اور اپنی والدہ کی رائے کے خلاف کرنے میں اس پر اس وجہ سے کچھ مواخذہ نہ ہو گا اور زید اس وجہ سے اپنی والدہ کا نافرمان نہ ہو گا۔ فقط

منگنی کے بعد لڑکی بالغ ہوئی اور وہاں شادی سے انکار کرتی ہے کیا حکم ہے
(سوال ۹۹۶) ایک شخص نے اپنی دختر کی منگنی اور وعدہ دوسرے شخص سے کیا تھا اب لڑکی جوان ہو کر اس وعدہ اور منگنی کو نا منظور کرتی ہے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) لڑکی کے جوان اور بالغ ہونے پر بدون رضامندی لڑکی کے اس کا نکاح جائز نہ ہو گا پس جب کہ لڑکی اس شخص سے نکاح ہونے پر راضی نہیں ہے جس سے اس کے باپ نے وعدہ کیا تھا اور منگنی کی تھی تو باپ کو چاہیے کہ وہاں نکاح نہ کرے اور اگر وہ بلا رضامندی لڑکی کے ایسا کرے گا تو وہ نکاح نہ ہو گا۔^(۱) فقط

باپ نابالغہ کا نکاح جہاں بھی کر دے صحیح ہے

(سوال ۹۹۷) زید نے اپنی عورت کو طلاق دے دی اس سے ایک چھوٹی لڑکی تھی زید کو چونکہ اپنی بیوی اور لڑکی سے ایک گونہ عداوت ہے اس نے فوراً لڑکی کی شادی لڑکی کی غیبت میں خفیہ طور پر کر دی ایسی صورت میں زید اپنی لڑکی کا نکاح بغیر رضا والدہ کے کر سکتا ہے اور وہ نکاح صحیح ہے جب کہ زید کی نیت بد ہو اور طمع نفسانی سے روپیہ وغیرہ بھی لے لیا ہو تو زید لڑکی کا ولی رہ سکتا ہے اور اس کا کیا ہوا نکاح جائز ہے کیا زید لڑکی کا نکاح ایسی جگہ کر سکتا ہے جہاں لڑکی کا دینی و دنیاوی نقصان متصور ہو اور وہ نکاح باقی رہ سکتا ہے؟

(الجواب) جب کہ وہ لڑکی نابالغہ ہے تو ولایت نکاح نابالغہ کی اس صورت میں اس کے باپ کو ہے باپ بدون رضامندی والدہ وغیرہ کے نابالغہ کا نکاح کر سکتا ہے اور وہ نکاح صحیح ہو جاوے گا اور نیت کا حال چوں کہ معلوم نہیں ہو سکتا اس لئے اس پر مدار ولایت و عدم ولایت کا نہیں ہو سکتا شریعت میں باپ لڑکی کا خیر خواہ ہی سمجھا جاتا ہے اس لئے فقہاء نے لکھا ہے کہ اگر باپ اپنی نابالغہ دختر کا نکاح غیر کفو میں بھی کر دے اور مہر مثل سے مہر میں کمی کر دے تو پھر بھی نکاح صحیح ہے۔^(۲) فقط

ماں یا بھائی غیر کفو میں نکاح کر دے تو یہ جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۹۹۸) ایک لڑکی کا نکاح اس کی والدہ اور بھائیوں نے غیر کفو میں کر دیا اگر باپ دادا کے سوا کوئی لڑکی کا

(۱) ولا تجبر البالغة البکر علی النکاح لا تقطاع الولاية بالبلوغ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۱۰۴ ط. س. ج ۳ ص ۵۸) ظفیر

(۲) وللولی النکاح الصغیر والصغیرة جبراً ولو ثیباً ولزم النکاح ولو بغین فاحش بنقص مہر و زیادة مہرہ او زوجہا بغیر کفو ان کان الولی الخ ابا او جد او لم یعرف منہما سوء الاختیار مجانۃ و فسقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۱۰۷ ط. س. ج ۳ ص ۶۶) ظفیر

نکاح غیر کفو میں کر دے تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے وان كان المزوج غير هما ای غیر الاب او ایہ ولو الام او القاضی او وکیل الاب الخ لا یصح النکاح من غیر کفو، او بغین فاحش اصلاً^(۱) الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ بھائیوں اور والدہ نے جو نکاح اس لڑکی کا غیر کفو میں کیا وہ صحیح نہیں ہوا فقط۔

ولی چچا زاد بھائی اگر اپنے ساتھ نکاح کر لے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۹۹) ایک نابالغ لڑکی جس کے والدین اور کوئی وارث اس کے چچا کے پسر کے سوا نہیں جس نے اس کو پرورش کیا ہے لڑکی کی نابالغی کی حالت میں اس چچا کے بیٹے نے اپنی ولایت سے اس لڑکی کے ساتھ اپنا نکاح کیا ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ ولی اقرب اس نابالغ کا وہی چچا کا بیٹا ہے تو اپنے سے نکاح کر لینا اس کا صحیح ہے کذا فی کتب الفقہ^(۲) (ولا بن العم ان یزوج بنت عمه الصغیرة من نفسه فیکون اصیلاً من جانب ولیا من اخر) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النکاح ج ۲ ص ۴۹۴ (ظفر

نابالغ نکاح کا ولی نہیں ہو سکتا اس کا کیا ہو انکاح درست نہیں

(سوال ۱۰۰۰) ایک یتیم نابالغ لڑکی کے دو چچا حقیقی سفر میں تھے اس کے تیسرے چچا مرحوم کے لڑکے نابالغ نے اپنی چچا زاد بہن کا نکاح غیر خاندان میں کر دیا نکاح سے پہلے جب ان کو خبر ہوئی تھی تو بذریعہ خط کے انکار کر چکے تھے اور اب بھی اس نکاح کو منظور نہیں کرتے آیا نابالغ موجودگی چچا کے ولی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغ کسی حال میں ولی نہیں ہو سکتا لہذا نکاح مذکورہ صحیح نہیں ہوا^(۳) ولی اس نابالغ کا اس صورت میں اس کا ہر ایک چچا ہے موجودگی چچا کے چچا کا بیٹا ولی نہیں ہے۔ فقط

بھائی ولی ہے اس کی اجازت کے بغیر چچا ولی نہیں ہو سکتا

(سوال ۱۰۰۱) زید نے اپنے حقیقی چچا کو اپنی دو ہمشیرگان کے نکاح کی اجازت دی چچا نے ان کے نکاح کے بعد دوسری دو ہمشیرگان زید کا نکاح بلا اجازت زید کے اپنے لڑکوں سے کر لیا تو ان دونوں کا نکاح درست ہوا کہ نہیں؟

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب اولی ج ۲ ص ۴۱۹ ط.س. ج ۳ ص ۶۷ ظفر

(۲) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنونۃ علی ابیہا لا نہ یحجبه حجب نقصان (در مختار) ثم یقدم الاب ثم ابوہ ثم الاخ ثم العم الشقیق ثم ابنہ الخ کل هؤلاء لهم اجار الصغیرین (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۸ ط.س. ج ۳ ص ۷۶ ظفر

(۳) بشرط حرۃ وتکلیف (در مختار) واحترز بالحرۃ عن العبد الخ وبالتکلیف عن الصغیر الخ علل الزیلعی عدم الولاية لمن ذکر بانہم ولا ولاية لهم علیانفسہم فاو لی ان لا یكون لهم ولاية علی غیرہم لان الولاية علی الغیر فرع الولاية علی النفس (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۸ ط.س. ج ۳ ص ۷۷ ظفر

(الجواب) نکاح ہر دو ہمیشہ اخیرہ زید کا زید کی اجازت و رضا پر موقوف ہے اگر زید ان کے نکاح کو جائز رکھے گا تو نکاح صحیح ہو گا اور اگر انکار کر دے گا تو باطل ہو جاوے گا۔^(۱) فقط

عصبات نہ ہوں تو ولایت نکاح ماں کو ہے

(سوال ۱۰۰۲) ایک شخص نے ربیبہ نابالغہ کا نکاح ولایت خود کسی سے کر دیا ماں اس لڑکی کی اس نکاح کو فسخ کرنا چاہتی ہے اس کا دعویٰ شریعاً قابل قبول ہے یا نہیں؟

(الجواب) عصبات کے بعد ولایت نکاح نابالغہ کی ماں کو ہے^(۲) پس اگر شوہر والدہ نے بلا اجازت والدہ کے نابالغہ کا نکاح کر دیا تو وہ نکاح والدہ کی اجازت پر موقوف تھا اگر اس نے انکار کر دیا تو نکاح مذکور فسخ ہو گیا۔^(۳) فقط

چچیرا دایا اس کی اولاد ولی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۰۳) چچیرا دایا اس کی اولاد ولی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ ان سے اقرب عصبہ نہ ہو تو وہ ولی ہو سکتے ہیں۔^(۴) فقط

پرورش سے حق ولایت حاصل نہیں ہو تا باپ ولی ہے پھوپھا پھوپھی نہیں ہیں

(سوال ۱۰۰۴) ایک شخص کی عورت انتقال کر گئی ڈھائی برس کی لڑکی چھوڑی اس لڑکی کو اس شخص کی بہن لے گئی اور پرورش کی جب لڑکی کی عمر ساڑھے گیارہ برس کی ہو گئی تب بلا اجازت لڑکی کے باپ کے لڑکی کی پھوپھی اور پھوپھا نے اس کا نکاح کر دیا باپ اور بھائی کی وہاں مرضی نکاح کرنے کی نہیں ہے؟

(الجواب) پھوپھی اور پھوپھا کو اختیار اس نابالغہ کے نکاح کا نہیں ہے پس جو نکاح انہوں نے کیا وہ باپ کی اجازت پر موقوف ہے اگر باپ اجازت دے گا تو نکاح صحیح ہو گا اور اگر باپ انکار کر دے گا تو نکاح باطل ہو جائے گا اور باپ کی موجودگی میں بھائی کو بھی اختیار نکاح کا نہیں ہے۔^(۵) فقط

- (۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (درمختار) فلا یکون سکوتہ اجازۃ لنکاح الا بعد وان کان حاضراً فی مجلس العقد مالم یرض صریحاً او دلالة (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س.ج ۳ ص ۸۱)
- (۲) فان لم یکن عصبة فالولاية للام (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹ ط.س.ج ۳ ص ۷۷)
- (۳) و نکاح عبد وامة بغير اذن السيد موقوف علی الاجازۃ کنکاح الفضولی سیجی فی البیوع توقف عقودہ کلہا ان لہا مجیز حالۃ العقد والابطال (درمختار) الفضولی من یتصرف بغيره بغير ولاية ولا وكالة او لنفسه و لیس اھلاً (رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۹ ط.س.ج ۳ ص ۹۷ ظفیر)
- (۴) الولی فی النکاح العصبة بنفسه علی ترتیب الارث والحجب الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س.ج ۳ ص ۷۶ ظفیر)
- (۵) الولی فی النکاح العصبة بنفسه الخ علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنونة علی ابیہا (درمختار) ثم یقدم الاب ثم ابوہ الخ فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س.ج ۳ ص ۷۶ و ۸۱ ظفیر)

موں کو عصبات و ذوی الفروض کے بعد ولایت حاصل ہوتی ہے

سوال ۱۰۰۵) ایک نابالغ لڑکے و لڑکی کا نکاح لڑکی کے ماموں کی ولایت سے ہوا اور ایجاب و قبول کرایا جائز وایا نہیں؟

الجواب) نابالغوں کا نکاح اگر ان کا ولی شرعی جس کو ولایت نکاح حاصل ہے کرے تو وہ نکاح صحیح ہو جاتا ہے ر اگر نابالغوں کی زبان سے ہی ولی ایجاب و قبول کرادے اور ولی اس نکاح کو جائز رکھے تو وہ نکاح بھی صحیح ہے لیکن صحیح ہو کہ ماموں حقیقی کی ولایت عصبات اور ذوی الفروض کی ولایت سے مؤخر ہے جس کی تفصیل کتب فقہ میں ہے۔^(۱) فقط

پ کے مرنے کے بعد نکاح کے باب میں اس کی وصیت کا اعتبار نہیں

سوال ۱۰۰۶) ایک شخص نے وصیت کی کہ میری لڑکی کا ناطہ میری برادری میں نہ کیا جاوے باہر غیر قوم ں کر دیا جاوے اب اس لڑکی کا وارث اس کا چچا ہے اس کو اس لڑکی کا ناطہ کہاں کرنا چاہیے؟
الجواب) اس وصیت کا اعتبار نہیں ہے اولیاء کو اختیار ہے کہ ہم قوم میں جہاں بہتر سمجھیں نکاح کر دیں متوفی کا وصیت کا بالکل خیال نہ کیا جاوے کیوں کہ یہ وصیت غیر معتبر ہے۔^(۲) فقط

پ نہیں تو داد اولیٰ ہے پھر اور عصبہ عصبہ کے بعد ماں

سوال ۱۰۰۷) رحیم اللہ نے اپنی بھانج بیوہ سے نکاح کیا اور اس عورت کے پہلے خاوند سے ایک لڑکی نابالغہ ہے لڑکی کی والدہ نے اجازت نکاح کی دی لڑکی کے دادا نے ولی بننے سے انکار کر دیا اس صورت میں والدہ کا کیا ہوا نکاح صحیح ہے یا نہیں؟

الجواب) اس صورت میں اگر لڑکی نابالغہ ہے تو ولی اس کے نکاح کا اس کا دادا ہے اگر دادا کفو میں نکاح کرنے سے کار کرے اور مانع ہو اور کوئی دوسرا عصبہ بھی موجود نہ ہو تو ماں کو اختیار اور ولایت نکاح نابالغہ کی ہے^(۳) اس کا کیا و انکاح درست ہے اگر دادا مانع نکاح سے نہیں ہے تو بدون دادا کے اجازت کے وہ نکاح صحیح نہیں ہوگا اور اگر لڑکی غہ ہے تو خود لڑکی کی اجازت سے اس کا نکاح صحیح ہے۔ فقط

نکاح میں ولی شرط ہے یا نہیں؟

سوال ۱۰۰۸) (۱) نکاح میں ولی شرط ہے یا نہیں؟

(۱) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ الخ ثم لذوی الارحام العمدات ثم الانحوال ثم الخالات ثم بنات الاعمام الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۰ ط.س. ج ۳ ص ۷۶ ظفیر

(۲) لیس للوصی من حیث هو وصی ان یزوج الیتیم مطلقاً وان اوصی الیہ الاب بذلك علی المذہب (الدر المختار لمی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۱ ط.س. ج ۳ ص ۷۹ ظفیر

(۳) ثم یقدم الاب ثم ابوہ ثم الاخ الشقیق الخ فان لم یکن عصبۃ فالو لایۃ للام (الدر المختار علی هامش رد المحتار ب الولی ج ۲ ص ۴۱۸ ط.س. ج ۳ ص ۷۶ ظفیر

ہبہ کا حکم صرف نبی کے لئے ہے یا کسی اور کے لئے بھی؟

(۲) اگر کوئی عورت اپنا نفس نبی کے لئے ہبہ کرے، بے مہر و بے نکاح تو آپ عورت پر تصرف کر سکتے ہیں یا نہیں؟ یہ حکم صرف نبی کے لئے ہے یا امت کے لئے بھی؟
(الجواب) (۱) نابالغہ کے لئے ولی شرط ہے اور بالغہ کے لئے ولی ہونا سنت اور مستحب ہے^(۱) اور لانکاح الا بولی اس صورت میں محمول ہے کمال نکاح پر۔
(۲) یہ حکم خاص ہے آنحضرت ﷺ کے لئے۔

چچا بھائی کے رہتے ہوئے باپ کا چچا زاد بھائی ولی نہیں ہو سکتا
(سوال ۱۰۰۹) نابالغان کے حقیقی تایا کے پسر بھر ۲۳ سال کے مقابلہ میں نابالغان کے ولی ہونے میں ان کے چچا بھید یعنی ان کے باپ کا چچا زاد بھائی ترجیح دیا جاسکتا ہے یا نہیں؟
(الجواب) نابالغان کا ولی اس صورت میں تایا کا پسر ہے باپ کا چچا زاد بھائی ولی نہیں ہے۔^(۲) فقط

وکیل نے لڑکی سے اجازت نہیں لی اور نکاح کر دیا کیا حکم ہے
(سوال ۱۰۱۰) اگر ہندہ نابالغہ کے پدر نے زید کو وکیل بنایا اور زید نے بلا اجازت ہندہ کے نکاح اس کا پڑھایا بعد میں ہندہ کو جس وقت اطلاع نکاح ہوئی اس نے سکوت کیا تو یہ سکوت اس کا موجب صحت نکاح ہے یا نہیں؟ اور یہ سکوت اجازت ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر ہندہ بالغہ کے پدر نے زید کو وکیل بنایا اور زید نے بلا اجازت دیئے ہندہ کے نکاح اس کا پڑھ دیا بعد میں ہندہ کو جس وقت اطلاع نکاح کی ہوئی اس نے سکوت کیا تو یہ سکوت اس کا موجب صحت نکاح ہے اور سکوت اس کا اجازت ہے۔ زوجہا ولیہا واخبرها رسولہ او فضولی عدل فسکت عن ردہ مختارۃ او ضحکت غیر مستہزئۃ او تبسمت او بکت بلا صوت الی قوله فهو اذن (در مختار علی ہوامشر الشامی) ^(۳) فقط

چچا ماموں ماں موجود ہیں چچا شریعت عقار سے انکار کرتا ہے کیا کیا جائے؟
(سوال ۱۰۱۱) ایک لڑکی بارہ تیرہ سال کی ہے اس کا باپ انتقال کر گیا لڑکی کا ماموں اور چچا اور ماں موجود ہے لیکن

(۱) وہی ہنا نو عان ولایۃ نذب علی المکلّفۃ الی البالغۃ العاقلۃ ولو بکرا و ولایۃ اجبار علی الصغیرۃ ولو ثبیا وہی ای الولی شرط صحۃ نکاح صغیر و مجنون و رفیق لا مکلّفۃ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ط.س.ج ۳ ص ۵۵) (۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ ط.س.ج ۳ ص ۵۹
(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س.ج ۳ ص ۸۲ ظفیر

پچاس کے عقد میں شریک ہونے سے انکار کرتا ہے اس حالت میں کس کی ولایت سے نکاح ہو سکتا ہے؟
 (الجواب) اگر پچاکفو میں مہر مثل کے ساتھ نکاح کرنے سے انکار کرتا ہے اور کوئی دوسرا ولی عصبہ بھی موجود نہ ہو تو والدہ کو ولایت نکاح بالغہ کی حاصل ہے در مختار میں ہے ویشبث للابعد الخ التزویج بعض الایقاب ای بامتناعہ عن التزویج اجماعاً^(۱) الخ در مختار فقط

نابالغہ کے نکاح کا اختیار باپ کو ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۱۲) پدر را اختیار نکاح دختر نابالغہ خود ہست یا نہ؟ و نکاح حضرت صدیقہؓ عمر چند سال شدہ؟
 (الجواب) پدر را اختیار نکاح دختر نابالغہ خود ہست و نکاح حضرت صدیقہؓ عمر ہفت سال شدہ است کذا فی حدیث رواہ مسلم (عن عروۃ عن عائشہؓ قالت ان النبی ﷺ تزوجها وھی بنت سبع سنین و زفت الیہ وھی بنت تسع سنین الحدیث مسلم جلد اول ص ۴۵۶) فقط

ولی عصبہ چچیرے چچا کی رضا کے خلاف ماں نے نابالغہ کا نکاح کیا درست ہے یا نہیں؟
 (سوال ۱۰۱۳) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کی والدہ نے بموجودگی اس کے چچیرے چچا اور نابالغ بھائی کے اور بدون رضامندی ان دونوں کے کر دیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور دوسرا نکاح لڑکی کا درست ہے یا نہیں؟
 (الجواب) اس صورت میں نابالغہ کے نکاح کا ولی رشتہ کا چچا ہے بھائی بسبب نابالغ ہونے کے ولی نہیں ہے پس بدون رضامندی چچیرے چچا کے نکاح نابالغہ کا نہیں ہوا اگر اس نے ماں کے نکاح کئے ہوئے کو باطل کر دیا تھا اور انکار کر دیا تھا تو دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست ہے۔^(۲) فقط

بلا اجازت جو نکاح ہو اوہ موقوف ہے

(سوال ۱۰۱۴) زید کا سوتیل لڑکا اپنے نکاح کے موقع پر راضی نہیں ہے باہر کسی شہر میں نوکری پر ہے زید چالیس پچاس آدمیوں کا جرگہ لیکر بحر کے گھر جاتا ہے تاکہ اپنے سوتیلے بیٹے کا عقد بحر کی لڑکی سے کرے حسب معمول نکاح پڑھا گیا اور زید نے اپنے سوتیلے بیٹے کی طرف سے جو حاضر نہیں تھا قبول کیا لیکن جب لڑکی کی رضامندی حاصل کرنے کی نوبت آئی تو بحر نے یہ کہہ دیا کہ لڑکی نابالغہ ہے اس پر لڑکی سے اجازت حاصل نہیں کی گئی حالانکہ لڑکی اس وقت عاقلہ بالغہ تھی ایسی صورت میں نکاح ہو لیا نہیں؟

(الجواب) لڑکے کو جس وقت یہ اطلاع اور خبر پہنچے گی کہ میرے سوتیلے باپ نے میرا نکاح فلاں لڑکی سے کر دیا ہے تو اگر اس وقت وہ نکاح مذکور کو جائز رکھے بشرطیکہ وہ لڑکا بالغ ہو تو وہ نکاح صحیح ہو جاوے گا کما ہو حکم نکاح

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۸۲ ظفیر

(۲) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲

ص ۴۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر

الفصولی۔ اس طرح لڑکی کو اگر چہ وہ بالغہ ہے اور (قبل نکاح اس سے اجازت نہ لی گئی) جس وقت خبر نکاح کی پہنچے گی کہ میرے باپ نے میرا نکاح فلاں لڑکے سے کر دیا ہے اور وہ سکوت کرے گی تو نکاح ہو جاوے گا الغرض نکاح مذکور موقوف ہے لڑکے اور لڑکی کی اجازت پر، مگر لڑکی کا سکوت بھی اس صورت میں اجازت شمار ہوتا ہے جیسا کہ درمختار میں ہے اور زوجها ولیها واخبرها رسولہ، او فضولی عدل فسکت عن ردہ مختارۃ الخ فہو اذن الخ^(۱) فقط

رضامندی سے جو نکاح ہو اور ست ہے بعد کا انکار معتبر نہیں

(سوال ۱۰۱۵) تین گواہوں نے جو ان بیوہ عورت کی رضامندی حاصل کر کے نکاح خواں سے کہا کہ وہ عورت یہ اقرار کرتی ہے کہ بعوض دو سو روپیہ مہر کے میرا نکاح کر دو اس پر نکاح خواں نے نکاح کر دیا شرعیہ نکاح ہوا یا نہیں دو گھنٹہ بعد آپس کی رضامندی سے عورت انکار کرتی ہے؟
(الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا کذا فی الدر المختار فقط (بعد کا انکار قابل اعتبار نہیں جب کہ گواہ موجود ہیں ظفیر)

کتنی عمر میں عورت خود مختار ہوتی ہے

(سوال ۱۰۱۶) (۱) عورت کس عمر کو پہنچ کر اپنے نفس کا اختیار رکھتی ہے (۲) عورت کے بالغ ہونے کی کوئی عمر مقرر ہے یا ایک بار حیض آنا بلوغ کے لئے کافی ہے۔
(الجواب) (۱) پندرہ برس کی عمر جس وقت پوری ہو جائے اس وقت عورت بالغہ شرعیہ شمار ہوتی ہے اور اگر اس سے پہلے حیض آجاوے تو اسی وقت بالغہ ہو جاوے گی۔^(۲)
(۲) غرض یہ ہے کہ اگر حیض وغیرہ کوئی علامت بلوغ پائی جاوے تو اس وقت بالغہ ہو جاوے گی اور اگر حیض وغیرہ نہ آوے تو پندرہ برس پورے ہونے پر بالغہ شمار ہوتی ہے۔ کذا فی الدر المختار^(۳) فقط

بالغ کی شادی اس کی خواہش کے مطابق ہونی چاہیے
والدین کی مرضی کے خلاف کرنے میں کوئی گناہ نہیں

(سوال ۱۰۱۷) والدین لڑکے بالغ کی شادی کرنا چاہتے ہیں مگر جہاں والدین شادی کرتے ہیں لڑکا اس کے خلاف دوسری جگہ خواہش مند ہے والدین کو وہاں کرنا چاہیے یا نہیں اگر لڑکا والدین کے خلاف شادی کرے گا تو گناہ گار ہے یا نہیں؟

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ و ج ۲ ص ۴۱۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۹ ظفیر
(۲) بلوغ الغلام بالا حتلام الخ والجاریۃ بالا حتلام والحیض الخ فان لم يوجد فیہما شیء فحتى يتم لكل منہما خمس عشرة سنۃ بہ یفتی (الدر المختار ج ۲ ص ۱۹۹ کتاب الحجر ط. س. ج ۳ ص ۱۵۳) ظفیر
(۳) ایضاً ظفیر

(الجواب) جہاں لڑکا خواہش مند ہے والدین کو وہاں ہی نکاح کرنا چاہیے کیوں کہ ایسا نہ ہو کہ خلاف کرنے میں زوجین میں موافقت نہ ہو اور لڑکے کو حتیٰ الوسع والدین کی اطاعت کرنی چاہیے لیکن اپنی خواہش اور رضا کی موافق خلاف والدین کی مرضی کے اگر نکاح کرے گا تو گناہ گار نہیں ہے^(۱) بعد نکاح کے والدین کو جس طرح ہو راضی کر لیوے۔ فقط

بالغہ خود مختار ہے یوں ضابطہ کا ولی باپ ہے نانائاماموں نہیں

(سوال ۱۰۱۸) ایک لڑکی کو اس کے باپ نے لڑکی کے نانائاماموں کو دے دیا تھا کہ تم اس کی پرورش کرو اور تم ہی اس کی شادی بیاہ کرنا اب وہ لڑکی جوان ہو گئی ہے اب نکاح میں جھگڑا پیش آرہا ہے نانائاماموں تو چاہتے ہیں کہ اور جگہ کریں اور باپ چاہتا ہے کہ کہیں اور کرے اب یہ فرمائیے کہ ولی کون ہے اور کون نکاح کر سکتا ہے؟

(الجواب) ولی اس لڑکی کا اس کا باپ ہے مگر جب کہ لڑکی بالغہ ہے تو بلا اجازت اس کے اس کا باپ بھی نکاح نہیں کر سکتا لیکن چوں کہ باپ ولی شرعی ہے^(۲) اس وجہ سے اس کی اجازت لینے پر لڑکی کا چپ رہنا رضا اور اجازت سمجھی جاوے گی مخالف نانائاماموں کے کہ اگر یہ اجازت لڑکی سے نکاح کی لیویں تو جب تک لڑکی صراحتاً زبان سے اجازت نہ دے نکاح نہ ہوگا۔^(۳) فقط

ولی بعد نے نکاح کیا اور ولی اقرب نے رد کر دیا تو نکاح نہیں ہوا

(سوال ۱۰۱۹) ایک عورت حنفیہ جس کی عمر بیس سال کی ہے اس کا نکاح اول بحالت نابالغی عمر تقریباً آٹھ سال میں بولایت پھوپھی و دیگر رشتہ داران باجبر و اکراہ ہوا تھا چونکہ اس کے والدین بھی اس نکاح سے ناراض اور علیحدہ تھے اس وقت تک وہ عورت خاوند اول کے گھر آباد نہیں ہوئی تھی اور نہ اس سے خلوت کی بدستور اول نکاح سے ناراض ہے مگر اب اس کے والدین فوت ہو چکے ہیں اور وہ اب نکاح ثانی کی خواہش مند ہے تو کیا شرعاً وہ نکاح اول کو فسخ سمجھ کر اپنا نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) باپ دادا کی موجودگی میں دور کے رشتہ داروں پھوپھی وغیرہ کو اختیار نابالغہ کے نکاح کا نہیں ہے اگر پھوپھی وغیرہ نے نکاح کر دیا تو باپ دادا وغیرہ ولی اقرب کی رضا و اجازت پر موقوف رہتا ہے اگر ولی اقرب

(۱) فانکحوا ما طاب لکم من النساء (النساء)

(۲) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ بلا توسط انی علی ترتیب الارث فحجب (درمختار) وابن الابن کالابن ثم یقدم الاب ثم ابو الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۸ ط.س.ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

(۳) فنقل نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضا ولی الخ فان استاذنہا هو ای الولی وهو السنۃ او وکیلہ او رسولہ او زوجہا ولیہا واخبرہا رسولہ او فضولی عدل فسکت عن ردہ مختارۃ الخ فهو اذن الخ فان استاذنہا غیر الاقرب کا جنبی او ولی بعید فلا عبرۃ لسکونہا بل لا بد من القول کالثیب البالغۃ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ط.س.ج ۳ ص ۵۵) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ الخ علی ترتیب الارث والحجب (ایضاً ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س.ج ۳ ص ۷۶) ظفیر

راضی ہو تو نکاح قائم رہے گا ورنہ باطل ہو جاوے گا پس اگر باپ وغیرہ نے اپنی حیات میں اس نکاح کو فسخ کر دیا تھا^(۱) تو اس لڑکی کو دوسرا نکاح کرنا بلا طلاق شوہر درست ہے اور اگر فسخ نہ کیا تھا اور بعد بلوغ لڑکی اس نکاح سے راضی نہ ہوئی تب بھی وہ نکاح فسخ ہو گیا دوسرا نکاح لڑکی کو کرنا درست ہے۔ فقط

بالغہ نے ابن فلاں سے اجازت دی بعد میں معلوم ہوا وہ فلاں کا لڑکا نہیں ہے کیا حکم ہے؟
(سوال ۱۰۱۰) زید نے اپنی لڑکی ہندہ سے اجازت لیکر عمر کے لڑکے کے بحر سے عقد کر دیا بعد کو معلوم ہوا کہ بحر عمر کا لڑکا نہیں ہے کسی غیر ذات کا ہے جو عمر کی منکوحہ لے کر آئی تھی اب ہندہ بحر کے گھر جانے سے انکاری ہے کہتی ہے کہ مجھے دھوکہ دیا گیا میں نے عمر کے حقیقی لڑکے سے نکاح کی اجازت دی ہے اس صورت میں نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر ہندہ سے یہ کہہ کر اجازت لی تھی کہ میں تیرا نکاح بحر بن عمر سے کرتا ہوں اور اس پر اس نے اجازت دی یا سکوت کیا اور درحقیقت بحر بیٹا عمر کا نہیں ہے تو بحر سے جو نکاح باپ نے کیا وہ ہندہ کی اجازت پر موقوف رہا اگر بعد اطلاع کے ہندہ نے سکوت کیا تو نکاح منعقد ہو گیا اور اگر رد کر دیا تو باطل ہو گیا۔^(۲) فقط

ولی پر ضروری نہیں کہ وہ دوسرے کی بات مانے

(سوال ۱۰۲۱) زید کی برادری نے زید کے نام اقرار نامہ لکھ دیا ہے کہ یہ برادری کے سرچنگ اور قاضی ہیں بغیر ان کی رضامندی کے دوسرا نکاح نہیں پڑھا جاسکتا مگر بحر لڑکی کا ولی ہو کر زید کو نکاح نہیں پڑھانے دیتا بحر کی اس حرکت سے برادری میں تفرقہ اور فساد ہوتا ہے شرعاً اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) بحر جس لڑکی کا ولی ہے وہ اس کا نکاح خود کر سکتا ہے کسی نکاح خواں کو اس کی ضرورت نہیں ہے، لیکن تفرقہ ڈالنا بھی برادری میں اچھا نہیں ہے بحر کو ایسی بات نہ کرنی چاہیے جس سے تفرقہ برادری میں لازم آوے فقط (مگر زید کو بھی لازم ہے کہ ولی کی بات مانے اس کے اختیار میں خواہ مخواہ دخل نہ دے ظفیر)

صورت مسئلہ میں بھائی کی نا منظوری سے نابالغہ کا نکاح باطل ہو جائے گا

(سوال ۱۰۲۲) زید نے ایک بیوی سلیمہ ایک لڑکی عقیلہ نابالغہ کا ایک لڑکا فہیم بالغ چھوڑا سلیمہ نے عقیلہ کا نکاح بلا مشورہ فہیم کے اس کی عدم موجودگی میں کر دیا اغواء۔ اور حال یہ ہے کہ وہ مفاد و مضار سے واقف نہ تھی اب فہیم کہتا ہے کہ فسخ نکاح میں میں مختار ہوں اور اب سلیمہ بھی مضرات سے فہیم سے متفق ہے کیا فہیم فسخ نکاح کا مختار ہے؟

(۱) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرباً توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲) ط.س.ج ۳ ص ۸۱ ظفیر (۲) بخلاف مالو باشر العقد من غیرہ من اصیل او ولی او وکیل او فضولی اخر فانه يتوقف اتفاقاً (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۲ ط.س.ج ۳ ص ۶۰) ظفیر

(الجواب) ولی عقیلہ نابالغہ کے نکاح کا اس صورت میں منہج ہے ^(۱) اور اگر منہج موجود نہ ہو کہیں دور ہو اور کوئی عصبہ دوسرا بھی موجود نہ ہو تو ولی نکاح کی ماں ہے ^(۲) پس اگر منہج نے باوجود موجود ہونے اپنی ماں کے کئے ہوئے نکاح کو جائز نہیں کہا تو وہ نکاح جو کہ منہج کی رضاء پر موقوف تھا باطل و فسخ ہو گیا ^(۳) اور اگر منہج دور تھا اور ماں نے اپنی ولایت سے نکاح کر دیا تو وہ صحیح ہے اور منہج کو فسخ نکاح کا اختیار نہیں ثم يقدم الاب ثم ابوہ ثم الاخ الشقيق الخ فان لم يكن عصبه فالولاية للام (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۱۸۴) فقط

دو برابر کے ولیوں میں جس نے پہلے نکاح کر دیا وہ جائز ہے اور دوسرا باطل (سوال ۱۰۲۳) مسماۃ نعمت جس کی عمر ۱۳ سال ۷ ماہ کی تھی اس کے برادر چچا زاد کلاں نے اس کا نکاح اپنی ولایت سے اپنے منجھلے برادر زادہ سے کر دیا اسی رات کو اس کے برادر چچا زاد خورد نے مسماۃ کا نکاح ایک دوسرے شخص سمیت سے کر دیا کون سا نکاح صحیح ہو اور کون سا باطل ہو اب عمر مسماۃ کی ۱۶ سال اور چند ماہ کی ہے وہ اس نکاح سے بیزار ہے تو مسماۃ کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولو زوجها وليان مستويان قدم السابق فان لم يد راووقعا معاً بطلا الخ ^(۴) پس معلوم ہوا کہ جب کہ ہر دو برابر چچا زاد کے سوا اور کوئی ولی اقرب اس لڑکی کا نہ تھا اور یہ دونوں برابر ان چچا زاد ولی بدرجہ مساوی ہیں تو جس کا نکاح پہلے ہوا وہ صحیح ہو اور پچھلا باطل ہو لہذا برابر چچا زاد کلاں نے جو نکاح کچھ پہلے کیا وہ صحیح ہو اور برابر چچا زاد خورد نے جو نکاح کچھ پیچھے کیا وہ ناجائز و باطل ہو اب باقی رہا خیار فسخ بلوغ سو اس میں قضاء قاضی شرط ہے بدون قضاء قاضی کے نکاح نسخ نہ ہو گا اور یہ بھی شرط ہے کہ نابالغہ بغور بلوغ عدم رضاء اپنی ظاہر کر دے۔ ^(۵) فقط

سولہ سالہ لڑکی خود اپنا نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۱۰۲۴) حرمت خاں عرصہ دس سال کا ہوا انتقال کر گیا ایک بیوی اور ایک چھ سالہ لڑکی چھوڑی ان دونوں کی پرورش لڑکی موجودہ کے ماموں نے کی آٹھ ماہ ہوئے لڑکی موجودہ کی ماں کا بھی انتقال ہو گیا اس نے یہ وصیت کی تھی کہ میری لڑکی کا نکاح صدیق پسر مولا بخش کے ساتھ کر دیا جائے اب لڑکی کی عمر سولہ سال کی ہے

(۱) الولی فی النکاح لا المال العصبۃ بنفسہ الخ بلا توسط انی علی ترتیب الارث والحجب فیقدم ابن المجنونة علی ابیہا (در مختار) ثم يقدم الاب ثم ابوہ ثم الاخ الشقيق (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۲۸ ط.س.ج.۳ ص ۷۶) (۲) فان لم يكن عصبته فالولاية للام (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹ ط.س.ج.۳ ص ۷۸) ظفیر (۳) وللولی الا بعد التزویج بغیة الا قرب فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س.ج.۳ ص ۸۱) ظفیر (۴) (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س.ج.۳ ص ۸۱) ظفیر (۵) وان كان المزوج غیر هما ای غیر الاب و ابیہ الخ وان كان من كفوء و بمهر المثل صح ولكن لهما ای لصغیر و صغیرة و ملحق بهما خیار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ الخ بشرط القضاء للفسخ الخ (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۱ ص ۴۱۹ ط.س.ج.۳ ص ۶۷) ظفیر

ماموں کہتا ہے کہ لڑکی کا نکاح جس جگہ میرا دل چاہے گا کروں گا اور لڑکی کا تایا زاد بھائی کہتا ہے کہ میں لڑکی کی والدہ کی وصیت کے مطابق کروں گا جب کہ لڑکی کی عمر سولہ سال ہے تو ولی نکاح کون ہے؟

(الجواب) ولی شرعی اس صورت میں لڑکی کا تایا زاد بھائی ہے لیکن جب کہ لڑکی سولہ برس کی ہے تو شرعاً وہ بالغہ ہے اس کی اجازت اور اذن سے اس کا ماموں بھی کفو میں نکاح کر سکتا ہے اور وہ وصیت والدہ کی دربارہ نکاح معتبر نہیں ہے لڑکی کو اختیار ہے جہاں وہ راضی ہو کفو میں اپنا نکاح خود کرالے۔

عورت کی خرید و فروخت حرام ہے اور اس کا ولی اس کا باپ ہے

(سوال ۱۰۲۵) ایک شخص نے اپنی عورت مبلغ اڑھائی سو روپے میں فروخت کی اور جس نے مولیٰ اس تحریر اشامپ پر کرا لی بعد دو تین ماہ کے اس نے ایک اور شخص کو مبلغ اڑھائی سو روپے میں فروخت کر دی اور اشامپ پر تحریر کرادی۔

مگر ہر دو کی تحریر میں لفظ تین طلاق کا موجود ہے اب اس عورت نے دوسرے مشتری کے یہاں سے نکل کر نکاح کر لیا ہے اس لئے کہ دوسرے مشتری سے نکاح نہیں ہوا تھا اس عورت کے پاس دس گیارہ سال کی لڑکی ہے جس وقت پہلے مشتری نے عورت لی تھی لڑکی کی بابت یہ وعدہ کیا تھا کہ میں لڑکی کو خوراک وغیرہ دوں گا ورنہ بعد سال کے میرا دعویٰ نہیں ہے لڑکی کے باپ کو پانچ سال قید ہو گئی ہے لڑکی کا چچا موجود ہے آیا یہ عورت لڑکی مذکور کا نکاح کر سکتی ہے؟

(الجواب) ولی اس لڑکی نابالغہ کے نکاح کا اس صورت میں اس کا باپ ہے اور باپ کے بعد چچا ولی ہے والدہ کو بدون اجازت ولی کے اختیار نکاح نابالغہ کا نہیں ہے اور باپ کے اس کہنے سے اس کی ولایت ساقط نہیں ہوئی۔

اور یہ خرید و فروخت عورت کی حرام اور باطل ہے البتہ باپ کے غائب ہونے کی صورت میں اور اس سے رائے و مشورہ نہ لے سکے کی صورت میں اس کا بھائی یعنی نابالغہ کا چچا ولی ہو جائے گا، کما فی کتب الفقہ وللولی الا بعد النکاح الصغیر والصغیرۃ بغیوبۃ الاقرب^(۱) الخ فقط

باپ جب صحیح الحواس نہ ہو تو لڑکی کا ولی کون ہے

(سوال ۱۰۲۶) زید بوقت شادی صحیح الحواس تھا کچھ عرصہ کے بعد مجبوط الحواس ہو گیا اور دختر خور د سالہ اور زوجہ کو گھر سے نکال دیا طلاق نہیں دی کیا زید کی رضامندی اس کی دختر نابالغہ کے عقد میں ضروری ہے؟

(الجواب) اگر زید صحیح الحواس ہو تو اس کی اجازت و رضامندی اس کی دختر نابالغہ کے نکاح کے جواز کے لئے ضروری ہے اور اگر زید صحیح الحواس نہیں دیو نہ یا مجبوط الحواس ہے تو اس کی اجازت و رضا کی ضرورت نہیں ہے^(۲)

(۱) وللولی الا بعد التزوج بغیوبۃ الاقرب (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۸۱) (۲) ولا ولایۃ لبعید ولا صغیر ولا مجنوناً لانه لا ولایۃ لہم علی انفسہم فالولی ان لا یثبت علی غیرہم (ہدایہ باب الاولیاء ص ۲۸۷ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۳۱۸)

اور رضا و عدم رضا برابر ہے، چچا تایا وغیرہ جو اولیاء باپ دادا کے بعد کے ہیں نکاح نابالغہ کا کر سکتے ہیں۔

دو برابر کے ولیوں میں سے ایک نے اپنے پوتے سے نکاح کر دیا
اور دوسرے نے اپنے بیٹے سے کون سا صحیح ہوا؟

(سوال ۱۰۲۷) دو برابر کے ولی میں سے ایک چچا نے نابالغہ کی شادی اپنے پوتے سے کر دی اور دوسرے نے اپنے بیٹے سے اس میں کون سا نکاح درست ہوا؟

(الجواب) قال فی الدر المختار ولو زوجها وليان مستويان قدم السابق^(۱) الخ پس جواب صورت مسئلہ میں یہ ہے کہ ہر دو چچا ولی نکاح صغیرہ کے مساوی درجہ میں ہیں جو نسائے میں سے پہلے نکاح کر دیوے گا وہی صحیح و نافذ ہو جاتا ہے قانون مقرر کردہ کے خلاف کرنے سے بھی نکاح شرعاً ہو جاتا ہے اور پھر حاکم کے توڑنے سے نہیں ٹوٹ سکتا الحاصل پہلا نکاح قائم رہا اور دوسرا باطل ہے۔ فقط

ولد الحرام کی ولی ماں ہے

(سوال ۱۰۲۸) کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس لڑکی نابالغہ کے نکاح کے بارے میں جو ایک ناجائز تعلق سے پیدا ہوئی ہے جب کہ اس کی والدہ کا نکاح کسی سے نہ تھا نابالغہ کی والدہ کی اجازت سے ایک لڑکے نابالغ کے ساتھ اس کا نکاح ہوا تھا چند ماہ بعد نابالغ لڑکے کے والد نے اپنا خرچہ وغیرہ لیکر دوسرے کے سپرد کر دیا ہے اور بحیثیت ولی طلاق نامہ لکھ دیا ہے تو جس کی سپردگی میں لڑکی ہے وہ شخص اپنے یا اپنے کسی رشتہ دار کے ساتھ اس کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولد الحرام کا نسب والدہ سے ثابت ہوتا ہے باپ اس کا کوئی نہیں ہوتا پس ولایت نکاح اس دختر کی جو بے نکاح کے ہوئی اس کی والدہ کو ہے اس کی والدہ نے جو نکاح اس کا کیا وہ صحیح ہو گیا^(۲) شوہر نابالغ کے ولی کو اختیار طلاق دینے کا نہیں ہے پس وہ طلاق جو ولی کی طرف سے ہوئی صحیح نہیں ہوئی اور نہ نابالغ شوہر کی طلاق واقع ہوتی ہے کما فی الدر المختار لا يقع طلاق المولی علی امراة عبده الخ والمجنون الخ والصبی^(۳) پس جب تک شوہر اول بالغ ہونے کے بعد طلاق نہ دے طلاق واقع نہ ہوگی۔

حکومت کا مقرر کردہ ولی نکاح کا ولی نہیں ہے بلکہ مال کا ہے

(سوال ۱۰۲۹) ایک یتیمہ نابالغہ کا ولی اس کا چچا زاد بھائی تھا اور جائیداد نابالغہ پر قابض تھا اور سالہا سال سے اس کی کل آمدنی اپنے مصرف میں لاتا تھا نابالغہ کو ایک پیسہ بھی نہ دیتا تھا اس کی بددیانتی کی وجہ سے حاکم وقت نے نابالغہ

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ص ۴۳۲ ج ۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۱. ظفر

(۲) فان لم یکن عصبۃ فالولاية للام (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹ ط. س. ج ۳ ص ۷۸)

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ و ج ۲ ص ۵۸۶ ط. س. ج ۳ ص ۲۴۲

کے ماموں کو ولی مقرر کیا اور نابالغہ کے چچا زاد بھائی نے مرنے سے سات روز قبل نابالغہ کا عقد اپنے پوتے سے کر لیا۔ یہ عقد درست ہے یا نہیں؟ باوجود حاکم کے دوسرا ولی مقرر کرنے کے ولی سابق کو اختیار نکاح کا رہتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغہ مذکور کا نکاح جو اس کے چچا زاد بھائی نے اپنی ولایت سے اپنے پوتے کے ساتھ کیا وہ صحیح ہے اور ولایت نکاح نابالغہ کی اس کے چچا زاد بھائی ہی کو ہے ماموں کو نہیں ہے،^(۱) البتہ اس کے مال میں تصرف کا اختیار چچا زاد بھائی کو نہیں ہے مال میں تصرف کا اختیار ماموں کو ہے جس کو حاکم نے مقرر کیا کسی اور امانت دار کے متعلق کیا جاوے۔ فقط

باپ اور بہن ہو تو ولی باپ ہے مگر باپ کفو میں نہ کرے تو بہن کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۳۰) زید کی ہمشیرہ ہندہ نے زید کی نابالغہ لڑکی مسماۃ زاہدہ کو پرورش کیا اور اپنا جائشین قرار دیا ہے اب ہندہ یہ چاہتی ہے کہ زاہدہ کی شادی برادری میں کر دے لیکن اس معاملہ میں زید کی زوجہ دوسری حسد کی وجہ سے زید کو ورغلائی ہے چنانچہ زید خلل انداز اور مانع ہے اس صورت میں ہندہ زاہدہ کا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولی نابالغہ کا نکاح کا اس صورت میں اس کا باپ ہے بدون باپ کی اجازت کے نکاح نابالغہ کا نہیں ہو سکتا، لیکن فقہ کی کتابوں میں یہ لکھا ہے کہ اگر ولی اقرب کفو میں نہ کرے تو ولی ابعدا کو اختیار نکاح کا ہو جاتا ہے، بناءً علیہ ہندہ اس کا نکاح کر سکتی ہے۔^(۲) فقط

غیر کفو میں ایک ولی نے نکاح کی اجازت دی اور ایک نے مخالفت کی کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۳۱) زید نے اپنی دختر مسماۃ مریم کا نکاح مسمی بشیر سے کر دیا جو کہ اس کا قریبی رشتہ دار تھا اور اپنی دوسری دختر زینب کا نکاح مسمی خالد سے کر دیا جو کہ دوسری قوم سے تھا اب اس کے بعد زینب کے فرزند مسمی بحر نے اپنی خالہ مریم کی دختر کریمہ سے اس کے اولیاء کے بغیر اجازت کے نکاح کر لیا اور کریمہ کا والد پہلے فوت ہو چکا تھا اس کے بھائیوں میں سے ایک حقیقی برادر اس نکاح سے راضی تھا باقی سب حقیقی بھائی اور سب اہل قرابت کو یہ نکاح نامنظور تھا وجہ اس بات کے کہ یہ نکاح غیر کفو میں ہوا تھا تو بحر کا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اقول و باللہ التوفیق۔ مذہب حنفیہ کا یہ ہے کہ بالغہ کا نکاح بدون اس کے ولی کی اجازت کے صحیح نہیں ہے لیکن اگر بالغہ اپنا نکاح غیر کفو میں کرے تو ولی کو فسخ کرانے کا اختیار ہے اور قول مختار یہ ہے کہ غیر کفو میں نکاح صحیح ہی نہیں ہوتا یعنی جب کہ ولی راضی نہ ہو، لیکن اگر اولیاء میں سے ایک ولی بھی راضی ہو گیا تو وہ نکاح صحیح ہے پھر فسخ نہیں ہو سکتا در مختار میں ہے فنقد نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضاء ولی الخ ولہ الاعتراض فی

(۱) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ علی ترتیب الارث والحجب الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۶) (۲) و یثبت لہا بعد من الاولیاء النسب لو لم یزوج الا قرب زوج القاضی عند فوت الکفو التزوج لعصل الا قرب ای بامتناعہ عن التزوج (در مختار) ای من کفوہ بمہر المثل (رد المحتار باب الولی ص ۴۳۲ و ۴۳۴ ج ۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۲)

غیر الکفوۃ الخ وفي غير الكفوۃ بعدم جوازه اصلا وهو المختار للفتوى و بناءً على الاول وهو ظاهر الرواية فرضا البعض من الاولياء كالكل^(۱) الخ پس روایت اخیرہ در مختار سے واضح ہو گیا کہ صورت مسئول عنہا میں نکاح صحیح ہو گیا کیوں کہ بعد تسلیم اس امر کے کہ نکاح غیر کفو میں ہوا ہو ایک ولی کاراضی ہونا بھی صحت نکاح کے لئے کافی ہے۔ فقط

بارہ تیرہ سال کا لڑکا اور نو دس سال کی لڑکی اپنے آپ کو بالغ بتائے تو مانا جائے یا نہیں؟
(سوال ۱۰۳۲) اگر لڑکا جس کی عمر ۱۲-۱۳ سال کے درمیان ہو اور لڑکی جس کی عمر نو دس سال کے درمیان ہو بالغ ہونا اپنا ظاہر کریں اور صاحب شعور ہونا ان کا بخوبی ثابت ہو تو شرعاً ان کا بیان قابل تسلیم ہے یا نہیں یعنی وہ بالغ متصور ہو سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) بارہ تیرہ برس کی عمر میں لڑکا اگر بالغ ہونا اپنی بیان کرے اور یہ ظاہر حال اس کا بیان صحیح معلوم ہوتا ہو یعنی اتنی عمر میں لڑکوں کو احتلام ہوتا ہو تو قول اس کا معتبر ہے اور وہ بالغ شمار ہوگا۔

اور لڑکی کے لئے نو دس برس کی عمر میں یہی حکم ہے یعنی قول اس کا در بارہ بلوغ معتبر ہے اور پندرہ برس کی عمر میں تو لا محالہ بلوغ کا حکم شرعاً دے دیا جاوے گا فی الدر المختار واذنی مدته له اثنتا عشرة سنة ولها تسع سنين هو المختار كما في احكام الصغار فان راهقا بان بلغا هذا السن فقلنا بلغنا صدقا ان لم يكذبهما الظهار الخ وهو ان يكون بحال يحتلم مثله والا لا يقبل قوله^(۲) الخ فقط

حیض آنے کے بعد لڑکی بالغہ مانی جائے گی اور وہ اپنے نکاح کی مالک ہوگی
(سوال ۱۰۳۳) لڑکی حائضہ ہونے پر بالغ مانی جائے گی یا نہیں اگر وہ بالغ مانی جائے گی تو کیا وہ کفو میں شادی کرنے کی مجاز ہے یا نہیں؟

(الجواب) بالغہ مانی جاوے گی اور کفو میں اس کو نکاح کرنا اپنے اختیار سے درست ہے۔^(۳) فقط

فاحشہ ماں کو حق حضانت نہیں اور اس کے نکاح کا حق چچا کو ہے
(سوال ۱۰۳۴) ولایت حسین تین بھائی تھے منجملہ ان کے لائق حسین و قدرت حسین فوت ہو گئے مسماۃ رحمانی بیگم بیوہ قدرت حسین حاملہ تھی اس کے ایک لڑکی مصطفائی خانم پیدا ہوئی اور مسماۃ مذکورہ نے عدالت دیوانی میں ایک دعویٰ اپنے حق کا دائر کیا جس میں وہ کامیاب ہو گئی اور بموجب حکم نامہ ڈگری حاصل کی اب چارپانچ سال سے مسماۃ مذکورہ فاحشہ ہو گئی اور اپنی دختر کو رقص کی تعلیم دلواتی ہے اکثر مفتی لوگ میرے اوپر طعنہ زن

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ج ۲ ص ۴۰۹ ط.س.ج ۳ ص ۵۶. ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ ج ۵ ص

۱۳۳ ط.س.ج ۳ ص ۱۵۴ (۳) بلوغ الغلام بالا حتلام الخ والجاریۃ بالا حتلام والحيض والحبل (الدر المختار علی

هامش رد المختار کتاب الحجر فصل بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵ ط.س.ج ۳ ص ۱۵۳) ظفیر

ہوتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم دختر مذکورہ کو اپنے قبضہ میں لیکر اس کام سے محفوظ رکھو، میرے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) ان لوگوں کا یہ کہنا صحیح ہے ولایت حسین جو دختر کا ولی ہے اس کو چاہیے کہ اپنی برادر زادی کو اپنی ولایت و اختیار میں لیکر ایسے افعال قبیحہ سے روکے اور حسب مصلحت اچھے موقع پر اس کا نکاح کر دے^(۱) اس کی ماں کو کچھ ولایت و اختیار دختر مذکورہ پر شرعاً حاصل نہیں ہے اس کا حق حضانت بھی بسبب اس کے فاحشہ ہونے کے ساقط ہو گیا۔^(۲) فقط واللہ اعلم

لڑکی کا باپ لڑکے سے روپیہ لے لے تو ولی رہتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۳۵) لڑکی اور لڑکے کا نکاح نابالغی کی حالت میں والدین نے کر دیا اور لڑکی کے والد نے لڑکے کے باپ سے پچاس سو روپے یا کچھ کم و بیش طمع نفسانی سے لے لئے ایسی حالت میں یہ دختر کا ولی رہا یا نہیں اور نکاح جائز ہوا یا نہیں بغیر طلاق لڑکی بعد بلوغ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغی کی حالت میں جو نکاح ان کے والد نے کیا صحیح ہے اور لڑکی کے باپ نے جو روپیہ شوہر کے والد سے لیا یہ رشوت ہے اور حرام ہے واپس کرنا چاہیے، مگر اس لینے کی وجہ سے ولایت باطل نہیں ہوتی، اب بدون طلاق کے عورت کا نکاح ثانی نہیں ہو سکتا اور نہ اس صورت میں لڑکی کو اختیار بلوغ حاصل ہے۔^(۳) فقط

حضرت علیؑ سے روپے لئے گئے تھے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۳۶) آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ سے حضرت فاطمہؑ کے نکاح پر جینرو غیرہ کے واسطے روپیہ لیا یا نہیں؟ یہ روایت کیسی ہے؟

(الجواب) حضرت علیؑ سے آنحضرت ﷺ کا روپیہ لینا جینرو غیرہ کے واسطے ثابت نہیں بالکل غلط اور بے اصل ہے کوئی روایت اس قسم کی نہیں، اگر ایسا ہوتا تو فقہاء کرام اس کو حرام کیسے کہتے۔ فقط

نابالغہ نے بچپن کے نکاح سے انکار کر دیا، دوسرا نکاح کر لیا، اس نکاح اور نسب کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۳۷) ہندہ کے باپ کا انتقال ہو گیا تھا، ہندہ کے ایک چچا نے دوسرے چچا کے لڑکے سے ہندہ کا صغر سنی میں نکاح کر دیا، ہندہ بلوغ کے بعد اپنے شوہر کے گھر نہ گئی پھر انکار کر دیا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں، بعد

(۱) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ علی ترتیب الارث والحجب الخ فان لم یکن عصبۃ فالو لایہ للام (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ و ج ۲ ص ۴۲۹ ط. س. ج ۳ ص ۷۶)

(۲) ثبت (الحضاۃ) للام النسبۃ ولو کتابیۃ او مجوسیۃ او بعد الفرقة الا ان تكون مرتدۃ فحتی تسلیم او فاجرة فحجوراً یضیع الولد یہ کرنا و غناء و سرقة و نباحۃ (در مختار) و یشرط فی الحضاۃ ان تكون حرة بالغة عاقلة امیۃ قادرة الخ (رد المختار باب الحضاۃ ج ۲ ص ۸۷۱، ۸۷۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۵۵) ظفیر

(۳) اخذ اهل المرأة شیئاً عند التسليم فللزواج ان یستردہ لانه رشوة (الدر المختار علی هامش رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۳ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۶)

ما اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا جس کو یہ سب واقعہ معلوم تھا ہندہ کے اس دوسرے شوہر سے ایک کی پیدا ہوئی اب اس لڑکی کا نسب کس سے ثابت ہوگا اور لڑکی کس کی وارث ہوگی اور اس کا وارث کون ہوگا اور وہ کس کے نکاح میں سمجھی جائے گی شوہر کون تسلیم کیا جائے گا دونوں نکاح میں کون سہا صحیح ہوا؟

(جواب) ہندہ کا نکاح اول جو بولایت عم ہوا شرعاً صحیح ہے اور ہندہ کا انکار اگر بلوغ سے کچھ عرصہ بعد ہو جیسا سوال سے ظاہر ہے تو وہ معتبر نہیں اور اس انکار سے نکاح سابق میں کچھ خلل نہیں آیا جیسا کہ درمختار اب الولی ۴۲۰ میں ہے وان كان المزوج غيرهما ای غیر الاب والجد (الی ان قال) وان كان من كفوء و بهر المثل صح ولكن لهما ای لصغير و صغيرة و ملحق بهما خيار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ العلم بالنكاح بعده لقصور الشفقة (الی قوله) بشرط القضاء للفسخ فيتوارثان الخ قال الشامي له للفسخ ای هذا الشرط انما هو للفسخ لا لثبوت الاختيار وحاصله انه اذا كان المزوج للصغير لصغيرة غير الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختيار الفسخ لا يثبت الفسخ الا شرط القضاء فلذا فرغ عليه بقوله فيتوارثان فيه ای فی هذا النكاح قبل ثبوت فسخه (شامی ج ۲ ۴۲۰، ۴۲۱)

چوں کہ ہندہ مذکورہ نے بلوغ کے فوراً بعد انکار نہیں کیا اور نہ نکاح فسخ کر لیا لہذا اس کا خيار بحر جو اس کو صل تھا باطل ہو گیا قال فی الدر المختار وبطل خيار البكر بالسكوت لو مختارة عالمة اصل النكاح ی ان قال) ولا يمتد الى اخر المجلس (۱) اگر ہندہ کو یہ مسئلہ معلوم نہ تھا تو بھی اس کا خيار بحر سکوت وقت غ سے ساقط ہو گیا قال فی الدر المختار وان جهلت به الخ للتفرغها للعلم الخ (۲) پس دوسرا نکاح جو سرے شخص نے باوجود نکاح اول کا علم ہونے کے کیا شرعاً باطل ہے اور کالعدم ہے اور اس دوسرے شخص نے ح باطل کر کے جو وطی ہندہ سے کی وہ زنا ہے اور اس سے جو لڑکی پیدا ہوئی اس کا نسب اس شخص سے جو کہ زانی ہے ثابت نہیں ہے بلکہ اس کا نسب ہندہ کے شوہر اول سے ثابت ہے کیونکہ نکاح باقی رہنے کی وجہ سے اس کا اش قائم ہے اور حدیث شریف میں ہے الولد للفراش وللعاهر الحجر قال الشامي فی البحر لو تزوج برة الغير عالماً بذلك ودخل بها لا تجب العدة عليها حتی لا يحرم على الزوج وطؤها و به يفتی به زنا والمزني بها لا تحرم على زوجها (۳) وفيه ايضاً من باب العدة اما نكاح منكوحه الغير و مدته فالدخول فيه لا يوجب العدة ان علم انها للغير لانه لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلاً وفي الدر المختار فی فصل ثبوت النسب و قد اكتفوا بقيام الفراش لا دخول كمتزوج المغربي شرقية بينهما بسنة فولدت لسته اشهر مند تزوجها لتصوره كرامة او استخذ امأ فتح (۵) وفي

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط.س. ج ۳ ص ۷۳

(۲) ايضاً ص ۴۲۶ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۷۵ ظفیر

(۳) رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۴۰۲ ج ۲ و ص ۴۰۳ ج ۵۰۲

(۴) رد المحتار باب العدة ص ۸۳۵ ج ۲

(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی ثبوت النسب ص ۸۶۷ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۵۰

الشامی فی شرح قول الدر المختار الفرائض علی اربع مراتب و قوی و هو فرائض المنکوحۃ و معتدۃ الرجعی فانہ فیہ لا ینتفی الا باللعان^(۱) الخ

عبارات مذکورہ سے ظاہر ہے کہ نکاح منکوحۃ الغیر سے باطل اور کالعدم ہے اور وطی کرنا اس سے زنا ہے اور زنا سے نسب کا ثابت نہ ہونا متفق علیہ ہے۔ کما مر فی الحدیث۔

پس معلوم ہوا کہ ہندہ اسی شخص کی بیوی ہے جس سے اس کا پہلا نکاح ہوا اور اس کی وارث ہوگی اور وہی اس کا وارث ہوگا لڑکی کا نسب بھی اسی شخص سے ثابت ہوگا جس کی ہندہ بیوی ہے دوسرا نکاح ہندہ کا جس شخص سے ہوا نہ ہندہ اس کی زوجہ ہے نہ اس سے وراثت کا کوئی تعلق بر بنائے زوجیت ہوا اور نہ لڑکی کا اس سے نسب ثابت نہ وراثت کا اس سے کوئی تعلق۔ فقط

مال نابالغہ لڑکی کا نکاح کر دے اور باپ اجازت نہ دے تو نکاح نہیں ہوا

(سوال ۱۰۳۸) ایک لڑکی نو سالہ کا نکاح اس کی والدہ نے بلا اجازت و رضامندی اس کے باپ کے کر دیا تھا اب وہ لڑکی بالغہ جوان ہے اس کا شوہر اس کو نان نفقہ نہیں دیتا بلکہ ایک خط میں لکھتا ہے کہ میں نے اس کو دل سے طلاق دے دی ہے اور تحریری طلاق نامہ اس کو کچھ مدت خوار کر کے دوں گا مگر وہ خط گم ہو گیا ہے لیکن ایک اور خط موجود ہے جس میں چند الفاظ طلاق کنایہ کے موجود ہیں مثلاً (۱) وہ میری عورت نہیں (۲) اس کو کہو میرے گھر سے چلی جا جدھر مرضی ہو میں بالکل خرچ نہ دوں گا (۳) چند سال خراب کر کے تحریری طلاق دوں گا وغیرہ وغیرہ۔

کیا عورت مذکورہ کو نکاح مذکورہ کالعدم سمجھ کر نکاح ثانی کی اجازت ہے؟

(نقل خط جو زوج نے بھیجا ہے)

جناب والا مکرم میاں پیر محمد از جانب عبدالقیوم

خط آپ کا پہنچا حال معلوم ہوا دل کو خوشی ہوئی اور مجھ کو آپ اپنے دل کی بات ظاہر کریں کیا بات ہے اگر آپ کے ساتھ سلوک سے رہے گی تب میری عورت ہے ورنہ کوئی نہیں آپ جس طرح کہیں وہی بات کروں گی لیکن چند سال خراب کر کے اگر میری والدہ کو برا سمجھے گی میری سخت دشمن ہے۔

جواب از جائے دیگر

صورت مذکورہ بالا میں عورت مذکورہ کو شرع محمدی کی رو سے نکاح ثانی کی اجازت ہے کیونکہ ماں ولی بعد ہے اور باپ ولی اقرب اور ولی اقرب کے ہوتے ہوئے ولی بعد نابالغہ کا نکاح نہیں کر سکتا وللہ ولی نکاح الصغیر والصغیرۃ والولی العصبۃ بترتیب لارث (الی ان قال) وان لم تکن عصبۃ فالولیۃ للام (کنز الدقائق باب الولیاء صفحہ ۹۸)^(۲) اور باب الکنایات میں ہے کہ جو شخص طلاق کے ذکر کے وقت اور عورت کے سوال کرنے کے وقت اپنے خاوند سے طلاق کا اور غضب کی حالت میں اگر مرد اپنی بیوی کو کہے کہ تو

(۱) رد المختار فصل فی ثبوت النسب ص ۸۶۷ ج ۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۵۰. ظفیر

(۲) دیکھئے البحر الرائق باب اولیاء ج ۳ ص ۱۲۶ ط. س. ج ۳ ص ۱۱۸.

چلی جاوے تیری مرضی ہو یا تو میری عورت نہیں ہے اور مانند اس کے تو عورت پر طلاق بائن پڑ جاتی ہے جس سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔

پس اگر بالفرض والتقدیر پہلے نکاح کو صحیح بھی مانا جاوے تو اس خط اور دوسرے خط کے الفاظ سے نکاح منسوخ ہو گیا اور شریعت محمدیہ کی رو سے عورت مذکور کو نکاح ثانی کی اجازت ہوگی۔

در مختار باب العین میں ہے کہ لیکن قہستانی میں ہے کہ امام محمدؒ کے نزدیک اگر زوج کو جنون یا جذام یا برص ہو تو عورت کو فرقت کا اختیار ہے اور اسی طرح ہر عیب زوج سے کہ عورت بدول ضرر کے اس کے پاس نہ ٹھہر سکے تو عورت کو اختیار ہے جدائی کا۔^(۱) (صفحہ ۲۱۳ جلد ثانی)

(الجواب) (از حضرت مفتی صاحب) اقول و باللہ التوفیق بیشک یہ صحیح ہے کہ ولی اقرب کے ہوتے ہوئے ولی بعد کو نابالغہ کے نکاح کا اختیار نہیں ہے اور اگر ولی بعد ایسا کرے تو وہ نکاح ولی اقرب کی اجانت پر موقوف رہتا ہے اگر وہ اجازت دے گا تو نکاح صحیح ہو گا ورنہ باطل ہو جائے گا۔

در مختار میں ہے: فلو زوج الا بعد حال فقام الا قرب توقف علی اجازتہ^(۲) الخ

اور شامی میں ہے: فلا یکون سکوئہا اجازۃ لنکاح الا بعد وان کان حاضراً فی مجلس العقد

مالم یرض صراحة او دلالة تامل الخ (ص ۳۱۵ جلد ثانی شامی)^(۳)

اور جواب کا جزو ثانی جو کنایات سے بحالت غصہ و مذاکرہ طلاق طلاق بائن واقع ہونے کے متعلق ہے اس میں یہ تفصیل ہے کہ دوسرے خط کے مطابق جو کہ موجود ہے ”کہ والدہ سے پوچھو تمہاری کیا رائے ہے؟ اگر آپ کے ساتھ سلوک سے رہے گی تب میری عورت ہے ورنہ نہیں“ اس میں اس کی عورت نہ رہنے کو والدہ کے ساتھ سلوک سے نہ رہنے پر معلق کیا ہے ایسی حالت میں اگر شوہر کی نیت ان الفاظ سے طلاق کی ہو اور شرط پائی جائے تو طلاق رجعی واقع ہوتی ہے ورنہ نہیں اور شامی کی تصریح سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں دلالت حال کافی نہیں ہے نیت شوہر کی ضرورت ہے وقید بالنیۃ لانه لا یقع بدونها اتفاقاً لكونه من الکنايات و اشار لی انه لا یقوم مقامها دلالة الحال لان ذلك فیما یصلح جواباً فقط وهو الفاظ لیس هذا منها و اشار قوله طلاق الی ان الواقع بهذه الکناية رجعی^(۴) الخ (ص ۵۳ قبیل باب طلاق غیر المدخول بها) اور نیز شامی وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے کہ عیوب شوہر مثل جنون و برص وغیرہ میں مفتی بہ قول یخین ہے امام محمدؒ کا مذہب مفتی بہ نہیں ہے چنانچہ شامی میں ہے وقد تکفل فی الفتح بردما استدلل به

(۱) ولا یتخیر احد الزوجین بعیب الآخر ولو فاحشاً کجذام و جنون و برص و رتق و قرن و خالف الائمنا الثلاثة فی الخمسة لو بالزوج (در مختار) والظاهر ان اصلها و خالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقاً و محمد فی الثلثة الاول و بالزوج (رد المحتار باب العین ص ۸۲۲ ج ۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۱ ظفر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۱

(۳) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۲

(۴) دیکھئے رد المحتار باب الصریح ص ۶۲۳ ط. س. ج ۳ ص ۲۸۳ قبیل باب طلاق غیر المدخول بها

الائمة الثلاثة و محمد بما لا مزید علیہ^(۱) الخ (ص ۵۹۷ ج ۲ شامی)

الحاصل صرف وجہ اول ایسی ہے کہ اس کی وجہ سے حکم بطلان نکاح مذکور کا کیا جاسکتا ہے اور اجازہ نکاح ثانی کی اس عورت کو ہو سکتی ہے وہ یہ کہ والدہ نے جو نکاح دختر نابالغہ کا کیا الباب نے اس کو جائز نہیں رکھا اور انکار کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا۔

جعلی اجازت نامہ ولی کی طرف سے بنوا کر نکاح پڑھایا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۳۹) سترہ سال ہوئے کہ زید نے اپنے پسر خالد کا رشتہ عمر کی دختر ہندہ سے پیغام دیا چونکہ زید ذلیل قوم کا تھا اس لئے عمر نے اس درخواست اور پیغام کو ترشی کے ساتھ رد کر دیا۔ کچھ عرصہ بعد عمر برہما چلا گیا اس کے پیچھے عمر کی طرف سے ایک جعلی خط بنایا گیا کہ عمر اپنی لڑکی ہندہ کو خوشی زید کے پسر خالد کے نکاح میں دیتا ہے اور نکاح پڑھوا دیا جائے۔

غرضیکہ ہندہ نو سالہ کا نکاح خالد سے کر دیا گیا جب عمر کو اس نکاح کی اطلاع ہوئی تو وہ بہت ناراض ہوا اور یہ لکھا کہ میں ہر گز اس امر کی اجازت نہیں دیتا اور لڑکی کو مت بھیجو۔

یہ نکاح شرعاً جائز ہوا یا نہیں؟ کچھ عرصہ کے بعد یعنی بالغہ ہونے کے چند سال بعد ہندہ نے باسطہ نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟

(الجواب) خلاصہ جواب یہ ہے کہ چونکہ عمر اس نکاح سے راضی نہیں تھا اور اس کی طرف سے جعلی خط بنایا اور جس وقت عمر کو اطلاع ہوئی اس نے انکار کر دیا^(۲) لہذا وہ نکاح جو خالد سے کیا گیا باطل ہے لہذا ہندہ کا نکاح باسطہ سے کیا گیا وہ صحیح ہے خالد کو دعویٰ زوجیت اس پر نہیں پہنچتا اور چونکہ اس صورت میں خالد سے ہندہ کا نکاح صحیح نہیں ہوا لہذا اس کے بعد دیگر سوالات کے جواب کی ضرورت نہیں ہے جو کہ نکاح سابق کے صحیح ہو پر متفرع ہیں۔ فقط

تیرہ سالہ لڑکی نے پہلے بلوغ کا دعویٰ نہیں کیا بعد میں کرتی ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۴۰) ہندہ جس کی عمر اس کی والدہ تیرہ سال بتلاتی ہے اور اس کا باپ زندہ نہیں ہے حقیقتاً موجود ہے ماں بلارضاء موجودگی چچا کے نکاح ہندہ کا خفیہ کر دیتی ہے اور ہندہ بوقت نکاح باوجود کہنے والدہ کے یہ لڑکی نابالغہ ہے دعویٰ بلوغ کا نہیں کرتی چچا نکاح سے مطلع ہو کر ناراض ہوا اور انکار کر دیا بعد انقضاء چھ ماہ تعین سے ہندہ دعویٰ کرتی ہے کہ میں بوقت نکاح بالغہ تھی یہ دعویٰ ہندہ کا صحیح ہو گیا یا نہیں یا نکاح کے وقت

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العین وغیرہ ظفیر

(۲) ونکاح عبد و امة بغير اذن السيد موقوف على الاجازة كنكاح الفضولي سیجی فی البیوع توقف عقوده کلیہ لها المجیز حالة العقد ولا تبطل (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة مطلب فی الوکیل والفضولی ص ۴۴۹ ط. س. ج ۳ ص ۹۷)

دعویٰ کرنا چاہیے تھا؟

(الجواب) تیرہ برس کی عمر میں بلوغ ممکن ہے اور یہ عمر مرابقت کی ہے اور درمختار میں ہے کہ مرابقت اگر دعویٰ بلوغ کا کرے اور ظاہر حال اس کا مکذب نہ ہو تو قول اس کا معتبر ہے وادنی مدتہ لہ اثنا عشر سنة ولہا تسع سنین الخ فان راہقا بان بلغا هذا السن فقالا بلغنا صدقا ان لم یکذبہما الظاہر الخ وهو ان یکون بحال یحتلم مثله والا لا یقبل قوله شرح وہبانیہ درمختار^(۱) پس معلوم ہوا کہ لڑکی کا دعویٰ بلوغ کا صحیح ہے اور اس دعویٰ کی صحت کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ نکاح کے وقت دعویٰ بلوغ کا کرے بلکہ بعد میں دعویٰ بلوغ کا صحیح ہے کیونکہ دعویٰ کی ضرورت اس وقت ہوتی ہے کہ کوئی شخص مخالف اور منکر ہو۔ فقط

چودہ سالہ لڑکی کا نکاح باپ اس کی موجودگی کے بغیر کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۴۱) ایک لڑکی چودہ سال کے اندھ میں اپنی بہن کے پاس ہے اور اس کا باپ بریلی میں رہتا ہے تو وہ بغیر موجودگی لڑکی کے اپنی اجازت سے اس کا نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) چودہ برس کی عمر میں لڑکی کے بالغ ہونے کا حکم نہیں دیا جاتا اگر حیض وغیرہ نہ ہو اور نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کا باپ بدون موجودگی لڑکی کے کر سکتا ہے اور اگر لڑکی بالغ ہو اور اس کا نکاح دور بیٹھے بدون اطلاع کرنے لڑکی کے کر دے اور جس وقت لڑکی کو خبر ہو وہ سکوت کرے تب بھی باپ کا کیا ہوا نکاح صحیح ہے الغرض دونوں صورتوں میں باپ اپنی دختر کا نکاح دور بیٹھے کر سکتا ہے اور سکوت اس کا (بالغہ کا) اذن شمار ہوتا ہے۔^(۲) فقط

چچا زاد بھائی نے بھی نکاح کیا اور سوتیلے چچا زاد بھائی نے بھی کون سا نافذ ہوگا؟

(سوال ۱۰۴۲) دو لڑکیاں ایک بالغہ دوسری نابالغہ اپنے سوتیلے چچا زاد بھائی کی ولایت میں ہے اور ایک لڑکا جوان لڑکیوں کا حقیقی چچا زاد بھائی ہے وہ کچھ ماہ زائد چودہ سال کی عمر کا ہے اب اس سوتیلے بھائی نے ان میں سے ایک دختر بالغہ کا نکاح اپنے ساتھ کر لیا اور دوسری نابالغہ کا نکاح اپنے بیٹے سے کہ جو دوسری بیوی سے ہے اپنی ولایت سے پڑھوانا چاہتا ہے اور لڑکیوں کا حقیقی چچا زاد بھائی کہتا ہے کہ میں بالغ ہوں اور میری ولایت سے میرا نکاح اس لڑکی سے پڑھا دیا جائے تو اس صورت میں نکاح جائز ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ حقیقی چچا زاد بھائی جو کہ مرابقت ہے یعنی قریب البلوغ ہے دعویٰ اپنے بالغ ہونے کا کرتا ہے اور قرآن سے اس کا صدق ظاہر ہے تو قول اس کا دوبارہ بلوغ شرعاً معتبر ہوتا ہے کما قال فی الدر المختار فان راہقا بان بلغا هذا السن فقالا بلغنا صدقا ان لم یکذبہما الظاہر الخ فیعد اثنتی عشر سنة بشرط شرط اخر لصحة اقراره بالبلوغ وهو ان یکون بحال یحتلم مثله والا لا یقبل الخ درمختار^(۳) پس

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الحجر فصل فی بلوغ الغلام ص ۱۳۲ ج ۵ و ص ۱۳۳ ج ۵ ط.س.ج ۳ ص ۱۵۴. ظفیر (۲) اوزوجہا ولیہا واخبرہا رسولہ او فضولی عدل فسکت عن ردہ مختار الخ فہو اذن الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۱۰ و ج ۲ ص ۱۱ ط.س.ج ۳ ص ۵۹. ظفیر (۳) ایضاً کتاب الحجر فصل فی بلوغ الغلام الدر المختار علی هامش رد المختار ج ۵ ص ۱۳۲ و ۱۳۳ ط.س.ج ۳ ص ۱۵۴.

ہونکہ حقیقی چچازاد بھائی بالغ کی ولایت مقدم ہے علاقائی چچازاد بھائی سے لہذا جو نکاح حقیقی چچازاد بھائی نے کیا وہ صحیح ہے اور بعد میں جو نکاح علاقائی چچازاد بھائی نے کیا وہ باطل ہے، پہلے جو یہاں سے جواز نکاح اس صورت میں لکھا گیا ہے وہ اس بناء پر تھا کہ سوال میں حقیقی چچازاد بھائی کو نابالغ ظاہر کیا گیا تھا، لہذا اس صورت میں کہ وہ بالغ ہو وہ جواب صحیح نہیں ہے اور یہ جواب جواب لکھا گیا ہے صحیح ہے۔ فقط

نابالغہ کا نکاح طوائف کے یہاں کر دیا گیا حکم کیا کرے

(سوال ۱۰۴۳) ایک شخص نے اپنی لڑکی نابالغہ کا نکاح کچھ روپیہ لیکر ایک طوائف کے یہاں کر دیا وہ خود بھی گروہ طوائف سے تھا اب فوت ہو گیا ہے، لڑکی اس وقت سوتیلی والدہ اور سوتیلے والد کے قبضہ میں ہے وہ گروہ طوائف سے نہیں ہے اور سسرال جانا نہیں چاہتی اس لئے اس نے تنسیخ نکاح کا دعویٰ عدالت میں کیا ہے مجسٹریٹ صاحب کے ایماء سے ہر دو فریق نے اس دعویٰ میں مجھ پر حصر کیا ہے کہ جو فیصلہ میں کروں مجھ کو منظور ہو گا میں اس میں کیا فیصلہ کروں؟

(الجواب) لڑکی بعد بالغ ہونے کے اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے لہذا آپ بوجہ حکم مسلم فریقین ہونے کے ان میں تفریق کرادیں درمختار میں ہے ولزم النکاح الخ ان کان الولی ابا او جد ا لم يعرف منهما سوء الاختیار وان عرف لا یصح النکاح اتفاقاً انتھی^(۱) ملخصاً و فی الشامی ثم اعلم ان مامر عن النوازل من ان النکاح باطل معناه سیبطل کما فی الذخیرۃ لان المسئلة مفروضة فیما اذا لم ترض البنت بعد ما کبرت کما صرح به فی الخانیة والذخیرۃ وغیرهما^(۲) فقط

ولی کی اجازت کے بغیر نابالغہ کا نکاح ماموں کر دے اور خلوت بھی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۴۴) لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کا ماموں بلا اجازت علاقائی بھائی اور باپ کے چچا کے کر دیوے تو احناف کے نزدیک وہ نکاح درست ہو گا یا نہیں اگر درست نہیں ہوا تو اس سے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں کیوں کہ لڑکی اس کے مکان پر گئی اور خلوة صحیحہ بھی ہو چکی ہے اور مہر لازم ہو گا یا نہیں اور عورت پر عدت ہو گی یا نہیں؟

(الجواب) احناف کا مذہب یہ ہے کہ ولی اقرب کی موجودگی میں اگر ولی بعد نابالغہ کا نکاح کر دے تو وہ نکاح ولی اقرب کی اجازت پر موقوف رہتا ہے اور ولی اقرب اس صورت میں علاقائی بھائی ہے پس اگر اس نے نکاح کی خبر سن کر اس نکاح کو جائز رکھا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا ہے اور اس نے اس کو رد کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا ہے^(۳) پس بصورت اجازت بدول اس کی طلاق کے وہ نکاح فسخ نہ ہو گا اور طلاق کے بعد عدت لازم ہو گی اور مہر لازم ہے اور اگر

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ص ۴۱۷ ج ۲ و ۴۱۸ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۶۶ ظفیر

(۲) رد المحتار باب الولی جلد ۲ ص ۴۱۸ و جلد ۲ ص ۴۱۹ ط.س. ج ۳ ص ۶۷ ظفیر

(۳) فلو زوج الا بعد حال قیام الاقرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص

۴۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر

اس نے باطل کر دیا تھا اور انکار کر دیا تھا تو وہ نکاح باطل ہو گیا اس صورت میں طلاق کی ضرورت نہیں ہے مگر بوجہ موطوہ بالشبہ کے تحت میں آنے کے عدت لازم ہوگی اور مہر مثل دینا ہوگا۔ درمختار وغیرہ۔ فقط

بالغہ کہتی ہے کہ جبراً نکاح ہوا میں نے سن کر انکار کر دیا

(سوال ۱۰۴۵) خلاصہ سوال یہ کہ زید مدعی ہے کہ میرا نکاح ہندہ بالغہ کے ساتھ باجارت پدر ہندہ ہوا تھا اور ہندہ رخصت ہو کر میرے مکان پر آئی اور چند بار خلوت بھی ہوئی ہندہ مدعا علیہ زید مدعی کے ساتھ اپنی رضامندی و اجازت سے اس نکاح کا تحلف انکار کرتی ہے اور وٹمی سے بھی تحلف انکار کرتی ہے کہ کبھی اپنے ساتھ وٹمی و دوائی جہاں پر زید کو قدرت نہیں دی اور یہ بھی بیان کرتی ہے کہ جس وقت مجھ کو نکاح کی اطلاع ہوئی میں نے اس سے انکار اور اظہار نارضا مندی کر دیا تھا اور بعض قرابت دار ہندہ کے اس بیان کی تصدیق کرتے ہیں تو زید کا ہندہ کے ساتھ نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

(الجواب) حاصل جواب یہ ہے کہ درمختار میں ہے ولا تجبر البکر البالغة علی النکاح لا نقطاع الولایة بالبلوغ^(۱) الخ پس اس صورت میں جب کہ ہندہ نے بوقت استیذان و نیز بعد نکاح کے اس سے انکار کر دیا اور اظہار نارضا مندی کر دیا تو وہ نکاح باطل ہو گیا خلاف مالمو بلغھا فردت ثم قالت رضیت لم یجز لبطلانہ بالرد الخ درمختار^(۲) پس جب کہ رد کے بعد اگر وہ اپنی رضاء کا بھی اظہار کرے تب بھی نکاح صحیح نہیں ہوتا تو جس صورت میں بالغہ اول سے آخر تک انکار ہی کرتی رہے تو نکاح اس کا کسی طرح صحیح نہیں ہوا اور چوں کہ موافق اقرار بالغہ نہیں ہوئی تو مہر بھی لازم نہ ہوا لڑکی کو دوسرے شخص سے اپنی رضامندی کے کفو میں نکاح کرنا درست ہے۔

نو مسلمہ کب نکاح کرے

(سوال ۱۰۴۶) (۱) جب عورت مسلمان ہو کر مرد کافر سے جدا ہو جاوے تو دوسرے شخص سے کس وقت نکاح کر سکتی ہے؟

عورت کہتی ہے دل سے اجازت نہیں دی

(۲) ایک مرد نے ایک عورت سے جبراً نکاح کیا مگر عورت نے دل سے اجازت نہیں دی یہ نکاح ہوا یا نہیں عورت اب سب سے یہی کہتی ہے کہ میں نے دل سے اجازت نہیں دی اگر شوہر کلمات کفر کہے تو شرعاً کیا حکم ہوگا؟

(الجواب) تین حیض آنے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔^(۳) فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ ط.س. ج ۳ ص ۵۸. ظفیر

(۲) ایضاً ج ۲ ص ۴۱۲ ط.س. ج ۳ ص ۶۰ ظفیر

(۳) ولو اسلم احد هما ای احد المجوسین او امراً الکتابی فی دار الحرب الخ لم تبین حتی نحیض ثلاثاً او تمضی ثلاثہ اشهر (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۱) ظفیر

(۲) اگر کوئی بالغہ عورت زبان سے اپنے نکاح کی اجازت دینے اگرچہ دل سے راضی نہ ہو اور ناخوشی کے ساتھ زبان سے اجازت دے دے تو نکاح ہو جاتا ہے اور جس عورت کا شوہر کلمات کفر کے تو اس کی عورت اس کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے اور اس کو تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا ضروری ہے۔ فقط

شیعہ بالغہ لڑکی سنی ہو کر خود نکاح کر لے تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۴۷) ایک بالغہ شیعہ لڑکی نے برضا و رغبت خود بلا اجازت والدین ایک سنی افغانی سے چار گواہ اور ایک وکیل کی موجودگی میں معرفت قاضی کے نکاح کیا منکوحہ کے والدین بوجہ شیعہ ہونے کے اپنی لڑکی کا نکاح شوہر سے فسخ کرانا چاہتے ہیں حالانکہ قبل نکاح لڑکی نے روبرو گواہان اقرار کیا ہے کہ میں سنت جماعت حنفی مذہب اختیار کر چکی ہوں اور وکیل نکاح ہونے کا تو اقرار ہے اور میں وکیل بھی بنا مگر لڑکی کے ایجاب و قبول کی آواز میرے کانوں میں نہیں پہنچی اس مسئلہ میں شرعی حکم کیا ہے؟

(الجواب) در مختار میں ہے فنفلد نکاح حرة مکلفة بلا رضا ولى^(۱) الخ وھکذا فی العالمگیریہ وغیرہ پس صورت مسئلہ میں جب کہ وہ لڑکی بالغہ ہے اور سنی ہو چکی ہے جیسا کہ شہادت سے ثابت ہے اور ایجاب و قبول بھی شہادت سے ثابت ہے لہذا اس کا نکاح سنی المذہب سے صحیح ہو گیا ہے والدین دختر جو کہ شیعہ ہیں اور اپنے مذہب پر قائم ہیں نکاح مذکورہ فسخ نہیں کر سکتے۔ فقط

بد چلن ولی ولی باقی رہتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۴۸) اگر دختر کا ولی بد چلن ہو اور خبر گیر ال نہ ہو تو اس کی ولایت کا کیا حکم ہے؟
(الجواب) کوئی ولی اگر بد چلن ہو یا خبر گیر ال خور و نوش کا نہ ہو تو بوجہ ترک کرنے اپنے فرض منصبی کے وہ عاصی و فاسق ہے لیکن ولایت اس کی مطلقاً اس سے سلب نہیں ہوتی اور خاص صورت میں اس کی ولایت بھی سلب ہو جاتی ہے بہر حال بالغہ لڑکی پر ولایت اجبار کسی ولی کو نہیں ہے۔ فقط

دادا نے گو خبر نہ لی ہو مگر باپ کے بعد ولی نکاح وہی ہے

(سوال ۱۰۴۹) زید فوت ہو گیا اس کی دختر کی پرورش والدہ نے کی دادا چچا نے مطلق خبر گیری نہ کی اب والدہ اپنی مرضی سے کفو میں نکاح کرنا چاہتی ہے دادا چچا وہاں اذن دینے سے انکاری ہیں بلکہ قاضی شہر کو کہتے ہیں کہ ہماری بلا اجازت نکاح نہ پڑھایا جاوے ایسی صورت میں والدہ کی اجازت سے نکاح ہو جاتا ہے یا دادا چچا کی اجازت ضروری ہے؟

(الجواب) اگر وہ نابالغہ ہے تو باپ کے نہ ہونے کی صورت میں ولی اس کے نکاح کا اس کا دادا ہے اور دادا کے بعد چچا ولی ہے ان کی موجودگی میں والدہ کو اختیار نابالغہ کے نکاح کا نہیں ہے اگرچہ پرورش والدہ نے کی ہے پس جب

کہ ولی اس نابالغہ کے نکاح کے دادالورچھا ہیں تو اگر وہ قاضی نکاح خواں کو نکاح خوانی سے روک دیں تو وہ حق بجانب ہیں قاضی کو اس حالت میں بدون ان کی اجازت کے نکاح پڑھنا جائز نہیں ہے اور وہ نکاح نہ ہوگا۔^(۱) فقط

نابالغہ بیوہ کا نکاح ساس نے کر دیا مگر ماں نے رد کر دیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۵۰) ایک لڑکی ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کی ساس نے کر دیا لڑکی کی والدہ اپنی لڑکی کو لے آئی اور بعد بالغہ ہونے کے اس کی اجازت سے اس کا نکاح دوسری جگہ کر دیا تو یہ نکاح جائز ہو یا نہیں؟

(الجواب) نابالغہ کے نکاح کی صحت کے لئے ولی شرط ہے^(۲) پس لڑکی کی ساس نے جو نکاح اس کا کیا تھا وہ لڑکی کی ماں کی اجازت پر موقوف تھا اگر اس نے اجازت نہیں دی تو یہ نکاح باطل ہو گیا اب لڑکی کی رضا سے اس کی ماں نے جو نکاح کیا ہے وہ صحیح ہے۔ فقط

قاضی کو جب معلوم ہو کہ لڑکی راضی نہیں تو وہ کیا کرے؟

(سوال ۱۰۵۱) اگر قاضی کو معلوم ہو جائے کہ جہاں لڑکی بالغہ کے اولیاء نکاح کرنا چاہتے ہیں لڑکی وہاں نکاح کرنے پر رضامند نہیں ہے تو اس کو کیا کرنا چاہیے؟

(الجواب) اس صورت میں قاضی کو احتیاط کرنی چاہیے اور ولی دختر سے صاف کہہ دے کہ بدون اجازت بالغہ کے ان کا نکاح صحیح نہیں ہوتا تم اس کا خیال رکھو البتہ سکوت بالغہ کا ولی کے نکاح کر دینے پر اگرچہ وہ اس پر راضی نہ ہو جواز نکاح کے لئے کافی ہے^(۳) و تفصیلہ فی کتب الفقہ : فقط

ولی اور وکیل کی اجازت چاہتے وقت لڑکی کی کون کون سی ادا اجازت ہے

(سوال ۱۰۵۲/۱) ولی کے لئے مثل (اب وجد) بنت باکرہ بالغہ سے وقت اجازت نکاح برائے اجازت یہ امور کافی ہیں ضحک، بکاء، بلا صوت وغیرہ یا تکلم ضروری ہے (۲) ولی اگر وکیل بنا ہے طلب اجازت بالنکاح میں تو اس وکیل من الولی کے لئے بھی وہ امور کافی ہوں گے جو ولی کے لئے کافی تھے یا اس وکیل کے لئے تکلم ہی ضروری ہوگا (۳) وکیل من الولی اگر اجنبی غیر محرم ہے تو اس کے واسطے در صورت کفایت ان امور کے جو ولی کے لئے کافی

(۱) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ علی ترتیب الارث والحجب فان لم تکن عصبۃ فالو لایۃ للام (درمختار) شمر
یقدم الاب ثم ابوہ ثم الاخ الشقیق الخ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۲۷۴ و ج ۲ ص ۲۸۴ ط. س. ج ۳ ص ۷۶)
(۲) وهو ای الولی شرط صحۃ نکاح صغیر و مجنون (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۵۷)
ط. س. ج ۳ ص ۵۵ ظفیر

(۳) او زوجها ولیہا واخبرها رسولہ او فضولی عدل فسکت عن ردہ مختارۃ الخ فهو اذن (درمختار) قوله عن
ردہ قید بہ اذ لیس المراد مطلق السکوت لا نہا لو بلغها الخبر فتکلمت باجنبی فهو سکوت هنا فیکون اجازۃ فلو
قالت الحمد لله اخترت نفسی او قالت هو د باغ لا اریدہ فهذا کلام واحد فهو رد قوله مختارۃ اما لو اخذها عطاس او
سعال حين اخبرت فلما ذهب قالت لا ارضی او اخذ فمہا ثم ترك فقالت ذلك صح ردہا لان سکوتہا کان عن
اضطرار (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۱۰۴ و ج ۲ ص ۱۱۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۹) ظفیر

ہیں ان کا خود مشاہدہ کرنا ضروری ہے یا ایک عورت کا اسکے متعلق خبر دینا کافی ہوگا؟

(الجواب) (۳۲۱) بجر بالغہ کا سکوت اور خنک اور بکاء بلا صوت اذن ہے جب کہ اجازت چاہنے والا ولی ہو یا اس کا وکیل یا قاصد اور اگرچہ وکیل اجنبی غیر محرم ہو جب کہ اس کو یہ امور بذریعہ خبر معلوم ہو جاویں اگر بذریعہ عورت معتبر کے ہوں لیکن اسی حالت میں بصورت انکار بالغہ ایک عورت یا ایک مرد کا بیان کافی نہ ہوگا قال فی الدر المختار فان استاذنها هو ای الولی الخ او وکیلہ او رسولہ او زوجها ولیہا واخبرها رسولہ او فضولی عدل فسکت او ضحکت او بکت بلا صوت ^(۱) الخ انتھی ملخصاً فقط

زبان سے جب ولی نے کہہ دیا تو دل کا اعتبار نہیں

(سوال ۱۰۵۳) مختار فاطمہ لڑکی عمر دس سالہ کا نکاح اس کی ماں نے بہ وکالت عزیز احمد جو لڑکی کا چچا دوری سلسلہ سے ہوتا ہے اپنے ایک عزیز مسکمی لائق علی سے کر دیا اب یہ کہا جاتا ہے کہ لڑکی کا نکاح ماں کی ولایت اور اجازت سے جو ہوا یہ جائز نہیں ہے بلکہ عزیز احمد کی ولایت و اجازت سے ہونا چاہیے تھا عزیز احمد کا یہ خیال عرصہ سے تھا کہ لڑکی مذکورہ کا نکاح میرے لڑکے کے ساتھ ہو اسی وجہ سے عزیز احمد یہ مشہور کر رہے ہیں کہ نکاح میری اجازت سے نہیں ہوا اور میں نے یہ وکالت دل سے نہیں کی تھی بلکہ بظاہر مروتا کر دی ہے پس ایسی حالت میں یہ نکاح جائز طور پر ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ نکاح مذکورہ وکالت عزیز احمد کے ہوا ہے جو کہ ولی نابالغہ کا ہے تو یہ نکاح منعقد اور صحیح ہو گیا عزیز احمد کا کوئی عذر اب مسموع نہ ہوگا۔ فقط

دادا بڑھاپے کی وجہ سے ذی رائے نہیں رہا تو چچا ولی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۵۴) ایک لڑکی جس کی عمر دس سال کی ہے اس کا باپ انتقال کر گیا ہے دادا موجود ہے اور چچا حقیقی موجود ہے اور دادا کی یہ حالت ہے جیسا کہ کوئی دیوانہ ہوتا ہے اور اپنے لولاد کے نفع و نقصان کو نہیں سمجھتا اب لڑکی کا حقیقی چچا یہ چاہتا ہے کہ میں اپنی ولایت سے لڑکی کا عقد کر دوں تو شرعاً یہ نکاح جائز ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں دادا کی ولایت ساقط ہے چچا کی ولایت سے نکاح نابالغہ کا صحیح ہے در مختار باب الولی میں ہے هو البالغ العاقل الخ ولو فاسقا علی المذهب مالہ منہتکا ^(۲) الخ و فیہ لزوم ولو بغبن فاحش او بغیر کفو ان کان الولی المزوج اباً او جدّاً مالہ یعرف منہما سوء الاختیار وان عرف لا یصح ^(۳) فقط

نشہ خوار باپ نے نابالغہ کا نکاح غیر کفو اور کم مہر میں کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۵۵) ایک شخص چند باز نشہ خوار محض اپنی نفسانی طمع کے لئے اپنی لڑکی کا نکاح اپنے خاندان کے کم

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۰ ط. س. ج ۳ ص ۵۸ ظفر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۶ ط. س. ج ۳ ص ۵۴ ظفر (۳) ایضاً ج ۲ ص

۴۱۷ ط. س. ج ۳ ص ۶۶ ظفر

درجہ کے لوگوں میں ایک ایسے صغیر السن لڑکے سے کر دیا جس کے بالغ ہونے میں ۷-۸ سال کا عرصہ ہے اور لڑکی اس وقت بالغ ہے اور مہر بہت کم مقرر کیا گیا ہے اس صورت میں ایسے باپ کا کیا ہوا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق تحقیق صاحب فتح القدیر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب تک باپ پہلے سے معروف بسوء الاختیار نہ ہو تو وہ نکاح جو اس نے قبل از معروف ہونے کے کیا صحیح ہے جیسا کہ عبارت ماہم يعرف منہما سوء الاختیار وان عرف لا یصح سے ظاہر ہوتا ہے اور مہر کا حال یہ کہ بعض اقوام میں مہر اس درجہ کثیر رائج ہے کہ کوئی عاقل اس کو پسند نہیں کر سکتا اور مغالاة مہر سے نہی صراحتہ موجود ہے تو اگر باپ نے موافق طریق سنت کی فرض کیجئے کہ اپنی دختر کا مہر مقرر کر دیا اور نابالغ شوہر سے نکاح کرنا مصلحت آئندہ دختر کی موافق سمجھا تو اس کو سنی الاختیار نہ کہا جاوے گا اور اس وصف کے ساتھ معروف ہونا اس کا تو اس سے کسی طرح محقق نہ ہوگا البتہ اگر بحالت نشہ اس نے یہ نکاح کیا ہے تو صحیح نہ ہوگا۔ کما فی الدر المختار و کذا لو کان سکران الخ وفی الشامی و هذا مفقود فی السکران وسی الاختیار^(۱) اذا خالف الخ فقط

مرزائی باپ نابالغہ کا ولی نہیں ہو سکتا

(سوال ۱۰۵۶) ایک کنواری لڑکی عاقلہ بالغہ کے جس کے (والدین اور دادا اور دیگر رشتہ دار موجود ہیں) اپنے دادا کو ولی بنا کر اپنا نکاح برادری کے ایک لڑکے سے احکام شرعی کے مطابق کر لیا ہے لڑکی کا باپ کچھ عرصہ سے مرزائی ہو گیا ہے وہ کہتا ہے کہ میں لڑکی کسی مرزائی کو دوں گا قادیان والوں نے حکم دیا ہے کہ اگر لڑکا مرزائی مذہب اختیار کرے تب لڑکی دی جاسکتی ہے اس صورت میں جو نکاح لڑکی کا دادا کی ولایت سے ہو جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں اول تو لڑکی خود بالغہ عاقلہ ہے تو خود اس کی اجازت سے اس کا نکاح کفو میں صحیح ہے کسی ولی کی ضرورت نہیں ہے جیسا کہ در مختار میں ہے وهو ای الولی شرط صحته نکاح صغیر الخ لا مکلفہ فنفذ نکاح حرة مکلفہ بلا رضی ولی الخ^(۲) اور ثانیاً یہ کہ اگر ولی کے ذریعہ سے ہی نکاح اس کا کیا جاوے جیسا کہ سنت ہے تو ولی اس کا اس صورت میں اس کا دادا ہے باپ بوجہ مرزائی ہو جانے کے ولی نہیں رہا ولایت اس کی باطل ہو گئی^(۳) پس دادا نے جو نکاح اس بالغہ کا اس کی اجازت سے کیا وہ صحیح ہو گیا باپ کو اس نکاح کو توڑنے کا اختیار اور دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہے اور مرزائی لڑکے سے نکاح صحیح نہیں ہوگا الحاصل جو نکاح بولایت دادا ہو گیا وہ صحیح ہے قادیان والوں کا حکم باطل ہے۔ فقط

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۱۹۴ ط.س. ج ۳ ص ۶۷ و کذا (ای لا یصح النکاح) لو کان سکران فزوجها من فاسق او شریر او فقیر او ذی حرفة دنیته (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۱۸۴ ط.س. ج ۳ ص ۶۷) ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۱۰۷ ط.س. ج ۳ ص ۵۵ ظفیر

(۳) مرزائی مرتد کافر ہوتا ہے اس لئے وہ ولی نہیں ہو سکتا اس لئے کہ ولی کے لئے اسلام کی شرط ضروری ہے بشرط حریت و تکلیف و اسلام فی حق مسلمة تربد التزوج و ولد مسلم لعدم الولاية (در مختار) یعنی ان الکافر لا یلی علی المسلمة و ولدہ المسلم لقوله تعالیٰ ولن یجعل الله للکافرین علی المؤمنین سبیلاً (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۲۸۴ ط.س. ج ۳ ص ۷۷) ظفیر

عصبہ کسی بھی پشت کا ہو اس کے ہوتے ہوئے ماں ولی نہیں

(سوال ۱۰۵۷) اگر کسی نابالغہ کا کوئی عصبہ پانچویں پشت کا موجود ہو تو والدہ کا کیا ہوا نکاح جائز ہو گا یا نہیں اور وہ نابالغہ بعد بلوغ کے اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ نابالغہ کا کوئی عصبہ کسی پشت کا موجود ہو تو والدہ کو ولایت نکاح نہیں ہے پس اگر ایسی حالت میں والدہ نابالغہ کا نکاح کرے گی تو وہ نکاح اس عصبہ کی اجازت پر موقوف رہے گا اگر وہ اجازت دے گا تو وہ نکاح صحیح ہو گا اور اگر وہ انکار کر دے گا تو وہ نکاح باطل ہو گا^(۱) اور اگر ولی عصبہ اس نکاح کو جائز رکھے تو نابالغہ کو بعد بالغ ہونے کے اختیار ہو گا کہ اس نکاح کو فسخ کر دے مگر بذریعہ قاضی و حاکم کے فسخ کر سکتی ہے خود فسخ نہیں کر سکتی۔^(۲) مکذافی الشامی فقط

پہلا نکاح صحیح ہے اور تعلیق کا عدم ہے

(سوال ۱۰۵۸) زید کے والد نے زید کے روبرو اس کی دختر کا نکاح گواہوں کی موجودگی میں عمر کے بیٹے سے کر دیا زید ساکت صامت رہا اب سہ ماہ کے بعد غصہ کی حالت میں ناراض ہو کر کہہ دیا کہ اگر میں عمر کے لڑکے کو ناٹھ دوں تو مجھ پر میری عورت بہ سہ طلاق حرام ہے اب اگر کوئی شخص خواندہ معتمد علیہ زید کو تسلی دیوے کہ تیری لڑکی کا شرعی نکاح عمر کے لڑکے سے ہو چکا ہے یہ تمہاری تعلیق لغو ہے تم کو بغرض تشبیر دوبارہ جدید نکاح کر دینے میں کوئی حرج نہیں ہے زید نے اس پر اعتماد کر کے دوبارہ نکاح اپنی لڑکی کا عمر کے لڑکے سے کر دیا کیا زید کی منکوحہ زید پر حرام ہو جائے گی۔؟

(الجواب) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ الخ درمختار^(۳) قال فی الشامی فلا یکون سکوتہ اجازۃ لنکاح الا بعد وان کان حاضراً فی مجلس العقد مالم یرض صریحاً او دلالة شامی^(۴) ص ۳۱۵ ج ۲ پس اگر زید نے صراحتاً یا دلالتاً اپنی رضا کا اظہار کر دیا مثلاً اپنی دختر کو اس کے شوہر کے گھر ٹھوٹی بھیج دیا یا مر طلب کیا وغیرہ تو نکاح زید کے باپ کا صحیح ہو گیا اور دوبارہ زید کا نکاح کرنا لغو اور فضول اور کالعدم ہے لہذا اس کی زوجہ اس برہ سہ طلاق حرام نہ ہوگی لعدم تحقق الشرط اور اگر زید نے محض سکوت کیا تھا اور اجازت صراحتاً نہ دی تھی اور نہ دلالتاً اظہار رضا کیا تھا تو نکاح سابق منعقد نہ ہوا تھا پس زید نے جو نکاح کیا وہ صحیح ہو گیا اور شرط سہہ طلاق پائی گئی لہذا اس کی زوجہ مطلقہ ثلاثہ ہو گئی۔ فقط

(۱) الولی فی النکاح العصبۃ بنفسہ علی ترتیب الارث والحجب الخ فان لم یکن عصبۃ فالو لایۃ للام الخ فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ۴۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۷۶ ظفیر

(۲) ولہما ای لصغیر و صغیرۃ خیار الفسخ بالبلوغ الخ بشرط القضاء للفسخ ایضاً ج ۲ ص ۴۲۰ ط.س. ج ۳ ص ۶۹ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۸۱ ظفیر

(۴) رد المختار باب الولی جلد ۲ ص ۴۳۳ ط.س. ج ۳ ص ۸۱ ظفیر

باپ نے نشہ کی حالت میں لڑکی نابالغہ کا نکاح کیا، ہوایا نہیں؟

(سوال ۱۰۵۹) ایک عورت کا نکاح صغر سنی میں ہوا تھا لڑکی کا والد اس روز نشہ میں تھا تو یہ نکاح صحیح ہوایا نہیں بعد بلوغ لڑکی خاوند کے یہاں نہیں رہی مقدمہ عدالت میں چلا لڑکی کے باپ نے یہ ثابت کیا کہ نکاح نہیں ہوا تھا مگر ہوا ضرور تھا عدالت نے نکاح کو فسخ کر دیا خاوند نے طلاق نہیں دی اب عورت نے نکاح ثانی کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور جو لوگ اس نکاح میں شریک ہوئے ان کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر یہ تسلیم کر لیا جائے کہ نکاح ضرور ہوا تھا اور باپ جو نکاح کرنے والا تھا وہ نشہ میں تھا لیکن نکاح کفو میں ہوا اور مهر مثل کے ساتھ ہوا تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اس صورت میں بدوں طلاق دینے شوہر اول کے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا جیسا کہ شامی میں ہے و متفصی التعلیل ان التسكران او المعروف بسؤ الاختیار ولو زوجها من كفوء بمهر المثل صح لعدم الضرر المحض الخ ص ۳۰۵ ج ۲ شامی^(۱)

پس جو فتویٰ دوسرے فریق نے عدم جواز نکاح ثانی بدوں طلاق دینے شوہر اول اور بدوں گزرنے عدت کے دیا اور یہ نکاح اول بسبب کفو میں ہونے کے صحیح ہو گیا یہ فتویٰ صحیح ہے اور موافق ہے دیالیت کتب فقہ کے اور جو لوگ نکاح ثانی میں شریک ہوئے ان کا نکاح نہیں ٹوٹا لیکن اگر باوجود علم اس امر کے کہ اس عورت کو شوہر اول نے طلاق نہیں دی شریک نکاح ثانی ہوئے تو گناہ گار ہوئے توبہ کریں۔ فقط

دادی کا لگایا ہوا رشتہ لڑکی کو پسند نہیں ہے؟

(سوال ۱۰۶۰) ایک نابالغہ لڑکی کو اس کی دادی نے اپنے ہم قوم لڑکے کو دینے کا اقرار کیا اب دادی مر گئی ہے اور لڑکی کا باپ زندہ ہے اس نے لڑکی کے ماموں کو وکیل نکاح کا بنا دیا ہے اور لڑکی جو ان ہے اور دادی کے کئے ہوئے رشتہ کو قبول نہیں کرتی اور دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ لڑکی بالغ ہو کر دادی کے رشتہ کو یعنی خطبہ منگنی کو منظور نہیں کرتی تو وہاں نکاح کرنا جائز نہیں ہے جہاں لڑکی کی مرضی ہے کفو میں نکاح کرے اور پہلے جو منگنی ہوئی تھی وہ نکاح نہیں ہو بلکہ وہ بظاہر وعدہ نکاح تھا اور دادی کو موجودگی باپ کے نابالغہ کے نکاح کی ولایت بھی نہیں ہے۔ ہکذا فی کتب الفقہ

باپ نے نکاح کر دیا پھر لڑکی نے بالغ ہونے کا دعویٰ کیا اور نکاح کر لیا کون سا نکاح جائز ہوگا؟

(سوال ۱۰۶۱) زید نے اپنی لڑکی ہندہ کو خالد کے لڑکے بحر سے منسوب کر رکھا تھا اور لڑکی اپنی نانی کے پاس رہتی تھی زید سخت بیمار ہوا اس لئے اپنی لڑکی ہندہ کا عقد عمر کے بیٹے ولید سے ولایت خود کر دیا اور لڑکی کو بھی خبر بھیج دی کہ ہندہ کا عقد عمرو کے لڑکے ولید سے کر دیا ولایت خود نانی نے چند وجہوں سے ناخوش ہو کر عقد اسی لڑکے بحر بالغ سے کر دیا جس سے باپ نے پہلے سے نسبت کر رکھی تھی اور باپ کو خبر کر دی کہ لڑکی نے اپنا عقد آپ ہی بحر مذکور سے کر لیا اور وجہ بالغ ہونے کے اس کو کسی کی ولایت کی ضرورت نہیں پڑی اس وقت لڑکی کا سن

قریب گیارہ برس کے تھا بعد چند روز کے بحر ہندہ کو رخصت کر اکر اپنے گھر لایا اور اڑھائی تین برس کے بعد انتقال کیا جب لڑکی ہندہ کے دوسری عقد کی تیاری اور تجویز ہوئی تو نہ معلوم لڑکی نے کس مصلحت سے بیان کیا کہ نانی نے جو ہمارا عقد بحر کے ساتھ کیا تھا اس وقت میں بالغ نہ تھی لوگوں کے بھکانے سے میں نے اپنے کو بالغ قرار دے دیا تھا بالغ تو میں بعد نکاح بحر کے ہوئی ہوں آیا ایسی حالت میں باپ نے جو ولید سے نکاح کیا تھا وہ صحیح سمجھا جاوے یا نانی کے عقد کو اگر نکاح ولید سے صحیح ہو گیا تھا تو اب دوسری جگہ نکاح کے لئے ولید کی طلاق کی ضرورت ہے یا نسخ نکاح کی کیوں کہ ولید اس کو اب اپنے نکاح رکھنا نہیں چاہتا اور ولید اس وقت مراہق ہے؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ اگر ہندہ بوقت نکاح کے جو کہ اس کے باپ نے ولید سے کیا نابالغہ تھی تو باپ کا کیا ہوا نکاح صحیح ہو گیا اور وہ نسخ نہیں ہو سکتا اور اگر درحقیقت ہندہ بالغہ تھی اور باپ نے جو نکاح اس کا ولید سے کیا اس کو سن کر وہ خاموش رہی تب بھی ولید سے نکاح اس کا صحیح ہو گیا البتہ اگر اس کو باپ کے نکاح کر دینے کی خبر نہ ہوئی یا خبر ہونے پر اس نے انکار کر دیا اور اسی حالت میں اپنی رضامندی سے بحر سے نکاح کیا تو بحر سے نکاح صحیح ہو گیا بعد انتقال بحر کے دوسرا نکاح جہاں وہ راضی ہو ہو سکتا ہے اور واضح ہو کہ اگر ہندہ بوقت نکاح از بحر مراہقہ تھی اور اس نے اقرار اپنے بالغ ہونے کا کر لیا تھا تو وہ بالغہ سمجھی جاوے گی پھر انکار کرنا اس کا بلوغ سے معتبر نہ ہوگا تو اس حالت میں جب کہ اس نے باپ کے نکاح کو پسند نہ کیا تھا اور انکار کر دیا تھا یا خبر سے پہلے بحر سے نکاح باجائز خود کر لیا تھا تو بحر سے نکاح صحیح تھا ولید کی طلاق کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ نکاح ہوا ہی نہیں تھا اور نہ کسی قاضی وغیرہ سے نسخ کرانے کی ضرورت ہے اور نہ طلاق مراہق کا مسئلہ دریافت کرنے کی ضرورت ہے اور نابالغ اگرچہ مراہق ہو طلاق اس کی واقع نہیں ہوتی۔ کذا فی عامتہ کتب الفقہ اب اگر ولید سے نکاح کرنا مناسب و مصلحت ہو کیا جاوے ورنہ کسی دوسرے شخص سے دوبارہ نکاح ہندہ کا کر دیا جاوے درمختار میں ہے فان راہقا بان بلغا هذا السن فقلا بلغنا صدقان لم یکذبہما الظاہر^(۱) الخ فقط

نابالغہ کا نکاح جس ولی نے پہلے کیا وہ درست اور بعد والا باطل ہے

(سوال ۱۰۶۲) ایک لڑکی نابالغہ کے دو ولی مساوی ہیں اور اس لڑکی سے دو شخصوں نے نکاح کا دعویٰ کیا اور ہر ایک نے اپنی سند ایک ایک ولی کی طرف سے پہنچائی اور اولیاء نے بھی اقرار کیا اور درحقیقت جس شخص کا نکاح بعد میں ہوا تھا اس نے کسی طرح سے عدالت میں اپنے نکاح کو پہلے ہونا ثابت کر دیا اور لڑکی بھی بعد بلوغ اس کے ساتھ رضامند ہے تو اب وہ لڑکی زوج اول کو ملنی چاہیے یا زوج ثانی کو؟

(الجواب) درمختار میں ہے ولو زوجھا ولیان مستویان قدم السابق^(۲) الخ پس جس ولی نے پہلے نکاح کیا وہ صحیح ہو اور وہ لڑکی زوجہ شوہر اول کی ہے اسی کو ملنی چاہیے اور جس نے بعد میں نکاح کیا وہ باطل ہے جب تک شوہر اول بالغ ہو کر طلاق نہ دیوے اس وقت تک دوسرے شخص سے نکاح صحیح نہ ہوگا۔ فقط (غلط طور پر پہل ثابت کرنے سے حکم نہیں بدلتا ظفیر)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الحجر فصل فی بلوغ الغلام ج ۵ ص ۱۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۱۵۴

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۸۱ ظفیر

فصل دوم مسائل واحکام فسخ نکاح

مار کے امیر شریعت اور قاضی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں؟
سوال (۱۰۶۳) امیر شریعت اور اس کے قضا کو جو بہار میں مقرر رہیں حق فسخ نکاح وغیرہ حاصل ہے یا
میں؟
لجواب (امیر شریعت مذکور اور اس کے قضا کو حق فسخ نکاح وغیرہ حاصل ہے جیسا کہ شامی کی اس عبارت
سے واضح ہے ویصیر القاضی قاضياً بتراضی المسلمین الخ^(۱) فقط

سلمان ریاست کا قاضی اور ہندوستانی عالم نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟
سوال (۱۰۶۴) (۱) ریاست اسلامیہ کا قاضی خیابلوغ میں فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے یا نہیں (۲) اور
کی عالم بموجب روایت فتاویٰ تنقیح حامدیہ لان فتویٰ الفقہ للجاہل بمنزلہ حکم القاضی الخ ہر
لمومت گورنمنٹ خیابلوغ میں فسخ نکاح کا حکم دے سکتا ہے یا نہیں؟
لجواب (خیابلوغ وغیرہ میں قاضی ریاست اسلامیہ فسخ نکاح کا حکم کر سکتا ہے قاضی ریاست اسلامیہ کی
رف رجوع کرنا چاہیے اور اسی قاضی سے فسخ کرنا چاہیے کیونکہ بے شبہ یہی امر حق ہے۔^(۲)
(۲) اور روایت فتاویٰ تنقیح حامدیہ کو اس پر محمول کرنا چاہیے کہ اگر اس عالم کو فریقین حکم تسلیم کر لیں
اس کا حکم نافذ ہو جائے گا۔^(۳) فقط

(۱) رد المحتار کتاب القضاء مطلب فی حکم تولیة القضاة فی بلاد تغلب علیہا الکفار ج ۴ ص
۴۲۱ ط. س. ج ۵ ص ۳۶۹ فیجب علیہم ان یلتزموا والیا مسلماً منہم الخ آگے یہ بھی ہے وفی الفتح واذا لم یکن سلطان
لا من یجوز التقلد منه کما هو فی بعض بلاد المسلمین غلب علیہم الکفار یجب علی المسلمین ان یتفقوا علی واحد
ہم یجعلونہ والیاً فیولی قاضیا وهو الذی یقضي بینہم (ایضاً) ط. س. ج ۵ ص ۳۶۹ ظفیر
(۲) سلمان ریاست اپنے داخلی معاملات میں آزاد ہوتی ہے اور اس کا مقرر کردہ قاضی قاضی شرعی کے حکم میں ہوتا تھا ظفیر و یجوز تقلد
قضاء من السلطان العادل والجائر ولو کافراً (درمختار) فی التارخانیہ الاسلامیہ لیس بشرط فیہ ای فی السلطان الذی
نلد و بلاد الاسلام التی فی ایدی الکفرة لا شک انہا بلاد الاسلام و بلاد الحرب لا نهم لم یظہر و فیہا حکم الکفر
القضاة مسلمون والملوک الذین یطیعو نهم عن ضرورة مسلمون الخ (رد المحتار کتاب القضاء ج ۴ ص
۴۲۱ ط. س. ج ۵ ص ۳۶۹) ظفیر

(۳) تولیة الخصمین حاکما بینہما الخ و شرطہ من جهة المحکم بالفتح صلاحیة للقضاء کما مر (درمختار) ای فی
باب السابق قوله والحکم کالقاضی (رد المحتار باب التحکیم ج ۴ ص ۴۸۳ ط. س. ج ۵ ص ۴۲۸) ظفیر

مسلمان حاکم قاضی کے قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۶۵) حاکم جو گورنمنٹ کی طرف سے ہے اگر وہ مسلمان ہو تو قائم مقام قاضی کے ہو سکتا ہے یا نہیں اور نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) حاکم جو کہ گورنمنٹ کی طرف سے مقررہ ہے اگر وہ مسلمان ہے تو قائم مقام قاضی ہو جاتا ہے کما صرح به فی الدرالمختار و تجوز تقلد القضاة من السلطان العادل والجائر ولو كافراً و ذكره مسکین وغیرہ الا اذا كان يمنع من القضاء بالحق الخ^(۱) فقط

موجودہ دور میں قاضی کا کام حاکم زمانہ سے لینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۰۶۶) اگر زمانہ موجودہ میں کسی مسئلہ کے لئے قاضی کی ضرورت ہو تو کیا کیا جائے یعنی فسخ نکاح وغیرہ میں کیا حاکم زمانہ موجودہ یا کوئی عالم قاضی ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) فقہاء کے لکھنے کے موافق حکم مسلم فریقین قائم مقام قاضی ہو سکتا ہے اور حاکم عدالت جو کہ مسلمان ذی اختیار ہو جیسے جج وغیرہ انکو بھی حکم قضاۃ کا اس بارے میں دیا گیا ہے کہ ان کا فیصلہ معتبر ہو۔^(۲) فقط

مسلمان جج کے یہاں جھوٹا دعویٰ کر کے نکاح فسخ کر لیا تو اس کا اعتبار نہیں ہے

(سوال ۱۰۶۷) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا عام مجمع میں زید پردیس چلا گیا عورت نے مسلمان جج کے یہاں درخواست دی کہ میرا نکاح زید سے نہیں ہے اس پر جج نے نکاح فسخ کر دیا یہ نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہوا اور وہ عورت بدستور زید کے نکاح میں ہے بدون طلاق دینے زید کے دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔^(۳) فقط

مسلم حاکم کے ذریعہ فسخ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۶۸) یتیمہ عمہا فی الکفر فلما بلغت مبلغ النساء قالت علی الفورانی غیر راضیة بنکاح العم و فسحتها بمحضر اختین لها فرفعت تلك الحادثة فی اجلاس حاکم الوقت المسلم (جج صاحب) و برهنت بشاہدین کاذبین احياء لحقها و برهن العم انها اظهرت انکار التفسیخ بعد ستة اشهر تقریباً من وقت البلوغ فحكم ذلك الحاکم بفسخ النکاح تعویلاً علی انکارها هل

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار کتاب القضاة مطلقاً للسلطان ان یقضی بین الخصمین ج ۴ ص ۴۲۷ ط.س.ج ۵ ص ۶۳۸ ظفیر

(۲) تولیة الخصمین حاکماً: یحکم بینہما رکنہ لفظ الدال علیہ مع قول الآخر من جهة الحکم صلاحیة للقضاء کما مر (رد المحتار باب التحکیم ج ۴ ص ۴۸۲ ط.س.ج ۵ ص ۴۳۸ ظفیر

(۳) ایک ثابت شدہ نکاح جھوٹا دعویٰ اور فیصلہ سے ختم نہیں ہوتا ہے اس کا نکاح جب ہو چکا ہے تو یہ دعویٰ دائر کرنا کہ نکاح نہیں ہوا ہے کذب بیانی ہے ظفیر ۱۲

بعد ذلك الحكم قضاءً شرعياً أم لا بد للفسخ الشرعي من نصب قاض يحكم بالقسط.
بينوا توجروا

(الجواب) حکم الحاکم بفسخ النکاح فی هذه الصورة صحيح نافذ والروایات الفقہیة منقولہ فی جواب مولانا قطب الدین فعندنا ذلك الجواب وما كتب مولانا محمد اشرف علی مسلم صحيح حق. فقط

عالم کو حکم بنا کر قضائے قاضی کی شرط پوری کی جاسکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۶۹) خیابلوغ میں جب قضاء قاضی شرط ہے اور اس زمانہ میں قاضی موجود نہیں تو کیا کرنا چاہیے آیا احد الفریقین کسی عالم کو اپنا حکم بنالیں تو کام چل سکے گا یا نہیں؟
(الجواب) جب کہ قاضی شرعی موجود نہ ہو تو حکم مسلم فریقین فسخ نکاح کر سکتا ہے مگر حکم کے لئے دونوں فریقین کا تسلیم کر لینا ضروری ہے۔^(۱) فقط

لڑکی خیابلوغ میں بذریعہ مسلمان حاکم نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۷۰) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح غیر اب و جد نے کیا تھا تو لڑکی بعد بلوغ کے اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اگر حاکم مسلمان حکم فسخ نکاح کا کرے تو صحیح ہو گا یا نہیں؟
(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ نابالغہ لڑکی جس کا نکاح باپ دادا کے سوا دوسرے ولی نے کیا اس کو بعد بلوغ خیابلوغ فسخ نکاح کا ہے لیکن اس فسخ کے لئے قضاء قاضی یعنی حکم حاکم شرعی مسلم ضروری ہے کافر کے حکم سے نکاح مذکور فسخ نہ ہو گا اور جو حاکم کفار کا مقرر کردہ ہے اس کا حکم بھی اس بارے میں کافی ہے نکاح فسخ ہو جاوے گا۔^(۲) فقط

اس زمانہ میں جب کہ مسلمان حاکم نہیں ہے قضائے قاضی کی شرط کیسے پوری کی جائے

(سوال ۱۰۷۱) صغیر و صغیرہ کا نکاح انکے ولی نے کیا تھا صغیر کا نکاح بولایت باپ اور صغیرہ کا نکاح تایا کی ولایت سے ہوا تھا لڑکی بالغ ہو گئی ہے اور لڑکا نابالغ ہے اور حین البلوغ عدم رضاء ظاہر کر دی ہے شرح وقایہ میں ہے وفي غيرهما فسخ الصغير ان حين بلغا الخ و شرط القضاء بفسخ من بلغا^(۳) اگر لڑکی کی طرف سے فسخ ہو سکتا ہے تو قضائے قاضی آج کل کیسے ممکن ہے کیا جمعیت العلماء یا خلافت کمیٹی یا عدالت فسخ

(۱) هو تولية الخصمين حاكما: يحلم بينهما وركنه لفظ الدال عليه مع قبول الآخر ذلك الخ وشرطه من جهة المحكم بالكسر العقل للاحرية والاسلام ومن جهة المحكم بفتح صلاحية للقضاء كما مر (درمختار) ای فی قوله والحكم كالقاضي (رد المحتار باب التحكيم ج ۴ ص ۸۲ ط.س.ج ۵ ص ۴۲۸) واما الحكم فشرطه اهلية القضاء ويقضى فيما سوى الحدود والقصاص (ایضاً ج ۴ ص ۱۳ ط.س.ج ۵ ص ۳۵۴) ظفیر (۲) ويجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجائر ولو كافراً (درمختار) فی التارخانیة الاسلام لیس بشرط فيه ای فی السلطان الذی یقلد (رد المحتار كتاب القضاء ج ۴ ص ۲۷ ط.س.ج ۵ ص ۳۶۸) ظفیر (۳) دیکھئے شرح وقایہ

کر سکتے ہیں؟

(الجواب) اس فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے جیسا کہ شرح وقایہ کی عبارت منقولہ اور دیگر کتب فقہ کی عبارات اس پر دلالت ہیں اور بصورت نہ ہونے قاضی کے حکم فسخ نہیں کر سکتا ہے اور اگر خلافت اور جمعیت العلماء کی طرف سے محکمہ قضاء مقرر ہو جائے اور قاضی مقرر کر لیا جاوے تو اس کا حکم بھی نافذ ہو سکتا ہے اور فسخ کر سکتا ہے۔^(۱) فقط

فسخ نکاح بذریعہ عدالت حکومت یا قومی پنچایت

(سوال ۱۰۷۲) در صورت فسخ نکاح بخیار بلوغ قضائے قاضی شرط ہے مگر ہندوستان میں قضائے قاضی میسر نہیں ہے لہذا ضرورتاً حاکم وقت کا حکم دربارہ فسخ نکاح معتبر ہو گا یا نہیں یا قومی عدالتوں میں کسی مسلمان عالم پنچ کا حکم اس بارے میں شرعاً درست ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) حاکم وقت کا حکم اور قضاء دربارہ فسخ نکاح معتبر نہیں ہے^(۲) اور قومی عدالتوں میں جس کو قاضی مقرر کر دیا گیا ہے اس کا حکم صحیح ہے^(۳) فقط (اسی طرح مسلمان حاکم کے ذریعہ بھی فسخ ہو سکتا ہے جیسا کہ پہلے گزرا مظہیر)

افسر کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۷۳) اس علاقہ میں گرو اور قاضی افسر نکاح خواں مقرر ہیں کہ وہ نکاح خوانوں کے رجسٹر کی پڑتال کریں اور کوئی نکاح ناجائز نہ ہو آیا جو نکاح ناجائز ہو تو اس کو فسخ کر کے دوسرے نکاح اختیار خود پڑھا سکتے ہیں یا نہیں جو نکاح بلا شہود یا عدت میں ہو اس کے بعد دوسرے نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ لوگ محض انتظام کے لئے ہیں ان کو شرعاً کوئی اختیار متعلق قضاء کے نہیں ہیں فسخ نکاح وغیرہ جس میں قضا شرط ہے اس میں ان کا فسخ معتبر نہیں ہے البتہ جو نکاح بلا شہود یا عدت میں ہو اوہ چونکہ باطل و ناجائز ہو اس لئے ایسی صورت میں ولی دوسرے نکاح کر سکتا ہے یا یہ لوگ باجائز ولی دوسرے نکاح کر دیویں۔ فقط

انگریزی عدالت کا فیصلہ قضائے قاضی کے حکم میں نہیں ہے

(سوال ۱۰۷۴) خاوند نے عورت کو خلاف کرنے پر مارا عورت والدین کے یہاں چلی گئی والدین نے

(۱) وبصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین (رد المحتار کتاب القضاء ج ۴ ص ۲۷ ط. س. ج ۵ ص ۳۶۹) ظہیر
(۲) واهله اهل الشهادة ای ادانها علی المسلمین (درمختار) الضمیر فی اہلہ راجع الی القضاء بمعنی من یصح منه الخ
حاصلہ ان شروط الشهادة من الاسلام والعقل والبلوغ الخ شروط بصحة تولیة ولصحة حکم بعدها و مقتضاه ان تقلید
الکافر لا یصح (رد المحتار کتاب القضاء ج ۴ ص ۱۴ ط. س. ج ۵ ص ۳۵۴) ظہیر
(۳) وبصیر القاضی قاضیا بتراضی المسلمین (رد المحتار کتاب القضاء ج ۴ ص ۲۷ ط. س. ج ۵ ص ۳۶۹) ظہیر

مقدمہ کیا جھوٹے گواہ پیش کر کے سرکار سے طلاق کا حکم لے لیا مگر خاوند نے طلاق نہیں دی تو وہ عورت اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) عورت مذکورہ کو شرعاً دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہے اور سرکار کے کسی ملازم کا حکم قضائے قاضی نہیں کہا جاسکتا اس لئے اگر سرکاری جج کافر ہیں تو وہ دارالاسلام میں بھی قاضی نہیں ہو سکتا ہے اور اگر بعض اقوال کے موافق ہو بھی جاوے تو بھی اس کا حکم اہل اسلام پر نافذ نہیں کما فی الشامی و مقتضاه ان تقلید الکافر لا یصح و ان اسلم^(۱) وفيہ ایضاً عن البحر وبہ علم ان تقلید الکافر صحیح و ان لم یصح قضاءہ علی المسلم حال کفرہ^(۲) اور اگر سرکاری جج مسلمان بھی ہو تو بھی وہ قاضی شرعی نہیں فی الدر المختار تحت قوله ولو کافرا الخ اذا کان یمنعہ عن القضاء بالحق فیحرم الخ^(۳) پس ثابت ہوا کہ عورت مذکورہ دوسری جگہ پر نکاح کرے گی تو زانیہ کے حکم میں ہوگی۔ فقط

فسخ نکاح کے سلسلہ میں سوال اور علماء کے اختلاف کا کیا حل ہے؟

(سوال ۱/۱۰۷۵) مولوی عبدالحی صاحب نے مجموعۃ الفتاویٰ میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر نابالغہ کا نکاح غیر اب و جد نے کیا ہو تو اس دیار میں اس کی کوئی صورت فسخ نہیں ہے البتہ اگر قضاۃ دارالاسلام سے مثل بہوپال و حجاز وغیرہ سے طلب فسخ کر لیں تو فسخ ہو جائے گا اور نیز مولانا اشرف علی صاحب نے تحریر فرمایا ہے کہ کسی حاکم مسلم کے پاس مرافعہ کر لیں بذریعہ کسی مولوی کے۔ وہ حاکم ہے فسخ کر سکتا ہے اگرچہ انگریز کی طرف سے ان دونوں صاحبوں کا لکھنا صحیح ہے یا کیا؟

نابالغ کا وکیل بنانا

(سوال ۲/۱۰۷۵) زید نابالغ نے عمر سے کہا کہ تم ہمارے چچا بھر کے پاس خطبہ کے واسطے جاؤ کہ وہ اپنی لڑکی سے میرا نکاح کر دے پس زید نابالغ اور عمر دونوں زید کے چچا کے پاس خطبہ کے واسطے گئے عمر نے بھر سے کہا کہ زید تمہارا بھتیجہ ہے تم ضرور اپنی فلاں لڑکی کا نکاح اس سے کر دو بھر نے کہا ہم نے دیا ہم نے دیا زید نابالغ نے کہا ہم نے قبول کیا زید نے جو الفاظ عمر سے کہے ہیں ان الفاظ سے عمر اس کا وکیل ہو جائے گا یا نہیں نابالغ اگر کسی کو وکیل بالنکاح بناوے تو صحیح ہے یا نہیں اور زید نابالغ کا قبول کرنا صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱) اس باب میں جو کچھ مولانا عبدالحی صاحب مرحوم اور مولانا اشرف علی تھانوی صاحب سلمہ نے لکھا ہے دونوں صحیح ہیں اگر حاکم مسلمان جیسے جج وغیرہ جو مسلمان ہوں اگرچہ کفار کی طرف سے مقرر ہوں ان کی تفریق بھی معتبر ہے اور بلاد اسلام میں جا کر تفریق و فیصلہ کر لیا جائے یہ بھی صحیح ہے کتب فقہ میں یہ تصریح

(۱) رد المحتار کتاب القضاء ج ۴ ص ۴۱۴ ط. س. ج ۵ ص ۳۵۴ ظفیر

(۲) ایضاً ج ۴ ص ۴۱۴ ط. س. ج ۵ ص ۳۵۴

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب القضاء ج ۴ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۵ ص ۳۶۸ ظفیر

ہے کہ جو قضاۃ کفار کی طرف سے مقرر ہوں وہ فیصلہ بھی کر سکتے ہیں^(۱)

(۲) نابالغ کا وکیل بنانا صحیح نہیں ہے پس اس صورت میں اگر بچا ولی اقرب ہے تو اپنی ولایت سے وہ نکاح صغیر کا کر سکتا ہے اور قبول نابالغ کا بالاستقلال صحیح نہیں ہے لیکن اگر ولی اس کے قبول کو جائز رکھے تو وہ قبول معتبر ہے جب کہ نابالغ ممیز ہو۔^(۲) فقط

بھائی کے لئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کرنے کے لئے حج کے یہاں دعویٰ درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۷۶) ہندو صغیرہ کا نکاح اس کے بھائی نے بحر سے کر دیا وقت بلوغ ہندو نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے جس کے لئے قضائے قاضی شرط ہے جب کہ قاضی ہمارے ملک میں زیر حکومت انگریزوں کی ہے قاضی ہے یا نہیں اور مولیان بھی حکم قاضی میں ہوتے ہیں یا نہ اور فریقین حکم بھی نہیں جاتے تو کیا ہندو حج صاحب کے یہاں دعویٰ فسخ نکاح کا کر کے نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسی صورت میں شرعاً حسب تصریح فقہاء نکاح فسخ نہ ہوگا لان من شرائطه القضاء ولا یکون الکافر قاضیاً البتہ اگر حاکم مسلم ایسا فیصلہ کرے تو معتبر ہوگا۔^(۲) فقط

نکاح فسخ کرنے کا حق مندرجہ ذیل لوگوں کو حاصل ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۷۷/۱) نابالغہ لڑکی کا نکاح اس کے چچا نے ایک لڑکے کے ساتھ کر دیا لڑکی ہمیشہ اس نکاح کا انکار کرتی رہی جس وقت بالغ ہوئی حیض اس کو آیا اس وقت اس نے اس نکاح کو جائز نہیں رکھا چار مرد گواہ اس امر کے اس نے بنائے کہ میرا نکاح میرے چچا نے پڑھایا ہے فلاں کے ساتھ وہ مجھے منظور نہیں اس صورت میں یہ نکاح فسخ تو ہوں گے لیکن فسخ کرنے کا اختیار لڑکی کو نہیں ہے قاضی اس میں شرط ہے اس زمانہ میں حاکم مسلمان نہیں ہے اور نہ حاکم کی طرف سے جو اس امر میں فسخ کر دے کہیں مقرر ہے اب اس امر میں کیا کیا جاوے؟

(۲) گاؤں کا پٹواری قاضی کا کام دے سکتا ہے یا نہیں؟ نئی ہذا گاؤں کا معتبر عالم اس امر میں قائم مقام قاضی کے ہو سکتا ہے؟ ریاست اسلام مثلاً گجرات میں سچین ہے وہاں حاکم زیر حکومت انگریز مسلمان اس کی طرف سے جو قاضی مسلمان ہے وہ اس امر میں فیصلہ دے سکتا ہے یا نہیں؟ یا خود نواب صاحب اس امر میں فیصلہ کر سکتے ہیں یا نہیں یا مثل بھوپال حیدر آباد رامپور ٹونک وہاں کے قاضی اس امر میں فسخ کر سکتے ہیں یا نہیں؟ اس صورت میں اگر لڑکی مع گواہ کے ایسے قاضی ریاست کے پاس جاوے اور لڑکیا لڑکے کا ولی وہاں حاضر نہ ہو

(۱) وجوز تقلد القضاء من السلطان العادل والجانز، لو کافراً (الذرا المختار علی هامش رد المحتار کتاب القضاء ج ۴ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۵ ص ۳۶۸) ظفیر

(۲) وبہ علم ان تقلید الکافر صحیح وان لم یصح قضاءه علی المسلم حال کفره الخ (رد المحتار کتاب القضاء ج ۴ ص ۴۱۴ ط. س. ج ۵ ص ۳۵۴) ظفیر

کیونکہ دوسری ریاست ہے بالجبر اس کو حاضر نہیں کر سکتے تو فقط لڑکی اپنا نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟ غرض اس امر میں سہولت کے ساتھ نکاح فسخ ہو سکے ایسی صورت تحریر فرمائیں لڑکا ابھی چھوٹا ہے اور لڑکی بالغ ہو گئی ہے اس لئے مفصل تحریر فرمائیں اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرمائیں؟

(الجواب) گاؤں کا مسلمان پٹواری یا معتبر عالم نکاح فسخ نہیں کر سکتا مگر جب کہ وہ حکم ہو فریقین کی طرف سے ریاست اسلامیہ کا حاکم و قاضی فسخ کر سکتا ہے مگر حاضر ہونا شوہر بالغ یا نابالغ کے ولی و وصی کا ضروری ہے وفیہ ایماء الی ان الزوج لو کان غائباً لم یفرق بینہما مالہم یحضر للزوم القضاء علی الغائب^(۱) شامی ولو بلغت وهو صغیر فرق بحضرة ابیه او وصیہ بشرط القضاء در مختار^(۲) فقط واللہ تعالیٰ اعلم

باپ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ نہیں کر سکتی

(سوال ۱۰۷۸) ایک شخص حنفی نے اپنی نابالغ لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کر دیا نابالغہ ہفتہ عشرہ میں شوہر کے مکان پر واپس آگئی جب بالغ ہوئی تو اپنے والد سے کہہ دیا کہ مجھے یہ نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

(الجواب) کتب فقہ حنفیہ میں تصریح ہے کہ باپ نے جو نکاح اپنی دختر نابالغہ کا کر دیا ہو اس کو وہ لڑکی بالغہ ہونے کے بعد فسخ نہیں کر سکتی^(۳) لہذا بدوں طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت بحالت موجودہ نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار فقط

باپ نے نابالغ لڑکی کا جو نکاح کیا وہ درست ہے فسخ نہیں ہو سکتا

(سوال ۱۰۷۹) دو نابالغ بچوں کا نکاح ان کے والدین کی اجازت سے پڑھایا گیا اب چونکہ لڑکے کے وارثان والدین فوت ہو گئے اور وہ سقیم الحال ہو گیا اس لئے وارثان لڑکی اس کا نکاح ثانی کرنا چاہتے ہیں جب ان سے اس مسئلہ کے اندر زور دیا گیا تو انہوں نے کہا کہ نکاح نہیں ہو ا چونکہ دونوں نابالغ تھے آیا نکاح ثانی ہو سکتا ہے یا نہیں نیز نکاح ثانی پڑھانے والا کس جرم کا مرتکب ہے؟

(الجواب) نابالغوں کا نکاح ان کے باپ دادا وغیرہ اگر کریں صحیح ہوتا ہے^(۴) اور باپ دادا کے نکاح کو نابالغی بخفی بعد بلوغ کے بھی فسخ نہیں کر سکتی پس نکاح ثانی اس کا درست نہیں ہے اگر کر دیا تو باطل ہے^(۵) اور جان بوجھ کر

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج ۳ ص ۷۰

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج ۳ ص ۶۹ ظفیر

(۳) لو فعل الاب او الجد عند عدم الاب لا یكون للصغیر والصغیرة حق الفسخ بعد البلوغ و ان فعل غیر ہما فلہما ان یفسخا بعد البلوغ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰ ط.س.ج ۳ ص ۶۸)

(۴) وللولی النکاح الصغیر والصغیرة جبراً ولو ثیباً (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص

۴۱۷ ط.س.ج ۳ ص ۶۵) (۵) لو فعل الاب او الجد عند عدم الاب لا یكون للصغیر والصغیرة حق الفسخ بعد البلوغ

(رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س.ج ۳ ص ۶۸) ظفیر

ایسا کرنا سخت گناہ ہے۔ توبہ کرے۔ فقط

حکم کو فسخ کا اختیار ہے جب کہ شوہر موجود ہو

(سوال ۱۰۸۰) ہندہ صغیر نابالغہ کا نکاح اس کے بھائی بجر نے زید کے ساتھ کر دیا جب ہندہ کو اول حیض تو ہندہ نے گواہوں کے روبرو نکاح کو فسخ کر دیا اور خالد سے نکاح ثانی کر لیا کیا فسخ نکاح ہندہ کا جب کہ قاضی ہمارے ملک میں موجود نہیں ہو سکتا ہے اور حکم بھی نکاح کو فسخ کر سکتا ہے یا کیا اور زوج اول ہندہ کا حاکم کے روبرو نہیں آتا ہندہ زوج اول کو قبول کرتی ہے اور اس وقت کے مولیان قاضی کے قائم مقام ہو سکتے ہیں یا نہیں جب کہ زوج اول حاضر نہیں ہوتا تو اس صورت میں فسخ نکاح کا حکم ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار ولكن لهما ای لصغیر و صغیرة الخ خيار الفسخ بالبلوغ بشرط القضاء للفسخ (قوله بشرط القضاء) لان فی اصله ضعفاً فيتوقف علیه كالرجوع فی الله و فيه ايماء الى ان الزوج لو كان غائباً لم یفرق بينهما مالم یحضر للزوم القضاء علی الغائب نو شامی^(۱) ص ۳۰۷ ج ۲

اس عبارت سے جملہ امور مستفسرہ کا جواب حاصل ہو گیا کہ اس فسخ نکاح کے لئے قضائے قاض شرط ہے اور بصورت نہ ہونے قاضی کے حکم مسلم فریقین بھی شوہر کی موجودگی میں فسخ کر سکتا ہے اور مولیا موجودین قائم مقام قاضی کے نہیں اور نہ بدوں تسلیم فریقین حکم مقرر ہو سکتا ہے اور نہ اس کا حکم نافذ ہو سکا ہے اور شوہر کے غائب ہونے کی صورت میں بھی حکم فسخ نکاح کا نہیں ہو سکتا الحاصل صورت مسئلہ میں پر نکاح فسخ نہیں ہوا اور دوسرا نکاح باطل ہے۔

عورت کا فسخ نکاح کے لئے مرتد ہونا بے سود ہے

(سوال ۱۰۸۱) زینب نو مسلمہ بطیب خاطر زید کے نکاح میں آئی چھ سات سال بعد زید کسی غرض سے دوسرے مقام کو چلا گیا جب واپس آیا تو اپنی منکوحہ مسماۃ کو اپنے مکان پر نہ پایا معلوم ہوا کہ اپنے عزیزوں میں زید کے بلانے پر مسماۃ نہیں آئی زید نے عدالت سے چارہ جوئی کی جواب دعویٰ میں زینب نے بیان کیا کہ میں اب عزیزوں میں چلی گئی ہوں میں نے خنزیر کھلایا ہے اور پوچھا کی ہے کیا اس بیان سے وہ مرتد ہو گئی اور نکاح فسخ ہو گیا؟

(الجواب) اس حالت میں فتویٰ اس پر ہے کہ بعد تسلیم ارتداد زوجہ اس عورت کو بجر شوہر اول کو واپس کر دیا جائے اور تجدید اسلام و تجدید نکاح کی جاوے اور مشائخ کا فتویٰ اس پر ہے کہ زوجہ اگر حیلہ کر کے مرتد ہو شوہر اول کے نکاح سے خارج نہیں ہوتی بجر اس کو مسلمان کیا جاوے اور نکاح شوہر اول کا قائم ہے در مختار میں

ہے و تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجر الہا بمہر یسیر کدینار و علیہ الفتویٰ ولو الجیمۃ و افقی مشانخ بلغ بعدم الفرقة بردتھا زجراً و تیسیراً^(۱) (ترجمہ) اور مجبور کی جاوے گی عورت اسلام پر اور شوہر اول سے دوبارہ نکاح کرنے پر ازراہ توثیح و زجر کے تھوڑے سے مہر پر جیسے ایک دینار مثلاً اور اسی پر فتویٰ ہے اور مشانخ بلخ نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ ایسی حالت میں زوجہ کے مرتدہ ہونے سے شوہر اول کا نکاح نسخ نہ ہو گا زجر اور دشواری سے بچنے کے لئے۔

قبل بلوغ مباشرت کے باوجود خیار بلوغ حاصل ہے

(سوال ۱۰۸۲) ہندہ کا عقد نکاح ہمراہ زید بعد وفات پدر ہندہ اس کی ماں نے پیام نابالغی ہندہ کر دیا تھا اور مجامعت نابالغی جب کہ ہندہ کے آثار بلوغ نمایاں نہیں ہوئے تھے اگر زید جبرایا بہ رضا مندی ہندہ مباشرت کی تو کیا ہندہ بعد بلوغ نکاح مذکور کو فسخ کر سکتی ہے اور مباشرت مذکور اس کے اختیار خیار بلوغ کے مانع ہے یا نہیں؟ (الجواب) دخول و مباشرت قبل بلوغ منقطع خیار فسخ نہیں ہے بلوغ کے بعد ہندہ کو اختیار ہے کہ بغور بلوغ اپنی عدم رضا مندی ظاہر کر دے اور فسخ نکاح کی طالب ہو مگر اس فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے در مختار میں ہے وخیار الصغير والشیب اذا بلغا لا یبطل بالسکوت بلا صریح رضا رد المحتار^(۲) معروف بشامی میں ہے قوله والشیب شمل مالو کانت ثیباً فی الاصل او کانت بکراً ثم دخل بها ثم بلغت (قوله دفع مہر) حملہ فی الفتح علی ما اذا کان قبل الدخول اما لو دخل بها قبل باو غہ ینبغی ان لا یکون دفع المہر بعد بلوغہ رضا^(۳) وفيہ ایضاً قبیلہ و حاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغير والصغيرة غیر الاب والجد فلہما الخیار بالبلوغ او العلم بہ فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء^(۴) فقط

دھوکہ دیکر غیر کفو والا شادی کر لے تو بعد میں وہ فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۸۳) ہندوستان میں بہت سے ایسے شرفاء ہیں جن کے یہاں کفو کا اعتبار ہوتا ہے اگر کوئی غیر شخص دھوکہ دیکر اپنے آپ کو کفو ظاہر کر کے کسی کی لڑکی سے شادی کر لے اور درحقیقت وہ اس کا کفو نہ ہو تو ایسا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسی صورت میں اختیار فسخ کار ہوتا ہے در مختار میں ہے لو تزوجتہ علی انہ حراً و سنی الخ فبان بخلافہ او علی انہ فلان بن فلان فاذا هو لقیط او ابن زنا کان لہا الخیار^(۵) الخ وفي الشامی لو

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکائر ج ۲ ص ۵۴۰ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۴ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۵ ظفیر

(۳) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۵

(۴) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط. س. ج ۳ ص ۷۰ ظفیر

(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۱

انتسب الزوج لها نسباً غير نسبه فان ظهر دونه وهو ليس بكفوء فحق الفسخ ثابت للكل الخ^(۱)

چچا کا کیا ہوا نکاح بعد بلوغ فوراً فسخ کا اختیار ہے مگر قضائے قاضی شرط ہے

(سوال ۱۰۸۴) ہندہ نابالغہ کا نکاح ہندہ کے چچا نے زید کے ساتھ پڑھا دیا تھا ہندہ جس وقت بالغ ہوئی اس نے چند آدمیوں کے روبرو فوراً نکاح سے اپنی ناراضی ظاہر کی کہ یہ نکاح مجھ کو منظور نہیں ہے کیا نکاح ہندہ کے نام منظور کرنے سے فسخ ہو گیا یا فسخ نہیں ہوا؟

(الجواب) کتب فقہ در مختار و شامی میں ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ کو بعد بالغ ہونے کے فوراً اختیار ہے کہ اپنا نکاح فسخ کر دے لیکن بدوں حکم قاضی شرعی کے وہ نکاح فسخ نہ ہو گا چنانچہ در مختار میں ہے بشرط القضاء^(۲) للفسخ اور شامی میں ہے فان اختار الفسخ فلا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء^(۳) الخ پس اس زمانہ میں چونکہ قاضی شرعی نہیں ہے اس لئے نکاح مذکور فسخ نہ ہو گا کیوں کہ ہندہ خود اپنا نکاح فسخ نہیں کر سکتی اور دوسرا نکاح بدوں طلاق دینے شوہر کے نہیں کر سکتی۔ فقط

ایک غیر شخص نے نکاح کر دیا اب بالغ ہونے کے بعد وہ فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۸۵) ہندہ کے والدین اور دادا بھائی نے انتقال کیا ہندہ کے دادا کے ہم زلف نے جو غیر شخص ہے آٹھ سال کی عمر میں ہندہ کا نکاح زید سے کر دیا ہندہ نے بالغ ہوتے ہی چند گواہوں کے روبرو اس نکاح کو فسخ کر دیا تو یہ نکاح فسخ ہوا اور ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح مذکور فسخ ہو گیا ہندہ کو اختیار ہے کہ دوسرے مرد سے اپنا نکاح کر لیوے^(۴) فقط (یہ دراصل فضولی کا کیا ہوا نکاح تھا وہ لڑکی کی بعد بلوغ منظوری پر موقوف تھا۔ اس نے اسے نامنظور کر دیا لہذا وہ ختم ہو گیا اس لئے یہاں قضائے قاضی کی بحث نہیں چھیڑی گئی ظفیر)

نابالغ لڑکے سے بالغ لڑکی کی شادی ہوئی تو لڑکی نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۸۶) ایک لڑکے نابالغ کا نکاح ایک لڑکی بالغہ سے ہوا اب لڑکی نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۱) رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰ ط.س. ج ۳ ص ۷۰ ظفیر

(۳) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س. ج ۳ ص ۷۰ ظفیر

(۴) ونکاح عد وامة بغير اذن السيد موقوف على اجازة كنكاح الفضولي توقف عقودہ كلها ان لها مجيز حالة العقد والا

تبطل (در مختار) قال في البحر الفضولي من يتصرف لغيره بغير ولاية ولا وكالة (رد المحتار باب الكفارة ج ۲ ص

۴۴۹ ط.س. ج ۳ ص ۹۷ ظفیر

(الجواب) جب کہ لڑکی بالغہ تھی اور اس کی اجازت سے نکاح ہوا تھا تو یہ نکاح شرعاً صحیح اور منعقد ہو گیا اب اگر لڑکی علیحدگی چاہتی ہے تو جس وقت لڑکا بالغ ہو جاوے اس سے طلاق لے لی جاوے یا خلع کر لیا جاوے یعنی لڑکی مہر معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دے بدون طلاق دینے شوہر کے یا خلع کرنے کے کوئی صورت علیحدگی کی اور جواز نکاح ثانی کی لڑکی کے لئے نہیں ہے ^(۱) جب تک لڑکا بالغ ہو کر طلاق نہ دیدے اس وقت تک کوئی صورت فسخ نکاح اور کوئی جواز نکاح ثانی کا لڑکی کے لئے نہیں ہے۔

باپ جب دیوانہ تھا تو چچا ولی تھا اس کا کیا ہوا نکاح درست ہے باپ کو رد کرنے کا اور لڑکی کو بلا قضاء قاضی فسخ کا اختیار نہیں

(سوال ۱۰۸۷) زید دیوانہ ہو گیا اور اس کی ایک لڑکی صغیرہ ہندہ کا نکاح زید کے بھائی یعنی ہندہ کے چچا بکر نے کر دیا اور اب لڑکی کا باپ اچھا ہو گیا اور اپنی لڑکی کے نکاح سے انکار کرتا ہے اور چار پانچ ماہ سے ہندہ بھی بالغ ہے وہ بالغ ہوتے ہی اس نکاح سے انکار کرتی ہے یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں اور اب ہندہ یا زید اس کو فسخ کر سکتے ہیں اور ہندہ کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ نکاح جو ہندہ صغیرہ کا اس کے چچا بکر نے بحالت مذکورہ کیا وہ صحیح ہو گیا اور ہندہ کو بالغ ہونے پر اگرچہ اختیار نکاح کے فسخ کرنے کا ہے لیکن قضائے قاضی اس فسخ کے لئے ضروری ہے اور اس زمانہ میں قاضی نہیں ہے لہذا بدون قضائے قاضی کے وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا ^(۲) اور ہندہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور زید کو فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ کذا فی کتب الفقہ ^(۳) فقط

نکاح قبول کر لینے اور شوہر کے ساتھ رہنے کے بعد نکاح فسخ نہیں ہوگا

(سوال ۱۰۸۸) ایک لڑکی نابالغہ یتیمہ کا نکاح اس کے سوتیلے باپ نے ایک شخص کے ساتھ کر دیا تھا لڑکی بعد بلوغ کے دو سال تک اپنے خاوند کے ساتھ رہی اور بعد دو سال کے نکاح سے انکاری ہے تو اس صورت میں اب لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہ؟

(الجواب) اس صورت میں ظاہر یہی ہے کہ یہ نکاح نافذ ہے اور اب بعد اجازت بالغہ یہ نکاح فسخ نہ ہوگا۔ ^(۴)

(۱) اس میں خیار بلوغ کا سوال پیدا نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ بلوغ کے بعد ہی لڑکی کی اجازت سے نکاح ہوا ہے بالغہ کو خیار فسخ حاصل نہیں ہوتا ہے یہ حق نابالغہ کے لئے ہے لہذا ای لصغیر و صغیرہ و ملحق بہما خیار الفسخ ولو بعد الدخول بالبلوغ او العلم بالنکاح بعدہ (رد المحتار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰ ط. س. ج ۳ ص ۶۹)

(۲) فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط. س. ج ۳ ص ۷۰) ظفیر

(۳) وللولی الا بعد الترویج بغیة الا قرب فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (رد مختار) حال قیام الا قرب ای حضورہ و هو من الولاية اما لو کان صغیراً او مجنوناً جاز نکاح الا بعد (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط. س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر

(۴) و خیار الصغیر والیتیم اذا بلغا لا یبطل بالسکوت بلا صریح رضاء او دلالة علیہ کقبلة ولمس و دفع مہر (رد مختار) ومن الرضا دلالة فی جانبہا تمکینہ فی الوطء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط. س. ج ۳ ص ۷۵) ظفیر

چچا کے نکاح کو بعد بلوغ فسخ کر کے دوسرا نکاح کر لیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۰۸۹) عائشہ صغیرہ کا نکاح اس کے چچا نے کر دیا جب کہ عائشہ نابالغہ کے باپ کا انتقال ہو چکا تھا بعد چند سال کے جب عائشہ کو حیض آیا اور بالغ ہوئی تو فوراً اسی وقت اس نے اپنے نکاح سے انکار کیا اور دو معتبر شخص کے سامنے اپنے نکاح کو فسخ کیا بعد چند سال کے عائشہ نے اپنا نکاح اپنے کفو میں کر لیا اب ایک شخص نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ عائشہ کا نکاح اول کسی صورت میں فسخ نہیں ہو سکتا اور جو بعد میں دوسرا نکاح کیا وہ فاسد ہے اور جو اولاد ہوئی وہ ولد الزنا ہے آیا عائشہ کا اول نکاح فسخ ہو کر دوسرا نکاح صحیح ہو یا نہیں اور جس مولوی نے یہ مسئلہ بتلایا کہ نکاح اول فسخ نہیں ہوا صحیح ہے یا نہ؟

(الجواب) قال فی الدر المختار وان کان المزوج غیر ہما ای غیر الاب و ابیہ الی ان قال ان کان من کفو و بمہر المثل صح ولکن لہما خيار الفسخ بالبلوغ بشرط القضاء للفسخ قال فی رد المحتار المعروف بالشامی قوله للفسخ ای هذا الشرط انما هو للفسخ لا لثبوت الاختیار وحاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلہما الخيار بالبلوغ او العلم بہ فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء فلذا فرع علیہ بقولہ فیتوارثان فیہ ای فی هذا النکاح قبل ثبوت فسخہ الخ شامی^(۱) ج ۲ ص ۳۰۷

پس اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں بوجہ نہ ہونے قضاء قاضی کے نکاح اول فسخ نہ ہوا اور دوسرا نکاح جو قبل از فسخ نکاح اول ہو باطل و حرام ہے پس جس عالم نے یہ مسئلہ بتلایا کہ نکاح ثانی صحیح نہیں ہوا وہ فتویٰ صحیح ہے اور مطابق ہے کتب معتبرہ حنفیہ کے اور جب کہ نکاح ثانی باطل ہو تو جو تفریعات نکاح باطل پر ہوں گی وہ ظاہر ہیں اور واضح ہو کہ کسی عالم ایک یا زیادہ کا یہ کہہ دینا کہ نکاح فسخ ہو گیا قضاء نہیں ہے اور نہ قضائے قاضی کے قائم مقام ہے البتہ اگر کسی دونوں فریق یعنی زوجین بیچ حکم بنادیتے کہ جو کچھ وہ فیصلہ کرے گا ہم کو تسلیم ہے تو البتہ حکم اس حکم کا قائم مقام قضائے قاضی کے ہوتا۔ واذ لیس فلیس فقط

ماں کا کیا ہوا نکاح تھبا بالغ ہوتے ہی فسخ کر دیا کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۹۰) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کی ماں نے اپنی برادری میں مہر مثل کر دیا کیوں کہ لڑکی کے باپ داوا انتقال کر چکے تھے لڑکی نے حیض جاری ہوتے ہی کہہ دیا کہ میں نکاح رکھنا نہیں چاہتی تو کیا نکاح فسخ ہو گیا اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے؟

(الجواب) ایسی صورت میں فسخ نکاح کے لئے قضائے قاضی شرط ہے اور قاضی چونکہ اس زمانہ میں موجود نہیں ہے اس لئے بدون طلاق دینے شوہر بالغ کے کوئی صورت فسخ نکاح کی اور جواز نکاح ثانی کی نہیں ہے فقط (یوں اس کو اختیار بلوغ حاصل ہے۔^(۲) ظفیر)

(۱) رد المحتار باب الولی ص ۱۹ ج ۲ و ص ۲۱ ج ۲ ط.س.ج ۳ ص ۶۷-۷۰ ظفیر (۲) حاصل اللہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیرۃ غیر الاب والجد فلہما الخيار بالبلوغ او العلم بہ فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۲۱ ط.س.ج ۳ ص ۷۰) اب صوبہ بہار میں امارت شرعیہ کے قضا کے ذریعہ بہت آسانی سے یہ صورت نکل سکتی ہے ظفیر

ماں نے نکاح کیا لڑکا نابالغ ہے اور لڑکی بالغ علیحدگی کی کیا صورت ہے؟

(سوال ۱۰۹۱) ایک لڑکی جس کا والد فوت ہو گیا اس وقت لڑکی کی عمر تخمیناً چھ یا سات سال کی تھی اس کی والدہ نے اس کا نکاح ایک لڑکے سے کر دیا تھا جس کی عمر دو یا تین سال کی تھی اب لڑکی اٹھارہ سال کی اور لڑکا تیرہ سال کا ہے لیکن دونوں میں اس قدر منافرت ہے کہ ایک دوسرے کو دیکھ نہیں سکتے لڑکی کی علیحدگی کی کوئی صورت بتلائی جائے؟

(الجواب) اگر ماں اس وقت ولی تھی اور کوئی عصبہ نابالغہ کا موجود نہ تھا تو والدہ نے جو نکاح نابالغہ کا کیا وہ صحیح ہو گیا اب صورت علیحدگی کی اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ لڑکا جب بالغ ہو جاوے یا پندرہ برس کا ہو جاوے وہ طلاق دے دیوے۔ فقط

دادا نے نکاح کیا اور لڑکی شوہر کے پاس رہی بھی اب وہ نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۹۲) زید کا بیٹا مر گیا اس نے ایک لڑکی چھوڑی اور بیوہ چھوڑی زید نے اپنی پوتی کا نکاح اپنے نواسہ سے بغیر رضامندی لڑکی کی والدہ کے کر دیا کچھ دنوں تو لڑکی اپنے شوہر کے یہاں رہی مگر بیوہ کے خاوند نے اس لڑکی کو سکھلادیا کہ تو کہہ دے کہ میں نے نکاح نہیں پڑھوایا اور میں راضی نہیں ہوں۔ چنانچہ لڑکی برابر انکار کرتی ہے کہ میں چونکہ اب بالغ ہوں میرا نکاح نہیں پڑھایا گیا اور دادا نے نابالغی میں جو پڑھوایا اس پر میں ضامند نہیں ہوں آیا شرعاً زید کا کیا ہوا نکاح ٹوٹ گیا یا بدستور رہا کیا لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے ایک بولوی کے فتوے پر زید کی پوتی نے دوسرا نکاح کر لیا ہے؟

(الجواب) دادا نے جو نکاح اپنی پوتی نابالغہ کا کیا تھا وہ فسخ نہیں ہو سکتا دوسرا نکاح جو لڑکی نے کر لیا وہ شرعاً باطل ہے بغیر صحیح لہذا وہ لڑکی شرعاً شوہر سابق کو ملنی چاہیے ہکذا فی کتب الفقہ الحنفیۃ کالدرا المختار^(۱) الشامی والعالمگیریہ والہدایہ وغیرہ فقط

نیار بلوغ و فسخ نکاح

(سوال ۱۰۹۳) ہندہ مرہقہ یا بالغہ کا نکاح اس کے ولیوں نے زید سے کر دیا جب وہ رخصت ہو کر زید کے گھر آئی تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ زید سے راضی نہیں اور اس نے صراحتاً بھی یہ کہہ دیا کہ میں زید سے راضی نہیں ہوں اور نہ میں اس کے ساتھ رہنا پسند کرتی ہوں بعد ازیں زید کے ولیوں نے ہندہ کے ولیوں کو بلا کر ہندہ کو ان کے سپرد کر دیا چند مہینہ کے بعد ہندہ کے ولیوں نے آکر یہ کہا کہ ہندہ کہتی ہے کہ اب میں زید سے راضی ہوں اس کے یہاں جاؤں گی لیکن اب زید کے ولی انکار کرتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ زوجہ مہر معاف کر دے اور زید ملاق دے دے اس صورت میں کیا حکم ہے؟ یہ نکاح صحیح ہے یا نہیں؟ اگر صحیح ہے تو ان ایام کا نفقہ جب سے

(۱) ولو فعل الاب او البعد عند عدم الاب لا يكون للصغير والصغيرة حق الفسخ بعد البلوغ (رد المحتار باب الولی ج ۲

زید کے یہاں آنے کا اقرار کیا زید پر واجب ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ اگر بالغہ تھی تو اگر موافق رواج کے اس کے استیذان کے بعد اس کے ولیوں نے اس کا نکاح کیا ہے تو نکاح صحیح ہو گیا اور ہندہ کو اس صورت میں فسخ نکاح کا کچھ اختیار نہیں اور اگر ہندہ بوقت نکاح نابالغہ تھی اور نکاح اس کا باپ و ادا کے سوا دوسرے ولی نے کیا ہے تو اس صورت میں اگر ہندہ کو بغور بلوغ نکاح فسخ کرانے کا اختیار تھا مگر چونکہ شرائط فسخ نکاح نہیں پائے گئے لہذا وہ نکاح صحیح رہا اب جب کہ زوجین میں توافق ہے اور ہندہ زید کے پاس رہنے میں راضی ہے اور زید بھی راضی ہے اور حقوق زوجیت ادا کرنے پر آمادہ ہے تو زید کے اولیا کو ان میں مفارقت کرانا نہ چاہیے کہ یہ امر عند الشرع مذموم ہے اور نفقہ ہندہ کا اس صورت میں زید کے ذمہ واجب ہے۔ فتجب للزوجة بنكاح صحيح على زوجها الخ ولو هي في بيت ابوها اذا لم يطالبها الزوج بالنقلة به يفتى و كذا اذا طالبها ولم تمنع او امتنعت للمهر^(۱) درمختار قوله ولو هي في بيت ابوها تعميم لقوله فتجب للزوجة وهذا ظاهر الرواية فتجب النفقة من حين العقد الصحيح وان لم تنتقل الى منزل الزوج اذا لم يطالبها الخ شامی^(۲) ج ۳ ص ۶۶۴ فقط

خیار بلوغ پر عورت گواہ بنادے تو تاخیر مضر نہیں

(سوال ۱۰۹۴ / ۱) صغیرہ منکوحہ بغیر الاب والجد نے خیار البلوغ میں شہادت قائم کر دی ہو اور بعد شہادت ساکت رہنا قاضی موجود ہونے تک یا فتویٰ منگانا قبل خلوة صحیح یہ موجب رضاء مانع فسخ ہے یا نہیں؟ اور فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے یا نہیں؟

خیار بلوغ کے لئے قضائے قاضی

(۲) اگر نکاح غائب ہو تو قاضی کیوں کر نکاح فسخ کرے گا اگر اس میں قضائے قاضی شرط ہے؟

خیار بلوغ

(۳) خیار بلوغ کے بعد عورت کو جب نکاح کا علم ہو جاوے اور وہ مہر کی مقدار میں مخاصمہ کرے تو پھر

بھی عورت کو خیار فسخ ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱) قضائے قاضی فسخ کے لئے شرط ہے اگر بغور بلوغ منکوحہ مذکورہ نے فسخ نکاح پر شہادت قائم کر دی تو پھر ساکت رہنا وجود حضور قاضی تک خیار فسخ کو باطل نہیں کرتا۔

(۲) اس فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے کما فی الدر المختار بشرط القضاء الخ اور اگر

زوج غائب ہو تو اس کے حاضر ہونے تک قاضی فسخ کا حکم نہ کرے گا قال فی الشامی . وفيه ايماء الى ان

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب النفقة ج ۲ ص ۸۸۶ ط. س. ج ۳ ص ۵۷۲ ظفیر

(۲) رد المختار باب النفقة ج ۲ ص ۸۸۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۷۵ ظفیر

الزوج لو كان غائبا لم يفرق بينهما ما لم يحضر للزوم القضاء على الغائب^(۱)۔ مہر
(۳) علم اصل نکاح کے بعد سکوت منکوحہ صغیرہ بعد بلوغ مبطل خیال ہے پس منازعت لمرتا مہر میں
اور فسخ نہ کرنا نکاح کو بقور بلوغ مسقط خیال ہے کما مر عن الدر المختار و بطل خيار البکر بالسکوت لو
مختارة عالمة اصل النکاح^(۲) فقط

بلوغ کے وقت سکوت سے خیال بلوغ باطل ہو جاتا ہے

(سوال ۱۰۹۵) صغیرہ منکوحہ بغیر الاب والجد کا بعد بلوغ چھ ماہ تک ساکت رہ کر یہ کہنا کہ مجھ کو نکاح کے فسخ
کرنے کا اختیار ہے صحیح ہے یا نہ؟ اور اس کو اس صورت میں اختیار فسخ نکاح ہے یا نہیں؟ اور قاضی بھی اس نکاح کو
فسخ کر سکتا ہے یا نہ؟

(الجواب) در مختار میں ہے وبطل خيار البکر بالسکوت الخ ولا يمتد الى اخر المجلس الخ وفي
الشامی قوله وبطل خيار البکر ای سن بلغت وهی بکر الخ^(۳) پس معلوم ہوا کہ بعد بلوغ چھ ماہ تک
ساکت رہ کر منکوحہ مذکورہ کو خیال فسخ نہیں ہے اور کوئی قاضی اس کو فسخ نہیں کر سکتا۔ فقط

فسخ نکاح میں زوجین کا موجود رہنا ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۰۹۶) فسخ نکاح خیال بلوغ میں قضاء قاضی یا حکم محکم کی ضرورت ہے یا نہیں اور زوجین کا حاضر رہنا
وقت قاضی کی قضاء کے ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) قضائے قاضی یا حکم محکم کی ضرورت اور حضور زوجین یا ولی یا وصی نابالغ میں شرط ہے ولو بلغت
وهو صغير فرق بحضرة ابیه او وصیه بشرط القضاء للفسخ^(۴) الخ الدر المختار فقط

ماں نے نکاح کر دیا تھا لڑکی اسے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں جب کہ وہ ماں پر الزام بھی لگاتی ہے

(سوال ۱۰۹۷) ایک عورت بیوہ نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ایک لڑکے سے کر دیا بعد میں عورت بیوہ
مذکورہ کا انتقال ہو گیا دختر نابالغہ سن بلوغ کو پہنچ کر دو سال کامل اپنے شوہر کے گھر رہی۔ اب یہ عذر کرتی ہے
کہ میرا نکاح جو والدہ نے محال نابالغی کر دیا تھا وہ فسخ کر دیا جاوے اور مسماۃ مذکورہ یہ بھی کہتی ہے کہ میرے شوہر
کا ناجائز تعلق میری والدہ کے ساتھ تھا اس لئے میرا نکاح اس کے ساتھ حرام ہے دختر کا یہ قول معتبر ہے یا

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط. س. ج ۳ ص ۷۰

(۲) دیکھئے رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۷۳

(۳) ایضاً ج ۲ ص ۴۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۷۳ ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰ و ج ۲ ص ۴۲۱ وفيه ايماء الى ان الزوج لو كان

غائبا لم يفرق بينهما ما لم يحضر للزوم القضاء على الغائب (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط. س. ج ۳ ص ۷۰) ظفیر

نہیں اور حرمت ثابت ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) نابالغ کے نکاح کی ولایت اور اختیار دراصل عصبات کو ہے اول باپ پھر دادا پھر بھائی۔ اگر ان میں سے کوئی نہ ہو تو بھجائیاولی ہیں الی آخر الترتیب اگر عصبات ذکور میں سے کوئی نہ ہو تو اس وقت والدہ کو اختیار نابالغ وار نابالغہ کے نکاح کا ہے پس اگر باوجود موجود ہونے ولی عصبہ کے والدہ نے نکاح کیا تو وہ نکاح ولی کی اجازت پر موقوف ہوتا ہے۔ اگر ولی نے اس کو جائز رکھا تو جائز ہے ورنہ نہیں۔ البتہ اگر کوئی ولی عصبہ نہ ہو تو پھر والدہ کا نکاح کیا ہوا صحیح ہے^(۱) لہذا صورت مسئلہ میں اگر باوجود ولی عصبہ کی موجودگی کے والدہ نے خود نکاح کر دیا اور ولی نے اس کو جائز رکھا تو جائز ہو اور نہ باطل ہوا^(۲) اور اگر ولی عصبہ نہ ہونے کی صورت میں والدہ نے نکاح کیا تو وہ صحیح ہے اب فسخ نہیں ہو سکتا^(۳) اور مسماۃ مذکور کا یہ قول کہ اس کے شوہر کا ناجائز تعلق اس کی والدہ سے تھا اس لئے نکاح ناجائز ہوا صحیح اور معتبر نہیں ہو سکتا اور محض اس کے کہنے سے حرمت ثابت نہ ہوگی۔^(۴) فقط

باپ دادا کے سوا کسی نے نابالغہ کا نکاح کیا تو وہ بعد بلوغ فسخ کر سکتی ہے مگر قضائے قاضی ضروری ہے

(سوال ۱۰۹۸) یہ مقدمہ زبردفعہ ۴۹۴ از دواجن ناجائز من جانب مستغیث عدالت راجپورہ میں دائر ہوا تھا مجسٹریٹ صاحب راجپورہ نے اس استغاثہ کو اس بناء پر خارج کر دیا ہے کہ مسماۃ کا نکاح جب عبدالکریم نابالغ سے ہوا تھا تو وہ نابالغ تھی اور اس کا نکاح ولی کی ولایت سے نہیں ہوا تھا اس لئے مسماۃ کو اختیار تھا کہ بالغ ہوتے ہی وہ اپنے پہلے نکاح کو فسخ کرے اور دوسرے شخص سے نکاح کر لے مسمی عبدالکریم مستغیث کا جب نکاح ہوا تھا اس وقت اس کی عمر تقریباً سات سال کی تھی اور مسماۃ مریم کی عمر تقریباً نو سال کی تھی اور اب بوقت نکاح ثانی مسماۃ مریم سولہ سال کی تھی اور اس وقت تقریباً ۱۸ سال کی عمر ہے وکیل مستغیث کی اس نسبت یہ بحث ہے کہ بیشک ایسا نکاح جو ولی کی ولایت میں نہ ہوا ہو بالغ ہونے پر عورت ایسا نکاح منسوخ کر سکتی ہے لیکن شرط یہ ہے کہ بالغ ہونے پر عورت کے لئے یہ ضروری ہے کہ حسب قاعدہ حاکم عدالت یا قاضی سے وہ اجازت نکاح حاصل کرے اور جب تک حکم عدالت نکاح منسوخ نہ ہو نکاح قائم رہتا ہے عورت حسب مرضی خود بخود نکاح شرعی کو منسوخ نہیں کر سکتی وکیل نے دفعہ ۵۰ قانون شرع محمدی فیصلہ کلکتہ جلد ۱۹ ص ۹ پیش کر کے یہ بحث

(۱) فان لم یکن عصبۃ فالولی لایۃ للام (الدرا المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹ ط.س. ج ۳ ص ۴۸) ظفیر (۲) فلو زوج الا بعد حال قیام الا قرب توقف علی اجازتہ (الدرا المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۳۲ ط.س. ج ۳ ص ۸۱) ظفیر

(۳) لهما ای لصغیر وصغیرۃ و ملحق بهما خیار التمسح ولو بعد الدخول بالبلوغ او العلم بالنکاح بعده لقصور الشفقة الخ بشرط القضاء للفسخ (ایضاً ج ۲ ص ۴۲۰ و ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س. ج ۳ ص ۶۹) ظفیر

(۴) تزوج بکرا فوجد ها ثیبا وقالت ابوک فضنی ان صدقها بانت بلامهر والا لا (ایضاً فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۰۴ ط.س. ج ۳ ص ۳۲) ظفیر

کی ہے کہ صورت متذکرہ میں عورت کو بالغ ہوتے ہی فسخ نکاح کا اختیار ہو جاتا ہے عدالت سے ایسا حکم حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور قانون شرع محمدی کی رو سے جب کسی نابالغ بچہ کی شادی سوائے باپ اور دادا کے کوئی اور شخص کرائے تو بالغ ہونے کے وقت لڑکا اور لڑکی کو اختیار ہے کہ وہ اس نکاح کو قائم رکھیں یا نہ رکھیں اور ثبوت میں حوالہ ردالمحتار جلد ۲ ص ۵۰۰ مطبوعہ مصر اور شرائع الاسلام ص ۳۰۹ کا دیا گیا ہے اور اس امر کے متعلق کہ فسخ نکاح کے لئے حکم عدالت ضروری ہے حوالہ فتاویٰ عالمگیری کا دیا گیا ہے اور درج کیا گیا ہے کہ کتاب ردالمحتار کے ص ۵۰۲ جلد ۲ پر یہ تشریح کی گئی ہے کہ ایسے فعل کے انفساخ کے لئے جس کے کرنے کے فریقین مجاز ہیں کسی عدالتی حکم کی ضرورت نہیں ہے البتہ تصفیہ متنازعہ کے لئے ایک عدالتی شہادت کی ضرورت ہے واقعات و حالات مقدمہ یہ ہیں غور طلب یہ امر ہے کہ آیا ایسا نکاح جو بوقت نابالغی باپ دادا کے علاوہ کسی اور شخص کی اجازت سے ہوا ہو وہ اور حقیقی چچا اس کا نکاح کرنے والا ہو تو متعاقدین میں سے ایسے شخص کے بالغ ہو جانے پر وہ فسخ ہو سکتا ہے یا کہ نہیں اور ایسے انفساخ کے لئے عدالت یا کسی شرعی شخص کی اجازت ضروری ہے یا نہیں اور عورت کو مجاز ہے کہ بلا اجازت عدالت یا شرعی فتویٰ کے انفساخ موجودگی شوہر اول نکاح ثانی کرے پس مقدمہ ہذا میں حسب الحکم جناب جج صاحبان مکلف خدمت ہوں کہ جناب واقعات مقدمہ اور امور تنفیج طلب عدالت ہذا پر غور فرما کر بروئے مستند کتب شرعی مذہب اہل سنت والجماعت جواب بحوالہ مفصل عنایت فرمادیں؟

(الجواب) جس صورت میں کہ نابالغہ کا نکاح سوائے باپ دادا کے دوسرا ولی کرے تو نابالغہ کو بعد بالغہ ہونے کے یہ اختیار ہے کہ اپنے نکاح سابق سے انکار کر دیوے اور اس کو بذریعہ قاضی کے فسخ کرائے کیونکہ بدوں قضاء قاضی شرعی کے وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا جیسا کہ ردالمحتار المعروف بالشامی میں صراحت یہ مذکور ہے کہ بدوں قضاء قاضی کے وہ نکاح فسخ نہ ہوگا عبارت اس کی یہ ہے فی الدر المختار قوله بشرط القضاء للفسخ الخ قوله للفسخ ای هذا الشرط ای هو للفسخ لا لثبوت الاختیار و حاصله انه اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غیر الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ فلا یثبت الا بشرط القضاء^(۱) الخ ص ۳۰۷ جلد ثانی شامی باب الولی

پس یہ عبارت صریح ہے اس بارے میں کہ لڑکی کو بعد بلوغ کے اختیار نکاح کے فسخ کرائے کا ہے لیکن وہ خود فسخ نہیں کر سکتی بلکہ قاضی شرعی فسخ کرے گا اور بلا قضاء قاضی کے وہ نکاح فسخ نہ ہوگا اور لڑکی کو یہ درست نہ ہوگا کہ بدوں فسخ کرنے قاضی کے اور بدوں گزرنے عدت کے وہ نکاح ثانی کر سکے۔ فقط

جب بلوغ کے بعد بھی شوہر کے ساتھ رہی تو اب اس کو حق فسخ حاصل نہیں ہے

(سوال ۱۰۹۹) مسماۃ زیتون کی عمر جب چودہ برس کی ہوئی تو اس کے ولی اقرب چچا نے اس کا نکاح ابراہیم

(۱) دیکھئے ردالمحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط. س. ج ۳ ص ۷۰. ظفر

سے کر دیا اسی روز سے مسماۃ مذکورہ اپنے شوہر کے ساتھ خلوت میں رہنے لگی نکاح کے چار پانچ ماہ بعد حائضہ ہوئی اور اس کے بعد بھی چار پانچ ماہ تک شوہر کے ساتھ رہی بعد ازاں باہم کچھ ناچاقی ہو گئی اور شوہر اپنی بیوی سے علیحدہ رہنے لگا اب مسماۃ مذکورہ دعویٰ کرتی ہے کہ جب میرا نکاح ہوا تو میں نابالغہ تھی اب مجھے یہ نکاح منظور نہیں اس صورت میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اب وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا یعنی صورت موجودہ میں عورت کو خیار فسخ نکاح باقی نہیں رہا قال فی الدر المختار ولا یمتد الی آخر المختار (در مختار) ای مجلس بلوغها او علمها بالنکاح الخ ای فلو سکت ولو قليلا بطل خيارها الخ شامی^(۱)

باپ نے چچا زاد بھائی کے ذریعہ اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح کیا تو کیا اس کو خیار بلوغ حاصل ہے (سوال ۱۱۰۰) زید نے اپنی دختر کا عقد اپنی بھاری میں اپنے چچا زاد بھائی کو ولی قرار دیکر اور بچہ اپنے لڑکے کی طرف سے ولی بن کر پڑھوایا تو لڑکی کو یہ وقت بلوغ حق فسخ ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں لڑکی کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ نکاح کا ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے یہ شرط ہے کہ جس وقت لڑکی بالغہ ہو اسی وقت یہ کہہ دے کہ میں نکاح کو فسخ کرنا چاہتی ہوں اور قاضی شرعی نکاح فسخ کر سکتا ہے بدون قاضی کے نکاح فسخ نہ ہوگا کما فی الدر المختار و شرط للکحل القضاء و فیہ ایضاً وان کان المزوج غیرہما ای غیر الاب و ابیہ ولو الام او القاضی او وکیل الاب الخ لہما خيار الفسخ بالبلوغ الخ بشرط القضاء الخ^(۲) فقط

نابالغ و نابالغہ کے ولیوں نے ایجاب و قبول کیا تو کیا بعد بلوغ وہ فسخ ہو سکتا ہے (سوال ۱۱۰۱) زید نے اپنے نابالغ لڑکے کی منگنی عمر کی نابالغہ دختر سے کر دی لڑکے کے باپ نے ایجاب و قبول کیا اور نکاح بھی پڑھایا گیا اب دونوں بالغ ہو گئے ہیں تو وہ نکاح جائز ہے یا اب پھر نکاح پڑھانے کی ضرورت ہے اگر اب لڑکا یا لڑکی مع رضا مندی والدین اس نکاح سے انکار کریں تو قابل پذیرائی ہے یا نہیں اگر نہیں تو علیحدگی کی کیا صورت ہے؟

(الجواب) اگر باقاعدہ نکاح پڑھایا گیا اور ایجاب و قبول نکاح کا ہو گیا تو انعقاد نکاح میں کچھ شبہ نہیں رہا اب فسخ نہیں ہو سکتا اور والد کے کئے ہوئے نکاح کو لڑکی بعد بلوغ کے فسخ نہیں کر سکتی اور اگر ایجاب و قبول حسب قاعدہ نکاح نہ ہوا تھا محض منگنی تھی اور لفظ نکاح کے ساتھ ایجاب و قبول نہ ہوا تھا بلکہ محض ایسا ہوا کہ لڑکی کے ولی نے کہا کہ میں نے لڑکی تمہیں دے دی اور لڑکے کے ولی نے کہا کہ میں نے لے لی یا مجھے منظور ہے تو یہ وعدہ نکاح ہے نکاح اس سے مجلس منگنی میں منعقد نہیں ہوتا اس صورت میں نکاح دوبارہ ہونا چاہیے لیکن اگر زوجین میں

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط. س. ج ۳ ص ۷۴ ظفر

(۲) الدر المختار علی ھائیش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۹ ط. س. ج ۳ ص ۶۷ ظفر

سے کوئی اس تعلق کو پسند نہ کرے تو وہ نکاح سے انکار کر سکتا ہے۔

بغیر قضائے قاضی صرف انکار سے نکاح فسخ نہیں ہوتا

(سوال ۱۱۰۲) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے ولی عصبہ نے کر دیا بعد بلوغ یعنی حیض آنے پر ہندہ نے اس نکاح سے انکار کر دیا بعد انکار کے ہندہ کے ماموں نے اس کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا یہ دوسرا نکاح صحیح ہوایا نہیں؟ اگر نکاح اول ہی قائم ہے تو قاضی اور جو لوگ دوسرے نکاح میں شریک ہوئے ان کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) نکاح اول جو نابالغہ کے ولی جائز نے کیا وہ صحیح ہو گیا بعد بلوغ ہندہ کے محض ہندہ کے انکار کر دینے سے بدون قضائے قاضی منسوخ اور فسخ نہیں ہوا^(۱) پس دوسرا نکاح جو ہندہ کے ماموں نے کیا وہ ناجائز ہوا^(۲) باوجود علم کے جو لوگ شریک نکاح ثانی ہوئے اور جس نے نکاح پڑھایا وہ گناہ گار ہوئے توبہ کریں اور اعلان کر دیں کہ دوسرا نکاح نہیں ہوا فقط

والدہ کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۰۳) ہندہ نابالغہ کا نکاح والدہ کی ولایت سے ہوا تھا اب ہندہ کی عمر پندرہ سال ہے اور ہنوز ہندہ اپنے والدین کے گھر مقیم ہے اس صورت میں ہندہ والدہ کے کئے ہوئے نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اور بعد بلوغ ہندہ کو اختیار فسخ نکاح ہے یا نہیں اور ولی ہندہ کا کون ہے؟

(الجواب) والدہ کی ولایت نکاح نابالغہ میں عصبات سے موخر ہے پس اگر کوئی ولی عصبہ نابالغہ کا موجود نہ تھا مثل چچا وغیرہ کے تو والدہ کا کیا ہوا نکاح صحیح ہو گیا ہندہ کو بعد بلوغ اختیار فسخ نکاح حاصل تھا مگر اس فسخ کے لئے قضائے قاضی شرط ہے اور یہ اختیار بعد بلوغ ہوتا ہے اگر قبور بلوغ اس نے اس نکاح سے انکار نہیں اور اس کو رد نہیں کیا اور قاضی سے فسخ نہیں کر لیا تو پھر فسخ نہیں ہو سکتا در مختار میں ہے ولا یمتد الی اخر المجلس الخ ای مجلس بلوغها الخ شامی^(۳) وفي الدر المختار ايضاً بشرط القضاء الخ^(۴) فقط

ولد الزنا نابالغہ لڑکی کا نکاح ماں نے کر دیا تو کیا اس کو بعد بلوغ فسخ کا اختیار ہے

(سوال ۱۱۰۴) ایک لڑکی سکندر کا نکاح اس کی نابالغی میں اس کی ماں ولی عصبہ نے کیا اور سکندر ولد الزنا ہے اس نے بالغ ہوتے ہی ولی عصبہ کا نکاح کیا ہوا فسخ کیا یہ فسخ کرنا صحیح ہے یا نہ؟

(۱) هل اعطيتها ان كان المجلس للنكاح وان للوعد فروع (در مختار) ای لا نشاء عقده لا نه يفهم منه التحقيق في الحال فاذا قال الاخر اعطيتها او فعلت لزوم و ليس للاول ان يقبل رد المختار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۰۴ ط.س.ج ۳ ص ۱۲ ظفیر (۲) بشرط القضاء للفسخ (در مختار) حاصله انه اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب و الجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء (رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج ۳ ص ۷۰ ظفیر (۳) رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط.س.ج ۳ ص ۷۴ (۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج ۳ ص ۷۰ ظفیر

(الجواب) سکندر کی والدہ نے اگر نکاح سکندر مذکور ولد الزنا کا کیا تو نکاح صحیح ہو گیا اور بعد بلوغ سکندر کو فسخ کا اختیار ہے لیکن یہ فسخ بدوں قاضی کے فسخ کرنے کے صحیح نہ ہو گا کما فی الدر المختار وغیرہ ولكن لهما خيار الفسخ بالبلوغ بشرط القضاء اور شامی میں ہے وحاصله اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء الخ ج ۲ شامی^(۱)

الغرض جب کہ اس فسخ کے لئے قاضی شرعی کا فسخ کرنا شرط ہے تو اس زمانہ میں فسخ کی کوئی صورت نہیں ہے لہذا بدون طلاق دینے شوہر کے علیحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے۔ فقط

چچا نے نکاح کیا بالغ ہونے کے بعد لڑکی نے ناراضی ظاہر کی کیا کیا جائے
(سوال ۱۱۰۵) ایک نابالغ لڑکی کا نکاح اس کے عم حقیقی نے ایک نابالغ لڑکے سے کر دیا جب لڑکی بالغ ہوئی تو اس نے اپنی ناراضی ظاہر کرنے کے لئے اپنے چچا کو نوٹس دے دیا کہ مجھ کو آپ کا کیا ہوا نکاح قبول و منظور نہیں ہے اس کے بعد تقریباً تین سال تک سکوت کر کے اب عدالت مجاز سے فسخ نکاح کے واسطے چارہ جوئی کرتی ہے اس صورت میں نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا؟

(الجواب) اگر فور بلوغ اس نے فسخ نکاح کا اظہار کر دیا تو پھر تاخیر سے اس کا حق فسخ ساقط نہیں ہو تا وینبغي ان تقول في فور البلوغ اخترت نفسي و نقضت النكاح فبعده لا يبطل حقها بالتأخير حتى يوجد التمكين الخ شامی^(۲) ص ۳۰۹ ج ۲ فقط

شیعہ نے دھوکہ دیکر نکاح کیا تو وہ فسخ ہو گا

(سوال ۱۱۰۶) زید نووارد شیعہ المذہب نے خالد سنی المذہب کو یہ یقین حلفاً دلا کہ خالد کی دختر نابالغ ہندہ سے عقد کیا کہ وہ سنی ہے بعد عقد کے زید سے افعال شیعہ تعزیر داری وغیرہ ظاہر ہوئے اس صورت میں دختر خالد ہندہ کو فسخ نکاح کا اختیار ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے لو تزوجته على انه حراً و سني الخ فبان بخلافه الخ كان لها الخيار^(۳) الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ اس صورت میں عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے۔

چچا کے نکاح کرنے سے خیار بلوغ حاصل ہوتا ہے مگر تاخیر کرنے سے وہ باطل ہو جاتا ہے
(سوال ۱۱۰۷) ایک شخص نے مرنے سے قبل اپنے بھائیوں کو بلا کر یہ وصیت کی کہ میری فلاں لڑکی کا

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س. ج ۳ ص ۶۹ ظفیر

(۲) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط.س. ج ۳ ص ۷۳ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱ ظفیر

میرے بھتیجے سے نکاح کر دینا بھائیوں نے حسب وصیت نکاح کر دیا بوقت نکاح وہ لڑکی نابالغہ تھی اب وہ اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں یا وصی جو وکیل میت ہے اور وکیل کا نکاح کیا ہوا ہے موکل کا نکاح سمجھا جاوے گا اور لڑکی کو اس اعتبار سے حق فسخ نہ ہوگا اور بلوغ سے کچھ دیر بعد فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس وصیت کا شرعاً اعتبار نہیں ہے اور نہ بحیثیت وصی ہونے کے وصی کو نکاح قیمہ کا اختیار ہوتا ہے بلکہ میت کے بھائیوں نے جو نکاح قیمہ نابالغہ کا کیا ہے وہ بحیثیت ولی ہونے کے صحیح ہوا ہے نہ نیابت عن المیت کما قال فی الدر المختار و لیس للوص من حیث هو وصی ان ینزوج الیتیم مطلقاً وان اوصی الیہ الاب بذلك علی المذهب نعم لو کان قریباً او حاکماً یملکھ بالولایتہ^(۱) الخ اور وکالت بعد موت موکل کی باطل ہو جاتی ہے لہذا اگر اور ان میت بعد اس کے مرنے کے وکیل نہ رہے پس یہ نکاح برادران میت کا بوجہ ان کی ولایت کے ہوا نہ بوجہ وکالت کے اور اس میں نابالغہ کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ نکاح کا ہوتا ہے اور تاخیر کرنے سے خیار باطل ہو جاتا ہے ولا یمتد الی اخر المجلس لانه کالشفعة در مختار^(۲) اور نیز اس صورت میں فسخ نکاح کے لئے قضاء قاضی شرط ہے یعنی اگر نابالغہ نے بغور بلوغ اس نکاح کو منظور کیا اور فسخ کرنا چاہا تو بدول قضاء قاضی کے فسخ نہ ہوگا کما فی الشامی و حاصلہ انہ اذا کان المزوج للصغیر والصغیر غیر الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا یثبت الفسخ الا بشرط القضاء^(۳) الخ ص ۷۰ ج ۳ جلد ثانی شامی فقط

بلوغ میں سن ہجری کا اعتبار

(سوال ۱۱۰۸) مسماۃ اقبال بیگم نے اپنی رضامندی سے اپنا نکاح مرزا عظیم کے ہمراہ کیا جب کہ مسماۃ کی عمر بحساب سن عیسوی ۳ دن کم پندرہ برس کی تھی اور بحساب سنہ ہجری کچھ ماہ آگے پندرہ سال کی تو اس حالت میں یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں؟ اور بلا طلاق یہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) شرعاً پندرہ سال پورے ہونے سے عورت بالغہ شمار ہوتی ہے^(۴) پس صورت مذکورہ میں نکاح مسماۃ کا مرزا عظیم بیگ سے صحیح ہو گیا بشرطیکہ مرزا عظیم کفو مسماۃ اقبال بیگم کا ہو پس بدول طلاق دینے شوہر کے نکاح فسخ نہ ہوگا۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ص ۴۳۱ ج ۲ ط.س.ج ۳ ص ۷۹

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۵ ط.س.ج ۳ ص ۷۴

(۳) رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج ۳ ص ۷۰ ظفیر

(۴) اجل سنة قمرية بالا هلة على المذهب (در مختار) وجهه ان الثابت عن الصحابة كعمر وغيره اسم السنة واهل

الشرع انما يتعارفون الاشهر والسنين بالا هلة فاذا اطلقوا السنة انصرف الى ذلك (رد المختار باب العین ج ۲ ص

۸۱۸ ط.س.ج ۳ ص ۹۷) ظفیر

نابالغہ کے باپ کے ماموں نے شادی کر دی تو یہ نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟

(سوال ۱۱۰۹) ایک لڑکی کی شادی اس کے باپ کے ماموں نے اپنی ولایت سے محالت کم سنی و نابالغی (جب کہ لڑکی کا باپ شریک شادی تھا مگر نکاح اس کی ولایت سے نہیں ہوا) کی چونکہ لڑکا بد اطواری کرتا ہے لہذا لڑکی شوہر کے گھر جانے سے انکار کرتی ہے اور اس کا ارادہ ہے کہ سن بلوغ کو پہنچ کر نکاح سے انکار کر دے آیا لڑکی کو بالغہ ہو کر نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغہ کے باپ کی موجودگی میں ماموں کو قطعاً ولایت نکاح نابالغہ کی نہیں ہے البتہ اگر باپ اس کو اجازت دیدے تو ماموں نکاح کر سکتا ہے اور وہ نکاح باپ کا کیا ہوا سمجھا جاتا ہے اور باپ کے نکاح کئے ہوئے کو لڑکی بعد بالغ ہونے کے فسخ نہیں کر سکتی کما فی الدر المختار ولزم النکاح ولو بغین فاحش الخ او بغیر کفو ان کان الولی المزوج بنفسه بغین ابا او جدّاً الخ وان کان المزوج غیر ہما ای غیر الاب و ابیہ ولو الام او القاضی او وکیل الاب الخ لکن فی النہر "بحثاً لو عین لو کیلہ القدر صح الخ" (در مختار) و کذا لو عین لہ رجلاً غیر کفو کما یبحثہ العلامة المقدسی الخ شامی^(۱) اس بحث سے معلوم ہوا کہ اگر باپ نے شوہر کو متعین کر کے وکیل سے کہہ دیا کہ اس سے نکاح کر دو تو وہ نکاح بھی فسخ نہیں ہو سکتا۔ فقط

نابالغہ کے چچا زاد بھائی نے بحیثیت ولی نکاح کر دیا تو اس کے فسخ کا طریقہ کیا ہے

(سوال ۱۱۱۰) عبدالرحمن خاں نے اپنی وفات پر ایک زوجہ سیکنہ ایک دختر نابالغہ مسماة ظریفہ ایک بھتیجہ فیض اللہ خان وارث چھوڑے ہیں فیض اللہ خاں نے ظریفہ کا نکاح اپنے لڑکے نصر اللہ خان سے بلا رضامندی سیکنہ کے کر دیا تھوڑے دنوں کے بعد سیکنہ نے نکاح ثانی کر لیا اس کے بعد فیض اللہ خاں نے دعویٰ استقرار حق کا سب ججی سہارن پور میں اس امر کا کیا کہ میں نے ظریفہ نابالغہ کا نکاح اپنے بیٹے نصر اللہ خان سے کر دیا کسی دوسری جگہ ظریفہ نابالغہ کا نکاح نہ کیا جاوے عدالت نے یہ حکم دیا کہ یہ نکاح بوجہ طمع جائیداد کے ہوا ہے اس واسطے کہ لڑکا لڑکی سے بہت چھوٹا معلوم ہوتا ہے اس واسطے ظریفہ نابالغہ کو اختیار ہے کہ بعد بطن اس نکاح کو عدالت سے منسوخ کر اگر دوسرا نکاح کر لے چنانچہ اس نے اول حیض آتے ہی اپنے پہلے نکاح کو نامنظور کر دیا تھا اور عدالت سب ججی سہارن پور سے بھی منسوخ کر لیا تھا لیکن سب جج صاحب مسلمان نہیں تھے اس کے بعد ظریفہ نے خود اپنا نکاح دوسرے شخص سے کر لیا تھا یہ دوسرا نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں ولایت نکاح مسماة ظریفہ نابالغہ کی اس کے تایا زاد بھائی مسمیٰ فیض اللہ خاں کو حاصل تھی کیوں کہ وہ عصبہ ہے اور ولایت نکاح عصبات کو ہوتی ہے در مختار میں ہے الولی فی النکاح العصبۃ بنفسه الخ^(۲) بناءً علیہ جو نکاح ظریفہ نابالغہ کا اس کے تایا زاد اور فیض اللہ خاں نے اپنے لڑکے نصر اللہ خاں

(۱) دیکھئے رد المحتار والدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۸: ۴۱۹ ط.س ج ۳ ص ۶۷-۶۸ ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۷ ط.س ج ۳ ص ۷۶ ظفیر

کے ساتھ کیا تھا وہ شرعاً صحیح اور منعقد ہو گیا تھا اور مسماۃ کو بعد بلوغ اختیار فسخ کا حاصل تھا لیکن قضاء قاضی شرعی اس فسخ کے لئے شرط ہے بدون حکم قاضی کے یہ نکاح فسخ نہ ہوگا۔ اور حکم حاکم غیر مسلم کا اس بارے میں شرعاً معتبر نہیں ہے^(۱) اس لئے صورت مسئلہ میں نکاح ظریفہ کا جو نصر اللہ خاں کے ساتھ ہوا تھا فسخ نہیں ہوا اور دوسرا نکاح مسماۃ ظریفہ کا صحیح نہیں ہو بلکہ نصر اللہ خاں سے طلاق لیکر اور عدت گزار کر دوسرا نکاح کرنا چاہیے اگر سب جج صاحب شوہر کو حکم دیکر طلاق دلا دیں تو بھی طلاق واقع ہو جاوے گی یا کسی مسلمان ریاست سے جو باختیار ہو نکاح فسخ کر لیا جاوے شامی میں ہے اذا كان المزوج للصغير والصغيرة غير الاب والجد فلهما الخيار بالبلوغ او العلم به فان اختار الفسخ لا يثبت الفسخ الا بشرط القضاء انتهى^(۲) اور جامع الفصولین میں ہے او اختار احدهما الفرقة ورد النكاح بخيار البلوغ لم يكن ردّاً ولا يبطل العقد مالم يبطل بحكم به القاضي^(۳) الخ مجموعۃ الفتاویٰ جلد دوم در فسخ نکاح بخیار بلوغ میں استفتاء بعینہ اسی قسم کا نقل فرمایا ہے۔ فقط

بھائی کے کئے ہوئے نکاح کو بعد بلوغ لڑکی فسخ کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۱۱) ایک یتیمہ نابالغہ آٹھ سالہ کا نکاح بولایت ماں اور بھائی کے ایک لڑکے نابالغ سے کر دیا گیا اب لڑکا بالغ ہے اور لڑکی تیرہ سالہ قریب البلوغ ہے مگر حیض نہیں آیا اور لڑکے کی بد چلنی کی وجہ سے شوہر کے یہاں جانا نہیں چاہتی تو کیا ایسی صورت میں یہ لڑکی اپنا نکاح جو بولایت ماں اور بھائی ہوا ہے فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اور لڑکے نے دعویٰ کر دیا ہے کہ میری عورت پر مجھ کو قبضہ دلایا جاوے۔ جب کہ لڑکی اور ولی دونوں شوہر سے ناراض ہیں تو لڑکے کو لڑکی پر قبضہ دلایا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں وہ لڑکی قبل البلوغ اپنا نکاح فسخ نہیں کر سکتی اور بالغہ ہونا اس کا بصر تمام پندرہ سال ہے یا حیض وغیرہ علامات بلوغ سے ہے اور یہ بھی فقہاء نے تصریح فرمائی ہے کہ قضاء قاضی اس فسخ کے لئے شرط ہے در مختار میں ہے وان كان المزوج غيرهما اي غير الاب وایہ الخ لهما خيار الفسخ بالبلوغ الى ان قال بشرط القضاء الخ^(۴) اور محال موجودہ جب کہ لڑکی کی عمر تیرہ سال کی ہے اور وہ قریب البلوغ ہے اور طاقت جماع رکھتی ہے تو شوہر کے سپرد کی جاسکتی ہے شامی میں ہے وقد صرحوا عنه بان الزوجة اذا كانت صغيرة لا تطبق الوطى لا تسلم الى الزوج حتى تطيقه والصحيح انه غير مقدور بالسن بل يفوض الى القاضي بالنظر اليها من سمن او هزال^(۵) الخ ص ۳۹۹ جلد ثانی باب القسم وفي باب المهر من الدر المختار وللزوج المطالبة بتسليمها ان تحملت الرجل الخ^(۶) فقط

(۱) وبه علم ان تقليد الكافر صحيح وان لم يصح قضاءه على المسلم حال كفره رد المختار كتاب القضاء ج ۴ ص ۴۱۴ ط.س.ج ۵ ص ۳۵۴ (۲) رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۱ ط.س.ج ۳ ص ۲۷ (۳) رد المختار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۹ ط.س.ج ۳ ص ۶۷ ظفیر (۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۹ ط.س.ج ۳ ص ۶۷ ظفیر (۵) رد المختار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۹ ط.س.ج ۳ ص ۲۰۴ ظفیر

باپ نے اپنی شادی کی لالچ میں نابالغ لڑکی کی شادی کر دی وہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۱۲) ایک شخص عورت پر عاشق ہو گیا اور اس سے نکاح کرنا چاہا عورت کے باپ نے عاشق کو کہا کہ تم اپنی دختر کا نکاح پہلے میرے لڑکے سے کر دو پھر میں تم سے بیاہ کر دوں گا چنانچہ اس نے اپنی دختر صغیرہ کا نکاح اس کے لڑکے سے کر دیا بعد کو آپس میں نا اتفاقی ہو گئی تو دختر مذکورہ بعد بلوغ اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں چوں کہ باپ نے عشق کی وجہ سے دختر صغیرہ کا نکاح کر دیا تو سوء اختیار ثابت ہو یا نہیں۔ در مختار میں ہے

وان عرف من الاب والجد سوء الاختيار مجانئة و فسقاً لا يصح النكاح اتفاقاً الخ فقط

(الجواب) اس صورت میں باپ کا نکاح کیا ہوا صحیح ہو گیا اور صغیرہ کو بعد بلوغ اختیار فسخ نکاح کا بھی نہیں ہے اور اس عبارت منقولہ در مختار میں شامی نے یہ بحث کی ہے کہ صاحب فتح القدیر نے فرمایا ہے کہ عدم صحت نکاح بصورت معروف ہونے باپ کے ہے ساتھ سوء الاختیار کے اور یہ امر اول نکاح صغیرہ خود میں صادق نہ آوے گا۔ والحاصل ان المانع هو كون الاب مشهوراً بسوء الاختيار قبل العقد فاذا لم يكن مشهوراً بذلك ثم زوج بنته من فاسق صح (الی ان قال) فلو زوج بنتاً اخرى من فاسق لم يصح الثاني لانه كان مشهوراً بسوء الاختيار قبله بخلاف العقد الاول لعدم وجود المانع قبله الخ^(۱)

فرقت کے لئے عورت عیسائی ہو جائے تو بھی فسخ نہیں ہوتا

(سوال ۱۱۱۳) ایک عورت اس غرض سے عیسائی ہوئی ہے کہ نکاح فسخ ہو جاوے ایسی صورت میں نکاح فسخ ہو جاوے گا یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل الخ ثم قال و تجبر علی الاسلام و علی تجديد النكاح زجراً لها بمهر يسير كدينار و عليه الفتوى الخ وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجراً الخ^(۲) پس معلوم ہوا کہ مشائخ بلخ کا فتویٰ بصورت مسئلہ عدم فرقت کا ہے۔

(سوال ۱۱۱۴) زینت زوجہ بحر نکاح فسخ کرانے کی وجہ سے فریب کیا کہ مذہب نصرانی قبول کیا اور پھر مسلمان ہو گئی اور نکاح خالد سے کر لیا یہ حیلہ جائز ہے یا نہیں اور بحر مستحق نکاح کا اس سے ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار و تجبر علی الاسلام و علی تجديد النكاح وفي الشامي وتمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها ولا يخفى ان محله ما اذا طلب ذلك املو سكت او تركه صريحاً فانها لا تجبر و تزوج من غيره لانه ترك حقه الخ بحر و نهر اس سے معلوم ہوا کہ شوہر اول اگر نکاح کرنا چاہے بحر نکاح کر سکتا ہے۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر مطلب لا بی الصغیرة المطالبة بالمهر ج ۲ ص

۵۰۸ ط.س. ج ۳ ص ۱۶۱. ظفیر (۲) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۸ ط.س. ج ۳ ص ۲۷. ظفیر

(۳) دیکھئے رد المحتار باب لکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳. ظفیر

فصل سوم - نکاح بذریعہ فضولی اور وکیل

فضولی نے نکاح کر دیا اور عورت نے قبول کر لیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۱۱۵) ایک شخص نے مجمع میں یہ کہا کہ تم گواہ رہو میں نے فلاں عورت غائب کا اس مرد حاضر سے نکاح کر دیا اور یہ شخص نکاح کرنے والا اس عورت کا ولی شرعی نہیں ہے لیکن جب عورت کو خبر پہنچی تو اس نے اس نکاح کو قبول کر لیا تو کیا یہ نکاح جائز و مکمل ہو جائے گا اور اگر مہر کی تعداد بیان نہ کی ہو تو کس قدر مہر واجب ہوگا؟

(الجواب) جب کہ شوہر نے اس نکاح کو قبول کر لیا تھا اور پھر جس وقت عورت کو خبر پہنچی تو اس نے بھی اس نکاح فضولی کو قبول کر لیا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا۔ کذا فی الدر المختار^(۱) فقط

بلا اجازت ولی غیر نے نکاح کر دیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۱۶) ایک مسماۃ کے والدین اور دادا اور بھائی فوت ہو گئے اور اس کے دادا کے ہم زلف نے جو غیر شخص ہے مسماۃ مذکورہ آٹھ سالہ کا نکاح کر دیا مسماۃ نے بالغ ہوتے ہی اسی وقت روبرو گواہان شرعی کے اس نکاح کو فسخ کر دیا تو شرعاً یہ نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

(الجواب) مسماۃ کے دادا کا ہم زلف ظاہر ہے کہ ولی اس نابالغہ کا نہیں ہے بلکہ اجنبی اور فضولی ہے لہذا وہ موقوف ہے کسی ولی کی اجازت پر اور اگر ولی کوئی نہیں ہے تو وہ نکاح باطل ہے یا خود نابالغہ کی اجازت پر بعد بلوغ کے موقوف تھا اور جب مسماۃ مذکور نے بعد بلوغ کے اس نکاح کو فسخ کر دیا اور اس سے انکار کر دیا تو وہ باطل ہو گیا درمختار میں ہے ونکاح عبد وامۃ بغير اذن السيد موقوف علی الاجازۃ کنکاح الفضولی سیجی فی البیوع توقف عقودہ کلہا ان لہا مجیز حالۃ العقد والا تبطل^(۲) الخ و تفصیلہ فی الشامی^(۳) فقط

عورت کے ساتھ مرد خود گواہوں کے سامنے نکاح

کرے اور فضولی قبول کرے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۱۷) اگر زید ہندہ کے ساتھ اس طرح پر نکاح کرے کہ بلا اجازت و اطلاع ہندہ کے عمر و بحر

(۱) ونکاح عبد وامۃ بغير اذن السيد موقوف علی الاجازۃ کنکاح الفضولی سیجی فی البیوع توقف عقودہ کلہا ان لہا مجیز حالۃ العقد والا تبطل (درمختار) قوله کنکاح الفضولی ای الذی باشرہ مع اخر اصیل او ولی وکیل الخ قال فی البحر الفضولی من يتصرف لغيره بغير ولايته او وکالته (رد المحتار باب الکفاء) ج ۲ ص ۴۴۹ ط.س. ج ۳ ص ۹۷

ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفاء ج ۲ ص ۴۴۹ ط.س. ج ۳ ص ۹۷ ظفیر

(۳) دیکھئے شامی باب الکفاء ج ۲ ص ۴۴۹ ط.س. ج ۳ ص ۹۷ ظفیر

سے کہے کہ تم دونوں گواہ رہو میں نے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا اور خالد دوسرا فضولی فی المجلس کہے کہ میں نے ہندہ کی طرف سے قبول کیا تو یہ ظاہر ہے کہ دوسرے فضولی کا قبول بالا اتفاق غائب کے اجازت پر موقوف ہوتا ہے پس دریافت طلب یہ بات ہے کہ اگر اس قول مفتی بہ کے بموجب کہ جس چیز میں جد و ہزل برابر ہے اس میں لفظ کے معنی کی حقیقت بلکہ مضمون کا بھی علم شرط نہیں اس صورت میں ہندہ غائبہ من المجلس سے کسی دوسرے وقت میں عربی زبان میں مثلاً یہ کہلایا جائے رضیت بالتزویج الذی قبلہ عنی خالد تو یہ شرعاً اجازت ہو جائے گی اور نکاح مذکور منعقد ہو جائے گا یا نہ؟

(الجواب) وکیل بنانے یا فضولی کے عقد کی اجازت دینے کے لئے رضاء مؤکلتہ مجیزہ کی ضرور ہے اور رضاء کا مفہوم یہ ہے کہ وہ اس کو سمجھے ورنہ بلا علم رضا بالعقد الموقوف کیسے حاصل ہو سکتی ہے۔^(۱) فقط

فضولی کے نکاح کی خبر پر لڑکا خاموش رہا جب لڑکی

کی دوسری شادی ہو گئی تو کہتا ہے کہ نکاح ہو چکا ہے

(سوال ۱۱۱۸) امیر خاں ملازم فوجی کے نکاح کی قبولیت ایک فضولی نے کی اور امیر خاں کو بذریعہ خط کے خبر کر دی کہ میں نے تمہارا نکاح فلاں عورت کے ساتھ کر دیا ہے امیر خاں نے اس عقد کی منظوری و عدم منظوری کا کوئی جواب نہیں دیا یعنی ساکت رہا اس حالت سکوت میں فضولی کا انتقال ہو گیا اور والدہ دختر نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دیا اب امیر خاں باوجود عدم قبولیت نکاح فضولی مدعی نکاح ہے کیا یہ عورت امیر خاں کی منکوحہ کہی جائے گی یا زوج ثانی کی زوجہ متصور ہوگی؟

(الجواب) اس صورت میں اگر امیر خاں اب بھی نکاح فضولی کو قبول کر لے تو نکاح اس کا صحیح و نافذ ہوگا اور دوسرا نکاح باطل و حرام ہے درمختار میں ہے ولو اجاز من له الاجازة نکاح فضولی بعد موتہ صح لان الشرط قیام المعقود له واحد العاقدین لنفسه الخ قوله واحد العاقدین 'هو العاقد لنفسه كما فی البحر ای سواء كان اصیلاً او ولیاً او وکیلاً فإنه عاقد لنفسه بمعنی انه غیر فضولی تامل وانظر مالو كان فضولياً بان كان کل من العاقدین فضولیین والظاهر ان الشرط قیام المعقود لهما^(۲) فقط

صورت ذیل میں نکاح درست نہیں ہوا

(سوال ۱۱۱۹) زید نے ایک معاملہ میں یہ قسم کھائی کہ اگر میں فلاں کام کروں تو میں جو نکاح کروں یا جس عورت سے نکاح کروں اس پر طلاق مغلظ ہے اب اگر زید اپنا نکاح بذریعہ وکیل فضولی بصورت ذیل کرے کہ زید اپنے کسی خاص محب سے یہ کہے کہ جب میرے نکاح ہونے کا وقت قریب آجائے اور ہندہ

(۱) والعبرة فی العقود للمعانی دون الالفاظ

(۲) رد المحتار باب الکفاءة مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ج ۲ ص ۴۵۱ ط.س.ج ۳ ص ۹۵

منسوبہ کی جانب سے اذن آجائے مجھ سے ایجاب و قبول کرانے سے قبل تم دو گواہوں کے سامنے یہ کہنا کہ میں نے زید کی جانب سے ہندہ کو بے عوض اس قدر مہر نکاح میں قبول کیا۔ اس کے بعد ناکہ ہندہ کا نکاح زید سے پڑھادے اور یہ کہے کہ ہندہ تمہارے نکاح میں دی گئی اور زید زبان سے کہے کہ میں نے قبول کی تو اس صورت میں نکاح ہو جائے گا یا نہیں اور زید نے شخص مذکور کو اپنا وکیل نہیں بنایا۔

(الجواب) اس طریق سے نکاح صحیح نہیں ہوتا کیوں کہ ایک شخص فضولی جو ولی اور وکیل جانیں کا نہ ہو وہ متولی ایجاب و قبول طرفین کا نہیں ہو سکتا درمختار میں ہے ویتولی طرفی النکاح واحد با یجاب یقوم مقام القبول فی خمس صور کان کان ولیاً او وکیلاً من الجانبین او اصیلاً من جانب و وکیلاً او ولیاً من اخر او ولیاً من جانب و وکیلاً من اخر کزوجت بنتی من موکلی لیس ذلك الواحد بفضولی ولو من جانب الخ^(۱)

پس صورت مذکورہ میں بذریعہ فضولی زید کا نکاح موافق طریق مذکور کے سبب عدم حث ہو سکتا تھا بشرطیکہ عورت کی طرف سے ایجاب کرنے والا دوسرا شخص ہو خواہ اس کا ولی ہو یا وکیل یا فضولی قال فی رد المحتار کنکاح الفضولی ای الذی باشره مع اخر اصیل او ولی او وکیل او فضولی اما لو تولى طرفی العقد وهو فضولی من الجانبین او احد هما فانه لا یتقوف الخ ای بل یبطل^(۲) وفی کتاب الایمان منه حلف لا یتزوج فزوجه فضولی فاجاز بالقول حث وبالفعل و منه الکتابه خلافا لابن سماعه لا یحث به یفتی خانیة قوله و منه الکتابه ای من الفعل مالوا اجاز بالکتابه^(۳) الخ شامی

صورت مذکورہ میں نکاح فضولی درست نہیں

(سوال ۱۱۲۰) زید نے ہندہ کے ساتھ اس طرح پر نکاح کیا کہ بلا اطلاع و اجازت ہندہ کے خالد اور ولید دو شخصوں سے ہندہ کو ان کو اچھی طرح بتا کر کہا کہ میں نے تم دونوں کے سامنے ہندہ کے ساتھ نکاح کیا اس کے بعد یہ عبارت قبلت تزویج من ارسل هذا القرطاس الی نفسی من نفسہ لکھ کر ایک لڑکے کے ہاتھ ہندہ کے پاس بھیج دی اور اس لڑکے سے کہہ دیا کہ ہندہ سے کہہ دینا کہ یہ ایک دعا ہے زید نے لکھ کر بھیجی ہے اس کو تین مرتبہ پڑھو تو اس کا فائدہ بعد میں بتایا جائے گا پس اس لڑکے نے ایسا ہی کیا اور وہ عبارت تین مرتبہ ہندہ سے کہلوادی مگر ہندہ کو اس کا گمان بھی نہیں کہ اس کی کہہ لینے سے نکاح ہو جائے گا ہاں یہ یقیناً جانتی ہے کہ کاغذ زید ہی کا بھیجا ہوا ہے پس تو ظاہر ہے کہ فضولی کا نکاح اجازت پر موقوف ہوتا

(۱) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءۃ مطلب فی وکیل والفضولی فی النکاح ج ۲ ص ۴۴۹ ط.س. ج ۳ ص ۹۶ (۲) رد المحتار باب الکفاءۃ مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ج ۲ ص ۴۴۹ ط.س. ج ۳ ص ۹۷ (۳) دیکھئے رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل وغیر ذلك مطلب لا یتزوج فزوجه فضولی ج ۳ ص ۱۸۸، ۱۸۹ ط.س. ج ۳ ص ۸۴۶ ظفیر

ہے اور علی مافی الدر المختار وغیرہ یہ بھی مفتی بہ ہے کہ جس میں جد و ہزل برابر ہو اس میں لفظ کے معنی کی حقیقت یا اس کے مضمون کا علم شرط نہیں پس دریافت طلب یہ امر ہے کہ بطور مذکور شرعاً ہندہ کی اجازت ہوئی یا نہیں بر تقدیر ثانی کیا اجازت کا بھی کم از کم دو گواہوں کے سامنے ہونا شرط ہے اس وجہ سے نہیں ہوئے یا اور کسی وجہ سے غرضیکہ جس وجہ سے نہیں ہوئے اس وجہ کو مفصل و مدلل ارقام فرمادیں اور اجر جزیل اللہ تعالیٰ سے پاویں؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولا يتوقف الايجاب على قبول غائب عن المجلس في سائر العقود من نكاح و بيع وغيرهما بل يبطل ولا تلحقه الا جازة اتفاقا الخ ثم قال ويتولى طرفي النكاح واحد الخ ليس ذلك الواحد بفضولي ولو من جانب وان تكلم بكلامين على الراجح لان قبوله غير معتبر شرعاً كما تقرر ان الايجاب لا يتوقف على قبول غائب^(۱) الخ وفي رد المحتار قوله لما تقرر حاصله ان الايجاب لما صدر من الفضولي وليس له قابل في المجلس ولو فضولياً اخر صدر باطلاً غير متوقف على قبول الغائب الخ فلا يفيد قبول العاقد بعده^(۲) الخ ص ۳۲۶ وفيه ايضاً قوله ولو من جانب اي سواء كان فضولياً من جانب واحد او من جانبين الخ او كان فضولياً من احد هما و كان من الاخر اصيلاً او وكيلاً اولياً ففي هذه الاربع لا يتوقف بل يبطل الخ^(۳) پس معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں نکاح فضولی کا موقوف اجازت پر نہیں رہا بلکہ باطل ہو گیا علاوہ بریں ایجاب قبول کا دو گواہوں کو معاً سننا ضروری ہے کما فی الدر المختار و شرط حضور شاہدین حرین الخ مکلفین سامعین قولہما معاً^(۴) الخ الغرض صورت مذکورہ میں نکاح منعقد نہیں ہوا۔ فقط

فضولی نے نکاح کیا اور ولی نے اجازت نہیں دی کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۱) زید کی لڑکی زینب نابالغہ کا نکاح خالد فضولی نے کر دیا ولید کے ساتھ زید نے اپنے محلہ کے آدمیوں کو جمع کر کے یہ کہا کہ میری لڑکی زینب کا عقد میرے بھتیجے نذیر سے کر دو ان حضرات نے زید سے کہا کہ اگر تو اجازت عقد کی دوسری جگہ دے آیا ہے تو نکاح وہاں ہو گیا زید نے حلفیہ بیان کیا کہ میں نے اجازت نہیں دی تب نکاح زینب کا نذیر کے ساتھ با اجازت زید کر دیا۔ اس صورت میں کون سا عقد صحیح ہوا؟

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة مطلب فی الوکیل والفضولی فی النکاح ج ۲ ص ۴۴۷ و ج ۲ ص ۴۴۸ ط.س.ج ۳ ص ۹۶ ظفیر

(۲) رد المحتار باب و مطلب ایضاً ج ۲ ص ۴۴۶ ط.س.ج ۳ ص ۹۶ ظفیر

(۳) رد المحتار باب ایضاً ج ۲ ص ۴۴۸ ط.س.ج ۳ ص ۹۷ ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۳ ظفیر

(الجواب) اس صورت میں خالد فضولی کا کیا ہوا نکاح زید کی اجازت پر موقوف تھا پس جبکہ زید نے اس نکاح کو جائز نہیں رکھا تو وہ باطل ہو گیا ^(۱) اور خود زید نے اپنی ولایت سے جو نکاح زینب کا نذریر سے کر دیا یہی نکاح جو نذریر سے ہوا صحیح ہوا خالد کا کیا ہوا نکاح صحیح نہ ہوا۔ فقط

بذریعہ خط و کیل بنایا اور وکیل نے اپنے ساتھ شادی کر دی کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۲) ہندہ ایک بارہ برس کی لڑکی ہے اور اس کا ولی بجز اس کی ماں کے کوئی دوسرا نہیں ہے اور وہ زید کے گھر رہتی ہے جو کہ بہت دور کا عزیز ہے زید نے اس کی ماں کو بذریعہ ڈاک خط بھیجا اگر تم اجازت دو تو میں جہاں مناسب سمجھوں ہندہ کا نکاح کر دوں ہندہ نے بذریعہ کارڈ اس کی اجازت دے دی زید نے اس کا نکاح خود اپنے ساتھ موجودگی ایک مرد اور دو عورت کے کر لیا ایک زید کی بہن اور ایک زوجہ اولیٰ ہے کیا ایسا نکاح جائز ہے؟

(الجواب) ناجائز ہے۔ ^(۲) فقط

کسی نے عورت کو وکیل بنایا اس نے اپنے شوہر کے ساتھ اس کی شادی کر دی

(سوال ۱۱۲۳) فاطمہ نے ایک عورت زینب سے کہا کہ میں تم کو اپنی لڑکی کی شادی کا وکالت اختیار دیتی ہوں کہ تم اپنی پسند سے جہاں چاہو اس کی شادی کر دو زینب نے موجودگی دو مرد کے اس لڑکی کا نکاح خود اپنے شوہر خالد کے ساتھ کر دیا در آل حالیکہ اس لڑکی کو وکالت اور نکاح کی خبر نہیں ہے بعد کو معلوم ہوا اور وہ یہ سن کر خاموش ہو گئی لڑکی بالغ نہیں قریب بہ بلوغ ہے تو کیا یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں اور کیا جواز و عدم جواز لڑکی کی اطلاع غیر اطلاع کو بھی صورت مذکورہ میں دخل ہے یا نہیں یعنی کن کن صورتوں میں جائز ہو سکتا ہے اور کن کن صورتوں میں نہیں؟

(الجواب) اول اس میں یہ بحث ہے کہ والدہ کی ولایت نابالغہ کے نکاح کے لئے عصبات سے موخر ہے اصل ولی نابالغہ کے نکاح کا عصبہ ہے علی ترتیب الارث والحب یعنی مثلاً باپ ولی مقدم ہے اس کے بعد دادا وان علا پھر بھائی پھر چچا تایا الخ پس اگر عصبات میں سے کوئی نہ ہو تو ولایت نکاح نابالغہ کی ماں کو ہے پس ماں نے اگر اپنی ولایت شرعیہ کے حاصل ہونے کے وقت مثلاً زینب کو وکیل اپنی نابالغہ دختر کا بنادیا اور اختیار دے دیا کہ جہاں چاہے میری دختر کا نکاح کر دے تو اگر زینب نے موجودگی شاہدین اپنے شوہر سے نکاح

(۱) ونکاح عبد وامۃ بغير اذن السيد موقوف على الاجازة كنكاح الفضولی توقف عقودہ كلها ان لها مجيز حالة العقد والابطال (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۴۹ ط. س. ج ۳ ص ۹۷)

(۲) وكتله ان يتصرف في امرها او قالت له زوج نفسي ممن شئت لم يصح تزويجها من نفسه (الدر المختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ۴۵۱ ط. س. ج ۳ ص ۹۹ - ظفیر)

کر دیا تو وہ صحیح ہے بشرطیکہ اس کا شوہر کفو ہو اس منکوحہ کا۔^(۱) فقط

ولی اگر دوسرے کو وکیل بنادے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۴) بھائی کی موجودگی میں اور کسی رشتہ دار مثلاً ماموں وغیرہ کو دلہن کا مقرر وارث بن کر منکوحہ ہونے کے لئے وکالت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولی جائز اگر کسی دوسرے رشتہ دار یا غیر رشتہ دار کو وکیل بنادے تو جائز ہے اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔^(۲) فقط

ایک عورت نے ایک مرد سے کہا کہ تم اپنے ساتھ میرا نکاح کر لو اس نے گواہ کے سامنے کر لیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۵) اگر ہندہ اس امر کی تحریر بذریعہ ڈاک زید کے پاس بھیج دے کہ تم اپنا نکاح میرے ساتھ کر لو اور زید اس تحریر کے موافق اپنا نکاح بطریقہ شرع شریف قاضی و وکیل و شاہد کے روبرو نکاح پڑھ لے تو وہ نکاح شرعاً جائز ہو گیا نہیں؟

(الجواب) اس طرح نکاح صحیح ہے مگر شامی میں منقول ہے کہ زید کو مجلس نکاح میں روبرو شاہدین عورت کی تحریر کو سنانا چاہیے اور یہ کہنا چاہیے کہ فلاں عورت بنت فلاں نے مجھ کو اپنے نکاح کا وکیل بنادیا ہے لہذا میں اپنا نکاح اس سے کرتا ہوں تم اس کے گواہ رہو پس اگر اس طریق پر کیا جاوے تو نکاح صحیح ہو جاوے گا۔^(۳) فقط

بالغ اپنے نکاح کا باپ کو وکیل بنادے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۲۶) ایک شخص بالغ سفر میں ہے اس کا والد مکان پر اس کی طرف سے وکیل بن کر ایجاب و قبول کرتا ہے اس شخص نے جو سفر میں ہے بذریعہ خط اپنے والد کو لکھ کر بھیجا کہ تم میری جانب سے ایجاب و قبول کی اجازت ہے اس طرح نکاح جائز ہے یا نہیں یا پھر نکاح و ایجاب و قبول کی ضرورت ہے؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہے وکیل نکاح اپنے مؤکل کی طرف سے ایجاب و قبول کر سکتا ہے

(۱) فان لم يكن عصبة فالولاية للام (الدر المختار على هامش رد المختار باب الولي ج ۲ ص ۴۷۹) امره بترويج امره فزوج جاز (در مختار) لان الوكالة نوع من الولاية كنفاد تصرفه على الموكل (رد المختار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۴۶ ط. س. ج ۳ ص ۹۶ - ظفیر)

(۲) لان الوكالة نوع من الولاية كنفاد تصرفه على الموكل (رد المختار مطلب في الوكيل والفضولي ج ۲ ص ۴۴۶ ط. س. ج ۳ ص ۹۶ - ظفیر)

(۳) ينعقد النكاح بالكتاب كما ينعقد بالخطاب و... ان يكتب اليها بخطها فاذا بلغها الكتاب حضرت الشهود و قراته عليهم وقالت زوجت نفسي منه رد المختار كتاب النكاح ص ۳۶۴ ج ۲ ظفیر

قال فی الدر المختار کزوجت نفسی او بنتی او موکلتی منك و یقول الاخر تزوجت الخ و فی الشامی قوله کزوجت نفسی الخ اشار علی عدم الفرق بین ان یکون الموجب اصیلاً او ولیاً او و کیلاً الخ و مثل بنتی ابنتی و مثل مؤکلتی موکلی الخ شامی^(۱) پس دوبارہ اس شخص کو جو سفر میں ہے ایجاب و قبول کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

عورت نے پانچ ہزار مہر پر نکاح کی اجازت دی لیکن وکیل نے کم کر دیا تو کیا حکم ہے؟
(سوال ۱۱۲۷) زید و ہندہ دونوں بالغ ہیں ان کا نکاح ہوا ہندہ نے اپنا مہر پانچ ہزار روپیہ سکھ رائج تعین کر کے وکیل کو ہدایت کی لیکن وکیل بھول گیا کسی اور وجہ سے اس نے قاضی کے سامنے ہندہ کی رضامندی شرع محمدی مہر پر ظاہر کی یعنی دو دینار سرخ اور ۳۳ ٹکے چنانچہ اس تعین مہر سے نکاح ہو گیا فریقین کے ملنے پر اختلاف مہر کا حال معلوم ہوا ہندہ اس سے کم پر رضامند نہیں ہے اور زید اس بڑی رقم کو منظور نہیں کرتا کیا نکاح ہو گیا زید نے ہندہ کو چھوا بھی نہیں ہے صرف صورت دیکھی ہے کیا کوئی تعداد مہر کی واجب ہوئی؟
(الجواب) یہ نکاح موقوف ہے اگر زید اس مقدار پر راضی ہو جو منکوحہ کہتی ہے تو نکاح نافذ ہو گا اور اگر راضی نہ ہو تو باطل ہو گا کما فی النکاح الفصولی در مختار میں زیادتی کی طرف خلاف کرنے کی مثال موجود ہے لیکن ظاہر یہ ہے کہ اس کا حکم بھی ایسا ہی ہے کیونکہ بصورت خلاف وکیل کو اختیار باقی نہیں رہتا پس وہ حکم فضولی ہو گا قال فی الدر المختار و کله بان یزوجه فلانہ ہکذا فزاد الوکیل فی المہر لم ینفذ الخ فقط^(۲) فقط

عورت وکیل بنادے اور وکیل دو گواہوں کے سامنے خود نکاح کر لے تو کیا حکم ہے؟
(سوال ۱۱۲۸) ایک عورت بیوہ نے بوجہ اندیشہ فساد خفیہ نکاح اس طرح کیا کہ جس شخص سے نکاح کیا اس کو اس عورت نے یہ کہا کہ میں نے تجھ کو اجازت دی میرا نکاح اپنے ساتھ کر لو دو گواہوں کے سامنے پانچ روپیہ مہر پر چونکہ گواہ اس موقع پر نہیں آسکتے تھے نہ عورت، کسی دوسرے موقع پر جاسکتی تھی اس لئے اس شخص نے علیحدہ مسجد میں دو آدمیوں کے سامنے یہ کہہ دیا کہ فلاں عورت نے مجھے اجازت دی ہے کہ تم میرا نکاح اپنے ساتھ کر لو اس لئے میں تم دونوں گواہوں کے سامنے اس عورت کو پانچ روپیہ مہر پر قبول و منظور کر لیا اور تم دونوں کے سامنے نکاح اس عورت کا اپنے ساتھ کر لیا شرعاً نکاح درست ہوا یا نہیں؟
(الجواب) یہ نکاح منعقد ہو گیا۔^(۳) فقط

(۱) رد المختار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۶۱ ط۔ س ج ۳ ص ۳ خطیر

(۲) الدار لمختار علی هامش رد المختار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۹ ط۔ س ج ۳ ص ۲

(۳) لان الوکالۃ نوع من الولاية لنفاذ تصرفه علی المؤکل (رد المختار مطلب فی الوکیل ج ۲ ص ۴۴۶ ط۔ س ج ۳ ص ۹)

مندرجہ ذیل طریقہ سے نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۲۹) یہاں نکاح کا یہ طریق ہے کہ پہلے نسبت ہوتی ہے جس میں تمام امور طے ہو جاتے ہیں حتیٰ کہ وقت نکاح سے چند گھنٹہ پہلے قاضی صاحب کو ولی کی طرف سے اس کی اطلاع دی جاتی ہے کہ فلاں کا نکاح فلاں کے ساتھ اتنے مہر میں ہو گا فلاں فلاں وکیل و گواہ ہوں گے پھر ولی یا اس کی اجازت سے تین قریبی رشتہ دار لڑکی کے پاس اجازت نکاح کی لینے جاتے ہیں لڑکی سکوت و غیرہ سے اجازت دے دیتی ہے پھر قاضی صاحب وکیل سے اجازت لیکر خطبہ و غیرہ پڑھ کر ایجاب و قبول نکاح کا کر دیتا ہے تو اس صورت سے نکاح منعقد ہو جاتا ہے یا نہیں اور اس صورت میں درمیان ائمہ کے کچھ اختلاف تو نہیں ہے بعض دفعہ زوج حنفی اور زوجہ شافعی ہوتی ہے اس سے نکاح میں کچھ فرق تو نہ ہو گا؟

(الجواب) اس صورت میں موافق تفصیل سوال کے نکاح منعقد ہو جاتا ہے اور جب کہ ولی یا اس کے وکیل نے قاضی نکاح خواں کو اجازت نکاح کرنے کی اور ایجاب و قبول کرنے کی دے دی تو قاضی اس کا وکیل ہو گیا اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے یہاں ان بلاد میں بھی قریب قریب اسی صورت سے ایجاب و قبول ہوتا ہے کہ ولی یا اس کا وکیل قاضی نکاح خواں کو اجازت نکاح خوانی کی دیتا ہے اور وہ خطبہ و غیرہ پڑھ کر ایجاب و قبول کراتا ہے اور اس میں حنفی و شافعی ہونے سے کچھ اختلاف نہیں ہوتا سب کے نزدیک باتفاق اس طرح ایجاب و قبول صحیح ہے اور نکاح منعقد ہو جاتا ہے۔ کذا فی الدر المختار وغیرہ من کتب الفقہ^(۱) فقط

(۱) لان الوكالة نوع من الولاية لنفاذ تصرفه على المؤكل (رد المحتار مطلب في الوكيل ج ۲ ص ۴۴۶ طبع ۱۳۵۹ھ)

فصل چہارم

متفرق مسائل و احکام فسخ

کیا رشتہ داروں کے علاوہ غیروں میں شادی پسندیدہ نہیں ہے؟
 (سوال ۱۱۳۰) زید اپنی پھوپھی زاد بہن یا چچا زاد بہن سے نکاح کرنا پسند نہیں کرتا بعض مصالح کی وجہ سے
 کیا حدیث کی رو سے غیر خاندان میں شادی کرنا پسندیدہ ہو سکتا ہے؟
 (الجواب) شریعت میں اس بارے میں توسیع ہے جہاں مناسب سمجھے شادی رشتہ کرے خواہ غیروں میں یا
 رشتہ داروں میں شریعت میں نہ یہ ضروری ہے کہ رشتہ داروں میں نکاح شادی کرے اور نہ یہ ضروری ہے کہ
 غیروں میں ہی کرے جہاں اپنی مصلحت مقتضی ہو وہاں کرے۔^(۱) فقط

بلوغ کا حکم پندرہ برس پر ہوتا ہے اور مراہق کا بارہ سال میں!
 (سوال ۱۱۳۱) لڑکا کتنے سال کا بالغ ہو جاتا ہے جس سے پردہ کرنا ضروری ہے عورت کو فتویٰ کس عمر کے
 لڑکے پر دیا گیا ہے اور مراہق کے برس کا ہو جاتا ہے؟
 (الجواب) اگر اور کوئی علامت بلوغ کی نہ ہو تو پندرہ سال کی عمر پوری ہونے پر بلوغ کا حکم دیا گیا ہے اور بارہ
 برس کی عمر کا لڑکا مراہق ہو جاتا ہے اور بالغ سے پردہ کرنا ضروری ہے۔^(۲) فقط
 لڑکی کے ولی کو وعدہ کے باوجود مصلحت کے
 پیش نظر دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے؟

(سوال ۱۱۳۲) احمد کا رشتہ یوسف کی لڑکی سے ہو کر تاریخ نکاح مقرر ہو گئی اور لڑکی والوں کی فرمائش کے
 موافق کپڑا زیور وغیرہ تیار کرا کر دیا یا غرض کل سامان تیار ہو چکا اور چار روز میں نکاح ہونے کو تھا کہ اسماعیل
 نے یوسف کی اسی لڑکی سے پیغام بھیجا کہ احمد سے نہ کروہ غریب ہے ہم پس ہزار کا زیور دیتے ہیں ہمارے ساتھ
 نکاح کر دو غرض احمد کا زیور کپڑے وغیرہ واپس کر کے اسماعیل نے اپنا نکاح اس سے کر لیا یہ فعل اسماعیل کا جائز
 ہے یا حرام لڑکی والوں نے احمد کا پیغام توڑ کر اسماعیل سے زیادہ پیسے کے لالچ میں نکاح کر دیا ان کے لئے کیا حکم ہے

(۱) قال الله تعالى فانكحوا ما طاب لكم من النساء (سورة النساء ۱) الكفاءة معتبرة في ابتداء النكاح للزومه اول صحته
 من جانبه ای الرجل لان الشریفة تابی ان تكون فراشا للمدنی ولذا لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستفرض فلا تغیظه دناءة
 الفراش وهذا عند الكل فی الصحيح (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ۴۳۵ ط.س. ج ۳ ص ۸۴)
 (۲) لا بد فی كل منهما من سن المراهقه و اقله ثلاثی تسع وللذكر اثنا عشر لان ذلك اقل مدة يمكن فیها البلوغ
 كما صرحوا به فی باب بلوغ الغلام (رد المحتار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۳۸۷ ط.س. ج ۳ ص ۳۹) ظفیر

فاسق فاجر ہیں یا کیا؟

(الجواب) اولیاء دختر کو مصلحت دختر کی رعایت کرنا مقدم ہے اور خلاف وعدہ کرنا اگرچہ بے وجہ ممنوع ہے لیکن بہتری دختر کی اگر دوسری جگہ کرنے میں ہو تو اولیاء دختر کو اس کی اجازت ہے بلکہ ضروری ہے کہ مصلحت دختر کی رعایت کی جاوے البتہ اسماعیل کو نہ چاہئے تھا کہ یوسف کی دختر سے خطبہ اپنا نکاح کا بھیجتا کیونکہ حدیث شریف میں ہے ولا یخطب علی خطبة اخیه^(۱) فقط

مرد نکاح کا دعویٰ کرتا ہے عورت منکر ہے کیا کیا جائے؟

(سوال ۱۱۳۳) زید دعویٰ کرتا ہے کہ میرا نکاح ہندہ سے بااجازت ہندہ ہو گیا تھا لیکن ہندہ انکار کرتی ہے اور کہتی ہے کہ میں نے ہر گز اجازت نہیں دی مجھے اس نے بھرا اپنے یہاں روک رکھا ہے شاہدین کا بیان ہے کہ ہم نے ہندہ سے تو اجازت کا کوئی لفظ نہیں سنا البتہ زید کو جب کہ وہ بروقت نکاح ہندہ کے پاس سے آیا یہ کہتے سنا کہ ہندہ میرے ساتھ نکاح کر لینے کے لئے راضی ہے اور اجازت دیتی ہے چنانچہ اس بناء پر قاضی نے نکاح پڑھا دیا تو کیا یہ نکاح درست ہے؟

(الجواب) اس صورت میں جب تک دو گواہ عادل ایجاب و قبول کے سننے والے موجود نہ ہوں نکاح ثابت نہ ہو گا اور زید کے اس کہنے سے کہ ہندہ نکاح کرنے پر راضی ہے اجازت و رضاء ہندہ ثابت نہیں ہوتی اور نکاح صحیح نہیں ہوا اور یہ کہ نکاح کے گواہ نہیں ہیں۔ کذا فی عامۃ کتب الفقہ^(۲) فقط

شوہر کہتا ہے نکاح ہوا عورت انکار کرتی ہے گواہ فاسق ہیں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۳۴) زید قوم کنچن نے ثالث پر عدالت دیوانی میں دخل زوجیت کا دعویٰ دائر کیا ہے کہ میری عورت منکوحہ ہے اور ثالث نے اغوا کیا ہے اور اب وہ میرے خلاف ثالث ہی کی طرف دار ہے ثالث کہتا ہے کہ یہ ایک طوائف تھی مجھ سے ملاقات ہوئی اور میرے گھر آگئی عورت بھی اس کے بیان کی تائید کرتی ہے عدالت نے یہ مقدمہ پنچایت میں بھیج کر دریافت کیا کہ عورت منکوحہ زید ہے یا نہیں؟ پنچایت نے زید سے گواہ طلب کئے زید نے گواہ قوم کے کنچن پیش کئے پنچوں نے جو فیصلہ کیا اس کا خلاصہ یہ ہے ”چونکہ گواہ عادل نہیں اس لئے نکاح زید کا ثابت نہیں ہے اور عورت بھی منکر ہے“ اس صورت میں فیصلہ پنچایت کا صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسے گواہوں کی موجودگی بوقت ایجاب و قبول سے جن کا ذکر سوال میں ہے یعنی کنچن وغیرہ تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن بصورت انکار زوجہ از نکاح مثلاً ایسے فاسق گواہوں سے عند الحاکم والقاضی نکاح ثابت نہیں ہوتا پس فیصلہ پنچوں کا صحیح ہے فاسق گواہوں سے نکاح کا ثبوت نہ ہو گا اس لئے مناسب ہے کہ بوقت

(۱) مشکوٰۃ باب اعلان النکاح والخطبة عن البخاری و مسلم ص ۲۷۱ ظفیر

(۲) و شرط اسماع کل من العاقدین لفظ الاخر یتحقق رضا ہما و شرط حضور شاہدین حرین او حرر حرین مکلفین سامعین قولہما معا الخ (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۳ ط. س. ج ۳ ص ۲۱) ظفیر

انعقاد نکاح دو مرد عادل پر ہیزگار موجود ہوا کریں جو ایجاب و قبول کو سنیں تاکہ بوقت ضرورت ان کی شہادت سے نکاح ثابت ہو جاوے یا اگر فساق ہی موجود ہوں تو ان سے توبہ کرا لی جاوے کہ بعد توبہ کے وہ بھی عادل ثقہ ہو جاتے ہیں اگرچہ پہلے زنا وغیرہ افعال محرمہ کے مرتکب ہوں۔^(۱) فقط

عورت و مرد نکاح کا انکار کریں اور تیسرا شخص دعویٰ کرے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۳۵) مسکمی امان خان یہ دعویٰ کرتا ہے کہ مسماۃ صاحبزادی نے حکیم محمد شریف سے نکاح کیا ہے اور ہر دو یعنی مسماۃ صاحبزادی و حکیم محمد شریف اس نکاح سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمارے درمیان انعقاد نکاح نہیں ہوا امان خان اثبات نکاح کے دو گواہ بھی پیش کرتا ہے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ امان خان جو ایک ثالث شخص ہے جس نے دعویٰ نکاح کا ان کے باہم ہونے کا کر رکھا ہے باوجود مسماۃ صاحبزادی و حکیم محمد شریف کے انکار کے ثالث شخص کی شہادت پیش کرنے سے نکاح منعقد ہو جائے گا اور باوجود انکار نکاح ان ہر دو کے یہ شہادت قابل التفات ہے؟

(الجواب) بدوں دعویٰ کے نکاح میں شہادت مسموع نہ ہوگی اور نکاح ثابت نہ ہوگا کیونکہ حقوق عباد میں بلا دعویٰ کے شہادت مسموع نہیں ہوتی کما فی الشامی فی بیان شرائط الشہادۃ و تقدم الدعوی فیما کان من حقوق العباد^(۲) الخ ص ۳۷۰ ج ۴ اور وہ امور جن میں دعویٰ شرط نہیں ہے ان میں نکاح داخل نہیں ہے۔ کما صرح بہ فی الشامی (لہذا یہ نکاح ثابت نہیں ہوا ظفر)

تحریری طلاق کے بعد عورت دوسرے کے ساتھ رہی اور دعویٰ نکاح کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۳۶) ہندہ ایک آوارہ عورت ہے اس کا پہلا نکاح ایک معمولی شخص سے ہوا تھا اس نے بعض وجہ سے ہندہ کو تحریری طلاق فارغ خطی لکھ کر اس سے کنارہ کشی اختیار کر لی یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں بصورت وقوع طلاق اندرون میعاد عدت ہندہ نے زید کے ساتھ جو ایک دولت مند آدمی تھا رہنا شروع کیا کچھ دنوں بعد زید نے لا ولد انتقال کیا زید کے انتقال کے بعد ہندہ نے بطمع جائیداد متروکہ زید اپنے آپ کو زوجہ منکوحہ زید کی ہونے کا دعویٰ اعلان کیا اور بیان کیا کہ میرا نکاح زید سے بالکل خفیہ طور پر ہوا تھا اس طرح پر کہ سوائے قاضی نانچ وکیل و دو گولہان خالد و بحر عام طور پر وقوع نکاح نامعلوم ہے لیکن ثبوت نکاح کے لئے اول تو وکیل مطلق کو پیش نہیں کیا ہے اور دو گولہان خالد و بحر مسلمہ ہندہ و نانچ کو وقوع و تسلیم نکاح سے قطعاً انکار ہے صرف نانچ قاضی

(۱) و شرط حضور شاہدین حرین مکلفین سامعین قولہما معا علی الاصح الخ او فاسقین الخ وان لم یثبت النکاح بہما (در مختار) اعلم ان النکاح له حکمان حکم الانعقاد و حکم الاظهار فالاول ما ذکرہ والثانی انما یکون عند التجاحد فلا یقبل فی الاظهار الا شہادۃ من تقبل شہادۃ فی سائر الاحکام (رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۵ و ج ۲ ص ۳۷۶ ط. س. ج ۳ ص ۲۱) ظفر

(۲) رد المحتار کتاب الشہادات ج ۴ ص ۵۱۳ ط. س. ج ۳ ص ۷۶۲ ظفر

ہندہ کے موافق نکاح تسلیم کرتا ہے اس صورت میں ہندہ کا نکاح زید سے شرعاً ثابت ہو گیا نہیں اور قاضی شرعاً کیا فیصلہ کرے گا۔؟

(الجواب) ہندہ پر شوہر اول کی طرف سے طلاق واقع ہو گئی کیونکہ تحریری طلاق اور فارغ خطی سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے کما حقہ فی الدر المختار و رد المحتار^(۱) باقی ہندہ کا دعویٰ زید سے نکاح کرنے کا وہ بدون دو گواہان عادل کے جن کی شہادت شرعاً مقبول ہو ثابت نہ ہوگا کما فی الدر المختار قولہ و لو فاسقین الخ اعلم ان النکاح له حکمان حکم الانعقاد و حکم الاظهار فالاول ماذکرہ والثانی انما یکون عند التجاحد فلا یقبل فی الاظهار الشہادۃ من تقبل شہادۃ فی سائر الاحکام کما فی شرح الطحاوی فلذا انعقد بحضور الفاسقین والا عمین والمحدو دین فی قذف وان لم یتوبوا بنی العاقدین وان لم یقبل اداء ہم عند القاضی۔^(۲) الخ

اس عبارت سے اور نیز عبارت در مختار سے واضح ہوا کہ نکاح دو گواہوں کے ایجاب و قبول سننے سے منعقد ہو جاتا ہے اگرچہ وہ گواہ فاسق اور غیر مقبول الشہادۃ ہوں لیکن اگر باقی و رثاء اس نکاح کا اقرار نہ کریں تو ثبوت عند القاضی بحق کافۃ الناس بدون دو معتبر گواہوں کی گواہی کے نہ ہوگا۔ فقط

مرد نکاح کا دعویٰ کرے عورت انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۳۷) ایک عورت ایک شخص کے پاس عرصہ چھ سال سے رہتی تھی اب وہ عورت اس کے پاس سے نکل گئی شخص مذکور نے بذریعہ عدالت اس کو گرفتار کرادیا عورت کا بیان ہے کہ میں اس کے پاس دوستانہ طریقہ سے رہتی تھی اب رہنا نہیں چاہتی شخص مذکور کا بیان ہے کہ میرا نکاح اس کے ساتھ دہلی میں ہوا ہے اور ایک فقیر نے نکاح پڑھایا تھا اب وہ فقیر مر گیا کسی قسم کی دستاویز وغیرہ بھی نہیں ہے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر مرد کے پاس دو گواہ عادل نکاح کے نہیں اور عورت نکاح سے انکار کرتی ہے تو دعویٰ مرد کا شرعاً ثابت نہ ہوگا۔ کذا فی کتب الفقہ^(۳) فقط

عورت شوہر کے عین ہونے کا دعویٰ کرے اور مرد انکار کرے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۳۸) اگر کوئی عورت یہ دعویٰ کرے کہ میرا خاوند عین ہے اور شوہر انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں نے اس سے وطیٰ کی ہے تو ملاحظہ عورت کا کیا جائے گا اگر ملاحظہ کرنے والا غیر مسلم ہو تو اس کی

(۱) کتب الطلاق ان مستینا علی نحو لوح وقع ان نؤی وقیل مطلقاً ولو علی نحو الماء فلا مطلقاً ولو کتب علی وجہ الرسالة والخطاب کان یکتب یا فلانة اذا اتاک کتابی هذا فانت طالق طلفت بوصول الکتاب (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س. ج ۳ ص ۲۴۶) ظفیر

(۲) رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۷۶ ط.س. ج ۳ ص ۲۳ ظفیر

(۳) ونصابها لغيرها من الحقوق الخ کنکاح و طلاق الخ رجلاں او رجل وامراناں (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشہادات ج ۴ ص ۵۱۵ ط.س. ج ۵ ص ۴۶۵) ظفیر

شہادت معتبر ہے یا نہیں اور ایک شخص کی شہادت معتبر ہے یا نہیں اگر مرد کا عین ہونا ثابت ہو جاوے تو اس کو مہلت دی جاوے گی یا نہیں اور مہلت دی جاوے گی تو کس وقت سے؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولو ادعی الوطی وانکرتہ فان قالت امراہ ثقة و اثنتان احوط الخ ہی بکر الخ خیرت فی مجلسہا وان قالت ہی ثیب او کانت ثیباً صدق بحلفہ^(۱) الخ و فیہ قبیلہ و یوجل من وقت الخصومة^(۲) الخ اس عبارت سے واضح ہے کہ ملاحظہ عورت کا کیا جائے گا اور غیر مسلم کا اعتبار نہیں ہے اور ایک عورت مسلمہ ثقہ کا قول معتبر ہے اور شوہر کے عین ہونے کے ثبوت پر شوہر کو مہلت ایک سال کی دی جائے گی اور مہلت وقت خصومت سے دی جاوے گی۔ فقط

کلکٹر سے نکاح ثانی کی اجازت حاصل کرنے سے منکوحہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۱۳۹) عبدالستار کا نکاح سکینہ بی بی سے ہوا تقریباً سات برس ہوئے سکینہ کلبا پ محمد صدیق سکینہ کو عبدالستار کے گھر سے لطائف الخیل سے اپنے گھر لے گیا بعد چند روز کے عبدالستار نے رخصتی کو کہا مگر والدین نے رخصت نہ کیا مجبوراً عبدالستار نے دعویٰ رخصتی دائر کر دیا دوران مقدمہ میں محمد صدیق نے یہ کارروائی کی کہ ایک جھوٹا دعویٰ اس مضمون کا کلکٹر صاحب کے یہاں دائر کیا کہ عبدالستار نان و نفقہ سے خبر گیری سکینہ کی نہیں کرتا سکینہ کو اجازت عقد ثانی کی دی جائے کلکٹر نے اجازت دے دی محمد صدیق نے اس کا دوسرا نکاح کر دیا صورت مذکورہ میں نکاح ثانی سکینہ کا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں سکینہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور نکاح ثانی اس کا درست نہیں ہوا اور مرتکب فعل مذکور کا عاصی و ظالم و فاسق ہے مسئلہ یہ ہے کہ اگر واقعی بھی شوہر نان و نفقہ اپنی زوجہ کو نہ دے تو اس وجہ سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی جیسا کہ در مختار میں ہے ولا یفرق بینہما بعجزہ عنہا الخ ولا بعدم ایفاء حقہا الخ^(۳) پس جب کہ واقعی نفقہ نہ دینے سے تفریق نہیں ہو سکتی تو جھوٹا دعویٰ کر کے کیسے تفریق ہو سکتی ہے۔ فقط

خلاف شریعت انگریزی عدالت کا فیصلہ نکاح کے باب میں معتبر نہیں

(سوال ۱۱۴۰) لطیف نے دعویٰ حقوق ازواج دائر عدالت دیوانی کیا جس کے اوپر گواہ اثبات نکاح کے دے دیئے اور لطیف نے روبرو منصف صاحب کے یہ بیان کیا کہ امیر مدعا علیہ نمبر ۳ قرآن شریف پر ہاتھ رکھ کر حلفیہ بیان دے دیوے کہ اس کی بہن مسماۃ فتح خاتون کی شادی مظہر کے ساتھ نہیں ہوئی تو میرا دعویٰ خارج کیا

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۰ ط. س. ج ۳ ص ۳۹۹. ظفیر

(۲) لو وجدته عنینا الخ اجل سة الخ و یوجل من وقت الخصومة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین ج ۲ ص ۸۱۸ ' ۸۱۹ ط. س. ج ۳ ص ۳۹۶) (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ مطلب فی نسخ النکاح بالعجز عن النفقة او الغیة ط. س. ج ۳ ص ۵۹۰. ظفیر

جامعے منصف صاحب نے اس کے حلف اٹھانے پر امیر مدعا علیہ نمبر ۳ دعویٰ مدعی لطیف کا خارج کر دیا یہ جائز ہے یا نہ اور فتح خاتون کا نکاح ثانی جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مسئلہ شریعت کا یہ ہے البینۃ علی المدعی والیمین علی من انکر^(۱) پس مدعی مسمیٰ لطیف نے اگر دو گواہ عادل وثقہ ثبوت نکاح کے پیش کر دیئے ہیں تو حاکم کو حکم انعقاد نکاح کا دینا چاہیے تھا اور اگر وہ ہر دو گواہ عادل وثقہ نہیں ہیں یا ان کی شہادت میں سقم ہے تو مدعا علیہا یعنی مسماۃ فتح خاتون کے انکار حلفیہ پر مدعی کا دعویٰ خارج ہو سکتا ہے اور اگر مسماۃ ثابالغہ ہے تو ولی کا حلف کافی ہے پس بصورت بالغہ ہونے مسماۃ مذکورہ کے خود اس کے حلف کی ضروری ہے اس کے بھائی کے حلف سے مدعی کا دعویٰ شرعاً خارج نہ ہوگا اور نکاح ثانی مسماۃ کا صحیح نہ ہوگا۔ فقط

منگنی کا دعویٰ کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۴۱) زید دعویٰ کرتا ہے کہ عمر نے اپنی ہمیشہ ہندہ کی نسبت میری ساتھ کر دی عمر کہتا ہے کہ میں نے نسبت نہیں کی زید غلط دعویٰ کرتا ہے شرعاً نسبت مانی جائے گی یا نہیں؟

(الجواب) زید کے پاس اگر اپنے دعویٰ کے موافق دو گواہ شرعی موجود نہیں ہیں تو قول عمر کا معتبر ہے اور بعد ثبوت منگنی کے بھی عمر اگر مصلحت نہ سمجھے اس سے نکاح کرنے کی اور لڑکی کے لئے وہ موقع اچھا نہ ہو تو اس سے نکاح کر دینے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔^(۲) فقط

(۱) مشکوٰۃ شریف باب الاقضية والشهادات ص ۳۲۶ ظفیر

(۲) عن النبی ﷺ قال اذا وعد الرجل اخاه ومن نيته ان يفي له فلم يفي (اي بعذر) فلا اثم عليه رواه ابو داؤد (مشکوٰۃ

باب الوعد ص ۴۱۶) ظفیر

چھٹا باب

مسائل واحکام کفایت

فاسق سے نکاح بلا اجازت ولی درست ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۴۲) ایک طوائف ایک شخص سے نکاح کرنے کو مستعد ہوئی اس کے باپ نے یہ کہا کہ یہ شخص علانیۃً افعال فسق میں مبتلا ہے لہذا میں اس سے نکاح کرنے پر مستعد نہیں کسی صالح شخص سے نکاح کر لے بعد ازاں اس شخص نے گناہوں سے تائب ہو کر اس عورت سے بلا اذن اس کے والد کے نکاح کر لیا ہے اگر پہلی حالت میں یعنی بلا تائب ہونے کے نکاح ہو جاتا تو صحیح ہو تا یا نہیں اور اب جو پچھلی صورت میں نکاح ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں اور ولی اگر راضی نہ ہو تو کیا حکم ہے عبارت در مختار و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً و هو المختار للفتویٰ الخ^(۱) کا کیا مطلب ہے؟

(الجواب) اگر عدم کفایت اس بناء پر ہے کہ وہ شخص افعال فسق میں مبتلا تھا تو بعد تائب ہونے کے نکاح کی صحت میں کلام نہیں^(۲) اگرچہ ولی راضی نہ ہو البتہ پہلی صورت میں بلا رضای ولی کے نکاح صحیح نہ ہو گا کما هو مفاد عبارة در المختار^(۳) فقط

کم درجہ کی عورت کا نکاح سید سے بلا اجازت ولی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۴۳) ایک طوائف اپنے والدین کی رضامندی اور تعلیم سے ناپنے گانے اور زنا کاری میں مبتلا تھی بامداد سرکاران سے جدا ہو کر ایک آثناء قدیم ملازم ریلوے سے کہ اپنے آپ کو سید ظاہر کرتا ہے نکاح کرنا چاہتی تھی اور والدین کا ابتداء سے یہ اصرار تھا کہ اس شخص سے نکاح نہ کرے پردیسی فاسق ہے ہماری برادری کا ایک صالح شخص ہے اس سے یا کسی اور باشندہ شرنیک آدمی سے نکاح کر لے وہ عورت کسی دوسرے سے رضامند نہیں تھی ناچار اس مرد سے مسلمانوں کی جماعت کثیر نے توبہ کرا کر اس عورت سے نکاح کر دیا یہ نکاح شرعاً جائز ہو یا بسبب عدم کفایت و عدم رضاء والدین منعقد نہیں ہوا؟

(الجواب) جب کہ زوج شریف ہے اور عورت دنیہ ہے تو عدم کفایت کی وجہ سے بطلان نکاح کا حکم نہ کیا جاوے گا اس لئے کہ کفایت میں جانب زوج کا اعتبار ہے کہ وہ عورت سے کم درجہ کا نہ ہو اگرچہ عورت کمتر

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ و ج ۲ ص ۴۰۹ ط.س.ج ۳ ص ۵۶ ظفیر

(۲) قال رسول اللہ ﷺ التائب من الذنب کمن لا ذنب له مشکوٰۃ باب الاستغفار والتوبۃ ص ۲۰۶ ظفیر

(۳) و تعتبر فی العرب والعجم ذیانة ای تقویٰ فلیس فاسق کفواً لصالحة او فاسقة بنت صالح معلنا کان اولاً (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۰ ط.س.ج ۳ ص ۸۸) ظفیر

ہو^(۱) اور زوجین جب کہ دونوں تائب ہو گئے تو اس حیثیت سے کفایت بھی ثابت ہو گئی بہر حال نکاح مذکور صحیح ہے فی الدر المختار الکفاءة معتبرة الخ من جانبہ الخ لا تعتبر من جانبہا لان الزوج مستفرش فلا تغیظہ دناءة الفراش وهذا عند الكل فی الصحيح وفي الشامی قوله من جانبہ ای يعتبر ان يكون الرجل مکافئاً لها فی الاوصاف الاتیة بان لا يكون دونها فیها ولا تعتبر من جانبہا بان تكون مکافئة له فیها بل يجوز ان تكون دونہ فیها الخ^(۲) الحاصل نکاح مذکور جو برضاء بالغہ ہوا صحیح ہے کیونکہ شوہر بعد توبہ کے فاسق نہ رہا اور نسباً اعلیٰ ہونا شوہر کا ظاہر ہے۔

سیدہ کا نکاح نعمانی سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۴) ایک ہندیہ سیدہ بالغہ نے ایک ہندی نعمانی ابناء ابو حنیفہ سے نکاح کیا آیا اولیاء سیدہ کو نسخ نکاح کا حق ہے کیا ابناء ابو حنیفہ حضرت فاطمہؓ اور حضرت صدیق و غیرہما کے کفو ہیں بعض نے کہا کہ کفو ہیں کیونکہ غیر قریش قریش کے کفو ہیں اور نعمانی تو عجمی ہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار العجمی لا يكون كفواً للعربية ولو كان العجمی عالماً او سلطاناً وهو الاصح فتح عن النابیع وادعی فی البحر انه ظاهر الروایة وافرہ المصنف ثم ذکر عن النهر ان العالم العجمی کفو للعربية ورجحه الشامی و قال و كيف یصح لا حد ان یقول ان مثل ابی حنیفة او الحسن البصری و غیر ہما ممن لیس بعربی انه لا يكون كفواً لبنت قرشی جاہل او لبنت عربی بوال علی عقبیہ الخ^(۳) ملاحظہ لیکن ظاہر ہے کہ یہ اختلاف و ترجیح بصورت عالم ہونے عجمی کے ہے محض ابناء علماء ہونے کی وجہ سے عجمی کی کفایت عربیہ قرشیہ کے ساتھ ثابت نہ ہوگی۔ فقط

فاسق معطن شریف عورت کا کفو ہے یا نہیں اور نابالغہ کا نکاح بلا ولی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۵) ایک نیم ملاگداگر فاسق معطن چور بد چلن زکوٰۃ خوار سوال کا پیشہ رکھنے والا ایک صالح مال دار مرد کی دختر ہندہ کو ورغلا کر باپ کے گھر سے دس بارہ کوس کے فاصلہ پر نکال کر لے گیا جس کی عمر ۱۳ سال ہے حیض حمل وغیرہ کا نشان نہیں رکھتی وہاں جا کر اس کے ساتھ بلا اذن و رضاء ولی سارقانہ نکاح پڑھا لیا جب ولی کو علم ہوا تو اپنی دختر کو گھر لے آیا اور کسی دوسرے شخص سے اس کا نکاح پڑھا دیا اب یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا مسماتہ ہندہ بالغہ ہے یا نابالغہ اور کیا نکاح ولی کا پڑھایا ہوا درست ہے یا اس گداگر کا اور کیا گداگر فاسق وغیرہ صالح بنات کا کفو ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(۱) الکفاءة معتبرة فی ابتداء النکاح للرومہ اول صحتہ من جانب ای الرجل لان الشریفة تابی ان تكون فراشا للذی ولذا لا تعتبر من جانبہا لان الزوج مستفرش فلا تغیظہ دناءة الفراش وهذا عند الكل فی الصحيح والکفاءة ہی حق الولی لا حقہا الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۵ و ۴۳۶ ط.س. ج ۳ ص ۸۴ ظمیر

(۲) رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۵ و ۴۳۶ ط.س. ج ۳ ص ۸۴

(۳) رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۳ و ۴۴۴ ط.س. ج ۳ ص ۸۴

(الجواب) مسماة ہندہ ۱۳ سالہ اس صورت میں نابالغہ ہے اور نابالغہ کا نکاح بدولہ کے صحیح نہیں ہے پس وہ نکاح جو اس اجنبی شخص نے کیا شرعاً صحیح نہیں ہوا اور ولی نے جو نکاح کیا وہ صحیح ہوا کما فی الدر المختار و هو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر الخ^(۱) در مختار اور فاسق کفو صالحہ بنت صالح کا نہیں ہے کما فی الشامی فالفاسق لا ینکح کفواً لصالحة بنت صالح^(۲) شامی ج ۲ ص ۳۲۱ فقط

گاڑ بیان درود گر کا کفو ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۶) جو گاڑ بیان بیل گاڑی چلاتا ہے درود گر کا کفو ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہو سکتا ہے۔ فقط

صالح کا نکاح فاسق سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۷) مسماة ہندہ بالغہ باعصمت صالحہ نے زید سے کہ جو بحیثیت قومیت تو برابر ہے مگر لیاقت، علم، تہذیب، عزت، ذلت، صلاحیت میں، بمقابلہ ہندہ کوئی وقعت نہیں رکھتا اور ان تمام افعال ناشائستہ میں جو باعث عار ہوتے ہیں مبتلا اور بالکل خلاف شرع ہے بغیر رضامندی ولی کے نکاح کر لیا یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں اگر صحیح نہیں ہوا تو اگر چند عرصہ کے بعد عیوب سے زید درست ہو جائے تو نکاح درست ہو سکتا ہے یا نہیں اور زید سے کسی مزید تحقیقات کی ضرورت ہے یا نہیں اور زید کی موجودہ حالت دیکھ کر تفریق نہ کرنا کیا حکم رکھتا ہے؟

(الجواب) در مختار میں ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ لفساد الزمان وفي الشامی ان هذا القول المفتی به خاص بغیر الکفو الخ^(۳) پس جبکہ روایت مفتی بہ کے موافق وہ نکاح ہی نہیں ہوا کہ جو ہندہ نے بلا رضا ولی غیر کفو میں کیا تو بوقت درستی حال شوہر پھر وہ صحیح نہیں ہو سکتا اور ہر حال میں تفریق باہمی زید و ہندہ ضروری و لازمی ہے اور کسی مزید تحقیقات کی ضرورت نہیں ہے اور تفریق نہ کرنا ایسی حالت میں کہ عدم کفایت بوقت نکاح ثابت تھی معصیت و اعانت علی المعصیت ہے۔ فقط

غیر کفو والے مرد نے دھوکہ دیکر ایک سیدہ سے نکاح کر لیا جائز ہو یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۸) زید غیر کفو غیر صحیح النسب نے اپنے کو شریف النسب بتلا کر بحر شریف سید کی بالغہ لڑکی ہندہ سے بوکالت غیر ولی اپنا نکاح کیا اس صورت میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار لفساد الزمان الخ^(۴) اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر عورت بالغہ اپنا نکاح غیر کفو میں کرے بلا اجازت رضا ولی کے تو وہ نکاح منعقد

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ط.س. ج ۳ ص ۵۵ ظفر

(۲) رد المختار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۱ ط.س. ج ۳ ص ۸۹ ظفر

(۳) دیکھئے رد المختار اور الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط.س. ج ۳ ص ۵۶

(۴) دیکھئے رد المختار اور الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط.س. ج ۳ ص ۵۶ ظفر

نہیں ہوتا پس جب کہ وہ نکاح صحیح ہی نہ ہو اتو فسخ کی ضرورت نہیں ہے۔ فقط

صالح مرد کی لڑکی کا نکاح فاسق مرد سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۴۹) ایک شخص حجام زادہ نے قدرے روپیہ جمع کر کے پیشہ بزازی اختیار کر لیا ہے اور اب وہ بزازوں میں شمار ہوتا ہے اس کی بالغہ دختر نے بغیر اجازت والدین کے ایک خاندانی بزاز سے نکاح کر لیا نکاح ہونے کے بعد اس شخص نے ایک خط لڑکی کے باپ کو تحریر کیا کہ یہ فعل میں نے نادانی سے کیا ہے آپ مجھے معاف کریں اور میں نے نکاح کی درخواست اس لئے آپ سے نہ کی کہ شاید میرے ماموں ناراض ہوں گے کیونکہ اس کے رشتہ داروں کے نزدیک لڑکی کا باپ رذیل ہے چند روز بعد لڑکی کی والدہ لڑکی کو لے آئی تھوڑے روز بعد لڑکے نے لڑکی کے باپ سے درخواست کی کہ لڑکی کو میرے گھر بھیج دو لڑکی کے باپ نے کہا کہ ایک گھر تلاش کر کے سامان خانہ داری اس میں رکھ دو تو ہم لڑکی کو روانہ کر دیں گے اس نے گھر کرایہ پر لے کر قدرے اس میں سامان بھی جمع کر دیا اس کے بعد لڑکی کے باپ نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اور مفتی صاحب نے فتویٰ دیا کہ بباعث اغوا کرنے لڑکی کے شخص مذکور فاسق ہو گیا اور مرد فاسق اس عورت کا کفو نہیں ہو سکتا اس لئے نکاح اول منعقد نہیں ہوا اور وطیٰ مثل زنا کے ہے اس کی عدت بھی نہیں ہے اب سوال یہ ہے کہ وہ لڑکا اس لڑکی کا کفو ہے یا نہیں؟ بباعث اغوا کرنے لڑکی کے اگر وہ شخص فاسق ہو گیا تو وہ لڑکی بباعث فرار فاسقہ ہوئی یا نہیں لڑکی کی والدہ کا اس کے گھر پر جانا اور لڑکی کو اپنے ساتھ لے آنا اور لڑکے کا خط تحریر کرنا اور لڑکی کے والد کا لکھنا کہ ایک گھر تیار کرو رضاء ولی ہے کہ نہیں ان دونوں میں بغیر ولی کے نکاح منعقد ہوتا ہے کہ نہیں کیا نکاح منعقد ہی نہیں ہوا لڑکی کے باپ کو اختیار فسخ نکاح کا ہے؟

(الجواب) قال فی الدر المختار فلیس فاسق کفوا لصالحة او فاسقة بنت صالح^(۱) الخ وفیه ایضاً و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازه اصلاً^(۲) الخ

عبارت اولیٰ سے یہ معلوم ہوا کہ فاسق کفو صالحہ یا فاسقہ بنت صالح کا نہیں ہے اور عبارت ثانیہ سے یہ معلوم ہوا کہ بالغہ اگر اپنا نکاح غیر کفو سے کرے تو وہ نکاح باطل ہے موقوف اجازت ولی پر نہیں ہے پس صورت مسئلہ میں شوہر بسبب اغوا کرنے اور بھگالے جانے عورت کے فاسق ہو گیا لہذا بموجب روایت ثانیہ در مختار جو کہ مفتی بہا ہے نکاح اس کا اس عورت سے صحیح نہیں ہوا اگرچہ عورت بھی فاسقہ ہو گئی ہو وجہ فرار مع الرجل الا جنبی کے جب کہ باپ اس کا صالح ہو پس اگرچہ پیشہ بزازی کی وجہ وہ دونوں ہم کفو ہیں لیکن فسق کی وجہ سے وہ مرد اس عورت کا کفو نہیں رہا اگرچہ وہ عورت بھی فاسقہ ہو گئی ہو جب کہ باپ اس کا صالح ہو کما مر یہ امور دلالت رضاء ہیں لیکن جب کہ نکاح پہلے منعقد ہی نہیں ہوا تو یہ رضاء اس نکاح کو صحیح نہیں کر سکتی اور منعقد نہیں ہوتا موافق قول مفتی بہ کے۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۰ و ۴۴۱ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۸۹. ظفر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۶.

حرامی لڑکے سے شریف عورت کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۵۰) ایک لڑکی ولڑکے کا نکاح حالت نبالغی میں ہوا لڑکی کی والدہ کی اجازت سے اب وہ دونوں بالغ ہیں لڑکی کو بالغہ ہو کر یہ بات معلوم ہوئی کہ میرا شوہر اور اس کا باپ دونوں بے نکاحی عورت سے ہیں اسی وجہ سے لڑکی اس نکاح سے راضی نہیں تو فسخ کر سکتی ہے یا نہیں یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں باپ ولڑکی کے مرچکے تھے۔؟

(الجواب) یہ نکاح منعقد نہیں ہوا در مختار میں ہے واذا كان المزوج غير هما اي غير الاب و ابیه ولو الام الخ لا يصح النكاح من غير الكفو الخ^(۱)

بیوہ بالغہ غیر کفو میں نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۵۱) بیوہ عورت اپنا نکاح غیر کفو میں بلا اجازت ولی کر سکتی ہے یا نہیں؟
(الجواب) بیوہ عورت اپنا نکاح غیر کفو میں بدون رضاء ولی کے نہیں کر سکتی اگر کرے گی تو موافق روایت مفتی بہا کے وہ نکاح صحیح نہ ہوگا کما فی الدر المختار و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازها صلاً و هو المختار للفتویٰ^(۲) (لیکن یہ واضح رہے کہ غیر کفو سے یہاں مراد یہ ہے کہ لڑکا بیچ خاندان ہو اور اگر لڑکا عورت سے اونچے خاندان کا ہے تو جائز ہے تطفیر)

سید اپنی لڑکی کو غیر کفو میں بیاہ سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۵۲) اگر سید اپنی دختر و شیرہ برضا مندی خویش غیر کفو میں دینا چاہے تو شرعاً منع ہے یا نہیں؟
(الجواب) باپ دادا اگر نبالغہ کا نکاح غیر کفو میں کریں تو صحیح ہے^(۳) اور بالغہ کا نکاح برضا دختر صحیح ہے۔ فقط

بالغہ نے کفو میں شادی کی اب لڑکے کے فاسق ہونے کی وجہ سے ناراض ہے کیا حکم ہے؟
(سوال ۱۱۵۳) ایک بالغہ نے اپنے قومی شخص سے بلا اجازت والدین باقی اولیاء جلاوطن ہو کر نکاح کر لیا کچھ دنوں کے بعد وطن واپس آئی اب بالغہ بوجہ فسق اس شخص کے ناراض ہے کیا بنت صالح فاسق کی کفو ہے یا نہیں اور ولی کو دفعاً للعارض نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) شامی میں ہے قلت والحاصل ان المفهوم من كلا مهم اعتبار صلاح الكل (الى ان قال) فعلى هذا فالفاسق لا يكون كفواً لصالحة بنت صالح بل يكون كفواً لفاسقة بنت فاسق

(۱) ابضا ج ۲ ص ۴۱۹ ط.س.ج ۳ ص ۶۷ ظفر

(۲) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط.س.ج ۳ ص ۵۶ ظفر

(۳) وللولی الخ نکاح الصغیر و الصغیرة الخ و لم نکاح ولو بغین فاحش الخ او زوجها بغیر کفو ان کان الولی المزوج بنفسه بغین ابا او جدّاً الخ لم يعرف منهما۔۔۔ الاختیار (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۷ و ج ۲ ص ۴۱۸ ط.س.ج ۳ ص ۶۵ ظفر)

و کذا الفاسقة بنت صالح كما نقله في اليعقوبية فليس لا بيها حق الاعتراض الخ^(۱) فقط اس سے معلوم ہوا کہ جو عورت خود فاسقہ ہو وہ اگرچہ بنت صالح ہو وہ کفو ہے فاسق کی لہذا نکاح مذکور اگر فاسق بنت صالح کا فاسق کے ساتھ ہوا تو وہ صحیح ہے۔ فقط

بالغہ سید زادی کا نکاح بلا اجازت ولی غیر کفو میں جائز ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۱۵۴) سید زادی بالغہ صحیحۃ النسب کا نکاح کسی دوسرے شخص غیر عالم و غیر سید سے بلا رضائے ولی درست ہے یا نہ؟

(الجواب) سیدہ بالغہ نے اگر غیر کفو میں اپنا نکاح بلا رضائے ولی کیا ہے تو بیشک موافق روایت مفتی بہا کے نکاح اس کا صحیح نہیں ہے^(۲) اور اگر برضائے ولی کے کیا ہے یا اس کا ولی نہیں ہے یا کفو میں نکاح کیا ہے تو صحیح ہے کما فی الشامی واما اذا لم یکن لها ولی فهو صحیح ناخذ مطلقاً اتفاقاً کما یأتی الخ^(۳) اور واضح ہو کہ فقہاء باب الکفاء میں یہ تصریح فرماتے ہیں کہ قریش بعض بعض کے اکفاء ہیں پس شیخ صدیقی و فاروقی و عثمانی وغیرہ جس قدر قریشی ہیں سب سادات کے ہم کفو ہیں۔^(۴) فقط

سید کی لڑکی نے ایک لڑکے سے نکاح کیا جو اپنے کو شیخ کہتا تھا اب معلوم ہوا وہ کپڑا بننے والا ہے کیا حکم ہے؟
(سوال ۱۱۵۵) ایک عورت بالغہ نے اپنا نکاح ایک شخص سے کر لیا عورت مذکورہ سید کی لڑکی ہے اور مرد نے پہلے اپنے کو شیخ ظاہر کیا مگر نکاح ہو جانے اور خلوة صحیح کے بعد معلوم ہوا کہ ذات کا جولاہا ہے اور یہ نکاح عورت کے والد کی غیبت میں ہوا آیا نکاح صحیح ہو یا نہیں بصورت صحت عورت یا اس کے والد کو فتح کرنے کا اختیار ہے یا نہیں؟

(الجواب) نکاح مذکور جو کہ غیر کفو سے ہو موافق روایت مفتی بہا کے صحیح نہیں ہو بلکہ باطل اور ناجائز ہوا در مختار میں ہے و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً و هو المختار للفتویٰ^(۵) فقط

سید و شیخ کی لڑکی کا نکاح نو مسلم کا کُستہ سے جائز ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۱۵۶) ایک شخص قوم کا کُستہ ہند تھا وہ مسلمان ہو گیا۔ نماز روزہ کا پابند ہے وہ کفو شیخ و سید کی

(۱) رد المختار باب الکفاء ج ۲ ص ۴۴۱ ط. س. ج ۳ ص ۸۹ ظفیر
(۲) و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً و هو المختار للفتویٰ لفساد الزمان (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط. س. ج ۳ ص ۵۶ ظفیر
(۳) رد المختار باب الولی تحت قوله بعدم جوازہ ج ۲ ص ۴۰۹ آگے اس کی وجہ درج ہے لان وجه عدم الصحة علی هذه الرواية دفع الضرر عن الاولیاء اما هی فقد رضیت باسقاط حقها فتح (رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۷ ظفیر) (۴) تعتبر الکفاءة للزوم النکاح نسباً فقریش بعضهم اکفاء بعض (در مختار) والخلفاء الاربعة کلهم من قریش (رد المختار باب الکفاء ج ۲ ص ۴۳۷ ۴۳۸ ط. س. ج ۳ ص ۸۶ ظفیر
(۵) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ۴۰۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۶ ظفیر

دختر ان کا ہے یا نہیں اور جو لوگ بے نمازی ہیں ان کو نو مسلم پسند نہیں کرتا ایسی حالت میں کیا کرنا چاہیے؟
(الجواب) شیخ سید کی لڑکی کفو اس نو مسلم کی نہیں ہے^(۱) البتہ کوئی نو مسلمہ یا دیگر اقوام کی دختر سے نکاح ہو سکتا ہے اگر بے نمازی ہو اس کو سمجھا کر نمازی بنایا جاوے نکاح صحیح ہو جاوے گا کیونکہ وہ مسلمان ہے۔ فقط

عجمی کی تعریف اور عربی النسل عورت کا نکاح لوہار، نجار اور نداف سے درست ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۱۵۷) زید کہتا ہے کہ اگر سید زادی یا افغانی یا اور کسی اعلیٰ قوم کی عورت کسی ادنیٰ قوم کی مسلمان باشندہ لوہار، نجار، نداف سے مثلاً نکاح کرے بلا رضائے ولی کے تو بلا کراہیت درست ہے کیونکہ عجمیوں نے ذات کو ضائع کر دیا ہے یہ کہنا درست ہے یا نہیں؟ اور کفو کتنی چیزوں میں پنجاب، ہندو، سندھ و بنگالہ وغیرہ میں معتبر ہوگی عجمی کس کو کہتے ہیں زید یہ سند پکڑتا ہے کہ سید زادی کا نکاح غیر قوم سے منع کرنا یہ مذہب شیعہ کا ہے یعنی ج ۲ ص ۱۰۲ کی عبارت پیش کرتا ہے وفي البسيط ذهب الشيعة الى ان نكاح العلويات ممتنع على غيرهم مع التراضي قال السروجي وهي قولان باطلان الخ اس عبارت کا کیا مطلب ہے اور کیا جواب ہے؟

(الجواب) عجمی کی تعریف ردالمختار میں یہ کی ہے قوله واما في العجم المراد بهم من لم ينتسب الى احدى قبائل العرب^(۲) الخ پس جو شخص منسوب الی قبائل العرب نہیں ہے وہ عجمی ہے اور ردالمختار میں ہے العجمی لا يكون كفواً للعربية^(۳) الخ اور جواب یعنی کا یہ ہے کہ شیعہ یہ کہتے ہیں کہ نکاح سادات علویات کا غیر علویات کے لئے بالکل ممنوع ہے اور مذہب اہل سنت و جماعت کا یہ ہے کہ اولاً علویات کا غیر علویات سے وہ مطلقاً منع نہیں کرتے بلکہ قریش غیر علویات کا سیدہ علویہ سے نکاح صحیح ہے کما فی الدر المختار فقیرش بعضهم اكفاء بعض^(۴) اور ثانیاً عجمیوں سے بھی علویات کا نکاح حرام نہیں ہے بلکہ اگر ولی اور وہ عورت راضی ہو تو نکاح منعقد ہو جاتا ہے فاین هذا من ذلك فقط

غیر کفو میں شادی ولی کی رضا مندی سے درست ہے

(سوال ۱۱۵۸) ایک مسلمان کسی قوم میں سے ہو وہ دوسری قوم میں اپنے لڑکے یا لڑکی کی شادی کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغہ کا باپ ایسا کر سکتا ہے اور اگر لڑکی بالغہ ہو اور وہ راضی ہو غیر کفو میں شادی کرنے سے اور اس کا باپ اور ولی بھی راضی ہو تب بھی درست ہے کذا فی الدر المختار وغیرہ^(۵) فقط

(۱) من اسلم بنفسه وليس له اب في الاسلام لا يكون كفواً لمن له اب واحد في الاسلام كذا في فتاویٰ قاضی خان (عالمگیری باب خامس فی الکفاء ج ۲ ص ۱۰۵، ج ۱ ص ۲۹۰ ماجدیہ) ظفیر
(۲) رد المختار باب الکفاء ص ۴۳۹، ج ۲، ط. س. ج ۳ ص ۸۷، ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکفاء ج ۲ ص ۴۴۳، ط. س. ج ۳ ص ۹۲
(۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکفاء ج ۲ ص ۴۳۸، ط. س. ج ۳ ص ۸۶، ظفیر
(۵) واذا زوجت نفسها من غیر کفو ورضی به احد الاولیاء لم یکن لهذا الولی ولا لمن مثله او (جاری ہے)

ولد الزنا صحیح النسب کا ہم کفو نہیں ہے

(سوال ۱۱۵۹) زید ولد الزنا ہے اس کے اقارب اس کے نکاح کرنے سے عار کرتے ہیں زید مذکور کفو ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولد الزنا کفو ولد الحلال اور ثابت النسب کا نہیں ہو سکتا لیکن اگر باپ اپنی دختر نابالغہ کا نکاح غیر کفو سے کر دیوے تو نکاح صحیح ہو گا یا خود دختر بالغہ ولی کی اجازت سے اگر اپنا نکاح غیر کفو سے کر لیوے تب بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے۔^(۱)

نابالغہ لڑکی کا نکاح غیر کفو میں کر دے تو جائز ہے

(سوال ۱۱۶۰) زید نے (جو کہ شیخ فاروقی ہے) اپنی نابالغہ لڑکی کا نکاح عمر سے (جس کا تین پشت سے اسلام ہے کر دیا ہے یہ لڑکا اس لڑکی منکوحہ کا کفو ہے یا نہیں اس لڑکی کو نکاح کے فسخ کا اختیار بالغہ ہونے پر ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ لڑکا زید کی دختر کا کفو نہیں ہے لیکن باپ اگر اپنی دختر نابالغہ کا نکاح غیر کفو سے کر دیوے تو صحیح ہے^(۲) اور نابالغہ بعد بالغہ ہونے کے اس نکاح کو فسخ نہیں کر سکتی۔ کذا فی الدر المختار والشامی^(۳) فقط

سید و شیخ ہم کفو ہیں یا نہیں؟

(سوال ۱۱۶۱) غیر کفو مرد اور عورت میں نکاح بغیر اجازت عورت کے باپ کے ہو سکتا ہے یا نہیں خواہ عورت بیوہ ہو یا کنواری عورت سیدانی ہو اور مرد شیخ ہو یہ غیر کفو ہے یا نہیں؟

(الجواب) سید اور شیخ ہم کفو ہیں غیر کفو نہیں ہیں جیسا کہ کتب فقہ میں تصریح ہے کہ قریش باہم کفو ہیں اور سید اور شیوخ خواہ صدیقی ہوں یا فاروقی یا عثمانی سب قریش ہیں^(۴) پس اگر عورت سیدانی بالغہ خواہ باکرہ ہو یا ثیبہ شوہر شیخ سے نکاح برضاء خود کر لے تو وہ نکاح صحیح ہے باپ اس کو توڑ نہیں سکتا کما فی الدر المختار فنقد نکاح حرۃ مکلفۃ بلا رضاء ولی الخ^(۵) فقط

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) دولہ فی الولاية حق الفسخ الخ وكذا اذا زوجها احد الاولياء برضاها كذا فی المحيط (عالمگیری باب خامس باب الاكفاء والكفاءة ج ۲ ص ۱۷ طبع ماجدیة ج ۱ ص ۲۹۳) اذا زوجها من رجل عرفه غیر کفو فعند ابی حنیفۃ یجوز لان الاب کامل الشفقة وافر الراى فالظاهر انه تأمل غاية التأمل ووجد غیر الكفو اصلح من الكفو كذا فی المحيط (ایضاً ج ۲ ص ۱۶ طبع ماجدیة ج ۱ ص ۲۹۱) ظفیر (۱) قوله بعدم جوازه الخ وهذا اذا كان لها ولی ولم یرض به قبل العقد فلا یفید الرضا بعده واما اذا لم یكن لها ولی فهو صحیح نافذ مطلقاً اتفاقاً (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۹ ط.س.ج ۳ ص ۵۷) ظفیر (۲) ویفتی فی غیر الكفو بعدم جوازه اصلاً (درمختار) هذه رواية الحسن عند ابی حنیفۃ وهذا اذا كان لها ولی لم یرض به قبل العقد الخ فلا بد حينئذ لصحة العقد من رضاه صریحاً (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۹ ط.س.ج ۳ ص ۵۶) ظفیر (۳) لو فعل الاب او الجد عند عدم الاب لا یكون للصغير والصغيرة حق الفسخ بعد البلوغ (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰) ظفیر (۴) فقریش بعضهم اكفاء لبعض الخ والعرب بعضهم اكفاء لبعض الانصارى والمهاجرى فيه سواء كذا فی فتاوى قاضی خان (عالمگیری مصطفائی الباب الخامس فی الاكفاء ج ۲ ص ۱۵ طبع ماجدیة ج ۱ ص ۲۹۰) ظفیر (۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ظفیر

مرد نے غیر کفو میں نکاح کر لیا تو درست ہے

(سوال ۱۱۶۲) زید نے غیر کفو میں سو برس ہوئے نکاح کر لیا تھا اس کی اولاد اولاد اولاد ہوتی رہی اور آپس میں نکاح شادی ہوتے رہے کوئی غیر اولاد میں نہیں رہی اب سو برس بعد ایک شخص زید کی قوم کا زید کے خاندان میں جو اس عورت سے جس کا نکاح سو برس ہوئے ہوا تھا اور وہ عورت غیر کفو تھی نکاح کرتا ہے جائز ہے یا نہیں اور والدین یا کسی ولی کو حق فسخ نکاح ہو جہ غیر کفو ہونے کے ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کا غیر کفو میں نکاح کر لینے سے زید کی اولاد کے نسب میں کچھ فرق نہیں ہوا کیونکہ نسب باپ کی طرف سے ثابت ہوتا ہے پس اگر زید کی اولاد میں سے کوئی لڑکی بالغہ اپنا نکاح بدول رضائے اولیاء غیر کفو میں کرے گی تو وہ صحیح نہ ہوگا کما فی الدر المختار و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً و هو المختار للفتویٰ^(۱) الخ اور اگر کوئی لڑکا بالغ زید کی اولاد میں سے بلا رضاء ولی کے اپنا نکاح کسی غیر کفو سے کرے تو وہ صحیح ہے اور ولی اس کو فسخ نہیں کر سکتا کیونکہ کفایت کا اعتبار اس میں نہیں ہے کہ کوئی مرد شریف کسی کم نسب والی عورت سے نکاح کرے کہ اس میں عورت پر کچھ عار نہیں ہے^(۲) اور مرد کی اولاد جو اس عورت سے ہوگی وہ باپ کے نسب پر ہوگی۔ فقط

بیوہ سید زادی غیر قریشی سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۶۳) ایک سیدانی بیوہ اگر کسی غیر قریشی سے کہ وہ نہ تو عالم ہے اور نہ پٹھان نکاح کرنا چاہے تو جائز ہے یا نہیں اگر نکاح ہو گیا ہو تو ایسے نکاح کو نکاح شرعاً تو ردینا لازمی ہے یا نہ اور کیا یہ نکاح قابل فسخ ہے اور وہ شخص قابل تعزیر ہے یا نہیں اگر تعزیر ہے تو کیا؟

(الجواب) اگر عورت بالغہ اپنا نکاح اپنی رضامندی سے کفو میں کرے تو وہ مطلقاً صحیح ہے اور اگر غیر کفو میں کرے تو اگر اس کا ولی موجود ہے اور وہ راضی نہیں ہے تو وہ نکاح حسب مذہب مفتی بہ غیر صحیح ہے اور اگر اس کا کوئی ولی نہیں ہے یا ہے لیکن وہ راضی ہے تو نکاح مذکور صحیح ہے اور مرد غیر قریشی عورت سیدانی کا کفو نہیں ہے۔ قال فی الدر المختار و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً و هو المختار للفتویٰ^(۳) الخ قال فی الشامی و هذا اذا كان لها ولی ولم يرض به قبل العقد فلا يفيد الرضى بعده بحر واما اذا لم يكن لها ولی فهو صحيح نافذ مطلقاً اتفاقاً^(۴) الخ ج ۲ ص ۲۹۷ شامی اور جس صورت میں عدم جواز نکاح کا فتویٰ ہے اس میں مابین زوجین تفریق کرادی جاوے گی اور کوئی تعزیر شرعاً اس میں نہیں ہے۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط. س. ج ۳ ص ۵۶ ظفیر

(۲) الکفایة معتبرة الخ من جانبہ الخ لا تعتبر من جانبها لان الزوج مستغفرش فلا تعيظه دناءة الفراش وهذا عند الكل في الصحيح (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکفایة ج ۲ ص ۴۳۵ ط. س. ج ۳ ص ۸۴ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط. س. ج ۳ ص ۵۶ ظفیر

(۴) رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۷

پٹھان نے دھوکہ دیکر سید زادی سے نکاح کر لیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۶۴) ایک پٹھان نے اپنی قومیت کو چھپا کر ایک سید کے یہاں پیغام نکاح دیا نکاح اس بناء پر قرار پایا کہ اگر تم شیخ ہو تو نکاح کیا جائے گا اس صورت میں نکاح درست ہو یا نہ؟
(الجواب) اس صورت میں نکاح ہو گیا تھا مگر بوجہ دھوکہ وہی کے عورت اور اس کے اولیاء کو شیخ نکاح کا اختیار ہے۔^(۱) فقط

ولی کی بلا، ضامندی بالغہ نے غیر کفو میں نکاح کر لیا درست ہو یا نہیں؟

(سوال ۱۱۶۵) ایک عورت بالغہ ثیبہ نے غیر کفو میں نکاح کرنا چاہا اس کے اولیاء میں سے اس ملک میں سوائے اس کے پھوپھی کے کوئی نہیں وہ مزاحم ہوئی حاکم وقت نصاریٰ کے حکم سے وہ نکاح ہو گیا پھوپھی نے بحیثیت ولی فسخ نکاح کا دعویٰ کیا پھوپھی کے دعویٰ پر نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں تو وہ کون سا ولی ہے جسے اس دعویٰ کا حق ہے اور پھوپھی ذوی الارحام میں سے ہے یا عصبہات میں سے۔ امام طحاوی نے باب النکاح بغیر ولی عصبہ کا جواب باندھا ہے اس میں عصبہ کی قید سے کیا فائدہ ہے کیا اس میں اخیر تک ولی عصبہ ہی سے بحث ہے یا عام اولیاء سے فتاویٰ سراجیہ میں ہے امرأة تزوجت من غیر کفو فللولی ان یعترض ویرفع الی القاضی حتی یفسخ وان لم یکن الولی ذارحم محرم کابن العم^(۲) اس کے کیا معنی ہیں اور ابن عم بنفسہ نہیں؟
(الجواب) کتب فقہ میں اس کی تصریح ہے کہ ولی نکاح کا عصبہ ہے اور اگر عصبہ نہ ہو تو پھر ذوی الفروض و ذوی الارحام کو ولایت حاصل ہے پس جب کہ سوائے پھوپھی کے اور کوئی ولی اس عورت کا وہاں موجود نہ تھا تو ولی اس حالت میں پھوپھی تھی جو کہ ذوی الارحام میں سے ہے^(۳) اور یہ بھی تصریح کتب فقہ میں ہے کہ غیر کفو میں نکاح بالغہ کا بدول اجازت و رضاء ولی صحیح نہیں ہوتا پس جب کہ پھوپھی اس نکاح سے راضی نہیں ہے تو وہ نکاح حسب فتویٰ متاخرین فقہاء صحیح نہیں ہو اور امام طحاوی کی عبارت کا مطلب یہ ہے کہ ولی دراصل عصبہ ہے اگر عصبہ نہ ہو تو پھر حسب تصریح دیگر فقہاء ذوی الفروض و ذوی الارحام ولی ہوتے ہیں جس کی تفصیل و ترتیب کتب فقہ میں موجود ہے اور فتاویٰ سراجیہ میں جو اعتراض ولی کا حکم لکھا ہے یہ اصل مذہب حنفیہ کا ہے لیکن متاخرین حنفیہ کا فتویٰ بطلان نکاح مذکور کا ہے یعنی غیر کفو میں نکاح بالغہ کا بلا اجازت ولی کی باطل ہوتا ہے ولی کو فسخ کرانے کی ضرورت نہیں ہے یہ سب تفصیل در مختار اور رد المحتار میں ہے۔^(۴) فقط

(۱) ولو انتسب الزوج لہا نسبا غیر نسبہ فان ظہر دونہ وهو لیس بکفو فحق الفسخ ثابت للکل وان کان کفو فحق الفسخ لہا (عالمگیری باب خامس فی الکفاء ج ۲ ص ۱۷ طبع ماجدیہ ج ۱ ص ۲۹۳) ظفیر

(۲) فتاویٰ سراجیہ

(۳) فان لم یکن عصبۃ فالولاية للام الخ ثم لذوی الارحام ثم للسلطان (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۹ ط. س. ج ۳ ص ۷۸) ظفیر

(۴) ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ لفساد الزمان (ایضاً ج ۲ ص ۴۰۸ و ج ۳ ص ۴۰۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۶) ظفیر

پٹھانی عورت کا نکاح شیخ زادہ سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۶۶) ایک عورت مسماۃ ہندہ بیوہ نے غیر کفو میں نکاح کر لیا ہے یعنی عورت پٹھانی ہے اور شوہر شیخ زادہ ہے مسماۃ کے علاقے چچا اس میں خارج ہیں یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ اگر عورت بالغہ بیوہ اپنا نکاح غیر کفو سے بلا رضامندی ولی کے کرے اور ولی اس نکاح سے راضی نہ ہو تو وہ نکاح نہیں ہوتا فتویٰ اسی پر ہے اور پہلے یہ مسئلہ لکھا جا چکا ہے لیکن اب توضیح سے معلوم ہوا کہ عورت پٹھانی ہے اور شوہر شیخ زادہ ہے یعنی قریش میں سے ہے جو کہ افضل ہے عورت کی قوم سے لہذا اگر صورت واقعی یہی ہے تو یہ نکاح صحیح ہو گیا کیونکہ کفایت شوہر کی طرف سے معتبر ہے کہ شوہر عورت سے کمتر نہ ہو اور عورت کی طرف سے معتبر نہیں ہے یعنی اگر عورت کم درجہ کی ہو اور شوہر باعتبار نسب کے اعلیٰ درجہ کا ہو تو نکاح ہو جاتا ہے کیونکہ اس میں شرعاً و عرفاً عام عار نہیں ہے قال فی الدر المختار الکفاءة معتبرة الخ من جانبہ ای الرجل لان الشریفة تابی ان تكون فراشا للذنی ولذا لا تعتبر من جانبہا لان الزوج مستفرش فلا تغیظہ دناءۃ الفراش وهذا عند الكل فی الصحیح الخ^(۱) فقط

خاندانی مسلمان لڑکی کا نکاح نو مسلم سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۶۷) ایک لڑکی خور د سالہ جس کے باپ دادا مسلمان تھے اس کا نکاح اس کے ماموں نے حالانکہ باپ زندہ باہر فاصلہ پر رہتا ہے ایک شخص نو مسلم سے جس کے باپ دادا غیر مسلم تھے کر دیا اگر اس کا باپ اس عقد پر اعتراض کرے تو شرعاً اس عقد پر مؤثر ہو سکتا ہے؟

(الجواب) چونکہ یہ نکاح غیر کفو میں ہوا اس لئے بلا اجازت ولی اقرب یعنی باپ کے صحیح نہیں ہوا^(۲) فقط (اور اس لئے بھی نابالغہ کا ولی جب باپ موجود ہے تو ماموں کو حق ولایت حاصل نہیں ہے باپ کے رد کر دینے سے وہ نکاح درست نہیں رہا عطفیر)

کفو میں نکاح درست ہے مہر کی کمی سے فرق نہیں پڑتا

(سوال ۱۱۶۸) زید نے ہندہ ثیبہ بالغہ بیوہ سے بلا اذن و رضامندی تنہا کرائی اور دس درہم مہر مقرر ہوا زید نے وطنی بھی کی زید خود مقرر ہے نکاح منعقد ہوا یا نہیں اور ولی کو فسخ کرنے کا حکم ہے یا نہیں زید اتمام مہر مثل سے انکار نہیں کرتا نہ فسخ پر راضی ہے نکاح کفو میں ہوا ہے مہر مثل زیادہ ہے؟

(الجواب) جب کہ نکاح کفو میں ہوا ہے تو ولی کو بصورت اتمام مہر مثل فسخ کا اختیار نہیں ہے اور نکاح صحیح ہو گیا اور ولی اتمام مہر مثل کر سکتا ہے کما فی الشامی قوله ویفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً الخ قید

(۱) ردالمحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۵، ۴۳۶ ط. س. ج ۳ ص ۸۴ ظفیر

(۲) من اسلم بنفسه و لیس له اب فی الاسلام لا یكون کفو لمن له اب واحد فی الاسلام کذا فی فتاویٰ قاضی خان

عالمگیری باب خامس فی الکفاءة ج ۲ ص ۱۵ طبع ماجدیہ ج ۱ ص ۲۹۰ ظفیر

بذلك لتلا يتولهم عوده الى قوله فنقد نكاح حرة الخ وللاحتراز عما لو تزوجت بدون مهر المثل فقد علمت ان للولي الاعتراض ايضا والظاهر انه لا خلاف في صحة العقد وان هذا القول المفتى به خاص بغير الكفو الخ^(۱) فقط

ولد الزنا لڑکا اور صحیح النسب لڑکی ہم کفو ہیں یا نہیں۔

(سوال ۱۱۶۹) ایک لڑکا ولد الزنا ہے اور لڑکی حلال نطفہ سے پیدا ہے یہ دونوں کفو ہیں یا نہیں؟
(الجواب) وہ باہم کفو نہیں ہیں۔^(۲) فقط

معمار کی شادی نجار سے جائز ہے

(سوال ۱۱۷۰) زید معماری کا پیشہ کرتا ہے اور عمر کی خاندانی حالت یہ ہے کہ اس کے رشتہ دار اور بڑے نجاری کا پیشہ کرتے تھے لیکن عمر عطاری کی دوکان اور پارچہ دوزی کا کام کرتا ہے زید نے عمر کی سب حالت دیکھ کر اپنی ہمشیرہ کا نکاح عمر سے کر دیا زید کی ہمشیرہ بعد نکاح ایک ماہ تک عمر کے گھر رہی بعد ایک ماہ کے زید ہمشیرہ کو اپنے مکان پر لے گیا اب زید کہتا ہے کہ یہ نکاح جائز نہیں ہو ایہ نکاح جائز ہو یا نہیں اور عمر نے جو بہت ایام تک زید کی ہمشیرہ سے ہم بستری کی وہ جائز ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) عمر کا نکاح زید کی ہمشیرہ سے صحیح ہو گیا اور ہم بستری وغیرہ سب جائز ہوئی زید کا انکار اب شرعاً معتبر نہیں ہے۔^(۳) فقط

مسلمان لڑکی کا نکاح غلطی سے غیر برادری میں ہو گیا

(سوال ۱۱۷۱) ایک مسلمان لڑکی نابالغہ کا نکاح ایک ننگ قوم غیر پابند احکام اسلام سے غلطی سے وارثان نے کر دیا بعد میں معلوم ہوا کہ ان کو اسلام سے مس نہیں ہے لہذا لڑکی ان کے گھر آباد ہونا نہیں چاہتی اور نہ وارث بھیجنا چاہتے ہیں تو وہ نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ شخص جس سے نکاح ہوا مسلمان کلمہ گو تھا اگرچہ فاسق تھا دین دار نہ تھا تو نکاح صحیح ہو گیا^(۴) اور بدوں طلاق دینے شوہر کے وہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اور اگر کافر تھا اور دعویٰ اسلام کا نہ کرتا تھا اور کلمہ توحید سے منکر تھا تو وہ نکاح نہیں ہوا۔ فقط

(۱) دیکھئے (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط.س. ج ۳ ص ۵۶) ظفیر

(۲) وتعتبر الکفاءة نسبا وحرية و اسلاما وديانة الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۷ ط.س. ج ۳ ص ۸۶ ظفیر

(۳) وافادکما فی البحر انه لا يلزم اتحادهما فی الحرفة بل التقارب کاف فالحوادث کفو لحجام والدباغ کفو لکفاس والصفار کفو لحداد والعطار کفو لبراز قال الطبرانی و علیہ الفتوی (رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۲ ط.س. ج ۳ ص ۹۰) ظفیر

(۴) لو زوجوها برضاها ولم يعلموا بعدم الکفاءة ثم علموا لاختار لاحد (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۷ ط.س. ج ۳ ص ۸۵) ظفیر

نسب غلط بتا کر لڑکے نے شادی کی تو اب نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۷۲) ایک شخص نے اپنا نسب غلط بیان کر کے ایک شریف خاندان لڑکی سے باجاست اس کے باپ کے نکاح کر لیا حالانکہ لڑکی بالغہ ہے اس سے اجازت طلب نہیں کی گئی اب قبل رخصت اس شخص کا مجہول النسب ہونا ظاہر ہو گیا تو اس صورت میں ابطال یا فسخ نکاح کا حق ولی اور لڑکی کو ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولی اور عورت کو نکاح باقی رکھنے اور فسخ کرانے کا اختیار ہے کما فی الشامی نقلا عن البحر عن الظہیریہ لو انتسب الزوج لها نسباً غیر نسبہ فان ظهر دونه وهو لیس بکفو فحق الفسخ ثابت للکل وان کان کفو فحق الفسخ لها دون الاولیاء ج ۲ ص ۳۴۴ اور باب العین کے آخر میں صاحب شامی نے تحریر کیا ہے کہ جس شخص نے دھوکہ دیکر اور اپنا نسب غلط بتا کر نکاح کر لیا بعد میں اگر غیر کفو ظاہر ہوا تو ولی اور زوجہ دونوں کو فسخ کا اختیار ہے بناء برحق کفایت کی^(۱) اور اگر کفو ہے مگر جو نسب بیان کیا تھا وہ غلط نکلا تو اس صورت میں صرف عورت کو فسخ نکاح کا اختیار ہے اس وجہ سے دھوکہ کا اثر اس پر پڑے گا۔ کما قال لکن ظهر لی الان ان ثبوت حق الفسخ لها للتعزیر لا لعدم الکفاءة بدلیل انه لو ظهر کفواً یثبت لها حق الفسخ لانه غرھا الخ^(۲) فقط

ہاشمی اور بنی فاطمہ ہم کفو ہیں یا نہیں؟

(سوال ۱۱۷۳) قریشی ہاشمی اور سادات بنی فاطمہ ہم کفو ہیں یا نہیں اور دیگر قریش عرب پس ان کے مابین نکاح شرعاً درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) قریشی ہاشمی و سادات بنی فاطمہ باہم کفو ہیں اور قریش بقیہ عرب غیر قریش کے کفو نہیں ہیں درمختار میں ہے فقریش بعضهم اکفاء بعض قال فی الشامی اشارہ الی انه لا تفاضل فیما بینہم من الهاشمی والنوفلی والتیمی والعدوی وغیرہم ولہذا زوج علی وهو ہاشمی ام کلثوم بنت فاطمہ لعمر وهو عدوی قہستانی فلو تزوجت ہاشمیہ قریشیہ غیر ہاشمی لم یرد عقدھا وان تزوجت عربیہ غیر قریشی لہم ردہ کترویج العربیۃ عجمیاً الخ^(۳) فقط

اعلیٰ نسب کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ درجہ کے لڑکے سے ہو جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۱۷۴) ایک عورت قوم آدان کی اگر حجام سے نکاح کر لیوے تو ولی عورت کا جو کہ اعلیٰ کفو کا ہے بہ نسبت حجام کے شرعاً نکاح فسخ کر سکتا ہے یا نہیں عرب و عجم میں نسب کا لحاظ ہے یا نہیں؟

(الجواب) کفایت میں نسب کا اعتبار عرب میں ہے اور عجم میں پیشہ وغیرہ کا اعتبار ہے پس اگر عورت اعلیٰ ہے

(۱) لو تزوجتہ علی انه حوا و سنی او قادر علی المہر والنفقۃ فبان بخلافہ او علی انه فلان بن فلان فاذا هو لقیط او ابن زنا لہا الخیار (رد المحتار باب الکفاءۃ ج ۲ ص ۴۳۶ ط. س. ج ۳ ص ۸۵) ظفیر
(۲) رد المحتار باب العین وغیرہ قبیل باب العدة ج ۲ ص ۸۲۳ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۲ ظفیر
(۳) رد المحتار باب الکفاءۃ ج ۲ ص ۳۸ ط. س. ج ۳ ص ۸۶ ظفیر

باعتبار کفایت کے اور مرد کم درجہ کا ہے اور کفو عورت کا نہیں ہے اور وہ عورت اس مرد سے نکاح کر لیوے تو ولی کو اختیار نکاح کے فتح کرانے کا ہے کذا فی الدر المختار^(۱) فقط

چچا نے غیر کفو میں شادی کر دی تو جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۷۵) مشرف خان نے اپنی برادر زادی نور النساء بی بی کا نکاح بحالت نابالغی ایک شخص کے ساتھ کر دیا لیکن نور النساء بی بی مذکور نے ہنگام بلوغ اپنے اظہار کر دیا کہ میں اس نکاح کو منظور نہیں کرتی میرے چچا نے میرا نکاح غیر کفو میں کر دیا تھا جس سے میں راضی نہیں ہوں ایسی صورت میں اس نکاح کا شرعاً کیا حکم ہے؟ (الجواب) در مختار میں ہے کہ باپ دادا کے سوا کوئی دوسرا ولی مثل تایا چچا وغیرہ کے اگر نابالغہ کا نکاح غیر کفو میں کر دے تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوتا اور اگر کفو میں اور مہر مثل کے ساتھ کرے تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے مگر نابالغہ کو بعد بلوغ کے اس کے فتح کرانے کا اختیار ہوتا ہے یعنی یہ کہ بذریعہ قاضی کے فتح کرالے پس اس صورت میں اگر نابالغہ مذکورہ کا نکاح اس کے چچا نے غیر کفو میں کیا ہے تو وہ صحیح نہیں ہو لڑکی کو اختیار ہے کہ بعد بالغہ ہونے کے اپنا نکاح اپنی رضامندی سے کفو میں کرے وان کان المزوج غیر ہما ای غیر الاب و ایہ الخ لا یصح النکاح من غیر کفو او بغبن فاحش اصلاً الخ^(۲) فقط

زنا کا پیشہ کرنے والے سے تیل نکالنے والے کی لڑکی کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۷۶) ہندہ بالغہ نے بغیر اجازت اپنے اولیاء کے زید سے نکاح کر لیا زید و ہندہ دونوں ہم قوم ہیں لیکن ہندہ کا کنبہ تیل نکالنے کا کام کرتا ہے اور زید کا کنبہ زنا کاری کرتا ہے ہندہ کے اولیاء اس نکاح کی اجازت نہیں دیتے یہ نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً و هو المختار للفتویٰ الخ قال فی رد المحتار للشامی وقال شمس الائمة وهذا اقرب الی احتیاط^(۳) الخ ص ۲۹۷ ج ثانی شامی و فیہ ایضاً من الکفاءة فلیس فاسق کفواً لصالحة^(۴) الخ در مختار ان روایات سے معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح صحیح نہیں ہوا۔ فقط

(۱) والکفاءة حق الولی لاحقہا فلو نکحت رجلاً ولم تعلم حاله فاذا هو عبد لاختار لها بل للاولیاء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ ط.س.ج ۳ ص ۸۵) وان زوجت فی غیر کفو لا یلزم او لا یصح (رد المحتار باب کفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ ط.س.ج ۳ ص ۸۴) وله ای للولی اذا کان عصبتہ الخ الاعتراض فی غیر الکفو فیفسخه القاضی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط.س.ج ۳ ص ۵۶) ظفیر

(۲) تقدم ان غیر الاب والجد لو زوج الصغیرة او الصغیر فی غیر کفو لا یصح (رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۸۴) ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ و ص ۴۰۹ ط.س.ج ۳ ص ۵۶ ظفیر

(۴) ایضاً باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۴۰ ۴۴۱ ط.س.ج ۳ ص

اوتی قوم کی لڑکی اعلیٰ قوم کے لڑکے سے نکاح کرے تو درست ہے

(سوال ۱۱۷۷) ایک عورت بآکرہ قوم بافندہ رذیل قوم عمر ۱۸ سال نے اپنا نکاح اپنی رضامندی سے ایسے مرد سے جو شریف قوم کا ہے بدوں اجازت و رضاء ولی کے کر لیا اور رو برو گواہوں کے یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح عورت بالغہ عاقلہ کا جو کہ اس نے اپنی رضامندی سے شریف قوم کے مرد کے ساتھ کر لیا ہے بدوں اجازت ولی کے رو برو گواہوں کے وہ نکاح شرعاً صحیح ہو گیا ہے شامی میں ہے وان كان مآظہر فوق ما اخبر فلا فسخ لاحد الخ ص ۵۹۸ و فی ص ۳۱۷ باب الكفاءة و فیہ اشعار بان نکاح الشریف الوضیعة لازم فلا اعتراض للولی بخلاف العکس الخ^(۱) فقط

جاہل کسان عالم کی لڑکی کا ہم کفو ہے یا نہیں اور نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۷۸) الزراع الجاهل هل يكون كفؤ صغيرة العالم وهي غير عالمة ام لا و اذا زوج غير الاب والجد الصغيرة من رجل زراع هل يصح النكاح ام لا والحرفة في الكفو معتبر ام لا؟

(الجواب) اقول بالله التوفيق قول صاحب درمختار ولا هما لعالم وقضا^(۲) وتحقیق علامہ شامی ولا هما لبنت عالم وقاض الخ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں زراع جاہل کفو بنت عالم کا نہیں ہے اور غیر اب و جد نے یہ نکاح کیا تو بہ قول مفتی بہ نکاح صحیح نہ ہوگا وان كان المزوج غیر ہما ای غیر الاب و ابیہ الخ لا يصح النكاح من غیر كفوء^(۳) الخ درمختار البتہ اگر اب یا جد ایسا نکاح کریں تو صحیح ہے^(۴) درمختار فقط واللہ تعالیٰ اعلم

وہابی نجدی کو لڑکی دینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۱۷۹) نجدی وہابی غیر مقلد کو لڑکی دینا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جس فرقہ کے کفر پر فتویٰ ہے جیسے مرزائی اور شیعہ غالی ان سے مسلمہ سنیہ عورت کا نکاح حرام ہے نکاح نہ ہوگا اور جس فرقہ کے کفر پر فتویٰ نہیں ہے جیسے غیر مقلد اور نجدی ان سے نکاح سنیہ عورت کا صحیح ہے۔ فقط

شریف عورت نو مسلم مرد کی کفو ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۸۰) عورت مسلمہ شریف خاندان نو مسلم کی کفو ہو کر نکاح دونوں میں ہو جاوے گا یا نہ؟

(الجواب) شریف عورت جس کے آباء و اجداد مسلمان چلے آ رہے ہیں نو مسلم کی کفو نہیں ہے لہذا اگر ولی اس

(۱) رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ ط. س. ج ۳ ص ۸۵ ظفیر

(۲) دیکھئے الدر المختار مع رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۴۲ ط. س. ج ۳ ص ۹۰

(۳) ولا الخياط لبنت البزاز والناجر ولا هما لبنت عالم وقاض (رد المحتار ج ۲ ص ۴۴۲ ط. س. ج ۳ ص ۹۱) ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۹ ط. س. ج ۳ ص ۶۷ ظفیر

عورت کا راضی نہ ہو تو نکاح منعقد نہیں ہوتا اور اگر ولی اور وہ عورت راضی ہوں تو نکاح ہو جاتا ہے ویفتی فی غیر الکفوء بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ درمختار وهذا اذا كان لها ولی ولم یرض به قبل العقد الخ^(۱) شامی ج ۲ فقط

افغان اور اہیر ہم کفو ہیں یا نہیں اوان میں باہم نکاح درست ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۱۸۱) زید قوم کا افغان اور زراعت پیشہ ہے اور ہندہ قوم کی اہیر اور اس کے ورثاء زراعت پیشہ ہیں زید ہندہ کا کفو ہے یا نہیں دونوں صورتوں میں ہندہ کے ورثاء کو فسخ کا حق حاصل ہے یا نہیں؟
(الجواب) عجم میں نسب کا لحاظ نہیں ہے اور پیشہ فی الحال یکساں ہے لہذا زید مذکور اس عورت ہندہ کا کفو ہے اولیاء ہندہ نکاح مذکور کو فسخ نہیں کر سکتے قال فی الدر المختار وهذا فی العرب ای اعتبار النسب انما یکون فی العرب الخ شامی^(۲) فقط

پٹھان عورت کا نکاح راجپوت مسلمان سے جائز ہے
(سوال ۱۱۸۲) مسماۃ بندی بیوہ قوم پٹھان نے اپنا نکاح شمشاد علی خان راجپوت سے کر لیا ہے اس پر مسماۃ بندی کی ماں اور بھائی ناخوش ہیں کہتے ہیں کہ اس نے غیر کفو میں نکاح کر لیا ہے یہ نکاح جائز ہے یا نہ اور قابل فسخ ہے یا نہیں؟

(الجواب) جو قومیں عجمی ہیں ان میں کفایت معتبر نہیں ہے لہذا صورت مسئلہ میں نکاح مسماۃ بندی بیوہ کا جو شمشاد علی خان کے ساتھ ہوا ہے وہ صحیح اور نافذ ہے^(۳) اور بھائی اس نکاح کو فسخ نہیں کر سکتا۔ فقط

نو مسلم مرد عورت کا نکاح درست ہے ان میں کفایت کا اعتبار نہیں
(سوال ۱۱۸۳) ایک بھنگی نے اسلام قبول کیا اور ایک ہندوانی عورت نے اسلام قبول کیا ان دونوں کا نکاح جائز ہے یا کفو کا لحاظ ہوگا؟
(الجواب) ان کا نکاح باہم جائز ہے اس میں کفایت کا کچھ اعتبار نہ ہوگا کیونکہ دونوں نو مسلم ہونے کی وجہ سے ایک درجہ میں ہو گئے۔^(۴) فقط

(۱) رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸، ۴۰۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۶

(۲) رد المختار باب الکفاء ج ۲ ص ۴۳۸ ط. س. ج ۳ ص ۸۷ ظفیر

(۳) وهذا فی العرب واما فی العجم فتعتبر حرية واسلاماً (درمختار) ای اعتبار النسب انما یکون فی العرب قوله اما فی العجم المراد بهم من لم ينتسب الى احد قبائل العرب الخ الا من كان له منهم نسب معروف کالمنتسبين الى احد الخلفاء الاربعة (رد المختار باب الکفاء ج ۲ ص ۴۳۸، ۴۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۸۷ ظفیر

(۴) واما فی العجم فتعتبر حرية واسلاماً (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الکفاء ج ۲ ص ۴۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۸۷ ظفیر

پڑھی ہوئی عورت کا نکاح جاہل مرد سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۸۴) میرے ساتھ ایک عورت بیوہ نے اپنی مرضی سے نکاح کر لیا ہے لیکن عورت پڑھی ہوئی ہے اور میں جاہل ہوں مدعی کا دعویٰ ہے کہ ہماری لڑکی پڑھی ہوئی کا نکاح تجھ جاہل کے ساتھ جائز نہیں اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) عورت بالغہ اگر اپنی مرضی سے اپنا نکاح کفو میں کرے تو صحیح ہے اور عورت کا پڑھی ہوئی ہونا اور شوہر کا جاہل ہونا مانع صحت نکاح سے نہیں ہے جب کہ شوہر عورت سے باعتبار پیشہ وغیرہ کے کم درجہ کا نہ ہو۔^(۱) فقط

قوم افغان عجمی ہے یا عربی اور اس میں کفو کا کیا طریقہ ہوگا؟

(سوال ۱۱۸۵) قوم افغان عربی ہیں یا عجمی اگر عربی ہیں تو عرب کے کس قبیلہ کی طرف منسوب ہیں اگر عجمی ہیں تو کیا عجم میں کفو نسبی معتبر ہے یا نہیں ملک افغانستان میں بعض جگہ رواج ہے کہ اپنی لڑکیوں کو فروخت کرتے ہیں اور ہمارے ملک کے لوگ تیلی، جولابا، درزی، موچی، حجام، میراثی وغیرہم قیمتاً لا کر ان سے نکاح کرتے ہیں شرعاً یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس امر کی تحقیق ان کے نسب نامہ سے ہو سکتی ہے کہ ان کا سلسلہ نسب کہاں پہنچتا ہے اور اہل عجم میں کفایت باعتبار نسب کے نہیں ہے^(۲) بلکہ پیشہ وغیرہ کے اعتبار سے ہے اور لڑکیوں پر قیمت لینے کا رواج اور رسم قبیح اور بد ہے مگر نکاح ہو جاتا ہے۔ فقط

افغان کا نکاح کمبوہ سے درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۸۶) ہندہ نے اپنا عقد بغیر اجازت و رضاء اپنے حقیقی چچا زید سے کر لیا ہندہ ایک دولت مند شریف خاندان قوم افغان سے ہے اور زید ایک غریب آدمی قوم کمبوہ سے ہے جن کو قوم شریف نہیں جانتے تو ولی ہندہ کا نکاح شرعاً فتح کر سکتا ہے یا نہیں اخراجہ دار قطنی ثم البیہی فی سننہا عن جابر عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تنکحوا النساء الا من الا کفء ولا یزوجن الا الاولیاء اور نیز یہ بھی موطا امام محمد میں ہے ولو زوجت المرءة لنفسها من غیر کفو فلو لیها الفسخ حاشیہ موطا امام محمد ص ۲۴۸ باب نکاح بغیر ولی

(الجواب) پٹھان اور کمبوہ باہم کفو ہیں اور عورت بالغہ خود بلا اجازت ولی کے اپنا نکاح کفو میں کر سکتی ہے اور نکاح بالغہ کا کفو میں بلا اجازت ولی کے صحیح اور نافذ ہو جاتا ہے لہذا صورت مسئلہ میں ہندہ بالغہ کا نکاح زید سے صحیح اور

(۱) کفایت میں علم کا اعتبار نہیں ہے نسب وغیرہ کا اعتبار ہے تعبر الکفءة الخ لسيا و حربیة و اسلاماً و دیانۃ و حرفۃ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفءة ج ۲ ص ۴۳۸ ط. س. ج ۳ ص ۸۶-۹۰ ظفیر

(۲) وهذا فی العرب ای اعتبار والنسب انما یكون فی العرب (رد المحتار باب الکفءة ج ۲ ص ۴۳۸ ط. س. ج ۳ ص ۸۷) ظفیر

منعقد ہو گیا اور چونکہ نکاح کفو میں ہوا ہے لہذا ولی کو حق فسخ حاصل نہیں ہے درمختار میں ہے فنقد نکاح حرۃ مکلفہ بلا رضی ولی^(۱) الخ فقط

قومیت اور ولدیت بدل کے نکاح جائز ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۱۸۷) قومیت اور ولدیت تبدیل کر کے نکاح ہوتا ہے یا نہیں؟
(الجواب) اس صورت میں نکاح نہیں ہوتا۔^(۲) فقط

نابالغہ کا انکار

(سوال ۱۱۸۸/۱) ہندہ نابالغہ کو جب فریب کا حال معلوم ہوا تو اس نے انکار کر دیا کہ ہم کو نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے؟

نابالغہ کی اجازت

(سوال ۱۱۸۸/۲) ہندہ نے محالیت عدم بلوغ نکاح کرنا منظور کیا پھر جس وقت بالغہ ہوئی اسی وقت نکاح کو نامنظور کیا اور فوراً انکار کر دیا کہ ہم کو نکاح منظور نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے؟
(الجواب) (۱) نابالغہ کا انکار و عدم انکار برابر ہے (اگر صرف اس کی اجازت سے نکاح کیا گیا ہے تو درست ہی نہیں ہوا۔^(۳) ظفیر)

(۲) بعد بلوغ کے انکار معتبر ہے لیکن فسخ نکاح کے لئے قضاء قاضی شرط ہے۔^(۴) کذا فی الدر المختار والشمی فقط (صرف نابالغہ کی منظوری سے نکاح درست نہیں اس لئے اگر ولی نے اجازت نہیں دی تھی تو وہ نکاح نہیں ہوا کہ فسخ کی ضرورت ہو ظفیر)

شیعہ دھوکہ سے نکاح کر لے تو وہ جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۸۹) اگر مرد شیعہ کسی عورت کو یہ دھوکہ دے کہ میں سنی ہوں تو اس نکاح کی بابت علماء دین کیا فتویٰ فرماتے ہیں؟

(الجواب) اس صورت میں فقہاء کا فتویٰ یہ ہے کہ نکاح نہیں ہوتا اور عورت اس سے علیحدہ ہو سکتی ہے۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ط. س. ج ۳ ص ۵۵. ظفیر

(۲) لو تزوجته علی انه حرا و سنی الخ قبان بخلافه او علی انه فلان ابن فلان فاذا هو لقبط او ابن زنا لها الخيار الخ (رد المحتار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ ط. س. ج ۳ ص ۸۵) ظفیر

(۳) وهو ای الولی شرط صحة نکاح صغیر و مجنون و رقیق ای شخص صغیر الخ فی شمل الذکر والانثی (رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۷ ط. س. ج ۳ ص ۵۵) ظفیر

(۴) لهما ای لصغیر و صغیرۃ خيار الفسخ الخ بالبلوغ الخ بشرط القضاء للفسخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۲۰ و ج ۲ ص ۴۲۱ ط. س. ج ۳ ص ۶۹) ظفیر

نکاح کے بعد جب معلوم ہو کہ لڑکا حرامی ہے تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۹۰) زید نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ہندہ کے پسر سے کر دیا بعد کو معلوم ہوا کہ ہندہ کا لڑکا حرامی ہے تو ایسے لڑکے سے جس کے نسب میں فرق ہو اور برادری میں بدنامی ہو زید قبل بلوغ دختر اس نکاح کو فسخ کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے لڑکی بعد بلوغ کے اس کو فسخ کر سکتی ہے اور ولی بھی فسخ کر سکتا ہے۔^(۱) فقط

نسب میں دھوکہ دیکر نکاح کیا بعد میں غلط ثابت ہوا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۹۱) ایک شخص نے اپنے کو افغان ظاہر کر کے ایک نو مسلم صالح شخص کی لڑکی سے نکاح کیا لیکن بعد میں معلوم ہوا کہ وہ افغان نہیں ہے لڑکی اور ولی نے اسی وقت سے اظہار ناراضی کر دیا ہے آیا لڑکی اور اس کے ولی کو فسخ نکاح کا اختیار ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر وہ شخص کفو نہ نکلا تو لڑکی اور اس کے ولی کو اختیار فسخ نکاح کا ہے کیونکہ اس نے دھوکہ دیا اور دھوکہ دینے کی صورت میں فقہاء نے یہی حکم لکھا ہے کہ عورت اور اس کا ولی اس نکاح کو فسخ کر سکتی ہے۔ کذا فی الدر المختار^(۲) فقط

شیعہ شوہر سے جو اولاد ہوئی وہ حلال ہے یا حرامی

(سوال ۱۱۹۲) عورت سنی اور مرد شیعہ کا نکاح درست ہے یا نہیں اور جو اولاد ہوگی وہ حلال ہے یا حرامی اور اس مرد اور عورت کا جماع شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) عورت سنیہ کا مرد شیعہ سے نکاح درست نہیں ہے ان میں باہم تفریق کر دینی ضروری ہے اور مجامعت و مقاربت درست نہیں ہے باقی یہ کہ جو اولاد ہو چکی وہ ثابت النسب اور ولد الحلال ہے یا نہیں اس میں یہ تفصیل ہے کہ چونکہ روافض کے کفر و ارتداد میں کچھ تفصیل ہے اور نسب کے بارے میں احتیاط ہے اس لئے جو اولاد ہو چکی وہ ثابت النسب اور وارث ہوگی^(۳) لیکن آئندہ کو احتیاط کرنی چاہیے۔ فقط

قوم راجپوت مسلمان لڑکی سے فقیر نے دھوکہ دیکر شادی کی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۹۳) زینب بیوہ قوم راجپوت سے ہے اس کی ایک لڑکی ہندہ نابالغہ ہے زینب نے دھوکہ زید میں

(۱ و ۲) لو تزوجتہ علی انه حر او سنی الخ او علی انه فلان بن فلان فاذا هو لقيط او ابن زنا لها الخيار (رد المحتار باب الکفء ج ۲ ص ۳۶ ط.س. ج ۳ ص ۸۵) الا اذا شرطوا الکفء او اخبرهم بها وقت العقد فزوجوها علی ذلك ثم ظهر انه غير كفوء كان لهم الخيار (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکفء ج ۲ ص ۳۷ ط.س. ج ۳ ص ۸۶) ظفیر (۳) ويحاط في اثبات النسب ما امکن (رد المحتار فصل في المحرمات ج ۲ ص ۴۰ ط.س. ج ۳ ص ۴۹) وتقدم في باب المهران الدخول في النکاح الفاسد موجب العدة و بوث النسب (ايضا باب العدة ج ۲ ص ۸۳ ط.س. ج ۳ ص ۵۱) ظفیر

آکر (جو کہ قوم کا فقیر تھا اس نے اپنے کو راجپوت بتلایا) اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح زید سے کر دیا تو یہ نکاح منعقد ہوا یا نہیں کتبہ والے ہندہ کا نکاح دوسری جگہ کرنا چاہتے ہیں جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) اہل عجم میں کفایت باعتبار نسب کے معتبر نہیں ہے^(۱) بلکہ پیشہ وغیرہ کے اعلیٰ ادنیٰ ہونے پر مدار ہے بناء علیہ ظاہر صورت سوال میں نکاح منعقد ہو گیا اور بدول طلاق دینے شوہر کے دوسرا نکاح ہندہ نابالغہ کا صحیح نہ ہوگا۔ فقط

لڑکے نے دھوکہ دیا کہ فلاں قوم سے ہوں بعد نکاح معلوم ہوا وہ اس قوم سے نہیں ہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۹۴) زید نے بحر سے یہ کہا کہ میں قوم کا مردہ ہوں تم اپنی لڑکی میرے نکاح میں دے دو بحر نے یہ قول زید کا سن کر اپنی لڑکی نابالغہ زید کے نکاح میں دیدی اب یہ معلوم ہوا کہ زید نو مسلم کسی اور قوم کا ہے مردہ نہیں ہے بلکہ نٹ ہے اب لڑکی زید کے نکاح میں رہی یا نہیں اور نکاح جائز رہا یا نہیں اور وہ لڑکی والدین کے یہاں رہ سکتی ہے یا نہ یا شوہر کے یہاں رہے؟

(الجواب) تزوجتہ علی انہ حرا و سنی او قادر علی المهر والنفقة فبان بخلافۃ او علی انہ فلان بن فلان فاذا هو لقيط او ابن زنا كان لها الخيار الخ (درمختار)^(۲) وفي الشامي لو انتسب الزوج لها نسباً غير نسبه فان ظهر دونہ وهو ليس بكفوء فحق الفسخ ثابت للكل الخ^(۳) ان روایات سے معلوم ہوا کہ صورت مذکورہ میں نکاح فسخ ہو سکتا ہے اور بعد فسخ کرنے نکاح کے بحر اپنی لڑکی کو اپنے گھر رکھے شوہر کے گھر نہ بھیجے کیونکہ نکاح فسخ ہو گیا۔ فقط

سیدہ کا نکاح نو مسلم حجام سے ہو گیا اور قبول دوسرے نے کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۱۹۵) (۱) ہندہ بالغہ کے نکاح کی اجازت اس کی ماں نے ایک شخص کو دی کہ خالد سے کر دے۔ بحر ماں کے ہندہ کا کوئی ولی نہیں ہے وکیل بالنکاح نے ہندہ کا عقد یوں کیا کہ خالد خاموش رہا اور کسی دوسرے نے قبول کیا اور کسی تیسرے نے مہر کی تعیین کی اور مجلس مناکحت ختم ہوئی اور وکیل بالنکاح وغیرہ بھی اٹھ گئے پھر بعد عقد خالد و ہندہ یکجا ہوئے اور دو ماہ تک ساتھ رہے اتفاقاً ہندہ کو معلوم ہوا کہ میرا خاوند نو مسلم حجام ہے اس کو سخت صدمہ ہوا کیونکہ یہ نطفہ سادات سے تھی ہندہ اپنے گھر چلی آئی اور اس سے ملنا نہیں چاہتی اور وہ بھی طلاق دینا نہیں چاہتا اس میں کیا حکم ہے؟

(۱) وهذا في العرب واما في العجم فتعتبر حريةً و اسلاماً (درمختار) اي اعتبار النسب انما يكون في العرب (رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۳۸ ط.س. ج ۳ ص ۸۷) ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العین وغیرہ قبیل باب العدة ج ۲ ص ۸۲۲ و رد المحتار باب الكفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱ ظفیر

(۳) رد المحتار باب العین وغیرہ قبیل باب العدة ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱ ظفیر

مرد کی خاموشی قبول ہے یا نہیں؟

(۲) کیا مرد کی خاموشی ایجاب و قبول سے ثبوت نکاح کے لئے کافی ہے؟

غیر کفو سے علیحدگی کی صورت

(۳) کیا تفریق کفو میں افتراق کی کوئی صورت نکل سکتی ہے؟

دو ماہ ساتھ رہنے کے بعد

(۴) اگر دو ماہ یا زائد غلطی سے زن و شو میں ناجائز طریقہ سے باہم صحبت رہے تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) (۱) (۲) مرد کی خاموشی ایجاب و قبول سے کافی نہیں ہے اس صورت میں نکاح نہ ہوگا قال فی

البرزازیہ اجاب صاحب البدایہ فی امرأۃ زوجت نفسها بالف من رجل عند الشہود فلم یقل الزوج

شیئاً لکن اعطاها المہر فی المجلس انه یكون قبولا وانکرہ صاحب المحیط وقال لا مالہ یقل

بلسانہ قبلت^(۱) لیکن جب کہ خالد کی طرف سے کسی دوسرے شخص سے قبول کیا تو یہ قبول کرنا فضولی کا ہوا

لہذا یہ موقوف ہے خالد کی اجازت پر اگر خالد نے اس کے قبول کرنے کو جائز رکھا اور زبان سے کہہ دیا کہ میں نے

اس کے قبول کو تسلیم کیا تو نکاح صحیح ہو جائے گا کما ہو حکم نکاح الفضولی۔

(۳) اگر بوقت نکاح ہندہ کو اور اس کی ماں کو جو اس کی ولی ہے خالد کے غیر کفو ہونے کا علم نہ تھا تو

موافق روایت در مختار ان کا نکاح نہیں ہو اور یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً الخ^(۲) اور اگر خالد نے اپنا

نسب خلاف ظاہر کیا اور بعد میں ہندہ کو معلوم ہوا تو بعد علم کے اس کو اختیار نسخ نکاح کا ہے لو تزوجتہ علی انه

حر او سنی الخ فبان بخلافہ او علی انه فلان بن فلان فاذا هو لقیط او ابن زنا کان لہا الخيار الخ^(۳)

(۴) جو فعل غلطی سے ہوا وہ معاف ہے آئندہ عورت کو اختیار علیحدہ ہو جانے کا ہے۔ فقط

بالغہ کا غیر کنو میں نکاح کب درست ہے

(سوال ۱۱۹۶) بالغہ عورت کا نکاح غیر کفو میں ہو سکتا ہے یا نہیں یعنی لڑکی متقی شخص کی ہو اور لڑکا عموماً

پیشہ چوہڑی و نیرہ کرتا ہو مگر مسلم ہو نیز ولی غیر اب و جد ایک دفعہ لڑکی کا نکاح کر دینے سے ولایت اس کی ساقط

ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) عورت اگر خود غیر کفو میں نکاح کرنے پر راضی ہو اور اس کا ولی بھی اس پر راضی ہو تو جائز ہے البتہ

رضائے ولی کے بغیر بالغہ عورت کو بھی غیر کفو میں نکاح کرنے کا اختیار نہیں۔ قال فی الدر المختار و یفتی

(۱) رد المختار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۶۴ قبیل مطلب التزوج بار سال الکتاب۔ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۸۰۸ ۴۰۹ ط. س. ج ۳ ص ۵۶

(۳) رد المختار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ ط. س. ج ۳ ص ۸۵۔ ظفیر

فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً الخ وفي الشامی وهذا اذا كان لها ولی ولم یرض به قبل العقد فلا یفید الرضا بعده بحر . واما اذا لم یکن لها ولی فهو صحیح نافذ مطلقاً اتفاقاً الخ شامی^(۱) ص ۲۹۷ ج ۲ اور ایک دفعہ نکاح کر دینے سے ولی کی ولایت زائل نہیں ہوتی۔ فقط واللہ اعلم

باجازت ولی اعلیٰ قوم کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ قوم سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۱۹۷) اعلیٰ قوم کی لڑکی کا نکاح ادنیٰ قوم کے مرد سے باجازت اولیاء جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) عورت بالغہ اگر اپنا نکاح غیر کفو میں کرے اور اولیاء اس کے راضی ہوں تو وہ نکاح صحیح ہے البتہ اگر اولیاء راضی نہ ہوں تو مفتی بہ یہ ہے کہ وہ نکاح غیر صحیح ہے درمختار میں ہے وفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً الخ قوله بعدم جوازہ اصلاً هذا رواية الحسن عن ابی حنیفۃؒ وهذا اذا كان له ولی ولم یرض به قبل العقد^(۲) الخ شامی ص ۲۷ ج ۲ فقط

سید زادی کا نکاح غیر سید سے درست ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۹۸) سید زادی کے ساتھ غیر سید کا نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) درمختار میں ہے وفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً الخ^(۳)

اگر سید زادی بالغہ اپنا نکاح اپنی رضاء و اجازت سے غیر کفو میں کرے بدون اجازت اپنے ولی کے تو یہ جائز نہیں ہے اور اس پر فتویٰ ہے اور اگر ولی کی اجازت سے کرے تو وہ نکاح صحیح ہے کذا فی الشامی جلد ۲^(۴) فقط (یہ واضح رہے کہ غیر سید سے مراد اگر شیخ صدیقی فاروقی عثمانی ہے تو یہ نکاح درست ہے کیونکہ یہ سید کے ہم کفو ہیں ہاں عجمی النسل ہو تو جائز نہ ہوگا ظفر)

بالغہ سید زادی کی شادی ولی کی رضا سے غیر کفو میں جائز ہے

(سوال ۱۱۹۹) ایک شخص نے حسب احکام شریعت ایک عورت سے نکاح کیا اس وقت تک کچھ علم اس بات کا نہ تھا کہ یہ عورت سید زادی ہے بعد میں شبہ گزرا کہ یہ شاید منکوحہ سید زادی ہو اگر وہ سید زادی ہو تو اس نکاح میں کوئی نقص تو نہیں ہے درآنحالیکہ مرد غیر سید ہے؟

(الجواب) اگر اس سید زادی کا کوئی عصبہ نہ تھا یا اگر تھا تو اس کی رضا سے نکاح ہو اور وہ سید زادی بالغہ تھی اور اس نے اپنی رضا سے غیر کفو سے نکاح کیا ہے تو دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہے البتہ اگر اس سید زادی کا

(۱) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ و ۴۰۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۶ ظفر

(۲) رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ و ۴۰۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۶ ظفر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ ط.س. ج ۳ ص ۵۶ ظفر

(۴) هذا اذا كان لها ولی لم یرض به قبل العقد الخ اما اذا لم یکن لها ولی فهو صحیح نافذ مطلقاً اتفاقاً الخ (رد المحتار ج ۲ ص ۴۰۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۷) اور زوجها غیر کفو ان كان الولی ابا او جد الخ فیصح النکاح اتفاقاً (الدر المختار

علی هامش رد المحتار باب الولی ج ۲ ص ۴۱۸ ط.س. ج ۳ ص ۶۶ ظفر

کوئی ولی عصبہ موجود ہے اور وہ اس نکاح سے جو کہ غیر کفو میں ہو راضی نہیں ہے تو نکاح منعقد نہیں ہوا و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ الخ درمختار اور شامی میں ہے وهذا اذا كان لها ولي ولم يرض به قبل العقد الخ واما اذا لم يكن لها ولي فهو صحيح نافذ مطلقاً اتفاقاً^(۱) الخ شامی ج ۲ ص ۲۹۷ فقط

غیر کفو سے شادی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۰) زید نے اپنا نکاح بالغ لڑکی سے کیا جو غیر کفو کی تھی یہ نکاح جائز ہوا یا نہیں؟
(الجواب) بالغ لڑکی اگر اپنا نکاح اپنی مرضی سے خلاف رائے ولی وبدون اجازت ولی غیر کفو سے کرے تو وہ نکاح مفتی بہ مذہب کے موافق صحیح نہیں ہوتا کذا فی الدر المختار اور اگر اس بالغہ کا کوئی ولی نہ ہو یا ہو اور اس نے اجازت دے دی ہو تو نکاح صحیح ہو جاتا ہے^(۲) (منشاء یہ ہے کہ لڑکی اونچے خاندان کی ہو تب یہ جواب ہے اور نکاح جائز ہے اس لئے کہ کفو کا اعتبار اسی صورت میں ہوا کرتا ہے^(۳) ظفیر)

دھوکہ سے جو نکاح ہوا اس میں اختیار فسخ ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۱) زید نے ہندو سے مسلمان ہو کر ایک عورت مسلمان سے نکاح کیا اس کی دختر پیدا ہوئی بعد بلوغ دختر کا نکاح خاندان کشمیریوں میں کر دیا یہ خاندان عرصہ دراز سے مالیر کوٹلہ میں آباد ہیں چونکہ ان کے ناموں میں آخر میں خان ہوتا ہے اور دستاویزات میں بھی افغان لکھواتے ہیں جس سے عموماً ان کو پٹھان سمجھتے ہیں زید نے بھی پٹھان کشمیری خیال کر کے اپنی دختر کا نکاح اس قوم میں کیا دختر زید کا صرف دو دفعہ دو دو تین تین روز کے واسطے اپنے شوہر کے یہاں جانا ہوا دختر زید کو شکایت ہے کہ مجھ کو تنوینی کلمات شوہر نے کہے میری ساتھ اچھا برتاؤ نہیں کیا گیا تھا کہ کشمیری پٹھان ہیں یہ پٹھان نہیں لہذا میں ان کے یہاں جانا نہیں چاہتی مجھ کو اس سے علیحدہ کر دیا جاوے والدین دختر بھی چاہتے ہیں کہ یہ نکاح فسخ ہو جاوے شرعاً یہ نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) شامی میں اس باب میں تفصیل کی ہے اس قول درمختار پر۔ لو تزوجته علی انه حر او سنی او قادر علی المهر و النفقة فبان بخلافه الخ کان لها الاخیار (قوله کان لها الاخیار) ای لعدم الکفاءة

(۱) رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸ و ج ۲ ص ۴۰۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۶-۵۷ ظفیر
(۲) و یفتی فی غیر الکفو بعدم جوازہ اصلاً وهو المختار للفتویٰ الخ ان لم يكن لها ولي فهو ای العقد صحيح نافذ مطلقاً اتفاقاً (درمختار) وهذا اذا كان لها ولي لم يرض به قبل العقد فلا يفيد الرضاء بعده بحر واما اذا لم يكن لها ولي فهو صحيح نافذ مطلقاً لان وجه عدم الصحة علی هذه الرواية دفع الضرر من الاولياء الخ وقول البحر لم يرض به يشمل ما اذا لم يعلم اصلاً فلا يلزم التصريح بعدم الرضاء بل السكوت منه لا يكون رضا كما ذكرنا فلا بد حينئذ لصحة العقد من رضا صريحاً (رد المختار باب الولی ج ۲ ص ۴۰۸، ۴۰۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۶-۵۷) ظفیر
(۳) فان حاصله ان المرأة اذا زوجت نفسها من كفؤ لزم علی الاولياء وان زوجت من غير كفؤ لا يلزم او لا يصح بخلاف جانب الرجل فانه اذا تزوج بنفسه مكافئة له اولاً فانه صحيح لازم (رد المختار باب الکفاءة ج ۲ ص ۴۳۶ ط.س. ج ۳ ص ۸۴) ظفیر

و اعترضه بعض مشائخ مشائخنا بان الخيار للعصبة قلت وهو موافق لما ذكره الشارح في اول باب الكفاءة من انها حق الولی لا حق المرأة لكن حققنا هناك ان الكفاءة حقهما و نقلنا عن الظهيرية لو انتسب الزوج لها نسباً غير نسبه فان ظهر دونہ وهو ليس بكفو فحق الفسخ ثابت للكل وان كان كفواءً فحق الفسخ لها دون الاولياء وان كان ما ظهر فوق ما اخبر فلا فسخ لا حد و عن الثاني وان لها الفسخ لانها عسی تعجز عن المقام معه و تمامه هناك لكن ظهر لی الآن ان ثبوت حق الفسخ لها للتعزيز لالعدم الكفاءة بدلیل انه لو ظهر كفواءً یثبت لها حق الفسخ لانه غرها ولا یثبت للاولياء لان التعزیر لم یحصل لهم و حقهم فی الكفاءة و هی موجودة و علیه فلا یلزم من ثبوت الخيار لها فی هذه المسائل ظهوره غیر كفوء شامی^(۱) ج ۲ ص ۹۷ ۵ اخر باب العین قبیل باب العدة اس عبارت سے واضح ہے کہ امام ابو یوسفؒ یہاں تک فرماتے ہیں کہ جس صورت میں شوہر نے جو نسب اپنا بیان کیا ہے اگر اس کے خلاف ظاہر ہو اگرچہ وہ نسب اعلیٰ ہو زوجہ کے نسب سے اور موجب عار نہ ہو تب بھی زوجہ کو اختیار فسخ کا ہے اور اس کی علت یہ بیان فرمائی ہے لانها عسی تعجز عن مقام معه اور علامہ شامی کا رجحان اسی طرف معلوم ہوتا ہے جیسا کہ اس کے بعد کی عبارت سے واضح ہے جس کو لكن ظهر لی الآن سے بیان فرمایا ہے اور خلاصہ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دھوکہ کی وجہ سے عورت کو اختیار فسخ ہے نہ بوجہ عدم کفایت کے اور دھوکہ صرف اس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ شوہر اپنا نسب دوسرا بیان کرے جو واقع میں اس کا نسب نہ ہو اگرچہ غرض شوہر کی دھوکہ دہی نہ ہو جیسا کہ عبارت لو انتسب الزوج الخ سے معلوم ہوتا ہے۔ فقط

جواب سوال مکرر متعلقہ نمبر ۱۲۰۱ مندرجہ صفحہ ۱۷۳

از بندہ احقر محمد مت بابر کت حضرت مخدومی مکرمی جناب مولانا صدیق احمد صاحب مدظلہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ والا نامہ پہنچا روایات فقہیہ سے دونوں باتوں کی گنجائش معلوم ہوتی ہے لہذا معاملات حاضرہ کو دیکھ کر مفتی جس جانب کو رائج و انسب جانے فتویٰ دے سکتا ہے عدم فسخ کے لئے قول طرفین فلا فسخ لاحد دلیل کافی ہے اور اگر مفتی کی رائے میں قرآن و حالات سے یہ رائج معلوم ہو کہ بحالت موجودہ زوجین میں موافقت نہ ہوگی اور فسخ کا حکم نہ کرنا دیگر فتن کا باعث ہوگا جیسا کہ منظون ہے اور دلیل عسی ان تعجز عن المقام معه کا چسپاں ہونا یہاں زیادہ قریب الوقوع معلوم ہوتا ہے تو قول امام ابو یوسفؒ کو اختیار کرنا بھی موید بالروایات ہے کیونکہ جیسا کہ فقہاء نے فتوے کے لئے یہ ترتیب قائم کی ہے انہ یفتی بقول الامام علی الاطلاق ثم بقول الثانی ثم بقول الثالث^(۲) الخ اسی طرح بعض نے اس کو بھی صحیح فرمایا ہے کہ امام صاحب اور صاحبین میں سے جس کی دلیل قوی ہوگی اس کو اختیار کیا جاوے جیسا کہ اس عبارت سے ظاہر ہے و صحیح فی الحاوی القدسی قوة الدلیل المدرك الخ^(۳) اگرچہ یہ ظاہر ہے کہ قوت دلیل کا معلوم کرنا ہمارا کام

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ و ج ۲ ص ۸۲۳ ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱ ظفر

(۲) رد المحتار مقدمہ ج ۱ ص ۷۰ مطلب اذا تعارض (۳) مقدمہ رد المحتار ج ۱ ط.س. ج ۳ ص ۱۷

نہیں ہے اس کے سوا ایک اور قاعدہ کی فقہانے تصحیح فرمائی ہے جس کو بندہ نے پرچہ مشتملہ پر نقل کر دیا ہے اس سے ظاہر ہے کہ مسائل قضاء و معاملات میں علی الاطلاق قول امام ابو یوسفؒ کا مفتی بہ ہوتا ہے جیسا کہ مسائل وقف میں بھی اس کی تصریح فقہاء نے فرمائی ہے در مختار کتاب الوقف میں ہے واختلف الترجيح والاخذ بقول الثاني احوط واسهل بحر وفي الدر صدر الشريعة و به يفتى و اقره المصنف^(۱) الخ در مختار اور شامی میں ہے قوله واختلف الترجيح مع التصريح في كل منهما بان الفتوى عليه لكن في الفتح ان قول ابي يوسف اوجه عند المحققين^(۲) الخ شامی ص ۳۳۶ ج ۳ الحاصل قول امام ابو یوسفؒ کا ان معاملات میں رائج ہونا مصرح ہے لیکن مفتی اور قاضی بصورت اختلاف روایات جس جانب کو حسب ضرورت و قرائن اختیار کرے گنجائش ہے ولکل وجهة هو موليها فقط در مختار میں ہے واختلف فيما اختلفوا فيه والا صح كما في السراجيه و غيرها انه يفتى بقول الامام على الاطلاق ثم بقول الثاني ثم بقول الثالث ثم بقول زفر والحسن بن زياد و صحح في الحاوي القدسي قوة المدرك^(۳) اي قوة الدليل وفي الشامي تتمه قد جعل العلماء الفتوى على قول الامام الاعظم في العبادات مطلقاً الخ وقد صرحوا بان الفتوى على قول محمد في جميع مسائل ذوى الارحام وفي قضاء الاشباه والنظائر الفتوى على قول ابي يوسف فيما يتعلق بالقضاء كما في القنية والبرازية الخ اي لحصول زيادة العلم له به بالتجربة الخ و في شرح البيري ان الفتوى على قول ابي يوسف ايضاً في الشهادات الخ شامی^(۴) ج اول ص ۴۹ فقط

تقیہ کا کیا معنی ہے اور شیعہ دھوکہ دیکر سنی لڑکی سے جو نکاح کرتے ہیں اس کا کیا حکم ہے؟
(سوال ۱۲۰۲) رافضی شیعہ اپنے آپ کو اہل سنت والجماعت بیان کر کے اہل اسلام کی لڑکیوں سے نکاح کر لیا کرتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ تقیہ فرض ہے اور ان کا تقیہ کرنے سے اہل سنت والجماعت لڑکی کا نکاح ان سے قائم رہتا ہے یا نہیں اور ان کے تقیہ کا کیا حکم ہے اور تقیہ کے معنی شرعاً کیا ہیں؟
(الجواب) شیعہ اور رافضی اگر دھوکہ دیکر اور اپنے کو سنی ظاہر کر کے کسی سنیہ سے نکاح کر لیں تو بعد علم کے اس عورت سنیہ اور اس کے ولی کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے اور غلاۃ روافض جو اولوہیت حضرت علیؑ کے معتقد ہیں یا حضرت ابو بکرؓ کی صحابیت کے منکر ہیں یا حضرت عائشہ صدیقہؓ پر بہتان باندھتے ہیں ان کو فقہاء نے قطعاً کافر کہا ہے۔ كما في الشامي نعم لا شك في تكفير من قذف السيدة عائشة او انكر صحبة الصديق او اعتقد الا لوهية في علي او ان جبريل غلط في الوحي او نحو ذلك، من الكفر الصريح المخالف للقرآن^(۵) الخ جلد ثالث شامی ص ۲۹۴ پس ایسے غالی رافضی کا نکاح مسلمہ سنیہ سے منعقد نہیں ہوتا اور

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الوقف ج ۳ ص ۵۰۶ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۱. ظفیر (۲) رد المختار کتاب الوقف ج ۳ ص ۵۰۶ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۱. ظفیر (۳) الدر المختار علی هامش رد المختار ج ۱ ص ۶۵ ط.س. ج ۳ ص ۷۰ مقدمہ شامی. ظفیر (۴) رد المختار ج ۱ ص ۶۶ ط.س. ج ۱ ص ۷۱. ظفیر (۵) رد المختار باب المرتد ص ۴۰۵ ج ۳ و ص ۴۰۶ ج ۳ ط.س. ج ۳ ص ۲۳۷ مطلب فی حکم سب الشیخین. ظفیر

تقیہ جو کہ روافض کا معمول ہے اور وہ درحقیقت نفاق ہے اور کذب ہے حرام ہے کیونکہ روافض بھی مثل منافقین کے اہل سنت والجماعت کے دھوکہ دینے کو ان کے سامنے اپنی اغراض عاجلہ کی وجہ سے اپنے کو سنی ظاہر کرتے ہیں اور اپنے عقائد باطلہ کو چھپاتے ہیں جیسا کہ منافقین اپنے عقائد باطلہ کو اہل اسلام کے سامنے چھپایا کرتے تھے اور اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کیا کرتے تھے کما قال اللہ تعالیٰ واذا لقو الذین امنوا قالوا امنا واذا خلوا الی شیا طینہم قالو آانا معکم انما نحن مستہزءون (الایۃ) اور اس تقیہ کو فرض کہنا یہ بھی منافقین کی سی خصلت ہے کہ وہ اس کو بڑی ہوشیاری سمجھتے تھے کہ جھوٹ بول کر آنحضرت ﷺ اور اہل اسلام کو دھوکہ دیتے تھے پس فرض کہنا روافض کا ایسے مذموم اور فبیح امر کو یہ بھی منجملہ روافض کی خباثت کے ہیں اور دلیل ہے ان کے مذہب کے بطلان کی۔ فقط

بنت صالحہ کا فاسق سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۳) کسی فاسق کے فاسق لڑکے سے کسی متشرع آدمی کی لڑکی کا عقد ہو سکتا ہے یا نہ اگر در صورت عدم واقفیت فسق کے عقد کر دیا جائے تو صحیح ہو گا یا نہیں لڑکی قبل از بلوغ اپنے شوہر کے گھر گئی اور وہیں بالغہ ہوئی وہاں سے میکہ آئی اور اب بوجہ فسق و فجور و تعدی شوہر وغیرہ دوبارہ سسرال جانے سے انکار کرتی ہے اس صورت میں کیا حکم ہے لڑکی بالغہ ہے اور ولی اقرب (اب) نے اس کی بلارضا مندی اس کا عقد کر دیا قبل از عقد اس کی نارضائی اس درجہ تھی کہ سونا کھانا حرام کر دیا بعد از عقد بزرگوں کے جبر و اکراہ سے سسرال گئی اور پھر وہاں سے میکہ آئی اور اب عدم طلاق یا عدم خلع پر خود کشی کو ترجیح دیتی ہے اور سسرال جانا گوارا نہیں کرتی اور شوہر نہ طلاق پر راضی ہے نہ خلع پر لڑکی ارتداد و خود کشی پر آمادہ ہے تو بجز طلاق و خلع کے کوئی صورت لڑکی کی علیحدگی کی ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار فلیس فاسق کفو الصالحة النخ فی رد المحتار من الخانیة لا یکون الفاسق کفو للصالحة بنت الصالحین النخ ص ۳۲۰ ج ۲ شامی وایضاً فی الدر المختار ولزم النکاح ولو بغبن فاحش النخ او بغیر کفو ان کان الولی المزوج بنفسه اباً او جدّاً النخ ایضاً فیہ کذا اذا زوجها الولی عندها بحضور تھا فسکت صح فی الاصح ان علمته کما مرو السکوت کالنطق فی سبع وثلثین مسئلة مذکورة فی الاشباه النخ ان عبارات و امثالہا سے جملہ شقوق سوال کا جواب یہ معلوم ہوا کہ فاسق عورت صالح دختر صالحین کا کفو نہیں ہے اور اگر باپ دادا کے سوا دوسرا کوئی ولی غیر کفو میں نکاح کر دے تو وہ صحیح نہیں ہوتا لیکن اگر باپ دادا غیر کفو مثلاً فاسق سے اپنی دختر کا نکاح کر دے تو وہ صحیح ہے اور لڑکی بالغہ پر ولایت اجبار کسی کو نہیں ہے اس کا نکاح خود اس کی اجازت سے ہو سکتا ہے لیکن ولی نے اگر اس کا نکاح کیا اور وہ خاموش رہی اور اس نے نکاح کی خبر سن کر اس نکاح کو رد نہ کیا اگرچہ پہلے سے وہ خاموش تھی تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اور اگر فوراً اس نے نکاح کی خبر سن کر اس نکاح کو رد نہ کیا اگرچہ پہلے سے وہ خاموش تھی تو وہ نکاح صحیح ہو گیا اور اگر فوراً اس نے اس نکاح سے انکار کر دیا اور کہہ دیا کہ مجھ کو منظور نہیں تو وہ نکاح باطل ہو گیا

پس اگر یہ دوسری شکل واقع ہوئی ہے یعنی بالغہ نے نکاح کبھی یا کراہت کر دیا اور اپنی ناراضی ظاہر کر دی تو وہ نکاح باطل ہو گیا اس صورت میں دوسرے شخص سے اس کا نکاح صحیح ہے اور اگر پہلی صورت واقع ہوئی ہے یعنی اس لڑکی بالغہ نے نکاح کی اطلاع پاکر باپ کے کئے ہوئے نکاح پر سکوت کیا اور اس کو رد نہ کیا اور صراحتہً انکار نہ کیا تو وہ نکاح باپ کا کیا ہوا صحیح ہو گیا اس صورت میں بدون طلاق دینے یا خلع کرنے کے وہ لڑکی اپنے شوہر کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح کرنا اس کا جائز نہ ہوگا۔ فقط

فاسق صالحہ کا کفو ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۴) کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ مسماۃ امتہ الرحمن بالغہ بنت مولانا سلیمان مرحوم بن مولانا محمد یوسف مرحوم بن مولوی عبدالقیوم مرحوم بن مولوی عبدالحی صاحب مرحوم جو کہ خود صالح اور بنت الصلحاء ہے اس کے ماموں یہ کہتے ہیں کہ اس کا نکاح میرے لڑکے سے ہو گیا ہے اور وہ لڑکا صوم و صلوة و ضروریات شرعیہ کا پابند نہیں ہے انٹر لیس میں انگریزی پڑھتا ہے اور جدید روشنی کے روشن دماغوں کا ہم خیال ہے اور مسماۃ کا چچا مولوی محمد اسماعیل نمبرہ مولوی عبدالقیوم مرحوم یہ چاہتا ہے کہ مسماۃ کا نکاح کسی مرد صالح کے ساتھ اس کی رضامندی سے ہو جائے چوں کہ کفایت دیانتہ کے اعتبار سے مندرجہ ذیل عبارات فقہیہ کی رو سے معتبر سمجھی گئی ہے۔ قال و تعتبر ایضاً فی الدین ای الدیانة وهذا اقول ابی حنیفة و ابی یوسف رحمہما اللہ هو الصحیح لانه من اعلى المفاخر والمرأة تعیر بفسق الزوج فوق ما تعیر بضعة نسبه هدايه اولین فصل فی الکفاءة روى الحسن عن ابی حنیفة انه يجوز النکاح ان کان کفواً او ان لم یکن کفواً لا یجوز اصلاً واختلفت الروایات عن ابی یوسف والمنختر فی زماننا للفتویٰ روایة الحسن قال الشیخ الامام شمس الائمة سرخسی روایتہ الحسن اقرب الی الاحتیاط قاضی خان جلد اول فی شروط النکاح ص ۱۵۴ و تعتبر فی العرب والعجم دیانة ای تقویٰ فلیس فاسق کفواً لصالحة او فاسقة بنت صالح معلنا کان او لا علی الظاهر . در مختار علی حاشیة الطحطاوی قوله (معلنا کان اولاً) اما اذا کان معلنا فظاهر واما غیر المعلن فهو بان یشهد علیه بانه فعل کذا من الفسقیات وهو لا یجاءر به فیفرق بینهما بطلب الاولیاء حاشیة طحطاوی علی الدر المختار ص ۴۳ ج ۲

پس حسب قوانین مندرجہ بالا عبارات چچا مذکور نکاح سابق کو قاضی سے فسخ کر اگر کسی مرد صالح کے ساتھ اس لڑکی کی رضامندی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ مستفتی ریاست اسلامیہ کا باشندہ ہے قاضی و مفتی موجود ہیں فسخ نکاح کا کام ممکن ہے لڑکی سے بارہا دریافت کیا گیا حسب عادت بنات صلحاء و شرفاء شرم کی وجہ سے کچھ نہیں کہتی ہے اور اجازت صریحہ کا ثبوت بھی لڑکی کی طرف سے نہیں معلوم ہوتا حالانکہ عبارت مندرجہ ذیل سے اجازت صریحہ ضروری معلوم ہوتی ہے قال ان فعل هذا غیر الولی یعنی استامر غیر الولی او ولی غیرہ ولی منه لم یکن رضا حتی تکلم به لان هذا السکوت لقلۃ الالتفات الی کلامہ

فلم يقع دلالة على الرضاء ولو وقع فهو محتمل والا كتفاء بمثله للحاجة ولا حاجة في حق غير الاولياء هداية اولين باب الاولياء والا كفاء

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ کفائتہ فی الدین معتبر ہے فاسق آدمی صالحہ بنت صالحین کا کفو نہیں ہے اور مفتی بہ یہ ہے کہ ولی مزوج اگر باپ دادا کے سوا کوئی اور ہے تو غیر کفو میں نکاح صحیح نہیں ہوتا فتح نکاح کی بھی ضرورت نہیں کیونکہ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا اور صورت مسئلہ میں تو مزوج ولی بھی نہیں ہے کیونکہ عصبات کی موجودگی میں ماموں کو ولایت نہیں ہے بلکہ ماموں اس صورت میں اجنبی ہے اس حالت میں تو اگر کفو میں بھی نکاح ہوتا تو بالغ لڑکی کی صریح اجازت کے بغیر نکاح نہ ہوتا اور صورت مذکورہ میں لڑکی کی صریح اجازت ثابت نہیں ہے لہذا ان دونوں وجہوں سے نکاح مذکور غیر صحیح اور ناجائز ہے کما ذکر فی السؤال

پچا جو کہ ولی شرعی ہے بالغہ کی اجازت سے کسی صالح شخص کے ساتھ اس کا نکاح کر دے یہ نکاح جائز ہو جائے گا اور ولی کے نکاح کرنے کی صورت میں بالغہ کا سکوت بھی دلیل رضامندی کی ہے کما فی الدر المختار و کذا اذا زوجها الولی عندها فسکت صح و فیہ ایضاً قبلہ فان استاذنہا ہو ای الولی (الی ان قال) فسکت عن ردہ (الی قوله) فهو اذن الخ فقط واللہ اعلم

بہن بیٹی کی اولاد ہم کفو ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۵) بہن یا بیٹی کی اولاد ہم کفو ہے یا نہیں؟

(الجواب) بہن بیٹی کی اولاد کفو ہے بشرطیکہ ان کی شادی کفو میں ہوئی ہو فقط کتبہ احقر الطیبہ رشید احمد غفرلہ الاجابة صحيحة بنده عزيز الرحمن عفى عنه الكفاءة معتبرة من جانبہ لا من جانبها (تنویر) در مختار علی الشامی ج ۲ ص ۴۳۶ جمیل الرحمن

ساتواں باب

فصل اول مسائل و احکام مہر

بیوی کے مرنے کے بعد مہر کا روپیہ وارثوں کو دیا جائے یا خیرات کر دیا جائے؟
(سوال ۱۲۰۶) زید کی بیوی ہندہ کے مہر پچاس روپیہ باندھے گئے تھے وہ بیوی مر گئی اب زید چاہتا ہے کہ مہر ادا کر دوں بیوی نے کچھ اولاد نہیں چھوڑی صرف ماں باپ ہیں اب وہ مہر کا روپیہ وارثوں کو دے یا خیرات کر دے اور مصرف خیرات عمدہ کیا ہے؟

(الجواب) جو مہر ہندہ کا بذمہ شوہر ہے اس میں نصف شوہر کو پہنچے گا اور نصف ہندہ کے والدین کو ملے گا^(۱) زید کو اپنے حصہ کا اختیار ہے کہ خیرات کر دے والدین کا حصہ ان کو دینا چاہیے یا وہ اجازت دیں تو خیرات کر دینا درست ہے عمدہ مصرف صدقہ کے محتاج و مساکین ہیں باقی حسب موقع جس کام کی ضرورت ہو اس میں صرف کرے باختلاف اوقات مختلف مصارف بہتر ہوتے ہیں۔ فقط

مہر کے بدلے میں مکان دیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۰۷) زید کی زوجہ ہندہ کے مہر پچاس روپیہ کے تھے زید جب مرنے کے قریب ہو گیا تو اس وقت مجھ کو بلایا اور قاضی کے رجسٹر میں قاضی سے یہ لکھوا دیا کہ بعوض مہر اپنی زوجہ ہندہ کو ایک مکان خام دیتا ہوں روبرو گولہان کے یہ کام کیا گیا اس صورت میں مہر ادا ہو گئے یا نہیں اور کوئی امر خلاف شریعت تو نہیں ہوا؟
(الجواب) اس صورت میں مہر ادا ہو گئے اور کچھ خلاف شریعت نہیں ہوا۔ فقط

مہر معجل چار سال بعد بھی ادا نہیں کیا تو حق زوجیت ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۸) ایک عورت کا نکاح مہر معجل کے ساتھ ہوا جس کو عرصہ چار سال کا ہو گیا لیکن شوہر نے وہ مہر ادا نہیں کیا عدالت تک نوبت پہنچی ڈگری بھی مہروں کی ہو گئی لیکن کوئی صورت وصولیابی کی نہیں آیا ایسا شوہر حق زوجیت رکھتا ہے یا نہیں جب کہ شوہر مہر ادا کرنا نہیں چاہتا؟

(الجواب) مہر معجل کے ادا نہ کرنے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا اور عورت اس کی زوجیت سے اور نکاح سے خارج نہیں ہوتی لیکن عورت وطی وغیرہ سے انکار کر سکتی ہے اور ساتھ جانے سے بھی انکار کر سکتی ہے

(۱) واما للزوج فحالان النصف عند عدم الولد وولد الابن وان سفل (سراجی ص ۱۳) ظفیر

ولها منعه من الوطی و دواعیه و السفر به الخ لاخذ ما بین تعجیلہ من المہر کلہ او بعضہ^(۱) الخ ص ۳۵۸ شامی باب المہر فقط

مہر لینے کے لئے عورت اپنے آپ کو روک سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۰۹) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح کر دیا لڑکی زید کے گھر سے خاوند کے گھر بھی نہیں گئی اور خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی اور دولہا نے طلاق بھی نہیں دی اس صورت میں دولہن مہر کے لینے کی غرض سے اپنے آپ کو روک سکتی ہے یا نہیں اگر خلوت صحیحہ سے پہلے طلاق ہو تو مہر کس قدر ہوں گے؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولها منعه من الوطی و دواعیه الخ و السفر به ولو بعد و طی و خلوة لاحد ما بین تعجیلہ من المہر کلہ او بعضہ^(۲) الخ اس عبارت سے معلوم ہوا کہ اگر مہر معجل ہے تو عورت مہر کے لینے کی وجہ سے و طی وغیرہ سے شوہر کو منع کر سکتی ہے اور طلاق قبل و طی و خلوت سے نصف مہر لازم آتا ہے فقط (اور اگر مہر معجل (فوری ادائیگی والا) نہ ہو تو شوہر کو و طی سے منع نہیں کر سکتی ظفیر)

جو عورت خود طلاق حاصل کرے کیا وہ مہر لے سکتی ہے؟

(سوال ۱۲۱۰) جو عورت اپنے خاوند سے خود مانگ کر طلاق لے کیا مہر لینا شرعاً درست ہے یا نہیں جس حال میں کہ خلع نہ ہوا ہو اگر خاوند مردینے سے انکار کرے تو اس کا قیامت میں مواخذہ ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) مہر اس عورت کا لازم ہے اگر مدخلہ ہے تو پورا مہر واجب ہے ورنہ نصف اور نہ دینے سے شوہر حقوق العباد میں ماخوذ ہو گا۔^(۳) فقط

مہر معجل و مؤجل کسے کہتے ہیں؟

(سوال ۱۲۱۱) (۱) مہر معجل و مؤجل کس کو کہتے ہیں آیا معجل اور مؤجل کے جو لغوی معنی ہیں وہی کتب فقہ میں معتبر ہیں یا فقہاء نے اپنی اصطلاح میں کوئی دوسرے معنی لیکر فقہ میں استعمال کیا ہے؟

مہر نصف معجل ہو اور نصف مؤجل تو مطالبہ کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۱۱) (۲) کسی مرد کا نکاح کسی عورت سے ہو اور اس میں مہر نصف معجل اور نصف مؤجل قرار پایا اور بعد بیس برس نکاح عورت قبل طلاق اور قبل موت احد الزوجین مطالبہ مہر کا کیا یہ مطالبہ کرنا عورت کا

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۲ ۴۹۳ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۳ مطلب فی منع الزوجة نفسها لقبض المہر.

(۲) ایضاً ط.س. ج ۳ ص ۱۴۳ ظفیر

(۳) و تجب العشر ان سماها او دولها و يجب الاكثر منها ان سمى الاكثر و كذا عند و طی او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما و يجب نصفه بطلاق قبل الوطی او خلوة (در مختار) افاد ان المہر و جب بنفس العقد الخ و انما يتأكد لزوم تمامه بالوطء و نحوه (رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۰۲) ظفیر

صحیح ہے یا نہیں؟

جب مہر میں تفصیل نہ ہو تو مطالبہ کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۱۱) (۳) کسی مرد کا نکاح کسی عورت سے ہو اور مقدار مہر ذکر کی گئی لیکن معجل اور مؤجل کا کچھ تذکرہ نہیں ہو تو بلا طلاق اور بلا موت احد الزوجین کے عورت کو حق مطالبہ مہر کا حاصل ہے یا نہیں؟

(الجواب) (۱ تا ۳) مہر معجل اور مؤجل کے جو معنی لغوی ہیں وہی اصطلاح فقہاء میں ہیں جو مہر فی الحال دیا گیا یا فی الحال دینا اس کا قرار پایا وہ معجل ہے اور جس مہر کی کچھ مدت ادا کے لئے مقرر کی گئی یا اعلیٰ التعمین چھوڑا گیا ہو وہ مؤجل ہے اور غیر معین مدت کے لئے مدت موت یا طلاق ہے پس اگر نصف مہر معجل اور نصف مؤجل ہے تو معجل کا مطالبہ عورت فی الحال کر سکتی ہے^(۱) اور مؤجل غیر معین کا مطالبہ بدون مفارقت کے یعنی بدون طلاق یا موت کے نہیں ہو سکتا اور تیسرے سوال کا جواب بھی یہی ہے کہ بلا طلاق یا موت کے مطالبہ مہر کا نہیں ہو سکتا کما فی العالمگیریہ لا خلاف لاحد ان تاجیل المہر الی غایۃ معلومۃ نحو شہر اوسنۃ صحیح وان کان لا الی غایۃ معلومۃ فقد اختلف المشائخ فیہ قال بعضهم یصح وهذا کان الغایۃ معلومتۃ فی نفسہا وهو الطلاق او الموت الخ عالمگیریہ^(۲) فقط

مہر مؤجل ادا کئے بغیر بھی بیوی کو لے جاسکتا ہے اور بیوی کی تکلیف بیان کرنا جرم نہیں

(سوال ۱۲۱۲) زید نے اپنی دختر کی شادی بحر کے ساتھ کر دی بحر کی سوتیلی خوشدامن بحر سے کسی وجہ سے ناراض ہے اور زوجہ بحر کو اس کے گھر جانے نہیں دیتی اور زید کو بھی بھکار کھا ہے نکاح بحر کا بے تقرر مہر مبلغ پانچ صد روپیہ رائج الوقت پر معین ہوا ہے جو غیر معجل ہے دختر زید وقت نزدیکی کے چھین بجیں ہوتی ہے لیکن بعد نزدیکی کے تکلیف ہونا بتلاتی ہے کہ جس کا اظہار حال علاج ہونے پر زید کو ہوا اب زید اس بات پر پردہ فاش کرنے کا جرم بحر پر عائد کر کے زوجیت سے قطع تعلق کرانے کا خواہش مند ہے آیا اس صورت میں بحر اپنی زوجہ کو لے جاسکتا ہے اور بحر نے اگر علاج کی غرض سے عورت کا جسمانی حال کما تو بحر پر کوئی مواخذہ یا جرم عائد ہو سکتا ہے؟ اور زید اپنی دختر کا مہر فی الحال لے سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بحر اس صورت میں اپنی زوجہ کو لے جاسکتا ہے اور اس کو حق ہے کہ اپنی زوجہ کو لے جاوے اور مہر جس کی کوئی میعاد بیان نہیں کی گئی اس کا وقت وصول طلاق یا موت ہوتی ہے فی الحال اس مہر کا مطالبہ نہیں ہو سکتا^(۳) اور بغرض علاج تکلیف جسمانی زوجہ کا بیان کرنا جرم نہیں ہے بحر اس میں مجرم نہیں ہے۔ فقط

(۱) ولہا منع من الوطؤ ودواعیہ الخ لاخذ ما بین تعجلہ من المہر کلہ او بعضہ او اخذ قدر ما یجعل تمثیلہا عرفاً بہ بقی لان المعروف کالمشروط ان لم یوجل او یعجل کلہ الخ (الدر المختار متلی ہامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۲ و ج ۲ ص ۴۹۳ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۳) ظفیر (۲) عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ج ۱ ص ۲۹۸ طبع ماجدیۃ ج ۱ ص ۳۱۸. ظفیر (۳) ولم یدکر الوقت للموجل الخ یقع ذلک علی وقت وقوع الفرقۃ بالموت او بالطلاق وروی عن ابی یوسف ما یویا۔ هذا القول کذا فی البدائع (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ج ۱ ص ۲۹۸ طبع ماجدیۃ ج ۱ ص ۳۱۸) ظفیر

مرض الموت میں مہر معاف کرانے سے معاف نہیں ہوتا ہے جائیداد میں دونوں بیویوں کی اولاد کا حق ہے

(سوال ۱۲۱۳) زید نے اپنی منکوحہ سے مرض الموت میں درحالیہ اس کے بطن سے کمسن اولاد بھی زندہ موجود ہے مہر معاف کرائے بعدہ زید نے نکاح ثانی کیا چنانچہ اس بیوی سے بھی کچھ اولاد ہوئی اور موجود ہے اور اس کی وفات کے بعد موجودہ بیوی نے زید کی جائیداد سے اپنا مہر اور حصہ وراثت اور اپنی اولاد کے حصہ وراثت حاصل کئے اور زید کی پہلی اولاد کو ان کی والدہ کے دین مہر سے بوجہ علت تماوی لاد عویٰ کر دیا اور جائیداد زید پر اپنا قبضہ جما کر حصہ وراثت سے بھی محروم گردانا ہے آیا شرعاً پہلی بیوی کی اولاد زید کی جائیداد سے اپنی والدہ کا دین مہر اور حصہ وراثت حاصل کر سکتی ہے یا نہیں اور کیا معاف کر لینے سے دین مہر ساقط ہو جاتا ہے اور کیا تماوی اسقاط حقوق میں شرعاً معتبر ہے اور مؤثر ہے یا نہیں؟

(الجواب) حالت مرض الموت میں مہر معاف کرنا شوہر کو معتبر نہیں ہے اس متوفیہ کی اولاد اپنا حصہ میراث کا اور مہر کا شرعاً پانے کی مستحق ہے زوجہ ثانیہ کا قبضہ تمام جائیداد و ترکہ شوہری پر شرعاً باطل ہے پہلی زوجہ کی اولاد کا اس میں حق ہے اور تماوی شرعاً کوئی چیز نہیں ہے کتب فقہ میں ہے ان الحق لا یسقط بتقادم الزمان . شامی .^(۱) وفي الدر المختار اعتاقه و محاباته و هبته الخ کل ذلك حکمہ کحکم وصیۃ الخ^(۲) وفيه ايضاً لا وصیۃ لوارث^(۳) فقط

لڑکی کے ولی کو مہر لے کر خرچ کرنا اور مہر سے زیادہ روپیہ لینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۱۴) اولیاء مخطوبہ کو مخاطب سے مہر کے سوا اور کچھ لینا اور مہر لیکر اس کا تصرف مالکانہ کرنا اور دعوت وغیرہ کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اولیاء مخطوبہ کو زہر مہر سے کچھ لیکر اس میں تصرف بجا کرنا جیسا کہ مذکور ہے یعنی اس کو دعوت اقرباء وغیرہم میں صرف کرنا اور ضائع کرنا درست نہیں ہے کیونکہ بعض اولیاء کو اگرچہ مہر کا لینا بعض احوال میں درست ہے لیکن اس کا مطلب یہ ہے کہ لڑکی کے لئے اس مہر کو لیوے نہ یہ کہ تصرف بجا اس میں کرے کہ اضاعت مال صغیر و صغیرہ باپ دادا کو بھی درست نہیں ہے اور غیر مہر سے کچھ لینا زوج وغیرہ سے اس کو فقہاء نے رشوت سے تعبیر فرمایا ہے اور عبارات مذکورہ فی السؤال سے اس کی اجازت نہیں نکلتی کہ مہر لے کر اس کو بے موقع رسومات نکاح میں صرف کرے۔^(۴) فقط

(۱) رد المحتار ط.س.ج.۵ ص ۴۲۰ کتاب الدعوی مطلب هل یقی النہی بعد الموت السلطان

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العتق فی المرض ج ۵ ص ۵۹۶ و ۵۹۷ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الوصایا ج ۵ ص ۵۷۵ ط.س.ج.۶ ص ۶۷۹ ظفیر

(۴) ومن المسحت ما یأخذ الصہر من الخن بسبب ہتہ بطیب نفسہ رد المحتار کتاب الحظر والا باحۃ فصل فی البیع ج ۵ ص ۳۷۴ ط.س.ج.۶ ص ۴۲۴ ظفیر

شوہر بعد نکاح مہر بڑھا دے تو بیوی اس کی بھی مستحق ہوگی

(سوال ۱۲۱۵) زوجین وقت نکاح بالغ تھے اب دونوں بالغ ہیں اور زوجہ اب تک رخصت نہیں ہوئی اگر زوج حسب منشاء زوجہ کی کچھ زیادہ مہر مقرر کر دیوے اور پھر کبھی زوجہ کے رخصت ہونے کے بعد اگر مہر کے وصول کرنے کی ضرورت پڑے یا زوج طلاق دے دے تو زوجہ کل مہر پانے کی شرعاً مستحق ہوگی یا نہیں؟
(الجواب) قال فی الدر المختار قوله فانها تلزمه ای الزيادة ان وطئ او مات عنها الخ شامی^(۱) پس معلوم ہوا کہ وطئ کے بعد پورا مہر مع زیادتی کے لازم ہوتا ہے۔ فقط

مطلق مہر کی صورت میں طلاق کے بعد عورت مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے

(سوال ۱۲۱۶) ہندہ کا نکاح جو زید سے ہوا اس میں نہ تو قاضی صاحب نے نہ ناک نے بھی مہر کی تفصیل بیان کی نہ معجل کمانہ مؤجل۔ ناک نے کہا کہ میں نے ہندہ کو بوضو دین مہر ۵ ہزار کے اپنی زوجیت میں قبول کیا آیا یہ مہر معجل ہو یا مؤجل یا کچھ معجل اور کچھ مؤجل۔ زید نے ہندہ کو طلاق دے دی کیا ہندہ کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ زید سے اپنے مہر کا مطالبہ کرے کیا بوقت نکاح مہر معجل و مؤجل کی تفصیل نہ ہونے سے اب ہندہ کے مہر کی وصولی میں کوئی جھگڑا پڑے گا مہر معجل و مؤجل کی تعریف جامع مانع ارقام فرمادیں؟

(الجواب) مہر معجل اور مؤجل کے جو معنی لغوی ہیں وہی شرعی ہیں یعنی مہر معجل وہ ہے جو فی الحال دیا جاوے یا فی الحال دیا جانا اس کا مقرر کیا جاوے اور مؤجل وہ ہے کہ اس کی کچھ مدت معین ہو اور جس مہر میں معجل اور مؤجل کا کچھ ذکر نہ ہو اس میں عرف کا اعتبار ہے یعنی جس قدر عرفاً اولاد دیا جاتا ہو اس قدر معجل ہو گا اور باقی مؤجل عالمگیر یہ میں یہ ذکر کیا ہے کہ معجل کے لئے اگر کوئی وقت ذکر نہ کیا جائے تو وقت اسکی ادا کا طلاق ہے یا موت پس صورت مسئلہ میں چونکہ زید نے ہندہ کو طلاق دے دی ہے تو ہندہ مہر کا مطالبہ کر سکتی ہے۔^(۲) فقط

تیسرے خاوند کرنے کے بعد بھی پہلے دونوں شوہروں سے مہر پانے کی مستحق ہے

(سوال ۱۲۱۷) حلیمہ نے تین نکاح کئے اب تیسرے خاوند کی موجودگی دو سابقہ خاوند فوت شدہ سے مہر لینے کی مستحق ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ عورت مستحق مہر لینے کی ہے۔^(۳) فقط

(۱) رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۳ ط. س. ج ۳ ص ۱۱۱ در مختار کی پوری عبارت یہ ہے او زید علی ما سمي فانها تلزمه بشرط قولها فی المجلس او قبول ولی الصغير الخ (رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۳) ظفیر

(۲) وان كان لا الى غاية معلومة فقد اختلف المشايخ فيه قال بعضهم يصح وهو الصحيح وهذا لان الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ج ۱ ص ۲۹۸ ط. س. ج ۱ ص ۳۱۸) ظفیر

(۳) فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها لانه بالدخول يتحقق تسليم المبدل و به يتأكد البدل وبالموت ينتهي النكاح نهائية والشئ بانتهاه بتقرر ويتأكد (هدایہ باب فی المہر ج ۲ ص ۳۰۴) ظفیر

دینار سرخ کی قیمت جب مختلف ہے تو فیصلہ کیا ہوگا؟

(سوال ۱۲۱۸) ہندہ کا مہر پانچ سو دینار سرخ قرار پایا تھا اور دینار سرخ کا وزن اور قیمت مختلف فیہ ہے اقل درجہ دینار سرخ کتنے ماشہ کا اور سکہ کددار مردجہ سے سے کتنے روپیہ کا ہوتا ہے اور اکثر درجہ کیا ہے اور قول مفتی بہ اس بارے میں کیا ہے اور دینار کس چیز کا ہوتا ہے؟

(الجواب) دینار اور مثقال ایک چیز ہے اور وزن مثقال اور دینار کا ساڑھے چار ماشہ ہے اور یہ سونے کا ہوتا ہے پس سونا اگر اٹھائیس روپیہ کا ایک تولہ آتا ہو جیسا کہ اس وقت نرخ ہے تو ایک دینار ۸ رکھ کا ہو گا غیاث اللغات میں ہے کہ مثقال بالکسر نام ایک وزن کا کہ ساڑھے چار ماشہ کا ہوتا ہے^(۱) فقط (اس وقت سر ۳۸۰ اہ میں سونا پونے دو سو روپیہ تولہ بچتا ہے اس لئے اس زمانہ میں دینار کی قیمت بہت بڑھ جائے گی ہر زمانہ میں سونے کی جو قیمت ہوگی اسی نرخ سے قیمت لگے گی ظفیر)

مرنے والی عورتوں کا مہر اس کی اولاد لے سکتی ہے

(سوال ۱۲۱۹) شخصے متوفی سے عورت داشتہ آل ہر سے عورت قبل ازوے متوفی شدہ و اخیر را مہر ادا ساخت الحال اولاد کبار باقی ہر دو زوجہ می خواہند کہ مہر امہات خود استخراج کردہ شود آیا مہر آل دو زوجہ ادا کردہ شود یا نہ؟ (الجواب) دریں صورت مہر ہر دو زوجہ متوفیہ ادا کردہ شود ہر چہ حصہ اولاد شان باشد باو شان دادہ شود۔^(۲) فقط

شوہر کی جائیداد میں تصرف کرنے اور ترکہ لینے سے مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۲۰) زید نے انتقال کیا اور ایک زوجہ مسماۃ ہندہ اور ایک دختر فاطمہ کو چھوڑا اور زید پر اس کی زوجہ ہندہ کا دین مہر بھی تھا لیکن اتنا مال نقد و زیورہ و جائیداد صحرائی و سکنا کی قسم سے ترکہ میں چھوڑ گیا جو ہندہ کے دین مہر سے بدرجہا زائد تھا ہندہ اپنی حیات میں تمام مالیت پر قابض و متصرف رہی اور بیع و ہبہ ہر قسم کا تصرف کرتی رہی اور مقدار مہر سے کہیں زیادہ خرچ کر چکی بلا آخر اس نے بقیہ جائیداد کو اپنی دختر فاطمہ کے نام کر دیا اور آٹھواں حصہ جو اس کا شرعی حصہ تھا اپنے نام رہنے دیا قضاء الہی سے دختر فاطمہ کا بھی انتقال ہو گیا اور اس نے اپنے شوہر اور اپنی خالہ خدیجہ کو چھوڑا اب ہندہ مذکورہ کی ہمشیرہ یعنی خدیجہ اپنی ہمشیرہ ہندہ کے دین مہر کا دعویٰ کرتی ہے فریق اول کہتا ہے کہ جب وہ اپنی حیات میں زید کی جملہ مالیت پر منفردا مالک رہ کر دین مہر سے کہیں زیادہ خرچ

(۱) والمثقال هو الدينار عشرون قيراطا والدرهم اربعة عشر قيراطا والقيراط خمس شعيرات كذا في التين (عالمگیری مصری کتاب الزکوۃ الباب الثالث ج ۱ ص ۱۶۷ طبع ماجدیۃ ج ۱ ص ۱۷۹) نیز دیکھئے غیاث اللغات لفظ مثقال سونا کا اس وقت ۳۹۱ اہ میں سونا دو سو روپے تولہ ہے تو اس وقت ساڑھے چار ماشہ سونے کی قیمت چوراسی روپے ۷۳ پیسے ہوگی ظفیر)

(۲) والمہر بتاکد باحد معان ثلثه الدخول والخلوۃ الصحیحۃ و موت احد الزوجین الخ (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب السابع فصل ثانی ج ۱ ص ۲۸۴ طبع ماجدیۃ ج ۱ ص ۳۰۳) ظفیر

کر چکی اور جو باقی رہی اس کو باستثناء آٹھواں حصہ اپنی دختر فاطمہ کے نام کر چکی اس لئے دین مہر میں سے جو خدیجہ نصف سهام اپنا چاہتی ہے نہیں مل سکتا ہاں آٹھویں حصہ میں نصف حیثیت ہمشیرہ ہونے کے مل سکتا ہے اس صورت میں دعویٰ خدیجہ کا ہندہ کے دین مہر کی بابت صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) تصرف ہندہ کا ترکہ مشترکہ میں چونکہ حیثیت وصول دین مہر نہیں ہوا ہے بلکہ ممکن ہے کہ یہ تصرف اس نے اپنی دختر کے اور اپنے حصہ شرعی کی حیثیت سے کئے ہوں اس لئے دعویٰ خدیجہ کا نصف دین مہر کا اور نصف حصہ شرعیہ ہندہ میں صحیح ہے حاصل یہ ہے کہ جب تک یہ ثابت نہ ہو کہ ہندہ نے دین مہر وصول کر کے تصرفات مذکورہ اسی مقدار دین مہر میں کئے ہیں اس وقت تک یہ متعین نہ ہوگا کہ ہندہ نے اپنا دین مہر وصول پالیا۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مہر معاف کرانے کے لئے حیلے کیا کیا ہو سکتے ہیں؟

(سوال ۱۲۲۱) جو دین مہر شوہر کی حیثیت سے بہت زیادہ مقرر ہوا ہو ایسے دین مہر سے خلاصی کے لئے کیا کوئی حیلہ ہے؟

(۲) اگر بیوی سے اس مہر کی معافی کے کلمات کسی حیلہ سے کسی اجنبی زبان میں کہلا لے جسے وہ نہیں سمجھتی اور شوہر نے زوجہ کو اس کی اطلاع بھی نہیں دی تو کیا مہر معاف ہو جائے گا؟

(۳) اگر بیوی کو اس بات پر راضی کر لے کہ وہ کہہ دے کہ میں نے اپنا حق مہر اللہ تعالیٰ کے یہاں مواخذہ سے بخش دیا یعنی میں اللہ کے یہاں نہیں لوں گی باقی تازیت دنیا میں میرا حق رہا جب کبھی مجھے ضرورت ہوگی یا میں تم سے کبیدہ ہوں گی تو حاکم عدالت سے نالش کر کے لے سکوں گی غرض معاف کرانے کا عنوان یہ ہو کہ اگر تازیت میں نے تم سے مہر نہ لیا اور تم سے خوش رہی تو بعد مرنے کے اپنا حق معاف کیا تو ایسے معاف کرنے کا کوئی اثر ہو گا یا نہیں اور اس صورت میں مہر معاف ہو جائے گا یا نہیں؟

(۴) کوئی حیلہ ایسا بھی ہے کہ زید کو اس سے نجات ہو؟

(۵) کیا بیوی کے معاف کرنے کے وقت گواہوں کا موجود ہونا بھی عدم مواخذہ اخروی کے لئے شرط

ہے؟

(الجواب) (۱) مہر زوجہ کا دین ہے شوہر کے ذمہ پر اس بار سے سبکدوشی کی دو ہی صورتیں ہیں یا یہ کہ شوہر اس دین کو ادا کرے یا زوجہ سے معاف کرادے اور کوئی حیلہ معافی کا نہیں ہے^(۱)

(۲) اس طریقہ سے مہر ساقط (معاف) نہ ہوگا۔ (۳) در مختار میں ہے کما لا یصح تعلیق الا

براء عن الدین بشرط محض کقولہ لم دیونہ اذا جاء غدا وان مات فانت بری من الدین وان مات فی مرضک هذا وان مات فی مرضی هذا فانت فی حل من مہری فہو باطل لانہ مخاطرة و تعلیق الخ و

(۱) ومن سمي مهر عشرة فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها (هداية باب في المهر ج ۲ ص ۳۰۴ وان حطت عنه من مهرها صح الحط لان المهر حقها والحط يلاقيه حالة المقاء (ايضا ج ۲ ص ۳۰۵) ظفیر

فی الشامی و ذکر شمس الاسلام خوفها بضرب حتی تهب مهرها فاکراه ان کان قادر اعلى الضرب و ذکر بکر سقوط المهر لا یقبل التعليق بالشرط الا ترى انها لو قالت لزوجه ان فعلت کذا فانت برئ من المهر لا یصح قال لم دیونه ان لم اقتض مالی علیک حتی تموت فانت فی حل فهو باطل لانه تعليق والبراءة لا تحتمله بزایه شامی^(۱) جلد ۴ مسائل متفرقة کتاب الہبہ ان عبارات سے واضح ہوا کہ صورت مذکورہ سے مہر معاف اور ساقط نہ ہوگا۔

(۴) کوئی جیلہ ایسا معلوم نہیں۔ (۵) مواخذہ اخروی سے بچنے کے لئے اور دیانتہ معاف ہونے کے لئے گواہوں کا موجود ہونا وقت معافی ضروری نہیں ہے۔

طلاق دینے کے بعد مہر کی ادائیگی لازم ہو جاتی ہے

البتہ طلاق دینا شوہر کے اختیار میں ہے؟

(سوال ۱۲۲۲) ایک شخص نے اپنی دختر کا نکاح ایک شخص کے ساتھ کر دیا اور مہر مبلغ پانچ سو روپیہ مقرر کیا اب لڑکی کا والد اور لڑکی خود یہ چاہتے ہیں کہ وہ شخص طلاق دے دے، لیکن وہ طلاق نہیں دیتا اس وجہ سے کہ لڑکی مہر مبلغ پانچ سو روپے مجھ سے وصول کرے گی جو کہ غیر معجل ہے اور نہ اس شخص کے پاس اتنی وسعت ہے کہ مہر ادا کر سکے اب وہ لڑکی اپنے مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ ضروری ہے کہ طلاق دینے کے بعد عورت مطالبہ مہر مؤجل کا فوراً کر سکتی ہے^(۱) باقی طلاق دینے یا نہ دینے کے بارے میں شرعی حکم یہ ہے کہ اگر کوئی وجہ طلاق دینے کی موجود نہیں ہے یعنی شوہر کی طرف سے سے کچھ کوتاہی نان نفقہ اور زوجہ کے حقوق ادا کرنے میں نہیں ہے تو طلاق دینا اس کے ذمہ لازم نہیں ہے البتہ اگر اس سے زوجہ کے حقوق ادا نہیں ہو سکتے اور اس میں وہ کوتاہی کرتا ہے تو اس کو طلاق دے دینا چاہیے۔^(۲) فقط

بیوی کے مرنے کے بعد اس کے مہر کا مستحق کون ہوتا ہے؟

(سوال ۱۲۲۳) ایک شخص کی زوجہ فوت ہوئی اور مہر نہ دیا گیا اور نہ معاف ہوا تھا اب مہر کی ادائیگی کس صورت سے ہو سکتی ہے مسجد وغیرہ کے کام میں یہ روپیہ صرف ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوجہ کا مہر اگر ادا نہ ہوا تھا اور وہ انتقال کر گئی تو اس کے مرنے کے بعد وہ مہر اس کے ورثاء کو پہنچتا ہے ان وارثوں میں شوہر بھی ہے اگر کچھ اولاد متوفیہ کے نہ تھی تو نصف شوہر کو پہنچا اور نصف باقی ورثہ ذوی

(۱) رد المحتار کتاب الہبہ مسائل متفرقة ج ۴ ص ۷۱۶ ط. س. ج ۳ ص ۷۰۷ فصل فی مسائل متفرقة ۶ ظفیر
(۲) وانکان لا الی غایۃ معلومۃ الخ قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا لان الغایۃ معلومۃ فی نفسها وهو الطلاق او الموت الخ وبالطلاق الرجعی ینعجل المؤجل الخ (عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سابع فصل حادی عشر ج ۱ ص ۲۹۸ ماجدیہ ج ۱ ص ۳۱۸) ظفیر
(۳) الاصح حظہ ای منع الا لحاجۃ الخ و یجب لوفات الا مساک بالمعروف (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱، ۵۷۲ ط. س. ج ۳ ص ۲۲۸-۲۲۹) ظفیر

الفروض یا عصبات یا ذوی الارحام کو جو بھی کوئی ان میں دور نزدیک کا قرابت دار موجود ہو اس کو دیا جاوے، اگر کوئی بھی نہیں ہو تو پھر تمام مہر شوہر کو ملے گا اس کو اختیار ہے کہ وہ جہاں چاہے صرف کرے خواہ اپنے صرف میں لاوے یا مسجد وغیرہ میں صرف کرے، لیکن موجودگی دیگر ورثہ کے شوہر کو ان کے حصہ میں کچھ تصرف کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ ان کا حصہ انہی کو دینا چاہیے۔^(۱) فقط

خوشی سے مہر معاف کرے تو معاف ہوگا یا نہیں؟

(سوال ۱۲۲۴ / ۱) ایک عورت مرگئی اور وقت مرگ پہوش تھی مہر معاف نہیں کئے مگر حیات میں خفیہ طور سے اپنی رضامندی سے شوہر کو معاف کر دیئے تھے اور لوگوں کو معاف کرنا معلوم نہیں ہے تو وہ مہر معاف ہو یا نہیں؟

(۲) ایک عورت نے خفیہ طور سے مہر معاف کیا اور پھر ایک موقع پر اس نے چند عورتوں کے سامنے بلا حجاب ظاہر کر دیا کہ میں اپنے شوہر کو مہر معاف کر چکی ہوں ایسی صورت میں مہر معاف ہو یا نہیں؟
(الجواب) (۱) عند اللہ وہ مہر معاف ہو گیا۔^(۲) فقط
(۲) اس صورت میں بھی عند اللہ مہر معاف ہو گیا۔^(۳) فقط

طلاق کے بعد مہر دینا ہوگا اور جو زیور بہہ کر چکا ہے وہ بیوی کا ہے

(سوال ۱۲۲۵) زید بوجہ نا اتفاقی و نافرمانی کے زوجہ کو طلاق دینا چاہتا ہے، عورت کو چونکہ یہ معلوم ہو گیا ہے بدیں وجہ تمام زیورات جو کہ زید نے بعد نکاح کے بنوائے تھے کسی غیر جگہ پوشیدہ کر دیئے ہیں، اس کا مقصد یہ ہے کہ بعد طلاق یہ تمام زیورات جو میرے قبضہ میں ہیں اور مہر زید سے لے لوں گی، کیا شرعاً بعد طلاق زید کے ذمہ اس عورت کا حق کس قدر ہے؟

(الجواب) طلاق کے بعد شوہر کے ذمہ مہر کا ادا کرنا لازم ہے اور عدت کا نفقہ بذمہ شوہر ہے^(۴) اور قبل طلاق جو کچھ شوہر نے کپڑا اور زیور اس کو بہہ کیا وہ اس کی مالک ہو گئی اور جو زیور کپڑا عاریتہ دیا وہ شوہر کو واپس ملے گا مہر میں شمار ہوگا۔^(۵) فقط

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے سراجی باب ذوی الفروض، ظفیر

(۲) وان حطت عنہ من مہر ہا صح الحط (ہدایہ باب فی المہر ج ۲ ص ۳۰۵)

(۳) وصح حطها لکله او بعضہ عنہ قبل اول (الدر المختار ہامش رد المحتار باب المہر الطلب فی حط المہر والابراء منہ ج ۲ ص ۴۶۴ و ج ۲ ص ۴۶۵ ط.س. ج ۳ ص ۱۱۳) ظفیر

(۴) و تجب لمطلقة الرجعی والبانن والفرقة بلا معصیة الخ النفقة والسکنی والکسوة ان طالت المدة (در مختار) وفي المجتبى کنفقة العدة کنفقة النکاح الخ واطلق فشمیل الحامل وغیرها والبانن بثلاث اوقل (رد المحتار) باب النفقة مطلب فی نفقة المطلقة ج ۲ ص ۹۲۱ ط.س. ج ۳ ص ۶۰۹

(۵) ولو بعث الی امراته شیئا ولم یذکر جهة عند الدفع غیر جهة المہر الخ فقالت هو ای المبعوث ہدیة وقال هو من المہر الخ فالقول له بيمينه والبنیة لها فان حلف والمبعوث قائم فلها ان ترده الخ وفي غیر المہیا للاکل والقول لها بيمينها فی المہیالہ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب المہر ۴۹۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۵۱ مطلب فی ما یرسل الی الزوج) ظفیر

غیر مطلقہ نے دھوکہ دیکر نکاح کیا اور شوہر سے ہم بستر ہوئی تو مہر واجب ہو یا نہیں؟
(سوال ۱۲۲۶) ہندہ غیر مطلقہ اگر زید سے نکاح پڑھوا لے اور زید سے ہم بستری وغیرہ کر لے تو زید کو مہر ادا کرنا ہو گا یا نہیں؟ ہندہ واقع میں غیر مطلقہ ہے مگر گواہ مسلمان پیش کر کے کہ میں مطلقہ ہوں نکاح پڑھواتی ہے۔
(الجواب) اس صورت میں مہر لازم ہے۔^(۱)

عدت میں جو نکاح ہو اس کا مہر لازم ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۲۲۷) ہندہ کا بحالت عدت اگر نکاح پڑھا دیا جاوے تو منعقد ہو گا یا نہیں اور بحالت عدت اگر نکاح ہو گیا اور ہم بستری کی نوبت آئی تو مہر واجب ہو گا یا نہیں؟
(الجواب) عدت میں نکاح نہیں ہوتا لیکن اگر عورت نے آکر کہا کہ میرے شوہر نے مجھ کو طلاق دے دی ہے اور عدت گزر گئی تو اس کے بیان پر اس سے نکاح کرنا درست ہے اور بعد دخول و صحبت شوہر ثانی تمام مہر مثل لازم ہے در مختار میں ہے و کذا لو قالت امرأة لرجل طلقني زوجي وانقضت عدتي لا بأس ان ينكحها ^(۲) الخ الوطی فی دار الاسلام لا یخلوا عن حد او مہر ^(۳) الخ در مختار والموطوءة بشبهة و منه تزوج امرأة الغير غیر عالم بحالها ^(۴) الخ فقط

مردینے کے بعد عورت خنثی مشکل نکلی تو مہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۲۲۸) زید نے ہندہ کے ساتھ عقد کیا اور ہندہ کے والیان کو مہر وغیرہ ادا کر دیا بعدہ بوقت خلوت صحیحہ ہندہ خنثی مشکل ثابت ہوئی آیا زید ہندہ کے والیان سے مہر وغیرہ خرچ شدہ لے سکتا ہے یا نہیں؟
(الجواب) خنثی مشکل سے نکاح صحیح نہیں ہوتا در مختار میں اس کی تصریح ہے پس جب کہ نکاح صحیح نہ ہوا تو مہر وغیرہ کچھ واجب نہ ہو گا اور شوہر نے جو کچھ دیا وہ واپس لے سکتا ہے۔^(۵) فقط

دین مہر میں مہر سے زیادہ جائیداد لکھ دی تو کیا حکم ہے؟
(سوال ۱۲۲۹) ایک شخص نے اپنی حیات میں بحیثیت طول عمر کے حواس ٹھیک نہ رہنے کی حالت میں اپنی عورت کو کچھ جائیداد منقولہ وغیرہ منقولہ دین مہر میں مہر کی مقدار سے زیادہ عورت کی ترغیب سے لکھا کر رجسٹری کرادی اس مسئلہ میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(۱) و يجب مهر المثل فی النکاح فاسد الخ بالوطوء فی القبل لا بغیرہ كالخلوة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہرج ۲ ص ۸۱ و ۲۸۲ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۱۳۱ مطلب فی نکاح الفاسد) ظفیر
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۴۷ ط.س. ج ۳ ص ۵۲۹ مطلب فی المعنی الیہا زوجہا ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۵۰۷ ط.س. ج ۳ ص ۱۶۰ ظفیر
(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۶ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۷ مطلب فی نکاح الفاسد والباطل ظفیر
(۵) عقد یفید ملک المتعة ای حل استمتاع الرجل من امرأة لم یصع من نکاحها مانع شرعی فخرج الذکر والخنثی المشکل الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب النکاح ج ۲ ص ۳۵۶ ط.س. ج ۳ ص ۳) ظفیر

(الجواب) مہر کی مقدار سے زیادہ جو ایسی حالت میں دی وہ حکم وصیت ہے لہذا ناجائز ہے حکم لا وصیۃ لوارث^(۱) فقط

مہر کا دعویٰ کس پر کیا جائے؟

(سوال ۱۲۳۰) ہندہ کا نکاح زید سے بتعین مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہوا اور اس نکاح کے ٹھہرانے والے اور اس کے متعلق تمام مراسم کے انجام دینے والے زید کا بھائی خالد اور زید کی والدہ سعیدہ تھے زید نے بعد اسکے لا ولد وفات کی اور زید کے باپ نے بحالت حیات خود جائیداد زرعی کل اپنی زوجہ کے نام جو کہ مسماۃ ہندہ کی ساس ہے بہہ کر دی تھی، صرف مکان مسکونہ بہہ سے مستثنیٰ تھا جس کے مالک وارثاً زید اور خالد اور ایک بہن حمیدہ اور مسماۃ سعیدہ ہوئے بحالت علالت میں زید سے خالد نے ایک بیع نامہ حصہ مکان کا بالعوض سات سو روپیہ کے لکھا لیا حالانکہ وہ حصہ بہت زیادہ قیمت کا ہے اور سعیدہ نے قبل نکاح ہندہ کے دستاویز کے ذریعہ چار روپیہ ماہوار تاحیات ہندہ کا کفاف مقرر کر کے اس کے ادا کے لئے ایک جائیداد زرعی مکھولی کر دی تھی اب اس حالت میں اول دعویٰ مہر کا ہندہ کو کس پر کرنا چاہیے آیا خالد اور سعیدہ بذات خود بھی ذمہ دار ادائے مہر کے ہیں یا نہیں دوم آیا زر مہر اس حصہ مکان سے وصول کیا جاسکتا ہے یا نہیں جو کہ زید کا تھا اور اس حالت میں وہ بیع جو بحالت مرض الموت زید نے بنام خالد کی تھی جائز تھی یا نہیں یا اسی خریداری کے ذریعہ سے خالد ادائے دین مہر ذمگی زید متوفی کا ہو گیا نہیں؟

(الجواب) خالد اور سعید پر جب کہ وہ متکفل اور ضامن مہر کے نہیں ہوئے دعویٰ مہر کا نہیں ہو سکتا اور مکان کا حصہ جو زید نے بحالت مرض الموت خالد کے ہاتھ فروخت کیا ہے بیع اس کی صحیح ہو گئی، لیکن جس قدر قیمت زید نے خالد سے کم لی وہ خالد سے لی جاوے گی اور ہندہ مہر میں اسی کو لے سکتی ہے اعتاقہ ومحاباتہ الخ حکمہ کحکم وصیۃ ولا وصیۃ لوارث^(۲) فقط

مہر کی جو مقدار نکاح کے وقت بتائی گئی وہ ضروری ہے یا جو خفیہ طور پر رجسٹری لکھوا دی (سوال ۱۳۲۱) کابین نامہ میں بالفرض مہر کی مقدار ایک لاکھ روپیہ تحریر ہے اور وقت نکاح پدر وکیل نے جس کو پدر و دختر اور خود دختر نے نکاح کرنے کا کل اختیار دیا ہے، صرف ایک ہزار روپیہ مہر کا حکم دیا اور نکاح خواں نے بھی یوقت نکاح ایک ہزار روپیہ مہر کا مقرر کر دیا اور اظہار کیا اور سب حاضرین مجلس نے سنا اور تعداد رقم مہر مندرجہ کابین نامہ بالکل مخفی رکھی گئی دریافت طلب یہ امر ہے کہ مہر کون سا واجب الاداء ہے آیا وہ جو کابین نامہ میں درج ہے یا وہ جس کا اظہار مجلس میں کیا گیا؟

(الجواب) مہر کی مقدار وہ معتبر ہے جس کو نکاح خواں نے یوقت نکاح ظاہر کیا اور جس مہر کو سن کر شوہر نے قبول کیا اور حاضرین مجلس نے سنا، کیونکہ مہر وہی واجب ہوتا ہے جو عقد کے وقت نام لیا جاوے اور جس پر

(۱) دیکھئے ہدایہ کتاب الوصایا ج ۴ ص ۶۴۱ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الوصایا باب العتق فی المرض ج ۵ ص ۹۶ ط. م. ج ۶ ص ۵۶۵ ظفیر

عقد نکاح کیا جاوے قال فی الدر المختار و تجب العشرة ان سماها او دونها و يجب الاكثر منها ان سمي الاكثر الخ و يتأكد عند وطئ او خلوة صحت الخ در مختار قوله و يتأكد كدای الواجب من العشرة او الاكثر وافاد ان المهر و جب بنفس العقد مع احتمال سقوطه بردها^(۱) الخ شامی فقط

مہر معجل طے شدہ اگر شوہر نہ دے تو عورت باپ کے گھر جاسکتی ہے یا نہیں اور شوہر قید ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۳۲) زید نے جو ہندہ سے نکاح کیا اور مہر معجل قرار پایا باوجود قرار پانے مہر معجل کے زید مہر ادا نہیں کرتا اور طرح طرح کے بہانے کرتا ہے اس صورت میں جب تک زید مہر نہ دے قید ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر ہندہ والدین کے گھر چلی جاوے تو کچھ قباحت تو نہیں؟

(الجواب) مہر معجل ہونے کی صورت میں اگر شوہر باوجود غناء کے مہر کے دینے میں تاخیر کرے بطلب زوجہ جس ہو سکتا ہے اور در مختار میں فرمایا ہے کہ اگر زوجہ مہر معجل کے نہ ملنے کی وجہ سے اپنے والدین کے گھر چلی جاوے تو نفقہ ساقط نہ ہوگا اور ناشزہ نہیں ہے او امتعت للمہر الخ لا ای لا نفقة الخ لخارجة من بیتہ بغير حق الخ و فی الشامی قوله بغير حق ذکر محترز بقوله بخلاف ما لو خرجت الخ و کذا هو احتراز عما لو خرجت حتی يدفع لها المہر^(۲) الخ فقط

بیوی نے مہر معاف کر دیا اس کی موت کے بعد والدین طلب کرتے ہیں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۳۳) ہندہ بالغ پندرہ سالہ نے گواہوں کے سامنے اپنے شوہر کو مہر معاف کر دیا اب بعد انتقال ہندہ کے اسکے والدین مہر کا مطالبہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہندہ نابالغہ تھی اس کا معاف کرنا معتبر نہیں ہے اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) ہندہ جب کہ پندرہ سالہ اور بالغہ تھی تو معاف کرنا اس کا مہر کو صحیح ہے اور والدین کا مطالبہ مہر کا شوہر سے درست نہیں ہے۔^(۳) فقط

مہر معاف کر دینے کے بعد اس کا انکار کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۳۴) اگر عورت مہر معاف کر دے اور پھر انکار کرے تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) عورت اگر مہر معاف کر دے تو پھر انکار کرنا مسموع نہ ہوگا مہر معاف ہو جاوے گا۔^(۴) فقط

(۱) رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر

(۲) رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۸۹ ط.س.ج ۳ ص ۵۷۵ ظفیر

(۳) ان حطت عنه من مہر ما صح الحط لان المہر حقها والحط یلاقیہ حالة البقاء (ہدایہ باب المہر ج ۲ ص ۳۰۵) ظفیر

(۴) وصح حطها لکله او بعضه عنه قبل اولای الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۴

۴۶۵ ط.س.ج ۳ ص ۱۱۳ مطلب فی حط المہر والابراء منه (ظفیر

پندرہ ہزار میں پانچ ہزار معجل اور بقیہ مؤجل ہے تو کیا کیا جائے؟

(سوال ۱۲۳۵) ایک کائن نامہ لکھا گیا جس میں مقدار مہر پندرہ ہزار بہ عبارت ذیل مرقوم ہے زردین مہر معجل مبلغ پندرہ ہزار روپیہ قرار پاتے ہیں منجملہ اس کے پانچ ہزار روپیہ اس وقت بحق مسماۃ از قسم اثاث البیت و زیورات ادا کر دیا گیا اور باقی ماندہ مبلغ دس ہزار روپیہ اپنی حیات میں مسماۃ موصوفہ کو ادا کروں گا مبلغ دس ہزار روپیہ مذکور شرعاً معجل کی تعریف میں آئے گا یا مؤجل ٹھہرے گا اگر مؤجل قرار دیا جائے تو ارشاد ہو کہ مؤجل کے کتنے اقسام ہیں اور یہ صورت کون سی قسم میں داخل ہے اور اپنی حیات میں ادا کر دینے کا جو وعدہ ہے اس کی رو سے عورت اپنے شوہر سے کس وقت زر مہر مذکور یعنی دس ہزار روپیہ کے وصول کرنے کی مستحق ہو سکتی ہے؟

(الجواب) شروع عبارت کائن نامہ میں اگرچہ کل مہر کو معجل قرار دیا تھا مگر بعد میں تفصیل کرنے میں پانچ ہزار کو معجل اور دس ہزار کو مؤجل قرار دیا گیا ہے لہذا دس ہزار مؤجل ہو گیا اور مؤجل الی الطلاق یا الی الموت صحیح ہے در مختار میں ہے الا التاجیل لطلاق او موت فیصح^(۱) الخ اور شامی میں ہے کہ طلاق سے مؤجل بھی معجل ہو جاتا ہے وبالطلاق یتعجل المؤجل^(۲) فقط

لڑکی والے کا بوقت نکاح روپیہ لینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۳۶) بوقت نکاح علاوہ تعیین دین مہر کے لڑکی والا لڑکے والے سے کچھ لے لیتا ہے یہ لینا جائز ہے یا نہ اور دین مہر میں شمار ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسی رقم کو فقہاء نے رشوت قرار دیا ہے اور واجب الرد لکھا ہے کما فی الدر المختار اخذ اهل المرأة شیئاً عند التسليم فللزوجة ان یستردہ لانہ رشوة^(۳) اور جب کہ مہر کا نام نہیں لیا تو وہ مہر میں شمار نہ ہو گا۔

بعد خلوت خواہ عورت نافرمانی کرتی رہی ہو تو بھی طلاق کے بعد کل مہر واجب ہے

(سوال ۱۲۳۷) زید اپنی منکوحہ ہندہ سے بعد از نکاح خلوت صحیحہ سے مستفیض ہوا بعد چندے ہندہ ناشزہ و نافرمان ہو کر مباشرت سے مانع ہوئی باوجودیکہ زید مباشرت و جماع پر علی وجہ التام قادر ہے لیکن ہندہ اطاعت زید سے برگشتہ ہے اگر زید ہندہ کو طلاق دے دے تو زید پر کل مہر واجب الاداء ہے یا بعض ہندہ نے صلب عقد میں سے یہ شرط کی تھی کہ میری بلا اجازت اگر دوسری عورت سے نکاح کرو گے تو میری طلاق میرے اختیار میں اگر اختیار کروں تو کل مہر دینا پڑے گا زید اگر دوسرا نکاح نہیں کرے گا تو زنا میں مبتلا ہو جاوے گا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۳ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۴ ظفر

(۲) رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۳ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۴ ظفر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۵۰۳ ط.س. ج ۳ ص ۱۵۶ ظفر

(الجواب) جب کہ خلوت صحیح ہو گئی تو زید کے ذمہ کل مہر واجب الاداء ہو گیا، زید اگر ہندہ کو طلاق دے گا تو پورا مہر زید کو ادا کرنا ہوگا، ہندہ یہ شرط کرتی یا نہ کرتی زید کو مہر دینا ہی ہوگا^(۱) لیکن دوسرے نکاح سے یہ شرط خارج نہیں ہے، دوسرا نکاح کر لے جس وقت مہر دینے کی طاقت ہو، مہر ادا کر دیوے، 'ہکذا فی الدر المختار فقط'

عورت کے انتقال کے بعد اس کا مہر کیسے ادا کیا جائے

(سوال ۱۲۳۸) جس عورت کا خاوند سفر میں ہو اور وہ عورت انتقال کر جاوے اور مہر ادا نہ ہوا ہو تو مہر کیونکر ادا ہو؟

(الجواب) بقدر حصہ دیگر ورثاء عورت کے وارثوں کو مہر ادا کر دیا جائے۔^(۲) فقط

مہر شرعی کی مقدار کیا ہے؟

(سوال ۱۲۳۹) مہر شرعی کی مقدار کیا ہے۔ فقط

(الجواب) دس درہم ہے اور ایک درہم تقریباً ۴۴ روپے کا ہوتا ہے، پس دس درہم قریب پونے تین روپیہ کے ہوئے۔^(۳) فقط

تجدید نکاح میں مہر ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۴۰) تجدید نکاح میں تعین مہر ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) ضروری ہے۔^(۴) فقط

بیوی جب مہر معاف کر دے تو معاف ہو گیا نہیں؟

(سوال ۱۲۴۱) میرا حقیقی بالغ بھائی عبدالوہاب فوت ہو گیا میں نے مرحوم کی بیوہ کو کہا کہ تیرا حق مہر اس کے ذمہ ہے اگر تو لینا چاہتی ہے تو ہم دینے کے لئے تیار ہیں ورنہ معاف کر دے بیوہ مذکورہ نے برادری کے

(۱) والخلوۃ الخ کالوطو الخ فی ثبوت النسب الخ و فی تاکید المہر المسمی (الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر مطلب فی احکام الخلوۃ ج ۲ ص ۴۶۵ ط. س. ج ۳ ص ۱۱۴ ظفیر

(۲) اگر بچے نہیں ہیں تو عورت کے نصف مہر کا حق دار خود شوہر ہوگا اور بقیہ نصف کے عورت کے بقیہ ورثاء ہوں گے اور اگر بچے ہیں تو شوہر کو اس بیوی کے ترکہ سے ایک چوتھائی ملے گا اور بقیہ تین چوتھائی اس کے بچے اور اس کے والدین کو واللہ اعلم ظفیر

(۳) و اقل المہر عشر درہم الخ ولنا قولہ علیہ السلام ولا من اقل عشرة درہم ہدایہ باب المہر ج ۲ ص ۳۰۳، ۳۰۴ تحریر فیلی میں الفاظ یہ لکھتے ہیں "ولا مہر دونہ عشرة درہم (حاشیہ ہدایہ ایضاً) ایک درہم ۳۳۶ اھ میں ۱۴/ کا ہوتا تھا اب ہمارے اس زمانہ ۳۸ اھ میں چاندی کافی گراں ہے پونے پچھروپے تولہ سے کم نہیں ملتی اور دس درہم چاندی دو تولہ ساڑھے سات ماشہ ہوتی ہے اس حساب سے اس کی قیمت ساڑھے چودہ روپے کے قریب ہوتی ہے چاندی کی قیمت کے حساب سے دس درہم کی قیمت گھٹتی برہتی رہے گی واللہ اعلم ظفیر

(۴) ثم المہر واجب شرعاً ایانۃ شرف المحل (ہدایہ باب المہر ج ۲ ص ۳۰۳) ظفیر

دو گواہوں کے رو برو کہا کہ میں معاف کرتی ہوں اس صورت میں مہر معاف ہو یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں مہر معاف ہو گیا، عند اللہ کچھ مواخذہ مہر کا عبد الوہاب متوفی کے ذمہ نہیں رہا۔^(۱) فقط

مہر معاف کرنے کے بعد لینا اور عدت کے اندر نکاح کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۴۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی اور زوجہ نے مہر معاف کر دیا اور عدت کے اندر ہی عورت نے عقد ثانی کر لیا اور اپنے چند رفقاء کے ورغلانے سے شوہر پر عدالت میں مہر کا دعویٰ کر کے جھوٹا ثبوت بہم پہنچا کر مہر کی ڈگری حاصل کر لی اور اپنی تحریر معافی مہر سے منکر ہو گئی اور طلاق بھی اس شرط پر تھی کہ حق مہر معاف تو اس صورت میں معافی مہر سے انکار کرنا طلاق کے بارے میں مؤثر ہو گیا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں شوہر کی طرف سے طلاق ہو گئی اور عورت کی طرف سے مہر معاف ہو گیا، پھر عورت کا معافی مہر سے منکر ہو کر اور جھوٹی شہادت عدالت میں پیش کر کے مہر کی ڈگری کر لینا ظلم ہے، طلاق پر کچھ اثر اس کا نہ ہو گا، طلاق واقع ہو گئی اور مہر بھی عند اللہ معاف ہو گیا ظلماً عورت کا مہر وصول کرنا فعل ناجائز اور حرام ہے اور عدت کے اندر دوسرے شخص سے نکاح کرنا بھی حرام اور باطل ہے نکاح نہیں ہوا^(۲) اور جو لوگ اس نکاح میں ساعی ہوئے مرتکب فعل حرام کے اور فاسق ہوئے قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النکاح حتی يبلغ الکتب اجله الاية^(۳) فقط

مہر معجل ہو تو لڑکی کا باپ رخصتی سے قبل اسے وصول کر سکتا ہے

(سوال ۱۲۴۳) زید کی لڑکی سے عمر کے لڑکے کا مبلغ دو ہزار روپیہ مہر معجل پر عقد ہوا، زید کی لڑکی نابالغہ ہے عمر گیارہ سال ہے عرصہ سواہر س کا گزر گیا اب عمر کا لڑکا زید کی لڑکی کو رخصت کرنا چاہتا ہے، زید کہتا ہے کہ تا وقتیکہ مہر مبلغ دو ہزار روپیہ مہر معجل ادا نہ کرو گے تب تک لڑکی رخصت نہ کروں گا، آیا زید کو اپنی لڑکی کے مہر معجل وصول کرنے کا حق حاصل ہے یا نہیں اور رخصت کے قبل کس قدر مہر معجل زید کو لینا چاہیے اور بعد رخصت کے کس قدر اور بلا ادائیگی مہر معجل نکاح درست ہے یا نہ؟

(الجواب) زید کو اپنی دختر نابالغہ کے مہر معجل وصول کرنے کا حق حاصل ہے درمختار میں ہے ولہا منعه من الوطی و دواعیه و السفر الخ لاخذ ما بین تعجیلہ و فی الشامی قوله ولہا منعه الخ و کذا الولی الصغیرۃ المنع المذكور قوله و السفر الا ولی التعبیر بالاخراج کما عبر فی الكنز ليعم الاخراج من

(۱) وان حطت عنه من مہرھا صح الحط لان المہر حقھا والحط یلایقہ حالة البقاء (ہدایہ باب المہر ج ۲ ص ۳۰۵) وصح حطھا لکلہ او بعضہ عند قبل اولاً (الدرالمختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۴ ط.س.ج ۳ ص ۱۱۳ مطلب فی حط المہر والبراء عنہ) ظفیر

(۲) اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدہ الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلاً (رد المختار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س.ج ۳ ص ۵۱۶ مطلب فی نکاح الفاسد والباطل) ظفیر

(۳) سورة البقرة ۳۰

بیتھا^(۱) الخ اور جب کہ کل مہر معجل قرار پایا ہے تو زید کل مہر کا مطالبہ قبل رخصت کرنے لڑکی کے کر سکتا ہے اور نکاح صحیح ہو گیا۔

ایک بیوی کا مہر پانچ ہزار ہے دوسری کا پانچ سو کم والی کا بڑھا دینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۴۴) زید نے ہندہ سے پانچ ہزار روپیہ مہر پر نکاح کیا اس کی بہت مدت کے بعد دوسری عورت زینب سے پانچ سو روپیہ مہر پر نکاح کیا اور دونوں کو ان کا مہر ادا بھی کر دیا زینب نے ایک روز ارمان کیا کہ تم نے میرا مہر بہت کم مقرر کیا زید نے اس کی دل جوئی کے لئے یہ قصہ کیا کہ تین چار سو روپیہ اس کے مہر میں اور زیادہ کر دے کیونکہ زیادۃ بعد العقد بھی اصل کے ساتھ بتصریح فقہاء ملحق ہو جاتے ہیں تین سو چار سو اس کو اور دے دوں خواہ نقد یا کسی مکان کا ایک حصہ کہ زینب کو فی الحال اس حصہ مکان کی ضرورت بھی ہے لیکن زید کو اس میں تردد یہ ہے کہ جس طرح تمام حقوق میں زوجتین کے درمیان تساوی ضروری ہے کہیں یہ زیادتی فی مہر احد ہما خلاف عدل نہ ہو جائے یہ زیادتی فی مہر احد ہما جائز ہے یا نہ اگر کوئی دلیل صریح نہ ہو تو کوئی کلیہ ہی شافی و کافی ہے اور تصریح فقہی اگر مل جاوے تو اقرب الی الاقتناع ہے؟

(الجواب) موافق اس قاعدہ فقہیہ کے کہ زیادتی فی المہر بعد العدة ملحق باصل المہر ہے اور یہ مبتدئہ نہیں ہے کما یقول بہ الامام زفر رحمہ اللہ تعالیٰ زیادۃ فی مہر احدی الزوجان درست ہے خصوصاً اس زوجہ کے مہر میں زیادتی کرنا جس کا مہر اصل سے کم ہو اور اضرار زوجہ ثانیہ اس سے مقصود نہ ہو اور اس کو حیلہ ترک عدل و تسویہ بین الزوجات جو کہ واجب ہے نہ بنایا جاوے خلاف عدل نہیں ہوتا فتح القدیر کے جزئیہ ذیل سے یہ مفہوم ہو سکتا ہے کہ زیادۃ فی المہر اگر بطریق رشوت نہ ہو تو درست ہے عبارت اس کی یہ ہے قوله وان رضیت احدی الزوجات بترك قسمها لصاحبتهما جازہذا اذا لم یکن برشوة من الزوج بان زادها فی مہرھا لتفعل او یتزوجھا بشرط ان یتزوج اخرى فیقیم عندها یومین و عند المخاطبة یوما فان الشرط باطل ولا یحل لها المال فی الصورة الاولى فله ان یرجع فیہ الخ^(۲) اور عنایہ کی یہ عبارت بھی جواز کی طرف مشیر ہے قوله خلافاً لزفر^(۳) فانہ یقول الزیادۃ ہبۃ مبتدئۃ لا تلحق باصل العقد ان قبضت ملکۃ الا فلا الخ^(۴) اس سے معلوم ہوا کہ ائمہ ثلاثہ زیادۃ کو ہبہ مبتدئہ قرار نہیں دیتے کہ اس کو خلاف عدل کہا جاوے کیونکہ یہ تصریح ہے کہ ہبات میں بھی تسویہ بین الزوجات ضروری ہے کما فی العینی علی البخاری و تمام العدل ایضاً بین تسویتھن فی النفۃ و الکسوة و الہبۃ و نحوھا^(۵) فقط

(۱) دیکھئے رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۲، ۴۹۳ ط. س. ج ۳ ص ۱۴۳-۱۴۴ ظفر

(۲) فتح القدیر باب القسم ج ۲ ص ۳۰۳ مکتبہ حبیبہ، کوئٹہ ج ۳ ص ۳۰۳ ظفر

(۳) عنایہ علی ہامش فتح القدیر باب المہر ج ۲ ص ۲۱۴ ط. س. ج ۳ ص ۲۱۴ ظفر

(۴) عمدۃ القاری شرح بخاری ج ۹ ص ۵۰۰ ظفر

عورت کو مہر وصول کرنے کا حق ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۴۵) منکوحہ اپنے خاوند سے مہر مقررہ جس وقت چاہے طلب کر سکتی اور وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر اگر معجل ہو تو عورت کو ہر وقت اس کے وصول کرنے کا حق ہے اور اگر مؤجل ہو تو طلاق کے بعد مطالبہ کر سکتی ہے۔ کذا فی کتب الفقہ^(۱) فقط

نابالغہ لڑکی کا ولی مہر کم کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۴۶) ولی نے نابالغہ لڑکی کا نکاح بوجہ مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر کے کر دیا، لڑکے نابالغ کے باپ نے منظور کر لیا کیا لڑکی کا ولی مہر کو کم کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے وصح حطها لکله او بعضه عند قبل اول الخ قال فی الشامی و قید بحطها لان حط ابیها غیر صحیح لو صغيرة^(۲) الخ اس سے معلوم ہوا کہ ولی نابالغہ کو مہر کے کم کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ فقط

اگر کسی عورت کو بچہ چھ ماہ سے کم میں پیدا ہو تو کیا پھر بھی وہ مہر پائے گی

(سوال ۱۲۴۷) اول عشرہ جمادی الثانی میں مسماۃ ہندہ کا عقد مسمی بحر کے ساتھ ہوا، تقریباً دو ماہ تک مسماۃ مذکورہ اپنے شوہر کے پاس رہی، عشرہ سویم ماہ ذیقعدہ میں مسماۃ مذکورہ کے لڑکا پیدا ہوا مگر ضعیف القوی جو زندہ ہے ایسی حالت میں مسماۃ مذکورہ مہر کا حق رکھتی ہے یا نہیں اور بچہ کی پرورش شوہر کے ذمہ ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ ہندہ سے بحر نے خلوت و صحبت کی ہے تو مہر پورا بذمہ بحر لازم ہو گیا کیونکہ نکاح اس صورت میں صحیح ہو گیا اور اصل یہ ہے کہ مہر مجرد نکاح سے لازم ہو جاتا ہے لیکن احتمال سقوط رہتا ہے جب شوہر نے وطی کر لی یا خلوت صحیحہ پائی گئی تو کل مہر واجب الاداء ہو جاتا ہے رد المختار میں ہے و افادان المہر الخ انما یتاکد لزوم تمامہ بالوطی و نحوه^(۳) الخ اور بچہ چونکہ وقت نکاح سے چھ مہینہ سے کم میں پیدا ہوا ہے اس لئے بحر سے نسب اس کا ثابت نہیں ہے اور نہ بحر کے ذمہ اس کی پرورش وغیرہ کا حق ہے در مختار میں ہے و اقلها ستة اشهر اجماعاً الخ^(۴) فقط

(۱) ولہا منعه من الوطی و دواعیہ الخ لاخذ ما بین تعجیلہ من المہر کلہ او بعضہ او اخذ قدر ما یعجل لمثلہا عرفاً بہ یفتی الخ الا التاجیل لطلاق او موت (در مختار) و فی الخ الاصلۃ و بالطلاق یتعجل الموجل ولو راجعہا لا یتاجل (رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۳ ط. س. ج ۳ ص ۱۴۳ مطب فی منع الزوجۃ نفسہا لقبض المہر) ظفیر
(۲) رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۱۳ مطلب فی حط المہر والابراء منه ظفیر
(۳) رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۵۴ ظفیر فلو لا قل من ستة اشهر من وقت النکاح لا یثبت النسب ولا یرث منه رد المختار کتاب النکاح ج ۲ ص ۴۰۱ ط. س. ج ۳ ص ۴۹ قبیل مطلب فیما لزوم الموالی امته ظفیر
(۴) الدر المختار علی هامش رد المختار فصل فی ثبوت النسب ج ۲ ص ۸۵۷ ط. س. ج ۳ ص ۵۷۰ ظفیر

بیوی مر جائے تو مردین لازم ہے یا نہیں اور وہ کس کو ملے گا

(سوال ۱۲۴۸) ہندہ زوجہ زید اچانک بغیر دین مہر معاف کئے فوت ہو گئی تو اب دریافت طلب امور یہ ہیں کہ (۱) ہندہ کے مذکورہ بالا صورت پر فوت ہو جانے سے زید دین مہر ہندہ سے سبکدوش ہو جاتا ہے یا نہیں اور دین مہر اس کے ذمہ سے ساقط ہو جاتا ہے یا نہیں (۲) اگر زید بلا ادا کرنے دین مہر کے سبکدوش نہ ہو سکتا ہو تو دین مہر ہندہ کے ورثاء کو دیوے یا فقراء پر تقسیم کر دے (۳) از روئے شریعت ہندہ کے ورثاء اس کے میٹھ والے ہیں یا سسرال والے یا اس کی اولاد (۴) اگر ہندہ کے دین مہر پانے کی مستحق اس کی اولاد ہی ہے تو زید کا مال تو آگے ہی ان کا ہے؟

(الجواب) (۱) سبکدوش نہیں ہوتا، اور دین مہر بھی اس کے ذمہ مثل تمام دیون کے باقی رہتا ہے کوئی وجہ ساقط ہونے کی نہیں (۲) ہندہ کے ورثہ کو ملنا چاہیے (۳) جب کہ ہندہ کے اولاد ہے تو ایک ربع تو اس کے شوہر کا ہے اور باقی اس کی اولاد وغیرہ کا (۴) پھر اگر ہے تو یہ دلیل اولاد کے نہ وارث ہونے کی کیوں ہوئی علاوہ ازیں یہ کہنا کہ زید کا مال تو آگے ہی ان کا ہے درست نہیں بیشک اولاد بھی زید کے مال کی وارث ہے لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ سوائے اولاد کے اور کسی کا کوئی حق اس میں نہ ہو اگر دوسرے ورثہ ہوں گے ان کا حق بھی اس میں نکلے گا اور یہ سب کچھ زید کی موت کے بعد ہے۔ فقط

عورت کا یہ کہنا کہ ”مجھ سے ہم بستر ہو تو اپنی ماں سے ہو“ طلاق نہیں ہے طلاق دے گا تو بھی مہر ضروری ہے

(سوال ۱۲۴۹) ایک عورت نے کسی بات پر اپنے شوہر کو کہا کہ اگر تو میرے ساتھ ہم بستر ہو تو گویا اپنی ماں بہن کے ساتھ ہم بستر ہو شوہر نے ہم بستر ہونا چھوڑ دیا اور طلاق دینے پر آمادہ ہے اگر طلاق دیوے تو مردینا ہو گا یا نہ؟

(الجواب) اس صورت میں اس شخص کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی عورت کے کہنے سے کچھ نہیں ہوتا اگر اس عورت کو رکھنا چاہے تو رکھ سکتا ہے اور اگر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے اگر طلاق دے دے گا تو مہر ادا کرنا لازم ہو گا۔ (۳) فقط

رخصتی کے پہلے شوہر مر جائے تو مہر کتنا دینا ہو گا

(سوال ۱۲۵۰) ہندوستان میں دستور ہے کہ بعض مرتبہ نکاح بالغ و بالغہ کا ہو جاتا ہے اور رخصت کی دوسری

(۱) شوہر مر اور اگر دیوبند کی معاف کردہ بیوی یہاں ان دونوں صورتوں میں کوئی صورت باقی نہیں گئی باقی موت تو اس سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے تجب العشرة ان سماها او دونها ويجب لاكثر منها ان سمى الاكثر ويتأكد عند وطئ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر جلد ۲ ص ۴۵۴ ط. ص. ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر)
(۲) اگر بال بچہ ہے تو ایک پونہائی ورثہ نصف شوہر کا ہو گا بقیہ دوسرے ورثہ کو پہنچے گا وہ ادا کر دے یا ان سے معاف کر لے ظفیر
(۳) ويتأكد (ای المهر) عند وطئ او خلوة صحت الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط. ص. ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر)

تاریخ مقرر ہوتی ہے، ایسی صورت میں اگر قبل رخصت خاوند فوت ہو جائے تو بیوی کو کتنا دین مہر دیا جاوے گا؟

(الجواب) اس صورت میں مہر پورا واجب ہے جیسا کہ در مختار میں ہے ویتا کد عند وطنی او خلوة صحت الخ او موت احدهما الخ^(۱) فقط

عورت کہتی ہے کہ شوہر یہ مکان مہر میں دے گیا ہے ورنہ انکار کرتے ہیں کیا حکم ہے؟
(سوال ۱۲۵۱) زید و عمر دو بھائی حقیقی ہیں، یہ علیحدہ علیحدہ شہروں میں مقیم ہیں، عمر اپنے باپ کی جائیداد پر قابض ہے، زید کا اس سے کوئی سروکار نہیں ہے، زید نے اپنا ذاتی مکان دوسرے شہر میں بنالیا ہے، زید کی بیوی کا انتقال ہو گیا جس سے ایک لڑکی شادی شدہ موجود ہے، زید نے اپنا نکاح ثانی کیا کچھ عرصہ کے بعد زید کا انتقال ہو گیا، زوجہ زید کو دو سال بعد بحر نے نکاح کا پیام دیا، زوجہ زید نے بحر سے نکاح سے انکار کر دیا اور عظیم کے ساتھ نکاح کر لیا، عظیم و بحر کی پہلے سے مخالفت تھی اس نکاح سے اور زیادہ ہو گئی، جب زوجہ زید کے نکاح ثانی کی اطلاع عمرو دلا، زید کو ہوئی تو وہ دونوں زید کے مکان پر آئے اور اس کی زوجہ سے کہا کہ مکان خالی کر دو کیونکہ تم نے اپنا نکاح کر لیا ہے، اب تمہارا اس مکان پر کوئی حق نہیں رہا، سابقہ زوجہ زید نے کہا کہ یہ مکان میرا شوہر میرے مہروں میں دے گیا ہے، میں اس پر قابض ہوں اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) شرعاً شہادت کافی کسی طرف سے بھی نہیں ہے نہ ادائے مہر کی اور نہ مکان کے مہر میں دیئے جانے کی اس لئے کہ ادائے مہر کا گواہ صرف بحر ہے اور ایک شخص اگرچہ ثقہ بھی ہو اس کی گواہی شرعاً معتبر نہیں ہوتی^(۲) اور اس پر کوئی حکم شرعاً نہیں ہو سکتا اور اس صورت میں تو وہ اس وجہ سے بھی مخدوش اور ناقابل اعتبار ہے کہ عداوت اس کی ظاہر ہے اور مکان کا مہر میں ملنے کا بھی ثبوت نہیں ہے، کیونکہ یہ صرف عورت کا بیان ہے لیکن چونکہ قاعدہ شرعیہ یہ ہے کہ ترکہ میت سے اول دیون وغیرہ ادا کر کے جو کچھ باقی رہے وہ ورثاء کو ملتا ہے اور مہر بھی ایک دین بذمہ شوہر ہے اور مہر کا ادا ہونا ثابت نہیں ہے اور عورت مدعی مہر کی ہے لہذا اس کا مہر اول دلوایا جاوے گا، پس اگر میت نے یعنی زید نے کچھ اور ترکہ سوائے مکان کے چھوڑا ہو تو اس میں سے مہر ادا کیا جاوے گا اور اگر سوائے مکان کے اور کچھ نہ چھوڑا ہو تو پھر مکان سے مہر دیا جاوے گا^(۳) اور وارثوں کو یہ بھی اختیار ہے کہ مہر اپنے پاس سے ادا کریں اور مکان بقدر حصہ خود رکھ لیں اور علاوہ مہر کے آٹھواں حصہ عورت کا میراث کے طریق سے ہے اور نکاح ثانی کرنے سے اس کا مہر اور حصہ میراث ساقط نہیں ہوتا۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر

(۲) ونصابها لغير هامن الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره كنكاح و طلاق و وكالة و وصية الخ رجلا ن الخ اور جل و امراتان الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشہادات ج ۴ ص ۵۱۵، ۵۱۶ ط. س. ج ۵ ص ۶۵ ظفیر

(۳) تتعلق بتركة الميت حقوق اربعة مرتبة الاول يبداء بتكفينه و تجهيزه من غير تبذير ولا تقصير ثم تقضى ديونه من جميع ما بقى من ماله ثم تنفذ وصاياہ من ثلث ما بقى بعد الدين ثم يقسم الباقي بين ورثته (سراجی ص ۵ و ۶) ظفیر

مہر کی معافی کے دو گواہ ہیں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۵۲) ہندہ نے اپنے شوہر خالد کو اس کی بیماری میں اللہ کے واسطے اپنا مہر معاف کر دیا اس واقعہ کے دو یحییٰ گواہ یہ شہادت دیتے ہیں کہ قادر بخش کہتا ہے کہ میں مہر بخشے کا گواہ ہوں خالد نے کہا کہ مہر بخش دو ہندہ نے کہا کہ اللہ کے واسطے معاف کیا فاضل کہتا ہے کہ ہندہ نے کہا کہ خدا کے واسطے میرا مہر معاف کیا آیا یہ شہادت کامل ہے یا ناقص؟

(الجواب) یہ شہادت تو کافی ہے اگر دونوں گواہ عادل ہوں^(۱) لیکن مرض الموت میں ہیہ کرنا دین معاف کرنا حکم وصیت ہے^(۲) اور وصیت وارث کے لئے درست نہیں ہے اس لئے مرض الموت میں مہر کا معاف کرنا معتبر نہ ہوگا لیکن اگر دیگر ورثاء راضی ہوں تو وارث کے لئے وصیت درست ہو سکتی ہے اور وصیت ایک ثلث میں جاری ہوتی ہے اس میں بھی اگر ورثاء راضی ہوں تو ثلث سے زیادہ میں بھی جاری ہو سکتی ہے۔^(۳) فقط

مہر معجل اور مؤجل وصول میں ایک ہیں یا الگ الگ؟

(سوال ۱۲۵۳) کیا مہر معجل اور مؤجل بعد ہم بستری کے ادائیگی کی صورت میں ایک حکم رکھتے ہیں یا نہیں یعنی زوجہ دونوں قسم کے مہر کل لے سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے ویتاکد عند وطی او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما^(۴) الخ شامی میں ہے افادان المہر وجب بنفس العقد لکن مع احتمال سقوطہ بردتہا او تقبیلہا ابنہ او تنصفہ بطلاقہا قبل الدخول وانما یتاکد لزوم تمامہ بالوطی و نحوه^(۵) الخ اس روایت سے معلوم ہوا کہ دخول اور وطی سے مہر مؤکد ہو جاتا ہے احتمال سقوط اور تنصیف کا نہیں رہتا بلکہ پورا مہر شوہر کے ذمہ واجب اور لازم ہو جاتا ہے لیکن مہر معجل تو عورت فوراً وصول کر سکتی ہے اور شوہر کے ذمہ اس کا ادا کرنا فوراً لازم ہے اور مہر مؤجل کے وصول کا وقت طلاق یا موت ہے اس سے پہلے عورت مہر مؤجل وصول نہیں کر سکتی۔
کما مر^(۶)

مہر مثل میں کس کا اعتبار ہوگا

(سوال ۱۲۵۴) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں اس عورت کا انتقال ہو گیا

(۱) ونصابها لغيرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غيره الخ رجلا الخ او رجل و امرأتان (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الشهادات ج ۴ ص ۵۱۵ و ۵۱۶ ط. س. ج ۵ ص ۶۵) ظفیر
(۲) اعتاقه ومحاباته و هبته و وقفه و ضمانه کل ذلك حکمه کحکم وصيته فيعتبر من الثلث كما قد صنف (در مختار) قوله محاباته ای فی الاجازة والا سيجار والمهر والشرء الخ (رد المختار کتاب الوصايا باب العتق فی المرض ج ۵ ص ۵۹۶ ط. س. ج ۶ ص ۶۷۹) ظفیر (۳) لا لوارثه وقاتله الخ الا باجازة ورثته لقوله عليه السلام لا وصية لوارث الا ان يحير هالورثة یعنی عند وجود وارث اخر (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الوصايا ج ۵ ص ۶۷۵ ط. س. ج ۶ ص ۶۵۶) ظفیر (۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ظفیر (۵) رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر (۶) لو كان المهر مؤجلاً ليس لها المنع قبل حلول الاجل ولا بعده (رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۴۴) ظفیر

اس کے بعد پھر زید نے اس کی دوسری بہن سے شادی کیا اس سے چار لڑکیاں پیدا ہوئیں زید کی پہلی بیوی کی پہلی لڑکی سے عمر نے نکاح کیا اس کا انتقال ہو گیا اس کے نکاح سے ۳۵ سال بعد عمر نے اس کی دوسری حقیقی بہن سے مہر مثل پر نکاح کیا عمر کو اپنی پہلی بیوی (زید زوجہ اولیٰ کی بہن اولیٰ) کا مہر یاد نہیں رہا اور نہ رجسٹر قاضی میں درج ہے اور نہ کوئی گواہ باقی ہے زید کی زوجہ ثانیہ سے جو چار لڑکیاں ہوئیں ان کا مہر ڈیڑھ ڈیڑھ روپیہ ہے عمر کی زوجہ ثانیہ کا مہر مثل کیا ہوگا؟

(الجواب) عمر کی دوسری زوجہ جو کہ حقیقی بہن ہے زوجہ اولیٰ متوفیہ کی تو جو مہر اس زوجہ کا ہے وہی پہلی زوجہ کا مہر مثل ہے پس جب کہ گواہوں سے کوئی مقدار مہر کی ثابت نہیں ہے جو مہر اس زوجہ کا ہے وہی زوجہ سابقہ کا ہوگا اور اگر اس میں جھگڑا ہو تو علاقائی بہنوں کے مہر کا اعتبار ہوگا۔ وفي الخلاصة ويعتبر باخوانتها وعماتھا الخ در مختار^(۱) (جب باؤ نہیں تو اس کی زوجہ ثانیہ کی دوسری بہنوں کا جو مہر ہے وہی مہر مثل قرار پائے گا کیونکہ باپ کے خاندان کا مہر مثل کہا جاتا ہے)

مطلق مہر رواج کے مطابق مؤجل قرار پائے گا اور عورت کے لئے نان و نفقہ کا دعویٰ جائز ہے

(سوال ۱۲۵۵) ہندہ بالغہ کا نکاح بہرہ زید نے فررز مہر مبلغ پانچ ہزار روپیہ ہوا کوئی اظہار مؤجل یا متجل کا نہیں ہوا عام رواج خاندانی ہندہ کا مہر مؤجل ہے اب ہندہ بوجہ ناموافقت شوہر خود جس میں زیادتی شوہر کی ہے مطالبہ مہر کرتی ہے آیا ناموافقت و علیحدگی خاوند بلا اظہار طلاق جو ہندہ کے نکاح سے پانچ سات ماہ بعد سے بدستور ہے جس کو عرصہ پانچ سال کا ہو گیا ہے حکم اجل رکھتی ہے یا نہیں اور بصورت نہ رکھنے حکم اجل کے صورت موجودہ میں ہندہ مطالبہ مہر کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور ہندہ حسب حیثیت اپنے خاوند کے نان و نفقہ کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں؟

اور ہندہ اگر عدالت مجاز میں دعویٰ اور چارہ جوئی اس بات کی کرے کہ یا طلاق دے دے یا حقوق زوجیت ادا کرے تو شرعاً اختیار حاصل ہے یا نہیں اور گناہ گار تو نہ ہوگی؟

(الجواب) ایسی حالت میں مہر مؤجل سمجھا جاتا ہے اور اجل کی ادائیگی کی موت شوہر ہے یا طلاق^(۲) اور جب کہ شوہر حقوق زوجہ ادا نہیں کرتا تو عورت اپنے حقوق و نفقہ کا دعویٰ کر سکتی ہے شوہر کو چاہیے اور اس پر واجب ہے کہ یا وہ حقوق زوجہ نان نفقہ وغیرہ ادا کرے ورنہ طلاق دے دے کما قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعروف او تسریح باحسان^(۳) اس کا حاصل یہ ہے کہ یا اچھی طرح عورت کو رکھے ورنہ طلاق دے دے

(۱) والحرۃ مہر مثلھا الشرعی مہر مثلھا الخ من قوم ایہا لا امہا ان لم تکن من قومہ کثت عمدہ و فی الخلاصۃ و یعتبر باخوانہا و عماتہا الخ الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر مطلب فی بیان مہر المثل ج ۲ ص ۴۸۷ ط.س.ج ۳ ص ۱۳۷ (ظفر) (۲) وان ینوا قدر المعجل یعجل ذلک وان لم ین شیناً ینظر الی المرأة والی المہر المذكور فی العقد انه کم ینکون المعجل لمثل هذه المرأة من مثل هذا المہر فیعجل ذلک معجلاً ولا یقدر بالربع ولا بالخمس والما ینظر الی المتعارف الخ العالمگیری کشوری باب المہر ج ۲ ص ۳۳۰ طبع ماجدیہ ج ۱ ص ۱۳۸ باب المہر الباب السابع الفصل الحادی عشر (ظفر) (۳) سورة البقرة رکوع ۲۹ ظفر

اور بعد طلاق کے مہر کے وصول کرنے کا دعویٰ عورت کر سکتی ہے اور نفقہ بقدر حالما یعنی بین بین شوہر کے ذمہ لازم ہے اس کو وہ بذریعہ عدالت بھی لے سکتی ہے اور عورت کی طرف سے یہ چارہ جوئی کہ یا شوہر نان و نفقہ ادا کرے ورنہ طلاق دے دے موافق حکم شریعت کے ہے اس میں اس پر کچھ گناہ نہیں اور نفقہ اوسط درجہ کا ہدیمہ شوہر لازم ہوتا ہے یعنی عورت اور مرد دونوں کی حیثیت کا لحاظ ہوتا ہے مثلاً اگر عورت غریب ہے اور شوہر غنی ہے تو متوسط درجہ کا نفقہ لازم ہوگا۔^(۱) فقط

مہر میں جب اثر فی ہو تو اثر فی سے کون سی اثر فی مراد ہوگی؟

(سوال ۱۲۵۶) ہندہ کا نکاح زید کے ساتھ ہوا اور ایک سو ایک روپیہ اور ایک سو ایک اثر فی سکہ رائج الوقت مہر قرار پایا اثر فی کی قیمت مختلف رہتی ہے تو اب ہندہ کو مہر کس حساب سے دیا جائے گا؟

(الجواب) حکم المعروف کا لشرط مہر میں وہ اثر فی مراد ہوگی جو اس وقت یعنی بوقت نکاح مروج تھی اور اگر مختلف وزن اور مختلف قیمت کی اثر فیاں اس وقت مروج تھیں تو جس اثر فی کا زیادہ رواج ہو وہ مراد ہوگی اور اگر یہ معلوم نہیں کہ اس وقت اثر فی کس قیمت کی زیادہ مروج تھی تو جو کچھ عورت کہتی ہے اور اس کا مکذب کوئی نہیں ہے تو اسی کے قول کے موافق اسی اثر فی سے حساب مہر کا کیا جاوے گا۔

شوہر مفلس ہو تو کیا عدالت مہر کم کر سکتی ہے؟

(سوال ۱۲۵۷) زید کا نکاح بتقریر مہر پانچ صد روپیہ ہمراہ مسماۃ مریم ہو کر کابین نامہ میں باضابطہ پانصد روپیہ بوقت نکاح تحریر ہوا کچھ عرصہ کے بعد فریقین میں تنازعہ ہو کر مسماۃ مریم کی طرف سے دعویٰ پانصد روپیہ زر مہر عدالت میں دائر کیا گیا عدالت ابتدائی سے باعتبار تحریر کابین نامہ دعویٰ ڈگری ہوا لیکن عدالت سیشن و چیف کورٹ سے بلا رضامندی مسماۃ مریم مدعیہ بجائے پانصد روپیہ مہر کے بتیس روپیہ چھ آنے زر مہر کو بوجہ مفلسی و ناداری مدعا علیہ کے قائم رکھ کر باقی رقم مہر کو خارج کر دیا گیا شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) شرعاً و طئی کے بعد پورا مہر لازم ہو جاتا ہے شامی میں ہے و افادان المہر وجب بنفس العقد لکن مع احتمال سقوطہ بردتھا الخ^(۲) وانما یتأكد لزوم تمامہ بالوطی و نحوه^(۳) الخ اور اگر شوہر مفلس بھی ہو تو مہر ساقط نہیں ہوتا بلکہ مؤخر ہو جاتا ہے پس بالکل ساقط کر دینا مہر کا یا کم کر دینا خلاف حکم شرع ہے۔^(۴) فقط

(۱) فتجب النفقة للزوجة بنكاح صحيح الخ علی زوجها الخ بقدر حالهما به یفتی (درمختار) كذا فی الهدایة وهو قول الخصاف وفي الولوالجیه وهو الصحيح و علیہ الفتوی (رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۸۸ ط.س. ج ۳ ص ۵۷۱) ظفیر

(۲) رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر

(۳) رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر

(۴) قال فی البدائع و اذا تأكد المہر بما ذكر لا یسقط بعد ذلك الا البراء (ایضاً) ط.س. ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر

آنحضرت ﷺ کی صاحبزادیوں اور ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا؟

(سوال ۱۲۵۸) حضرت فاطمہؓ اور اکثر بنات و ازواج مطہرات کا مہر کیا تھا اور اس وقت سکہ رائج الوقت انگریزی سے تخمینہ کتنا ہوتا ہے؟

(الجواب) پانچ سو درہم تھا جو تقریباً سو سو روپیہ ہوتا ہے۔^(۱) فقط

مہر میں آنحضرت ﷺ کی مطابقت افضل ہے یا حسب حیثیت؟

(سوال ۱۲۵۹) امیر کبیر اگر مہر میں مطابقت کرے حضرات بنات و ازواج مطہرات کی تو یہ افضل اور موجب خیر و برکت ہے یا حسب حیثیت امراء کے لئے مہر افضل اور موجب خیر و برکت ہے؟

(الجواب) زیادہ مہر کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا کہ وارد ہے لا تغالوا صدقة النساء الحديث^(۲) لہذا متابعات بنات مکررات و ازواج مطہرات کی اس بارے میں افضل ہے اگرچہ جائز زیادتی بھی ہے۔^(۳) (اور بعض اہل علم نے موجودہ دور میں عورت کی بھی خواہی زیادتی ہی میں قرار دی ہے ظفیر)

فاحشہ عورت جو شوہر کے گھر سے بھاگ جائے مہر پائے گی یا نہیں؟

(سوال ۱۲۶۰) ایک عورت بصر ۲۰ سالہ جس کے ماں باپ کو بخوبی علم تھا کہ یہ بد چلن ہو گئی اسی بد چلنی کی وجہ سے وہ دوا ایک مرتبہ گھر سے بھی بھاگی اس بدنامی کو مٹانے کی غرض سے اس کا نکاح ایک ناواقف شخص سے ہمعمر پانچ سو روپیہ کے کر دیا وہ عورت خاوند کے گھر آئی وہاں وہ چند ماہ رہی چونکہ اس کے ماموں کے ساتھ اس کا کچھ تعلق مشاہدہ ہوا خاوند کے گھر آنے پر بھی اس کا ماموں اس کے پاس آتا جاتا رہا خاوند نے اس وجہ سے اس کی روک ٹوک نہیں کی کہ یہ اس کا ماموں ہے حالانکہ یہ اس کا سوتیلہ ماموں تھا مگر کسی کو بھی اس بات کا گمان نہ ہو سکا لہذا اس کا آنا جانا نہیں روکا گیا اس عرصہ میں اس کی نوکری کسی دوسری جگہ کی ہو گئی تب اس عورت نے اپنا تمام زیور اور گھر میں جس قدر زیور اور تھا مع کپڑے وغیرہ کے لے کر آدھی رات کو وہاں سے بھاگی اور اپنے ماموں کے پاس چلی گئی راستہ میں اس کا لیک چچا بھی ملازم تھا وہاں نہیں اتری اور نہ اپنے ماں باپ کے پاس گئی بعد تجسس سید کے پتہ ملنے پر چند آدمی وہاں گئے تو دیکھا دراصل وہ ماموں کے پاس تھی وہاں سوائے اس کے ماموں کے اور کوئی نہ تھا ملی چنانچہ اس کا باپ اس کو اپنے گھر لے آیا کیا ایسی عورت مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں؟

(۱) عن ابی سلمة قال سالت عائشة کم کان صداق النبی ﷺ قالت کان صداقه لا زواجه ثنتی عشرة اوقیة و بش قالت اتدیری ما النش قلت لا قالت نصف اوقیة فتلک خمس مائة درہم رواہ مسلم و عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانہا لو كانت مکرمۃ فی الدنیا و تقوی عند اللہ لکان او لکم بها نبی ﷺ ما علمت رسول اللہ ﷺ نکح شیئاً من نسانہ ولا انکح شیئاً من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشرة اوقیة رواہ احمد و الترمذی و ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح باب الصداق ص ۲۷۷) پانچ سو درہم ایک سو سو اسیس تو لے چاندی ہوئی ہے حضرت مفتی صاحب کے زمانہ میں اس کی قیمت سو سو روپے ہوئی تھی ہمارے اس زمانہ میں ساڑھے چھ سو روپے سے زیادہ ہوئی ہے واللہ اعلم ظفیر

(۲) مشکوۃ المصابیح کتاب النکاح باب الصداق ص ۲۷۷ ظفیر

(۳) حدیث حضرت عمرؓ پہلے نقل کی جا چکی ہے دیکھ لیں ظفیر

(الجواب) ایسی صورت میں وہ مہر پانے کی مستحق ہے۔^(۱) فقط

مہر موجدل جب چاہے وصول نہیں کر سکتی

(سوال ۱۲۶۱) کیا مہر موجدل سے یہی مراد ہے کہ زوجہ اپنے شوہر سے بعد خلوت صحیحہ جب چاہے زر مہر وصول کر سکتی ہے اور جب تک یہ دین مہر زوجہ اپنے شوہر سے وصول نہ کر لے کیا شوہر سے علیحدہ رہ سکتی ہے؟
(الجواب) یہ حکم مہر معجل کا ہے کہ عورت جب چاہے وصول کر سکتی ہے مہر موجدل کا یہ حکم نہیں ہے اس کے وصول کرنے کا وقت موت یا طلاق ہے۔^(۲) فقط

شوہر مہر موجدل ادا کئے بغیر رخصتی کر سکتا ہے

(سوال ۱۲۶۲) شوہر بلا ادا کئے دین مہر موجدل اپنی زوجہ کو رخصت کر سکتا ہے یا نہیں؟
(الجواب) مہر موجدل میں پیشک شوہر بدون ادا کئے مہر رخصت کر سکتا ہے۔^(۳) فقط

لڑکی والا شادی میں خرچ کرنے کے لئے مہر سے کچھ لے سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۶۳) لڑکی والا لڑکے والے سے کچھ حصہ مہر معینہ سے بطور مہر معجل قبل از نکاح لے سکتا ہے یا نہیں اس وجہ سے کہ لڑکی کی شادی کے کاروبار میں یعنی ضروری اشیاء میں صرف کرے۔
(الجواب) لڑکی کے سامان کے لئے باپ کو مہر کا کچھ حصہ لیکر اس میں صرف کرنا جائز ہے کما فی رد المحتار و فیہا قبض الاب المہر وہی بالغة اولا وجہزها او قبض مکان المہر عیناً لیس لها ان لا تجیز لان ولاية قبض المہر الى الآباء وكذا التصرف فیہ الخ^(۴) فقط

طلاق کے بعد مہر کی ادائیگی میں لڑکی اور حمل دینا کیسا ہے

(سوال ۱۲۶۴) ایک شخص نے اپنی بیوی کو ایک جلسہ میں طلاق دیکر گھر سے نکال دیا اور بعض مہر مقررہ کے اپنی ایک دختر تین سالہ اور ایک حمل سات ماہ کا دیا دختر اور حمل کا مہر میں دینا شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) دختر اور حمل کو مہر میں دینا ناجائز اور لغو ہے مہر پورا شوہر کے ذمہ لازم ہے اور مہر مال سے ہوتا

(۱) زنا کا وبال اور گناہ اس عورت پر سے نگر چو نکہ شوہر کے پاس رہ چکی ہے اس لئے اس کا پورا مہر شوہر پر واجب الاداء ہے والمہر یتاکد باحد معان ثلثة الدخول والخلوة الصحیحة وموت احد الزوجین (عالمگیری کشوری باب المہر ج ۲ ص ۳۱۴ طبع ماجدیہ ج ۳ ص ۳۰۳) ظفیر

(۲) لا خلاف لاحد ان تاجیل المہر الى غایة معلومة الخ صحیح وان کان لا الى غایة معلومة فقد اختلف المشائخ فیہ قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا لان الغایة معلومة فی نفسہا وهو الطلاق او الموت (عالمگیری کشوری باب المہر ج ۲ ص ۳۳۱ طبع ماجدیہ ج ۳ ص ۸۰۳ الباب السابع الفصل الحادی عشر) ظفیر

(۳) واذا کان المہر مؤجلاً اجلاً معلوماً قبل الاجل لیس لها ان تمنع لنفسہا لتستوفی فی المہر (ایضاً ج ۲ ص ۳۳۰ ط.س. ج ۳ ص ۸۱۳) ظفیر

(۴) رد المحتار باب المہر قبیل باب النکاح الرقیق ج ۲ ص ۵۰۸ ط.س. ج ۳ ص ۱۶۱ ظفیر

بے لڑکی اور حمل مہر نہیں ہو سکتا قال اللہ تعالیٰ ان تبتغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین الایۃ (۵) فقط

تنخواہ دیتے وقت شوہر نے کہا جو رقم خرچ سے بچ جاوے وہ مہر میں محسوب ہوگی کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۶۵) زید اپنی زوجہ کو بارہ سال سے اپنی پوری تنخواہ دیتا ہے جو گھر کے خرچ سے بہت زائد ہے اور زوجہ زید نے اس میں سے ایک معتد بہ رقم پس انداز کر لی ہے پانچ سال تک زید نے باقی ماندہ رقم کے متعلق کچھ نہیں کہا لیکن پانچ سال بعد زید نے اپنی زوجہ سے یہ کہہ دیا کہ جو رقم تمہارے نفقہ اور ایک بچہ کے نفقہ اور میرے خرچ سے زائد ہو وہ مہر میں شمار ہوگی اس صورت میں باقی ماندہ رقم مہر میں شمار ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں باقی رقم مہر میں محسوب ہوگی لتصریح الزوج بہ اور رقم نفقہ حسب عرف متعین ہو جاوے گی۔ فقط

مہر شوہر کی جائیداد سے وصول ہو گیا شادی کرنے والی کی؟

(سوال ۱۲۶۶) زید بالغ ہے مگر اس کا کوئی ولی وارث نہیں ہے ایک غیر شخص نے اس کا نکاح ایک بالغ العمر سے ایسی حالت میں کر لیا کہ زید بالکل بے حس تھا اور اس کا مرض بتدریج بڑھتا چلا گیا یہاں تک کہ زید کا انتقال ہو گیا زید کو خلوت صحیحہ کا موقع تک نہیں ملا زید کے انتقال کے ایک ہفتہ بعد غالباً اس کی بیوی بھی فوت ہو گئی بیوی کے وارث مہر کے مدعی ہیں کیا شرعیاً مہر واجب الاداء ہے اور ہندوستان میں اس کا کیا دستور ہے اور پنجاب میں کیا کیا یہ مہر اس شخص پر واجب ہے جس نے زید کا نکاح کر لیا تھا یا زید کی جائیداد سے وصول ہو گا۔

(الجواب) مہر بذمہ شوہر پورا واجب ہو گیا زید کی جائیداد سے لیا جاوے گا اور یہ شرعی حکم عام ہے ہندوستان اور پنجاب میں کچھ فرق نہیں ہے۔ (۲) فقط

مہر معاف کرتے وقت کہا معاف کرتی ہوں لیکن اگر تمہارے لڑکوں نے جھگڑا کیا تو لے لوں گی کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۶۷) زینب سے عبداللہ نے ایک طویل سفر کے وقت مہر معاف کر دینے کی درخواست کی زینب نے کہا کہ میں مہر معاف کرتی ہوں لیکن اگر تمہاری پہلی بیوی کے لڑکوں نے تمہارے بعد مجھ سے جھگڑا وغیرہ کیا تو میں عدالت کے ذریعہ سے ضرور اپنا مہر تمہارے ترکہ سے لوں گی ورنہ معاف کرتی ہوں تو آیا یہ

(۱) سورة النساء: ۴

(۲) ویناکد (المہر) عند و طو او خلوة صحت من الزوج او موت احدہما (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۵۵۴) ظفیر

دین مہر عند اللہ و عند القضاء معاف ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں عند اللہ مہر معاف ہو نہ عند القاضی کما یصح تعلیق الابرار عن الدین بشرط محض الخ درمختار فقط

نکاح بعد مہر بڑھ سکتا ہے یا نہیں اور کیا اس کے لئے کوئی وقت مقرر ہے

(سوال ۱۲۶۸) اگر وقت نکاح زوجین بالغ ہوں اور دین مہر متعین ہو جاوے تو بعد نکاح اس مقدار معین دین مہر میں جو وقت نکاح قرار پایا تھا توسیع ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو حسب استدعا زوجہ یا شوہر خود بغیر استدعاء زوجہ بھی توسیع کر سکتا ہے اگر توسیع جائز ہے تو بعد نکاح کس وقت ہمہ وقت یا بعد خلوت صحیحہ؟

(الجواب) درمختار میں ہے وما فرض الخ بعد العقد الخ او زید علی ما سمي فانها تلزمه بشرط قبولها فی المجلس^(۱) الخ پس معلوم ہوا کہ مہر کا زیادہ کرنا بعد قبول کرنے عورت کے صحیح و معتبر ہے اور لازم ہو جاتا ہے خواہ عورت کی طلب پر ہو یا خود شوہر زیادتی کر دیوے اور بعد دخول کے ہو یا قبل دخول کے غرض یہ کہ کسی وقت ہو، لیکن وجوب اس زیادتی کا بعد دخول یا موت کے ہے اور اگر قبل دخول و خلوت طلاق ہو جاوے تو وہ زیادتی ساقط ہے اصل مہر کا نصف لازم ہو جاتا ہے۔ ہکذا فی الدر المختار والشمسی^(۲) فقط

تجدید نکاح کی صورت میں مہر پھر از سر نو ہو گا اور بیوی دونوں مہروں کی مستحق ہو گی

(سوال ۱۲۶۹) جب کسی کو تجدید نکاح کی ضرورت ہو تو ایجاب و قبول کے وقت مہر سابقہ کا اعادہ کیا جاوے یا از سر نو جداگانہ مہر مقرر کرنے کی ضرورت ہو گی اور اس مہر کی تقرری میں عورت کو اختیار ہو گا یا کیا اور مرد کو ہر دو مہر ادا کرنے ہوں گے یا کیا جب کہ مہر سابقہ بھی ہنوز ادا نہیں کیا ہے؟

(الجواب) نکاح جدید میں مہر جدید ہو گا اور وہ باختیار عورت ہے جو مقدار وہ کہے وہی ہو گی اور شوہر کو دونوں مہر ادا کرنے ہوں گے۔^(۳) فقط

بیوی نے کہا طلاق دے گا تو مہر معاف کر دوں گی شوہر نے قبول کر لیا

اس نے معاف کر دیا اور شوہر نے طلاق نہیں دی تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۷۰) زوجہ زید نے اپنے شوہر سے کہا کہ اگر تو مجھ کو طلاق دے دے تو میں تمہارے مہر

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۳ ط. س. ج ۳ ص ۱۱۱. ظفیر (۲) لا ینصف لاختصاص التنصیف بالمقروء من فی العقد بالنص بل تجب المتعة فی الاول و نصف الاصل فی الثانی (درمختار) قوله لا ینصف ای بالطلاق قبل الدخول بحر قوله و نصف الاصل فی الثانی ای فیما لو زاد بعد العقد (رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۱۳ قبیل مطلب فی حط لمہر) ظفیر (۳) و تجب العشرة ان سماها و يجب الاكثر منها ان سمي الاكثر و يتأكد عند و عؤ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما او تزوج ثانيا (درمختار) فیما لو طلقها بالنكاح بعد الدخول ثم تزوجها فی العدة و جب کمال المہر الثانی بدون الخلوة والدخول (رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۲) ظفیر

نخس دوں زید راضی ہو گیا مگر عورت نے کہا کہ قسم کھاؤ زید نے قسم کھائی کہ خدا کی قسم اگر تو میرے مہر نخس دے تو میں تجھے طلاق دے دوں گا فوراً اس کی زوجہ نے مہر نخس دیئے اور زید نے طلاق دینے سے انکار کر دیا تو کیا اس صورت میں زوجہ زید مطلقہ مغلطہ ہوئی یا نہیں اور اس کا مہر زید کو معاف ہو یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں اگر شوہر طلاق نہ دے گا تو مہر بھی معاف نہیں ہوگا کیونکہ مہر کی معافی عورت کی طرف سے بعوض طلاق کے تھی پس جب کہ شوہر نے طلاق نہیں دی تو مہر بھی معاف نہیں ہوا^(۱)

(کیونکہ یہ معافی معلق تھی ظفیر)

زنا کی وجہ سے مہر ساقط ہوتا ہے یا نہیں اور زانیہ بیوی کو معاف کر دینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۲۷۱) ایک عورت منکوحہ شوہر دار نے زنا کیا آیا وجہ زنا کاری کے دین مہر ساقط ہو گیا یا بذمہ شوہر باقی رہا اگر اس عورت زانیہ کے اس خطا کو اس کا شوہر معاف کر دے تو مواخذہ قیامت اس پر رہے گا یا نہیں؟

(الجواب) زنا کی وجہ سے اس کا مہر ساقط اور باطل نہیں ہوا پورا مہر بذمہ شوہر لازم ہے اور زنا کاری اللہ کا گناہ ہے توبہ کرنے سے اور استغفار کرنے سے معاف اور ساقط ہو جاتا ہے اور شوہر کی بھی خیانت اور حق تلفی ہے وہ شوہر کے معاف کرنے سے معاف ہوتی ہے لیکن شوہر کے معاف کر دینے سے اللہ کا گناہ معاف نہیں ہوا وہ توبہ سے معاف ہوتا ہے اور جب صدق دل سے اللہ سے توبہ کر لی اور وہ توبہ قبول ہو گئی اور اللہ تعالیٰ نے زنا کا گناہ معاف فرما دیا تو وہ معاف ہو گیا شوہر معاف کرے یا نہ کرے ہاں جو بے حرمتی اور خیانت شوہر کی ہوئی اس کا مطالبہ شوہر کی طرف سے ہو سکتا ہے اور وہ شوہر کے معاف کرنے سے ساقط ہوتا ہے اور شوہر سے بالا جمال بھی معاف کر سکتی ہے مثلاً یہ کہے کہ جو میں نے تمہارا خطا کی ہو اور قصور کیا ہو وہ معاف کر دو اگر وہ معاف کر دے تو جو شوہر کی حق تلفی ہوئی تھی وہ معاف ہو جاوے گی۔ فقط

حالت طلاق میں مہر کا فیصلہ کیا ہوگا؟

(سوال ۱۲۷۲) زید نے ایک عورت سے نکاح کیا اور حسب رواج مبلغ دو ہزار روپیہ مہر مقرر ہوا چند ماہ بعد نا اتفاقی ہو گئی جس کو تقریباً سات سال ہوئے اب وہ بموجب شرع فیصلہ کرنا چاہتے ہیں آیا حالت طلاق میں مہر وغیرہ کی کیا صورت ہوگی؟

(الجواب) اگر طلاق بطریق خلع ہو یعنی اس طرح کہ عورت اپنا مہر معاف کر دیوے اور شوہر طلاق دیوے تو بعد طلاق کے عورت مطالبہ مہر وغیرہ کا نہیں کر سکتی اور اگر شوہر ویسے ہی بلا عوض مہر وغیرہ کے طلاق دے دیوے تو پھر عورت اگر مدخلہ ہے اور خلوت ہو چکی ہے تو وہ پورا اپنا مہر لے سکتی ہے۔^(۲) فقط

(۱) قاعدہ ہے اذا فأت الشرط فأت الشرط وظفیر

(۲) وبتاکلہ المہر عند وظو او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما الخ و يجب نصفه بطلاق قبل وظو او خلوة الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۶ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر

جب مہر کا پتہ نہ چلے تو کیا طے کیا جائے؟

(سوال ۱۳۷۳) ہندہ کا انتقال ہو گیا اب ہندہ کی ماں اور بھائی مسکمی زید بجر عمرو وغیرہ اپنی بہن و لڑکی مسکمی ہندہ کا دین مہر سو روپیہ مانگتے ہیں اور شوہر ہندہ ڈھائی سو روپیہ بتلاتا ہے مگر تحقیق کسی نہیں معلوم کہ کیا دین مہر مقرر ہوا تھا چونکہ قاضی وکیل و گواہان کا والدین دو لہا و لہن کا انتقال ہو گیا صرف ہندہ کی ماں ہے اس کو بھی یہ تحقیق معلوم نہیں ہے اور شادی دو لہا و لہن کی دس سال کی عمر میں ہو گئی تھی اس وقت ہندہ کے بھائیوں کی عمر ۶ سال و ۸ سال تھی بھائیوں کو بھی کچھ پتہ نہیں البتہ ہندہ کی چچا زاد بہن جو ہندہ کے باپ کا پھوپھی زاد تھا اس کی لڑکی کا دین مہر کاغذ قاضی میں دو سو روپیہ کے تحریر ہے اور کوئی ہندہ کے حقیقی بہن و پھوپھی نہیں ہے کیا تعداد مقرر کی جائے گی؟

(الجواب) اس صورت میں ہندہ کی چچا زاد بہن کا جو مہر ہے وہی ہندہ کا مہر مثل ہوگا 'کما فی الدر المختار و مہر مثلہا مہر مثلہا من قوم ابیہا' (۱) فقط

مہر مؤجل قبل طلاق یا موت طلب نہیں کر سکتی اور بیوی کو شوہر کے یہاں رہنا ہوگا

(سوال ۱۲۷۴) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا ہندہ زید کے گھر آتی جاتی رہی اور زید سے ہندہ کی لڑکی پیدا ہوئی ہندہ کی والدہ کی خواہش یہ ہے کہ اس کا داماد اس کی لڑکی کو اس کے گھر رکھے اور وہاں خرچ دے زید کہتا ہے کہ میں اپنے گھر رکھوں گا ہندہ زوج کے گھر آنے سے انکار کرتی ہے ہندہ یہ عذر شرعی پیش کرتی ہے کہ اگر زید مجھ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے تو اس کو اول میرے مہر ادا کرنے ضروری ہیں جب تک مہر ادا نہ کرے گا میں اس کے گھر نہ جاؤں گی شوہر سے مہر کا مطالبہ کیا گیا شوہر یہ کہتا ہے کہ میری زوجہ کا مہر معجل نہیں تھا زید نکاح جو میرے پاس ہے اس میں بلا صراحت لکھا ہے اور وقت نکاح بھی معجل کی صراحت نہیں کی گئی تھی اگر مہر معجل ہوتا تو میں ادا کرنے کا مستحق ہوتا اور برائے میں یہ دستور ہے کہ وقت نکاح کوئی مہر نہیں دیتا اور نہ زوجہ قبل طلاق یا موت مطالبہ کرتی ہے لہذا مسماۃ ہندہ کا مہر اس وقت واجب الادا نہیں ہے اس کو مطالبہ کا کوئی حق حاصل نہیں ہے البتہ اس وقت وہ مطالبہ کر سکتی ہے کہ میں اس کو طلاق دے دوں یا میرا انتقال ہو جائے خلاف طریقہ دستور برادری اس وقت مطالبہ زوجہ ناجائز ہے اور زوجہ کو میرے ساتھ رہنے میں کوئی حق انکار حاصل نہیں ہے آیا ہندہ کو زید کے یہاں جانا چاہیے یا نہیں اور کیا وہ قبل طلاق و موت مطالبہ کر سکتی ہے اور زوج کو شرعاً کیا کرنا چاہیے اور زوج کا عذر شرعی معتبر ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوج اس بارے میں حق پر ہے جب کہ مہر معجل نہیں تو عورت مہر کا مطالبہ موافق عرف کے قبل طلاق یا موت کے نہیں کر سکتی عالمگیری میں ہے 'وان كان لا الى غاية معلومة فقد اختلف المشايخ فيه قال بعضهم يصح وهذا لان الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت' (۲) الخ

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر مطلب فی بیان مہر المثل ص ۴۸۷ ج ۲ ط س ج ۳ ص ۱۳۷
(۲) عالمگیری مصری کتاب النکاح فصل حادی عشر ج ۲ ص ۲۹۸ ط س ج ۳ ص ۳۱۸ ظفر

اور عورت کو اس صورت میں شوہر کے گھر جانے سے انکار کا حق نہیں ہے۔ فقط

اختلاف کی صورت میں مہر کیا ہوگا؟

(سوال ۱۲۷۵) ہندہ اپنے دین مہر کی تعداد سوال اکھ روپیہ بیان کر کے زوج کے مقابلہ میں دعویدار ہوئی زوج نے یہ جواب دیا کہ تعداد مہر مجھے یاد نہیں مگر میں عوض دین مہر مذکور اپنی جائیداد جو تقریباً بیس ہزار کی ہے مدعیہ کی بطنی پسر کے نام کرنے کو تیار ہوں، دوران مقدمہ میں زوج کا انتقال ہو گیا اور اس کے پسر نے جو دوسری بیوی کے بطن سے ہے مقدمہ کی جواب دہی کی اور تعداد مہر ہندہ دو سو روپیہ اور پانچ اشرفی بتائی اس صورت میں کس کا قول معتبر ہوگا؟

(الجواب) ایسی حالت میں شرعاً مہر مثل کو دیکھا جائے گا مہر مثل جس کے قول کے مطابق ہوگا اس کے موافق کیا جاوے گا۔ وقال یقضى بمهر المثل كحال حياة و به یفتی در مختار^(۱) فقط

مہر مؤجل کا مطالبہ طلاق یا موت سے پہلے نہیں ہو سکتا اور بیوی شوہر کے یہاں رہے!

(سوال ۱۲۷۶) زید کا نکاح ۱۵ جون ۱۹۱۶ء مسماۃ ہندہ کے ساتھ ہوا تھا شادی کے بعد ہندہ زید کے گھر آتی جاتی رہی اور زید سے بعد شادی ہندہ کے حمل پڑ گیا اور ۱۵ اپریل ۱۹۱۷ء کو یعنی دس ماہ بعد ہندہ کے لڑکی پیدا ہوئی اور اب تک زندہ ہے ہندہ کی والدہ کی خواہش یہ ہے کہ اس کا داماد اس لڑکی کو اس کے گھر رکھے اور وہاں ہی خرچ دے زید کہتا ہے کہ میں اپنے گھر رکھوں گا ہندہ اپنی والدہ اور دیگر عزیزان کے بھکانے سے اپنے زوج کے گھر آنے سے انکار کرتی ہے اور یہ عذر کرتی ہے کہ وہ اس کے گھر نہیں رہے گی اور نہ زوج کی ماں کے ساتھ رہنے پر رضامند ہے اب ہندہ یہ شرعی عذر پیش کرتی ہے کہ اگر زید مجھ کو اپنے ساتھ رکھنا چاہتا ہے تو اس کو اول میرے مراد اکر نے ضروری ہیں جب تک کہ میرے مراد نہ کرے گا میں اس کے گھر نہ جاؤں گی اور نہ زوج کو شرعاً بلا ادا لے دین مہر مجھے میری والدہ کے یہاں سے لے جانے کا کوئی حق حاصل ہے چونکہ یہ شرعی مطالبہ زوج کا ہے اس لئے شوہر سے اس کا مطالبہ کیا گیا تو شوہر اس شرعی مطالبہ کے جواب میں یہ کہتا ہے کہ میری زوجہ کا مہر معجل نہیں تھا، رسید نکاح جو میرے پاس ہے اس میں بلا صراحت لکھا ہے، یہ امر فی الواقع صحیح ہے مہر بلا صراحت ہے اور وقت نکاح بھی معجل کے صراحت نہیں کی گئی تھی اگر مہر معجل ہوتا تو میں اس وقت ادا کرنے کا مستحق ہوتا اور نکاح کے وقت بھی تصریح نہیں کی گئی تھی نیز مسماۃ کے لڑکی پیدا ہو چکی ہے اور اس کی عمر اس وقت تقریباً دو سال ہے اب اس کو اس مطالبہ کرنے کا کہ بلا ادا لے مہر نہیں جاسکتی کوئی حق حاصل نہیں ہے اور برادری میں یہ دستور ہے کہ بوقت نکاح کوئی مہر نہیں دیتا اور نہ زوجہ قبل طلاق یا موت مطالبہ کرتی ہے اور زوجین میں اس طرح دینا لینا ہے لہذا مسماۃ ہندہ کے مہر اس وقت واجب الاداء نہیں ہیں اب اس کو مطالبہ کا کوئی حق حاصل ہے البتہ اس وقت مطالبہ کر سکتی ہے کہ میں اس کو طلاق دے دوں یا میرا انتقال ہو جائے خلاف

طریقہ دستور برادری اس وقت مطالبہ زوجہ ناجائز ہے اور زوجہ کو میرے ساتھ رہنے میں کوئی حق انکار حاصل نہیں ہے اب سوال یہ ہے کہ حسب شرع شریف ہندہ کو زید کے یہاں جانا چاہیے یا نہیں اور کیا وہ اس صورت مذکورہ بالا میں قبل طلاق و موت مطالبہ کر سکتی ہے یا نہیں اور زوج کو شرعاً کیا کرنا چاہیے اور زوج کا عذر عند الشرع معتبر ہے یا نہیں جواب معہ حوالہ کتب شرع شریف درج فرما کر عند اللہ ماجور و عند الناس مشکور ہوں۔
بیوا تو جروا؟

(الجواب) عقد نکاح میں مہر ایک لازمی امر ہے خواہ بوقت ایجاب و قبول زوجین میں مذکرہ مہر نہ کیا گیا ہو یا اس شرط کے ساتھ نکاح ہوا ہو کہ مہر نہ دیا جائے گا تب بھی مہر دینا لازمی ہوگا مہر دو قسم کا ہوتا ہے ایک معجل اور ایک مؤجل ہر ایک صورت مہر تصریح بوقت نکاح یا رواج بلاذپر موقوف ہے مہر معجل کا مطالبہ امام ابو حنیفہ کے نزدیک زوجہ ہر وقت کر سکتی ہے اگرچہ پہلے اپنے نفس کو حوالہ زوج کر چکی ہو اور وہ اپنے نفس کو تسلیم سے روکنے کے لئے عدم اداء مہر معجل کا عذر کر سکتی ہے صاحبین یعنی امام ابو یوسف و امام محمدؒ کا اس میں خلاف ہے یہ دونوں فرماتے ہیں کہ بعد خلوة صحیحہ اور تسلیم نفس کے زوجہ کو مہر معجل کی عدم اداء کی وجہ سے کف نفس کا حق حاصل نہیں رہتا یہی قول معتبر ہے۔

مہر مؤجل کا مطالبہ زوجہ قبل اجل نہیں کر سکتی نہ تسلیم نفس سے منع کر سکتی ہے تیسری صورت یہ ہے کہ مہر کی کچھ تصریح نہ ہو ایسی صورت میں کوئی حصہ مہر یعنی ثلث یا نصف و ربع و خمس مقرر نہیں کیا جاسکتا بلکہ عرف اور رواج برادری کے موافق اس صورت میں حکم دلایا جائے گا اگر برادری اور عرف میں ایسی صورت میں مہروں کا کوئی جزو دلایا جاتا ہے تو اسی قدر دلایا جائے گا ورنہ نہیں صورت مسئلہ منسلکہ سائل میں یہ امر صاف ہے کہ زوجہ تسلیم نفس کر چکی ہے کیونکہ اس کی لڑکی موجود ہے اور مہر کی کوئی تصریح نہیں ہے تو اب عورت کو کوئی حق کف نفس کا باقی نہیں رہتا اور اس کو شوہر کے ساتھ رہنے سے انکار نہ کرنا چاہئے زوجہ کا یہ عذر کہ میں والدہ زوج کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی شرعاً قابل پذیرائی ہے وہ والدہ زوج کے ساتھ رہنے پر شرعاً مجبور نہیں کی جائے گی بلکہ زوج ہندہ اپنی زوجہ کو علیحدہ مکان میں رکھے اور وہاں دونوں رہ کر حقوق زوجین باہم ادا کریں اس وقت عورت کا مطالبہ مہر قابل اعتبار نہیں ہے کیونکہ سوال میں صاف الفاظ میں مہر کی تصریح نہیں ہے برادری میں یہ رواج ہے کہ قبل طلاق اور موت مہروں کا لینا دینا نہیں ہوتا زمانہ حیات زوجین میں نہ کوئی لیتا ہے نہ کوئی دیتا ہے بلکہ بعد طلاق یا موت مطالبہ لیا جاتا ہے تو اس صورت میں خلاف رواج برادری عورت کو کوئی حق مطالبہ مہر کا نہیں ہے اور نہ اس وجہ سے وہ کف نفس کر سکتی ہے ملاحظہ ہو ”بہشتی زیور حصہ چہارم مطبوعہ کانپور ص ۱۹ بیان مہر“ ہندوستان میں یہ دستور ہے کہ مہر کا لین دین طلاق یا موت یعنی مر جانے کے بعد ہوتا ہے جب طلاق مل جاتی ہے تب مہر کا دعویٰ کرتی ہے یا مرد مر گیا ہو اور کچھ مال چھوڑ گیا ہو تو اس مال میں سے لے لیتی ہے اور اگر عورت مر گئی تو اس کے وارث مہر کے دعویدار ہوتے ہیں اور جب تک میاں بی بی ساتھ رہتے ہیں تب تک نہ کوئی دیتا ہے نہ وہ مانگتی ہے تو ایسی جگہ اس دستور کی وجہ سے طلاق ملنے سے پہلے مہر کا دعویٰ نہیں کر سکتی البتہ پہلی رات کو جتنے مہر کی پیشگی دینے کا دستور ہے اتنا دینا واجب ہے ہاں

اگر کسی قوم میں یہ دستور نہ ہو تو اس کا یہ حکم نہ ہوگا البتہ مہر معجل بوقت نکاح قرار پائیں اور رواج ہر اداری اس کے خلاف ہو تو اس صورت میں رواج ہر اداری بمقابلہ تصریح و قبول شوہر متروک سمجھا جائے گا اور مقبولہ زوجین کو ترجیح دی جائے گی پس خلاصہ یہ ہے کہ زوجہ کو اپنے شوہر کے ساتھ رہنا چاہیے اب انکار کا کوئی حق حاصل نہیں مہروں کا مطالبہ وہ بعد طلاق یا موت کر سکتی ہے شوہر کو چاہیے کہ زوجہ کو اپنے ساتھ رکھے اور حقوق زن ادا کرتا رہے صورت مسئلہ میں شوہر کا عذر قابل قبول و اعتبار ہے اور اس کا عذر عند الشرع معتبر ہے کما جاء فی کتب الفقہ ملاحظہ ہو فتاویٰ عالمگیری جلد اول مصری ص ۳۳۸

ولو دخل الزوج بها او خلا بها برضاها فلها ان تمنع نفسها عن السفر بها حتى تستوفي جميع المهر على جواب الكتاب والمعجل في عرف ديارنا عند ابى حنيفة وفي منع النفس بقولهما وان بينوا قدر المعجل يعجل ذلك وان لم بينوا شيئاً ينظر الى المرأة والى المهر المذكور في العقد انه كم يكون المعجل مثل هذا المرأة من مثل هذا العصر فيجعل ذلك معجلاً ولا يقدر بالربع ولا بالخمس وانما ينظر الى المتعارف وان شرطوا في العقد تعجيل كل المهر يجعل الكل معجلاً و يترك العرف كذا في فتاوى قاضى خان بحر الرائق جلد ثالث مصرى ص ۱۹۰ بحث كف نفس فى الفتيا يعنى بعد الدخول لا تمنع نفسها ولو منعت لا نفقة لها زيلعى جلد ثانى مصرى ص ۱۵۵ قال ابو يوسف و محمد اذا دخل بها برضاها او خلا بها ليس لها ان تمنع نفسها و ترتب عليه استحقاق النفقة لهما ان المعقود عليه قد صار سلماً اليه بالوطاة او بالخلوة ولهذا يتأكد جميع المهر فلم يبق لها حق الحبس كالبائع اذا سلم المبيع بخلاف ما اذا كانت مكرهة الخ مجمع الانهر جلد اول مصرى ص ۳۵۸ وللمرأة منع نفسها من الوطى والسفر يو فيهما قدر ما بين تعجيله من مهرها كلاً او بعضاً ولها السفر والخروج من المنزل ايضاً ولها النفقة لو منعت نفسها كذلك وهذا قبل الدخول وكذا بعده عند الامام لان المهر مقابل لجميع الوطيات الموجودة فى الملك فاذا سلمت بعض المعقود عليه لا يسقط حقها فى حبس الباقي كما سلم البائع بعض المبيع خلافاً لهما فيما كان الدخول برضاها وفى الايضاح انه قول الامام اولى لان التسليم المعقود عليه يحصل بالوطاة الاولى فيسقط حق امتناعها كما يسقط حق البائع فى حبس الجميع بعد تسليمه قيد برضاها لا نها مكرهة فلها المنع اتفاقاً فتاوى قاضى خان بر حاشيه فتاوى عالمگیری ص ۳۵۲ بحث حبس نفس اذا زوجت المرأة ولها مهر معلوم كان لها ان تحبس نفسها لا ستيفاء المهر وان كان من موضع يعجل البعض ويترك الباقي فى الذمة اى وقت الطلاق او الموت كما هو عرف ديارنا كان لها ان تحبس نفسها لا ستيفاء المعجل وهو الذى يقال فى الفارسية دست پيمان و ليس لها ان تطالبه كل المهر فان بينوا قدر المعجل يعجل ذلك وان لم بينوا شيئاً ينظر الى المرأة والى المهر المذكور فى العقد انه كم يكون المعجل لمتل هذه المرأة مثل هذا المهر فيجعل ذلك معجلاً ولا يقدر ذلك بالربع ولا بالخمس وانما ينظر الى المتعارف

لان الثابت عرفاً كالثابت شرطاً وان شرطوا في العقد تعجيل كل المهر يجعل الكل معجلاً و يترك
 العرف شامی جلد ثانی مصری ص ۳۶۸ بحث منع نفس زوجته او اخذ قدر ما يعجل لمثلها عرفاً
 ای ان لم یبین تعجیلہ او تعجیل بعضہ فلہا المنع لاخذ ما یعجل لہا منہ عرفاً وفي الصیرفیہ الفتوی
 علی اعتبار عرف بلدہما من غیر اعتبار الثلث اذا النصف الخانیۃ یعتبر التعارف لان الثابت
 عرفاً کا لثابت شرطاً بتبین الحقائق جلد ثانی مصری ص ۱۵۵ بحث منع نفس اعلم ان المهر
 مذکور منها ما تعورف تعجیلہ حتی لا یكون لہا ان التجسس نفسہا فیما تعورف تاجیلہ الی
 المیسرة او الموت او الطلاق ولو كان حالاً لان المتعارف كالمشروط وذلك يختلف باختلاف
 البلد ان والا زمان والاشخاص هذا اذا لم ينصا علی التعجیل او التاجیل اما اذا نصا علی تعجیل
 المهر او تاجیلہ فهو علی ما شرطاً حتی كان لہا ان تحبس نفسہا الی ان تستوفی کلہ فیما اذا شرط
 تعجیل کلہ و لیس لہا ان تحبس نفسہا فیما اذا كان کلہ مؤجلاً لان التصریح اقوی من الدلالة
 فكان اولی فقط واللہ تعالی اعلم بالصواب

الجواب صحیح عزیر الرحمن عن مفتی دارالعلوم دیوبند یکم رجب ۱۳۳۷ھ

بد چلنی کی وجہ سے طلاق میں بھی مہر واجب ہے

(سوال ۱۲۷۷) جو عورت بد چلن ہو اور بد چلنی کی وجہ سے طلاق دے دیوے تو مہر کے بارے
 میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر طلاق بعد دخول یا خلوت کے دی گئی تو پورا مہر شوہر کے ذمہ ادا کرنا لازم^(۱) ہے شوہر کی
 طرف سے جو کچھ شادی میں خرچ ہوا وہ مہر میں نہیں شمار ہوگا اور جو زیور عورت کو دیا گیا اس میں اگر نیت مہر میں
 دینے کی گئی اور عورت کی ملک کر دیا گیا وہ البتہ مہر میں شامل ہوگا۔ فقط

جو روپیہ نکاح کے نام لیا گیا وہ رشوت ہے مہر میں محسوب نہیں ہوگا

(سوال ۱۲۷۸) ایک شخص نے ایک عورت سے اس کے باپ کو کچھ روپیہ دیکر اپنے لڑکے کا نکاح کیا کچھ
 روز بعد عورت کا شوہر مر گیا پھر اس کے شوہر متوفی کے باپ نے دوسرے شخص سے وہ روپیہ واپس لیکر اس
 عورت کا نکاح کرادیا ایسی صورت میں وہ روپیہ جو شوہر ثانی کی طرف سے دیا گیا اس کے مہر میں محسوب ہوگا یا
 نہیں؟

(الجواب) وہ روپیہ رشوت ہے شوہر کے باپ کو وہ روپیہ لیا درست نہیں ہے واپس کرنا چاہیے اور مہر میں وہ
 روپیہ بدون تصریح اس کے کہ یہ روپیہ مہر کا ہے محسوب نہیں ہو سکتا ہے۔ فقط

(۱) والمہر یتاکد باحد معان ثلثة الدخول والخلوة وموت احد الزوجین (عالمگیری کشوری کتاب النکاح باب المہر
 فصل ثانی ج ۲ ص ۳۱۴ ط.س.ج ۳ ص ۳۰۳) ظفیر

شوہر قبل خلوت مر جائے تو مہر کا کیا حکم ہے

(سوال ۱۲۷۹) ایک لڑکی بالغہ کا نکاح ہوا مگر قبل خلوة صحیحہ اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا ایسی حالت میں اس کے لئے عدت دس دن چار ماہ واجب ہے یا نہیں اگر اس نے قبل دس دن چار ماہ کے نکاح ثانی کر لیا تو نکاح جائز ہوا یا نہیں دین مہر پورا واجب ہے یا نہ؟

(الجواب) مہر کل واجب ہے کیونکہ شوہر کے مرنے کی صورت میں زوجہ مدخولہ ہو یا غیر مدخولہ پورا مہر شوہر کے ترکہ سے دلویا جاوے گا۔^(۱) فقط

مہر معجل میں جب شوہر مفلس ہو تو کیا ہوگا

(سوال ۱۲۸۰) میری زوجہ کو اس کے والدین نے ورغلا کر اپنے گھر روک لیا ہے اور میرے اوپر مہر کا دعویٰ عدالت میں کرادیا ہے اور بوقت نکاح کے میرے سے ایک اسٹامپ اور قاضی کے رجسٹر پر ایک ہزار کا مہر معجل درج کرالیا تھا اور میں ایک نوکری پیشہ آدمی ہوں کوئی کافی جائیداد میرے پاس موجود نہیں ہے کہ میں مہر معجل ادا کروں عرصہ ڈیڑھ سال سے بیکار ہوں فاقہ کشی پر نوبت آگئی ہے اس صورت میں کیا حکم ہے کچھ کمی مہر میں ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں پورا مہر شوہر کے ذمہ واجب الاداء ہے اور مہر معجل کا مطالبہ عورت ہر وقت کر سکتی ہے^(۲) باقی مفلسی کی وجہ سے وہی احکام جاری ہوں گے جو مدیون مفلس کے لئے ہوتے ہیں یعنی بعد اس کے کہ حکام کو اس کا مفلس ہو جانا محقق ہو جاوے تو اسکو مہلت دی جاوے گی یا کوئی قسط ادا کے لئے حسب استطاعت شوہر معین ہوگی۔ فقط

عورت سے مہر کے متعلق نہیں پوچھا اور شرع محمدی پر نکاح کر دیا گیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۸۱) نکاح پڑھتے وقت عورت سے اجازت لیکر نکاح پڑھایا گیا لیکن دین مہر کی اجازت لینا عورت سے بھول گئے بلکہ خاوند سے دریافت کیا اس نے شرع محمدی مہر کی اجازت دی اس صورت میں نکاح صحیح ہوا یا نہ اور مہر کے متعلق کیا حکم ہے؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا اور مہر کے جس مقدار پر عورت راضی ہو وہ درست ہے اگر عورت اسی مہر پر راضی ہے جو شوہر نے کہا تو وہی صحیح ہے ورنہ جو کچھ عورت کہے اور مرد اس کو قبول کر لے وہی مقدار مہر کی لازم ہوگی۔^(۳) فقط

(۱) ویتاکد (ای المہر) عند وطؤ او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۲) ظفیر

(۲) ولہا منعه من الوطؤ و دواعیه و السفر بہا ولو بعد وطؤ خلوة رضیتھا الخ لاخذ ما بین تعجیلہ من المہر کلہ او بعضہ او اخذ قدر ما یعجل لمنہا عرفاً (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب مہر ج ۲ ص ۹۲ ط.س.ج ۳ ص ۱۴۳) مطلب فی منع الزوجة نفسها لقبض المہر (ظفیر) (۳) ویصح النکاح وان لم یسم فیہ مہر الخ ثم المہر واجب شرعاً ابانہ لشرف المحل (ہدایہ) والمہر هو المال یجب فی عقد النکاح علی الزوج فی مقابلة منافع البضع (عناہ علی هامش فتح القدیر باب المہر ج ۳ ص ۲۰۴ مکنہ حبیبہ کوئلہ ج ۳ ص ۲۰۴) ظفیر

جو مکان مہر میں لکھ دیا وہ عورت بیچ سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۸۲) زلفونے اپنے لڑکے محمد حسین کا نکاح حسین بخش کی لڑکی سے کیا اور حسین بخش نے اپنی لڑکی کا ہر دو سو روپیہ مقرر کیا اور زلفونے اپنے لڑکے محمد حسین کے مہر کے عوض میں اپنی جائیداد میں سے ایک مکان مہر کے عوض میں لڑکے کی بیوی کے نام لکھ دیا یہ درست ہے یا نہیں اور زلفو اس مکان کو فروخت کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ مکان حسین بخش کی دختر کا ہو گیا، مسمی زلفو کو اس کے فروخت کرنے کا اختیار نہیں ہے۔^(۱) فقط مہر کا مطالبہ شوہر کے بعد اس کے باپ سے کیا ہے؟

(سوال ۱۲۸۳) زید بالغ کا نکاح بدلائت والد ہندہ کے ساتھ ہوا زید و ہندہ ہر دو کا کفیل زید کا والد رہا اب زید کا انتقال ہو گیا کوئی جائیداد نہیں چھوڑی ہندہ مہر اپنا زید کے والد سے شرعاً وصول کرنے کی مجاز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر ہندہ کا بذمہ اس کے شوہر زید کے تھا زید کے والد سے بدون اس کے ضامن ہونے کے ہند مطالبہ مہر کا نہیں کر سکتی۔^(۲) فقط

اولاد ہونے سے مہر میں کمی تو نہیں ہوتی

(سوال ۱۲۸۴) ایک شخص کی زوجہ بارہ سال سے اپنے والدین کے یہاں ہے اس بیوی سے ایک لڑکا اور ایک لڑکی ہے شوہر نے ہر چند لانے کی کوشش کی مگر سسرال والوں نے انکار کیا شوہر نے دوسری شادی کر لی سسرال والوں نے مہر و نان نفقہ کی بابت نالش کر دی ہے آیا اولاد ہونے سے عورت کے مہر میں کچھ کمی ہو جاتی ہے اور جب کہ مہر دیا جائے گا تو نان نفقہ بھی دیا جائے گا یا نہیں اور دونوں اولاد والدہ کی ہمراہ ہے اور شوہر کمات کہ مہر تو میں دوں گا مگر میرے پاس اتنا روپیہ نہیں ہے میرا ارادہ ہے کہ میں قسط سے مہر ادا کروں یہ ہو سکتا ہے نہیں؟

(الجواب) اولاد کے ہونے سے مہر میں کمی نہیں ہوتی مہر پور بذمہ شوہر اس صورت میں لازم ہے^(۳) لیکن چونکہ عورت کو اس کے والدین بے وجہ شوہر کے گھر نہیں بھیجتے اس لئے نفقہ عورت کا بذمہ شوہر کے صورت میں لازم نہیں ہے۔^(۴) اور اولاد کا نفقہ پیشک لازم ہے^(۵) اور مہر کے مطالبہ کا حق عورت کو یا اس کے

(۱) اس لئے کہ مہر عورت کا حق ہے اور وہی اس کی مالک ہے ثم المہر وجب شرعاً ابانۃ لشرف المحل (ہدایہ) ظفیر
(۲) وصح ضمان الولی مہر ہا الخ و تطلب ایشاءت من زوجها البالغ او الولی الضامن فان اوی رجوع علی الزوج ان اذ
کما هو حکم الکفالة (درمختار) لانه لا یتالب بلا ضمان (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۰ و ج ۲ ص
۴۹۱ ط.س.ج ۳ ص ۱۴۰ مطلب فی ضمان الولی المہر) ظفیر
(۳) ومن سمي مہر عشرة فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها لانه بالدخول يتحقق تسليم المبدل و به تاكد
المبدل (ہدایہ باب المہر ج ۲) ظفیر
(۴) فاما اذا امتعت عن الانتقال الخ واما اذا كان الامتناع بغير حق الخ فلا نفقة لها وان نشرت فلا نفقة لها حتى تعود الى
منزلها والناشرة هي الخارجة عن منزل زوجها المانعة نفسها منه (عالمگیری مصری باب فی النفقات ج ۲ ص ۴۸۵ ط
ماجدیہ ج ۱ ص ۵۴۵ الفصل الاول نفقة الزوجة) ظفیر
(۵) نفقة الاولاد الصغار علی الاب لا یشار کہ فیہا احد (ایضاً فصل نفقة الاولاد ج ۲ ص ۴۹۶ ج ۱ ص ۵۶۰) ظفیر

ورثہ کو جب کہ مہر مؤجل ہو بعد طلاق کے یا موت کے ہے کذا فی الدر المختار والشمی وغیرہما^(۱) اور بعد وجوب کے مہر اگر فی الحال کل ادا نہ ہو سکے تو برضاء زوجہ اور اس کے ورثہ کے قسط وار ادا ہو سکتا ہے، لیکن ابھی تو شوہر مہر کے دینے میں یہ عذر کر سکتا ہے کہ مہر مؤجل ہے اور میں نے طلاق نہیں دی تو ابھی مہر کا مطالبہ میرے ذمہ نہیں ہو سکتا ہے اور اگر شوہر کو یہ عذر کرنا نہیں ہے اور فی الحال ادا کرنا ہے تو قسط مقرر کر دیوے۔ فقط

فارغ خطی قبول کرنے والی شوہر سے مہر لے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۸۵) زوجین میں بہت زیادہ تا موافقت تھی ایک روز چند اشخاص کو جمع کر کے ان کے روبرو عورت کو فارغ خطی دی اور عورت نے بھی قبول کر لی اور دوسرا شوہر کر لیا اب پہلے شوہر سے مہر لے سکتی ہے یا نہیں حالانکہ پہلے شوہر نے ایک دفعہ بھی جماع نہیں کیا؟

(الجواب) قال فی الدر المختار ویسقط الخلع والمباراة کل حق لکل منها علی الآخر مما يتعلق بذلك النکاح قوله کل حق شمل المهر والنفقة والمفروضة و الماضیة والكسوة كذلك^(۲) الخ پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں بعد فارغ خطی کے مہر بذمہ شوہر لازم نہیں رہا اور دعویٰ عورت کا دربار مہر وغیرہ شوہر اول پر باطل ہے۔

مقدار مہر پر بحث اور اس کا فیصلہ

(سوال ۱۲۸۶) اس طرف یورپ میں عام طور سے امیر غریب سب کا مہر چالیس ہزار مقرر کرتے ہیں اور جو مہر ازواج مطہرات اور حضور ﷺ کی صاحبزادیوں کا ہے اس کو ذلت و حقارت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں زید جو کہ عربی خواں طالب علم ہے اس کی نسبت پھوپھی زاد ہمشیرہ سے ہوئی ہے اب نکاح کی تجویز ہے اور لڑکی کے والدین چالیس ہزار سے کم پر کسی طرح راضی نہیں زید کہتا ہے کہ مہر مروجہ کے ساتھ نکاح کرنے میں شریعت مجھ کو عاصی ٹھہراتی ہے اس واسطے کہ اول تو شریعت نے اس شخص کو جو ادائیگی مہر کی نیت نہ رکھے حمازانی قرار دیا ہے چنانچہ ابن حجر مکی زواج عن اقرار الکبار میں لکھتے ہیں السابعة والستون بعد المسین ان یتزوج امرأه وفي عزمه انها لا یوفیها صداقها لو طلبته اخرج الطبرانی بسند رجاله ثقات انه رضی اللہ عنہ قال ایما رجل تزوج امرأة علی ما قل من المهر او کثر لیس فی نفسه ان یودی الیها حقها فمات ولم یود الیها حقها لقی الله یوم القيامة وهو زان انتہی^(۳) اور میں حیثیت موجودہ کے اعتبار سے تقریباً آٹھ دس ہزار سے زائد کا متحمل نہیں اگر میں چالیس ہزار پر راضی ہو جاؤں تو ظاہر ہے کہ میری صحیح نیت ادائیگی کی نہیں ہے و چالیس ہزار مہر مقرر کرنا دراصل جائز تھا تو اب اس کو لازم اور مثل واجب کے سمجھنا اور سنت کی تحقیر کرنا

(۱) الا التاجیل لطلاق او موت (الدوا المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۳ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۴)
(۲) دیکھئے رد المختار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷، ۷۷۸ ط.س. ج ۳ ص ۴۵۱ مطلب حاصل مسائل الخلع والمباراة علی اربعة وعشرين وجهاً ظفیر
(۳) الزواج عن اقرار الکبار ظفیر

سخت مذموم ہے ایسی حالت میں حکم شرعی یہ معلوم ہوتا ہے کہ مقدور مسنون سے مہر میں زیادتی نہ کی جاوے اور اگر اس وقت کسی قدر زیادہ بھی ہو جو قلب پر گراں نہ ہو تو یہ بھی گنجائش معلوم ہوتی ہے تاکہ رفتہ رفتہ عمل بالسنۃ کی نوبت آئے شرعاً جو حکم ہو تحریر کیجئے۔ ؟

(الجواب) اس میں شک نہیں ہے کہ مہر کا کم ہونا بہتر ہے اور حیثیت سے زیادہ ہونا تو کسی طرح مناسب نہیں ہے حضرت عمرؓ ارشاد فرماتے ہیں **الا لا تعالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا و تقوى عند الله لكان اولیٰ کم بها نبی الله ﷺ ما علمت رسول الله ﷺ نکح شیئاً من نسائه ولا انکح من بناته علی اکثر من اثنتی عشرة اوقیة** ^(۱) اس روایت سے بنات و ازواج مطہرات آنحضرت ﷺ کا مہر بارہ اوقیہ ۸۰ درہم ہونا معلوم ہوا حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت میں سہاڑھے بارہ اوقیہ وارد ہیں جس کے پانچ سو درہم ہوتے ہیں اور یہ باعتبار اکثر ازواج کے ہے کیونکہ حضرت ام حبیبہ زوجہ رسول اللہ ﷺ کا مہر چار ہزار درہم تھا حضرت ملا علی قاریؒ نے مرقاة شرح مشکوٰۃ میں فرمایا کہ اگر یہ شبہہ کیا جاوے کہ حضرت عمرؓ کا مہر کی مقدار زیادہ بڑھانے سے منع فرمانا آیت کریمہ **واتیم احدہن قنطاراً** ^(۲) کے منافی معلوم ہوتا ہے کیونکہ آیت سے بہت بڑا خزانہ بھی مہر میں مقرر کرنا جائز معلوم ہوتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آیت سے جواز مہر کی زیادتی کا معلوم ہوتا ہے اگرچہ کتنا ہی زیادہ ہو یہاں تک کہ خزانہ ہو اور حضرت عمرؓ کے ارشاد سے فضیلت کمی مہر کی معلوم ہوتی ہے پس کچھ تعارض نہ رہا کیونکہ حاصل یہ ہوا کہ اگرچہ مقدار کثیر مہر کی مقرر کرنا جائز اور درست ہے لیکن افضل اور بہتر یہ ہے کہ مقدار مہر کی کم ہو پس یہی جواب صورت مسئلہ میں ہے کہ چالیس ہزار روپیہ یا اس سے بھی زیادہ مہر مقرر کرنا جائز ہے اگرچہ حیثیت شوہر اس قدر نہ ہو اور ادا کرنا دشوار معلوم ہو اور نکاح منعقد ہو جاتا ہے لیکن افضل اور بہتر اور موافق سنت کے یہ ہے کہ مہر کی مقدار کم ہو اور حیثیت سے زیادہ تو کسی طرح نہ ہو۔

باقی زید کا یہ خیال کہ مہر مروجہ کے ساتھ نکاح کرنے میں شریعت مجھ کو عاصی اور مرتکب حرام ٹھہراتی ہے صحیح نہیں ہے کیونکہ فقہاء حنفیہ یہاں تک تصریح فرماتے ہیں کہ اگر نکاح کے وقت مہر کی نفی بھی کر دے کہ میں مہر نہ دوں گاتب بھی نکاح صحیح ہو جاتا ہے اور مہر مثل لازم ہوتا ہے اور مہر مثل وہی ہے جو اس خاندان میں مروج ہو پس اگر نیت نہ دینے کی ہو تو بدرجہ اولیٰ نکاح صحیح ہو جاوے گا ^(۳) اور روایت جو زواج سے منقول ہے اس میں لفظ حقہا کا ہے جو جملہ حقوق کو شامل ہے یہاں تک معاشرت اور نفقہ وغیرہ کو بھی پس جس شخص کی نیت نکاح میں یہ ہو کہ میں کوئی حق زوجہ کا ادا نہ کروں گا نہ مہر دوں گا نہ نفقہ نہ مسکن نہ لباس نہ صحبت وغیرہ تو اس کے عاصی عند اللہ ہونے میں کیا شبہ ہے اور واضح ہو کہ نیت ادا اس طرح بھی ہو سکتی ہے کہ اگر ہو سکا تو اداء کروں گا ورنہ معاف کروں گا تو اس صورت میں لاکھوں روپیہ بھی مہر مقرر ہو تو گنجائش نکل سکتی

(۱) مشکوٰۃ عن احمد و الترمذی وغیرہما باب الصداق ص ۲۷۷ ظفیر

(۲) سورة النساء : ۳ ظفیر

(۳) وكذا يجب المهر المثل فيما اذا لم يسم مهر او نفی ان وطی الزوج او مات عنها (درمختار) قوله او نفی بان تزوجها علی ان لا مهر لها (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۶۰ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۸ / ۱۰۹) ظفیر

ہے بہر حال حاصل یہ ہے کہ زیادتی مہر کے جواز میں تو کلام نہیں ہے اور نہ نکاح کے منعقد ہونے میں کلام ہے اور قبول کرنا زیادہ مقدار مہر کا سبب معصیت بھی نہیں ہے البتہ کمی کرنا مہر کا بہت ثواب اور فضیلت رکھتا ہے اور جملہ اقوام شرفاء وغیرہ شرفاء کو اس رسم زیادتی مہر کو جو کہ درجہ مغالاة میں ہے ترک کرنا چاہیے اور کمی مہر کا رواج دینا چاہیے۔

لا ولد عورت کے مہر کے وارث اس کی ماں بہن ہیں یا نہیں
اور ان کے معاف کرنے سے معاف ہو گیا نہیں؟

(سوال ۱۲۸۷) میری اہلیہ کا لا ولد انتقال ہو گیا والدین اور بہن بھائی موجود ہیں اگر مرحومہ کے والدین اپنا ترکہ مہر بطیب خاطر معاف کر دیں تو میں دین سے سبکدوش ہو سکتا ہوں یا نہیں؟
(الجواب) اس صورت میں مرحومہ کے بہن بھائی وارث نہیں ہیں والدین اور شوہر وارث ہیں پس والدین اگر اپنا حصہ مہر بحق شوہر معاف کر دیں تو شوہر بری الذمہ ہو جاوے گا۔ فقط

معافی صراحتاً ہونی چاہیے

(سوال ۱۲۸۸) مرحومہ کا ترکہ مہر یا زیور و ظروف ثیاب وغیرہ کے اس کی والدین سے معافی کے لئے کنایۃً مثلاً مطالبہ نہ کرنا یا تصرف میں دخیل نہ ہونا کافی ہے یا صراحتاً الفاظ معافی شرط ہیں؟
(الجواب) مطالبہ نہ کرنا یا دخیل نہ ہونا کافی نہیں ہے، صراحتاً معافی کے الفاظ کہنا ضروری ہے۔ فقط

مرزائی شوہر سے فسخ نکاح کے بعد عدت و مہر کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۸۹) ہندہ اور خالدہ نے اپنے اپنے شوہروں سے جو مرزائی تھے فسخ نکاح کر لیا اس وجہ سے کہ وہ کافر اور مرتد ہیں کیا فی الواقع علماء کا ایسا فتویٰ ہے اور مہر و عدت و وراثت کے متعلق کیا حکم ہے؟
(الجواب) فی الواقع مرزائیوں کے بارے میں ایسا ہی فتویٰ ہے ان کا کافر و مرتد ہونا متفق علیہ ہو گیا ہے لہذا کوئی عورت سچہ مسلمہ ان کے نکاح میں نہیں رہ سکتی علیحدگی ضروری ہے اور مہر و عدت لازم ہے اور وراثت ثابت نہ ہوگی۔^(۱) فقط

شوہر پاگل ہو تو مہر کا مطالبہ کس سے ہو اور کب؟

(سوال ۱۲۹۰) ایک شخص کا نکاح ایک عورت سے ہوا رخصتی سے پہلے وہ شخص پاگل ہو گیا اور گھر سے نکل

(۱) ویجب مہر المثل فی نکاح فاسد الخ و یثبت لكل واحد منهما فسخ دخل بها اولا و تجب العدة بعد الوطؤ الخ من وقت التفريق الخ و یثبت النسب (درمختار) قوله و یثبت النسب اما الارث فلا یثبت فیہ (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۸۱-۴۹۴ ج ۳ ص ۱۳۱ تا ۱۳۴) ظفیر

گیا جس کو نکلے ہوئے تقریباً چھ سال گزر چکے اب تک کچھ پتہ اس کی موت و حیات کا معلوم نہیں لڑکی کے والدین مہر طلب کرتے ہیں اس صورت میں لڑکے کے ورثہ کے ذمہ مہر واجب ہے تو کس قدر نیز لڑکی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر مؤجل کا حکم شرعی یہ ہے کہ بعد طلاق یا موت احد الزوجین اس کا مطالبہ عورت یا اس کے ورثہ کر سکتے ہیں پس اس صورت میں کہ زوج مفقود الخبر ہے جب تک اس کی موت کا حکم نہ کیا جاوے اس وقت تک عورت اس کے والدین مطالبہ دین مہر کا نہیں کر سکتے اور مہر اس صورت میں پورا بذمہ شوہر لازم ہے اور اس کی زوجہ چار سال کے بعد عدت و فوات دس دن چار ماہ پوری کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے جیسا کہ امام مالکؒ کا مذہب ہے کیونکہ دربارہ نکاح حنفیہ نے بھی امام مالکؒ کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے اور میراث پر فتویٰ نہیں ہے اس میں نوے برس کی عمر یا موت اقران وغیرہ پر فتویٰ دیا ہے یا مفوض الی رای الحاکم ہے کما فی الشامی قوله خلافا لمالك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين وهو مذهب الشافعی القديم واما الميراث فمذهبهما کمذهبنا فی التقدير بتسعين سنة او الرجوع الی رای الحاکم۔^(۱) فقط

جو بیوی قابل مجامعت نہ ہو اس کا مہر لازم ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹۱) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا اور زید ہندہ کے پاس بغرض صحبت تین شب متواتر گیا معلوم ہوا کہ ہندہ قابل مجامعت نہیں ہے، عضو مخصوص میں برائے نام سوراخ ہے پیشاب بھی مشکل تمام ہوتا ہے اب زید کہتا ہے کہ میں اس کو طلاق دوں گا ہندہ اپنا مہر مانگتی ہے اس صورت میں زید کو پورا مہر دینا ہو گا یا نصف اس پر ایسا شخص مولوی نور محمد نے پورے مہر کا حکم اور فتویٰ لکھا ہے جس پر حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے جواب ذیل تحریر فرمایا ہے۔

(الجواب) اقول سمیۃ اؤمتہ التحقیق صورت مسئلہ میں پورا مہر کسی طرح واجب نہیں کیونکہ فقہانے تصریح کی ہے کہ رتق کی صورت میں خلوة صحیحہ متحقق نہیں ہوتی اور رتق کی تفسیر جو فقہانے کی ہے اس کے نیچے صورت مسئلہ بھی داخل ہو جاتی ہے کما فی الدر المختار من الحسی رتق بفتحین التلاحم و قرن بالسکون عظم الخ و فی الشامی قوله عظم فی البحر عن المغرب القرن فی الفرج مانع يمنع من سلوک الذکر فیہ^(۲) الخ ص ۳۴۷ ج ۲ اور بحر الجواہر میں رتق کے یہ معنی لکھے ہیں رتق بالفتح ضد الفسق من باب نصر باندھنا رتقاء زنیکہ باوی دخول نتوان کردہ فی المغرب امرأه رتقاء اذا لم یکن لها حرق الا المبال وہ عورت جس کے ساتھ دخول نہ کر سکے اور اس کی صرف پیشاب کا روزن ہی ہو (ص ۱۱۴) اس سے صاف معلوم ہو گیا کہ عورت مذکورہ پر عند الفقہاء و کذا عند الاطباء رتقا ہونا صادق آئے گا

(۱) رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۶ مطلب فی الافہاء بمذہب امام مالک فی زوجة المفقود ط. س. ج ۴ ص ۲۹۵ ظفر (۲) رد المحتار باب المہر ص ۴۶۵ ج ۲ مطلب فی احکام الخلوة ط. س. ج ۳ ص ۱۱۴ ظفر

لہذا ارتقا کے ساتھ خلوت کا جو حکم ہے وہی اس عورت کی خلوت کا بھی حکم ہوگا یعنی نکاح کو منعقد تسلیم کیا جائے گا اور اگر خلوت کے بعد زوج طلاق دیکر اس کو جدا کرنا چاہے گا تو نصف مردینا پڑے گا کما فی الہدایہ وان کان احدهما مریضاً او صائماً فی رمضان او محرماً بحج فرض او نقل او بعمرۃ او کانت حائضاً فلیست الخلوة صحیحۃ حتی لو طلقها کان لہا نصف المهر ج ۲ ص ۳۰۶ خلاصہ یہ کہ رتق و قرن کے ہوتے ہوئے خلوة غیر صحیح کو فقہاء نے تسلیم کر لیا ہے اور خلوة فاسدہ غیر صحیحہ کے بعد بصورت طلاق نصف مہر واجب ہو جاتا ہے لہذا صورت مسئلہ میں عورت مذکورہ بھی بصورت طلاق نصف مہر کی مستحق ہے اور محبوب کے مسئلہ کے ساتھ اس مسئلہ کو کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے کہ محبوب کی صورت میں خلوة کو فقہاء نے فاسد نہیں مانا بلکہ اس کو خلوة صحیحہ تسلیم کرتے ہیں۔ فان هذا من ذاك فقط

لڑکی کے مرنے کے بعد باپ مہر کا دعویٰ کر سکتا ہے

(سوال ۱۲۹۲) باپ لڑکی کے مرنے کے بعد دعویٰ مہر کا کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بقدر اپنے حصہ کے باپ مہر کا دعویٰ شوہر سے کر سکتا ہے اسی طرح شوہر اپنا حصہ عورت کے ترکہ سے لے سکتا ہے۔

بیوی کی ہر چیز میں شوہر کا جو حصہ ہے وہ وضع ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹۳) جب کہ زید شوہر نے نفقہ اور سکنی ہمیشہ اپنے ذمہ رکھا اور نیز جو چیز باسن وغیرہ مسماۃ کے باپ کے گھر کی تھی یا کوئی جائیداد کہ جس کا مالک بعد وفات مسماۃ کے نصف کا زید ہو اس کی بھی قیمت لگانی درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) شوہر اپنے نصف حصہ کا حساب کر کے مہر کے معاوضہ میں اس کو لگا سکتا ہے مثلاً عورت کا باپ اپنے حصہ کا مہر لینا چاہتا ہے اور شوہر کا حق اس ترکہ عورت میں ہے جو کہ باپ کے قبضہ میں ہے تو اس کا حساب کر کے جس کا جو کچھ لینا دینا باقی ہے اس کے موافق عملدرآمد ہوگا۔ فقط

مہر میں اختلاف پڑ جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۲۹۴) اگر مہر میں اختلاف ہو خاوند کہتا ہے کہ مہر مثلاً ایک ہزار ہے اور وارث زوجہ کے مہر پانچ ہزار بتاتے ہیں اور خاندان میں مہر مختلف ہو تو کس کا قول معتبر ہوگا؟

(الجواب) اگر گواہ کسی کے پاس موجود ہوں تو اس کے موافق عمل کیا جاوے گا اور اگر گواہ کسی کے پاس نہیں ہیں تو جس کا قول موافق مہر مثل کی ہو اس کے موافق عمل کیا جاوے گا^(۱) اور مہر مثل وہ ہوتا ہے جو اس

(۱) وان اختلفا فی قدرہ حال قیام النکاح فالقول لمن شہد لہ مہر المثل بیمنہ وای اقام بیئۃ قبلت سواء شہد مہر المثل لہ اولہا اولاً وان اقاما البیئۃ فیینہا مقدمۃ ان شہد مہر المثل لہ و بیئۃ مقدمۃ ان شہد مہر (جاری ہے)

عورت کے باپ کے خاندان میں مروج ہو اور در مختار میں خلاصہ سے منقول ہے کہ اس کی بہنوں اور پھوپھیوں کے مہر کا اعتبار ہوگا والحرۃ مہر مثلها الشرعی مہر مثلها اللغوی ای مہر امراۃ تماثلها من قوم ابیہا الخ^(۱) فقط

مہر جو رسمی طور پر مقرر ہوتا ہے وہ لازم ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹۵) مہر معجل ہندوستان میں محض رسمی طور سے مقرر کیا جاتا ہے نہ کہ مرد کی نیت دینے کی ہوتی ہے اور نہ عورت کے لینے کی نیت ہوتی ہے اس صورت میں مہر لازم ہوتا ہے یا نہیں اور آنحضرت ﷺ کے وقت میں کسی وارث نے دعویٰ مہر کا کیا ہے یا نہیں؟

(الجواب) عرب میں دستور اکثر اپنی حیات میں مہر کے ادا کر دینے کا تھا اور مہر کی مقدار آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں اس قدر نہ ہوتی تھی جس کا تحمل شوہر کو نہ ہو یا ادا شوہر بہر حال مسئلہ شرعی یہ ہے کہ جو مقدار مہر کی مقرر ہو جاوے وہ شوہر پر لازم ہو جاتی ہے دینے کی نیت ہونا یا نہ ہونا اس پر کچھ اثر نہیں کرتا۔^(۲) فقط

جس نے غلط تعریف کر کے شادی کرائی اس سے مہر وصول کیا جاسکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹۶) زید نے بکر کو اشتعال دیا کہ مسماۃ زینب بیوہ منکسر المزاج خوبصورت ہے بکر نے اس بیان پر اس سے نکاح کر لیا بعدہ معاملہ مشاہدہ سے معلوم ہوا کہ زید کی تعریف کے برعکس ہے اور مطلقہ ہے اب بکر اپنی منکوحہ کو طلاق دیتا ہے اگر منکوحہ مہر طلب کرے تو بکر زید سے رجوع کر سکتا ہے کیونکہ زید نے بکر کو دھوکہ دیا ہے؟

(الجواب) اس صورت میں بکر کے ذمہ مہر واجب ہو اوجہ استمتاع منکوحہ کے تو بکر اس کو زید سے نہیں لے سکتا قال اللہ تعالیٰ ان تبغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین^(۳) پس معلوم ہوا کہ مہر کا ذمہ دار شوہر ہی ہے زید سے اس کو لینے کا حق نہیں ہے اور اس دھوکہ دہی کی وجہ سے زید کے ذمہ ضمان مہر کی لازم نہ ہوگی۔ فقط

پونے تین روپے مہر ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹۷) مہر ۱۲ روپے کا ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر شرعی کم از کم دس درہم کا ہے^(۴) جس کے تقریباً پونے تین روپے ہوتے ہیں (دس درہم

(حاشیہ صفحہ گزشتہ) المثل لہالان البینات لا ثبات خلاف الظاہر وان کان مہر المثل بینہما تخالفا فان حلفا او برہنا قضی بہ وان برہن احدہما قبل برہانہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر مطلب سائل الاختلاف فی المہر ج ۲ ص ۹۷ ط. س. ج ۳ ص ۸۴) ظفیر

(۱) ایضاً مطلب فی بیان مہر المثل ص ۸۷ ج ۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۳۷ ظفیر
(۲) تجب العشرة ان سماها او دونها و يجب الاكثر منها ان سمي الاكثر (در مختار) افاد ان المہر و جب بنفس العقد (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۱ تا ۱۰۲) ظفیر

(۳) سورة النساء : ۴ ظفیر (۴) و افله عشر دراهم فضة وزن سبعة مثاقيل الخ و تجب العشرة ان سماها او دونها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۱ تا ۱۰۲) ظفیر

ساڑھے اکتیس ماشہ چاندی کے برابر ہے چاندی کی قیمت گھٹتی بڑھتی رہتی ہے اس لئے ہر زمانہ میں سکہ رائج الوقت سے مر شرعی کی مقدار مختلف ہوگی آج کل ساڑھے چھ روپے تولہ چاندی بکتی ہے تو اس حساب سے اس کی قیمت سترہ روپے زیادہ ہوگی لہذا اس سے کم موجودہ دور میں مہر جائز نہ ہوگا ظفیر

نابالغ پر مہر لازم ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۲۹۸) نابالغ لڑکے پر مہر واجب ہوتا ہے یا نہیں؟ یا نابالغ کے باپ پر مہر لازم ہے؟
(الجواب) مہر نابالغ لڑکے پر لازم ہوا اگر باپ اس کا ذمہ دار ہو گیا تھا تو باپ سے وصول ہو سکتا ہے۔^(۱) فقط

نابالغ کی بیوی مہر کا دعویٰ کس پر کرے؟

(سوال ۱۲۹۹) اگر لڑکا لڑکی کو چھوڑ دے تو مہر کا دعویٰ کس پر ہو سکتا ہے؟
(الجواب) نابالغ لڑکا طلاق نہیں دے سکتا بعد بلوغ کے طلاق دے سکتا ہے مہر کا دعویٰ لڑکے کے یعنی شوہر پر ہوگا اور اگر باپ ذمہ دار ہوا ہے تو باپ بھی ہو سکتا ہے۔^(۲) فقط

باپ ضامن ہو تو اس سے مہر کا مطالبہ کیا جائے گا

(سوال ۱۳۰۰) لڑکا نابالغ ہے اور باپ کی اجازت سے مہر مقرر ہوا تھا اور نابالغ کے دستخط بھی کرائے گئے تھے اس صورت میں مہر کس پر واجب ہے اور کس سے لینا چاہیے؟
(الجواب) دستخط ہوئے یا نہ ہوئے لڑکا دراصل ذمہ دار مہر کا ہے اگر باپ ضامن ہو گیا تھا تو اس سے مہر لیا جاوے گا۔^(۳) فقط

شوہر پر مہر کس عمر میں واجب ہے؟

(سوال ۱۳۰۱) لڑکے پر کس وقت اور کس عمر میں مہر واجب ہوتا ہے؟
(الجواب) مہر کے واجب ہونے کے لئے بلوغ لڑکے کا شرط نہیں ہے نابالغ کے ذمہ بھی مہر لازم ہو جاتا ہے۔^(۴) فقط

(۱) اذا زوج ابنته الصغیر امرأة و ضمن عنه المہر و كان . لك فی صحته جاز (الی قوله) ثم للمرأة ان تطالب الولی بالمہر (عالمگیری كشوری ج ۲ ص ۳۳۹ طبع ماجدیہ ج ۱ ص ۳۲۶) ظفیر
(۲) لا يقع طلاق (الی قوله) الصبی ولو مراہقا (الدر المختار ج ۲ ص ۲۱۷ ط. س. ج ۳ ص ۲۴۲ تا ۲۴۳) ظفیر
(۳) من سمي المہر عشر فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات (الی ان قال) وان طلقها قبل الدخول والخلوة فلها نصف المسمى (ہدایہ ج ۲ ص ۳۰۴) اذا زوج ابنته الصغیر امرأة و ضمن عنه المہر (الی قوله) للمرأة ان تطالب الولی بالمہر (عالمگیری كشوری ج ۲ ص ۳۳۹ طبع ماجدیہ ج ۱ ص ۳۲۶) ظفیر
(۴) من سمي مہرا عشر فما زاد فعليه المسمى ہدایہ ج ۲ ص ۳۰۴) ظفیر

مہر لازم ہے خواہ حالت ظاہر نہ کی ہو

(سوال ۱۳۰۲) نکاح کے وقت لڑکی کی حالت قاضی صاحب پر ظاہر نہیں کی تو نکاح صحیح اور مہر لازم ہو یا نہیں؟

(الجواب) حالت ظاہر کی یا نہ کی نکاح ہو گیا اب کچھ نہیں ہو سکتا اور مہر لازم ہو گیا۔^(۱) فقط

مہر ختم نہیں ہو سکتا

(سوال ۱۳۰۳) اگر نابالغ لڑکے کے مہر توڑنے کی نالش عدالت میں کی جاوے تو مہر ٹوٹ سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نہیں ٹوٹ سکتا۔^(۲) فقط

عورت کے معاف کرنے سے مہر معاف ہو جاتا ہے

(سوال ۱۳۰۴) اگر عورت بالغ پہلی رات کو اپنا زر مہر معاف کر دے تو معاف ہو جاوے گا یا نہیں؟

(الجواب) مہر معاف ہو گیا اگر زوجہ اس معافی کو تسلیم کر لے یا دو گواہ مرد عادل یا ایک مرد اور دو عورتیں عادلہ گواہ ہوں تو مہر ساقط ہو گیا مطالبہ مہر کا پھر کوئی نہیں کر سکتا اور اگر زوجہ کو معافی سے انکار ہو اور گواہ شرعی موجود نہ ہوں تو مطالبہ زوجہ صحیح ہو گا۔^(۳) فقط

بغیر خلوت طلاق سے نصف مہر ہوتا ہے

(سوال ۱۳۰۵) اگر زوج اپنی مکوہ کو نکاح کے بعد بغیر رخصتی کے طلاق دے دے مہر لازم ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) بدون خلوت صحیحہ اور وطی و جماع کے اگر شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دیدے تو آدھا مہر لازم ہوتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن و قد فرضتم لهن فريضة فنصف ما فرضتم^(۴) الاية وفي الدر المختار و يجب نصفه بطلاق قبل وطى او خلوة^(۵) الخ فقط

مہر میں مکان دینا درست ہے اور اس سے نکاح ہو گیا

(سوال ۱۳۰۶) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مہر میں ایک مکان دینا مقرر کیا اور کہا کہ

(۱) و ينعقد اى النكاح بثبت و يحصل انعقاده بالايجاب والقبول (رد المختار ج ۲ ص ۳۰۳ ط.س.ج ۳ ص ۹) ظفیر
(۲) من سمى مهر اعشر فما زاد فعليه المسمى (هدایہ ج ۲ ص ۳۰۲) افادان المهر و جب بنفس العقد (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س.ج ۳ ص ۲-۱) ظفیر
(۳) و صح حطها لکله او بعضه عنه قبل اولاً (الدر المختار علی هامش رد المختار ج ۲ ص ۳۲۴ ط.س.ج ۳ ص ۱۱۳) ونصابها بغیرها من الحقوق سواء كان الحق مالا او غیره کنکاح و طلاق الخ رجلاں او رجل وامرأتان (الدر المختار کتاب الشهادات ج ۲ ص ۹۱ ط.س.ج ۵ ص ۴۶۵) ظفیر
(۴) سورة البقرة: ۱۲ ظفیر
(۵) الدر المختار علی هامش رد المختار ج ۲ ص ۴۵۶ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۴ ظفیر

رجسٹری بعد نکاح کے کرا دوں گا دو سال ہو گئے رجسٹری نہیں ہوئی اس صورت میں نکاح ہو یا نہیں اور نیز وہ شخص ٹھیٹر میں ملازم ہے اور یک چشم ہے ان امور سے نکاح میں تو کچھ فرق نہیں آیا؟

(الجواب) نکاح ہو گیا اور جو مکان شوہر نے مہر میں دینا مقرر کیا تھا وہ مہر ہوا اور زوجہ کی ملک ہو گیا رجسٹری اگر نہ کی گئی تب بھی وہ مکان زوجہ کی ملک ہے شوہر کی رجسٹری نہ کرانے سے نکاح میں کچھ فرق نہیں آیا^(۱) اور نہ اس وجہ سے کہ شوہر ٹھیٹر میں ملازم ہے اور یک چشم ہے نکاح میں کچھ فرق نہیں آسکتا۔ فقط

مہر مؤجل کے وصول کرنے کی مدت!

(سوال ۱۳۰۷) مہر مؤجل وصول کرنے کی کیا میعاد ہے؟

(الجواب) مہر مؤجل فرقت بالطلاق کے بعد یا موت کے بعد ادا کرنا واجب ہوتا ہے ويقع ذلك على وقت وقوع الفرقة بالموت او الطلاق وروى عن ابى يوسف ما يوید هذا القول كذا فى البدائع (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۳۱) ظفیر

(سوال ۱۳۰۸) زوجہ بعد وصول کرنے مہر کے ملکیت شوہر سے حصہ وصول کرنے کے مستحق ہے یا نہ؟
(الجواب) بعد حاصل کرنے مہر کے اگر زوج فوت ہو جاوے تو زوجہ کو حصہ پہنچے گا اور قبل الفوت نفقہ و کسوة کے سوا استحقاق نہیں ہے۔ فقط

دیوانہ کی بیوی کیا کرے؟

(سوال ۱۳۰۹) ہندہ کا شوہر مسلوب الحواس ہو گیا آیا ہندہ نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور ہندہ اپنے شوہر سے طلاق لے سکتی ہے یا خلع کر سکتی ہے یا نہ اور مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟ اور جب کہ شوہر مسلوب الحواس کی جائیداد اس قدر ہے کہ وہ زوجہ کے بار کفالت کی ذمہ ہو سکتی ہے تو اس صورت میں زوجہ کو دعویٰ مہر کا حق شرعاً حاصل ہے یا نہیں؟

(الجواب) مسلوب الحواس اور دیوانہ کی زوجہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی^(۱) اور دیوانہ کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی^(۲) اور نہ خلع ہو سکتا ہے مہر اگر مؤجل ہے تو شوہر دیوانہ کے مرنے کے بعد اس کی جائیداد سے اس کی زوجہ مہر لے سکتی ہے فی الحال دعویٰ نہیں کر سکتی کیونکہ مہر مؤجل کا مطالبہ طلاق یا موت کے بعد ہو سکتا ہے صورت مسئلہ میں طلاق تو ہو نہیں سکتی لہذا بعد موت شوہر دعویٰ مہر کا ہو سکتا ہے^(۳) هذا كله فى كتب

الفقه فقط

(۱) ويجب الاكثر منها ان سمي الاكثر و يتأكد عند وطؤ او خلوة صحت (درمختار) وافاد ان المهر وجب بنفس العقد الخ (رد المحتار ج ۲ ص ۵۴ باب المهر ط.س. ج ۳ ص ۱۰۲) ان المسمى ان كان غير النقود بان كان عرضا او حيوانا اما ان يكون معينا باشارة او اضافة فيجب بعينه (رد المحتار ج ۲ ص ۴۷۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۲۹) مطلب تزويجها على عشرة دراهم او ثوب (ظفیر) (۲) ولا يتخير احدهما اى الزوجين بعيب الاخر فاحشا لجنون و جذام الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ۸۲۲ باب العین وغیره ط.س. ج ۳ ص ۵۰۱) ظفیر
(۳) لا يقع طلاق المولى على امرأة عبد (الى قوله) والمجنون (الدر المختار ج ۲ ص ۲۱۷ ط.س. ج ۳ ص ۳۴۲) ظفیر (۴) ولو كان المهر مؤجلا (الى قوله) ويقع ذلك على وقت وقوع الفرقة بالموت او بالطلاق وروى عن ابى يوسف ما يوید هذا القول كذا فى البدائع (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۳۳۱ ج ۱ ص ۳۱۸) ظفیر

بیوی نے مہر معاف نہ کیا تو شوہر کے ذمہ واجب الادا ہے
(سوال ۱۳۱۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ کا مہر ادا نہیں کیا تھا اور نہ زوجہ سے معاف کر لیا تھا کہ زوجہ کا انتقال ہو گیا تو اس وقت میں کیا حکم ہے؟
(الجواب) مہر اس کا بذمہ شوہر واجب الادا ہے لیکن اگر متوفیہ کے اولاد کچھ نہیں ہے تو نصف ترکہ متوفیہ کا وارث شوہر ہوتا ہے اور نصف باقی ورثہ کو ملتا ہے پس مہر میں سے بھی نصف شوہر کو پہنچا^(۱) فقط

مہر معاف کرنے کے وقت گواہ ضروری نہیں
(سوال ۱۳۱۱) مہر معاف کرتے وقت گواہوں کا ہونا ضروری ہے یا نہیں؟
(الجواب) مہر کے معاف ہونے کے لئے کسی گواہ وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے^(۲) لیکن اگر عورت کے ورثہ انکار کریں تو دو گواہوں سے معافی ثابت ہوگی۔^(۳) فقط

کیا مہر میراث میں داخل ہے
(سوال ۱۳۱۲) کیا مہر بھی میراث میں داخل ہے؟
(الجواب) میراث میں مہر بھی داخل ہے اگر اولاد نہیں تو خاوند کا حصہ نصف مہر وغیرہ ہے۔ فقط

بیماری کے اخراجات مہر میں محسوب ہوں گے یا نہیں؟
(سوال ۱۳۱۳) عورت منکوحہ کی بیماری و دیگر ضروریات میں جو روپیہ صرف ہو وہ مہر میں محسوب ہو سکتا ہے یا نہیں؟
(الجواب) یہ اخراجات بدون رضامندی عورت مہر میں محسوب نہیں ہو سکتے۔^(۴) فقط

مہر مقرر کرنے کی وجہ!
(سوال ۱۳۱۴) نکاح میں مہر مقرر کرنے سے کیا فائدہ ہے اور اس کا کیا سبب ہے؟
(الجواب) نص قطعی میں وارد ہے واحل لکم ما وراء ذلکم ان تبغوا باموالکم محصنین غیر مسافحین^(۵) الا یہ اس آیت قطعیہ سے مہر کا ضروری ہونا معلوم ہوا (اس سے عورت کی عظمت و شرافت کو

(۱) واما الزوج فحالتان النصف عند عدم الولد وولد الابن وان سفل والربع مع الولد الخ (سراجی ص ۱۳) ظفیر
(۲) وصح حطها لکله او بعضه عنه قبل اولاد الدرا مختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۳۶۴ مطلب فی حط المهر ط.س.ج ۳ ص ۱۱۳) ظفیر (۳) وما سواء ذلک، من الحقوق یقبل فیما شهادة رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق الخ (ہدایہ ج ۳ ص ۱۳۵)
(۴) اعلم ان المذهب الصحیح الذی علیہ الفتوی وحب النفقة للمریضة قبل النقله او بعد ما امکنه جماعها اولاء معها زوجها اولاً حیث لم تمتع نفسها اذا طلب نقلتها فلا فرق حینئذ بینها و بین المرأة الصحیحة لو موجود التمكن من الاستمتاع کما فی الحائض والفساد الخ (رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۹۲ ط.س.ج ۳ ص ۵۷۸) ظفیر
(۵) سورة النساء رکوع ۴ ظفیر

اجاگر کرنا ہے ثم المهر واجب شرعاً لشرف المحل، البحر الرائق ج ۲ ص ۱۵۲ ظفیر)

زیورات جو شوہر نے دیئے وہ مہر میں محسوب ہوں گے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۱۵) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دی پس مہر مقرر شدہ میں زیورات از وقت نکاح تا وقت طلاق شمار ہوں گے یا نہیں؟

(الجواب) اگر شوہر نے مہر میں حساب کر کے زیور دیا ہے تو وہ مہر میں محسوب ہوگا اور اگر ہدیہ و ہبتہ دیا ہے تو مہر میں شمار نہ ہوگا اور اگر محض عاریۃ دیا تھا تو وہ زیور شوہر کی ملک ہے اگر وہ چاہے مہر میں محسوب کر سکتا ہے۔^(۱) فقط

مہر کا دعویٰ

(سوال ۱۳۱۶) زید نے اپنی ہمشیرہ مرحومہ ہندہ کے مہر کا دعویٰ عمر شوہر ہندہ پر کیا، عمر نے جواب دیا کہ ہندہ اپنی حیات میں مہر معاف کر چکی ہے اور ثبوت معافی میں چند گواہ پیش کئے حاکم نے گواہوں میں جرح وغیرہ کا نقص نکال کر گواہی رد کر دی اس صورت میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) معافی مہر کا ثبوت شرعی پورا ہو تو دعویٰ مہر کا عورت کے بھائی کی طرف سے مسموع نہ ہوگا مفتی کا کام اسی قدر ہے کہ یہ تحریر کرے کہ اگر دو گواہ عادل معافی مہر کے موجود ہیں تو مہر ساقط ہے^(۲) اور مطالبہ عورت کے بھائی کا غیر مسموع ہے اور اگر دو گواہ عادل نہیں ہیں یا کوئی امر موجب رد شہادت ان میں موجود ہے تو عورت کے بھائی کا دعویٰ صحیح اور مہر اس کو دلویا جائے گا باقی قبول یا رد شہادت یہ کام حاکم و قاضی کا ہے۔ فقط

اطاعت نہ کرنے کی صورت میں مہر

(سوال ۱۳۱۷) زید کی بیوی اس کی اطاعت نہیں کرتی اگر زید اس کو طلاق دے دے تو مہر لازم ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) اگر دخول یا خلوة صحیحہ ہو چکی ہے تو طلاق کے بعد پورا مہر ادا کرنا لازم ہے۔^(۳) فقط

مہر مثل سے کیا مراد ہے؟

(سوال ۱۳۱۸) ایک عورت کا نکاح مہر مثل پر ہوا بعد چند روز کے میاں بیوہ میں مہر کے متعلق اختلاف ہوا

(۱) لو بعث الی امراته شیئاً ولم يذكر جهته عند الدفع غیر جهة المهر فقالت هو ای المبعوث هدیة وقال هو من المهر او من الکسوة او عاریة فالقول له بیمنه الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۵۱ مظلت فی ما یرسل الی الزوجة ظفیر

(۲) وما سواء ذلك من الحقوق یقبل فیها شهادة رجلین او رجل وامرأتین سواء كان الحق مالا او غیر مال الخ (هدایہ ج ۳ ص ۳۸) ظفیر

(۳) یجب الاکثر منها ان سمي الاکثر ویتأكد عند وظو او خلوة صحت (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۲) ظفیر

بیوی کا یہ قول ہے کہ میرا مہر مثل میری ماں اور حقیقی بہن کے برابر یعنی جتنا جتنا ان کا تھا اتنا ہی میرا ہے خلاف خاوند کے وہ کہتے ہیں کہ نہیں بلکہ تمہارا مہر تمہاری سوتیلی بہنوں کے برابر ہے اب عند الشرع کس کا قول معتبر ہے اور خاوند کو کون سا مہر ادا کرنا ہوگا اور وقت نکاح کے بجز مہر مثل کے کوئی تفصیل نہیں کی گئی تھی۔ فقط

(الجواب) در مختار میں ہے و مہر مثلها الشرعی مہر مثلها اللغوی ای مہر امراة تماثلها من قوم ابیہا لا امہا الخ سناً و جملاً^(۱) الخ اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ باپ کے اقربا میں جو عورت اس کے مثل ہو عمر اور صورت و دینداری وغیرہ میں اس کے مہر کو دیکھنا چاہیے وہی مہر مثل ہے اور یہ بھی اس عبارت میں مذکور ہے کہ ماں اور اس کے قبیلہ کے مہر کا اعتبار نہیں اور شامی سے معلوم ہوتا ہے کہ حقیقی بہن اور علاقہ بہن میں کچھ فرق نہیں ہے ان میں جو اس کے مماثل ہو عمر و صورت وغیرہ میں جو اس کا مہر ہو گا وہی اس کا مہر ہوگا۔ فقط

مہر مؤجل قرار پایا اب لڑکی کا باپ معجل کا دعویٰ کرتا ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۱۹) ہندہ کا نکاح زید سے ہوا اور مہر مؤجل قرار پایا لیکن یا تو قاضی کی غلطی سے یا ہندہ کے باپ کی سازش سے رجسٹر قاضی میں لفظ مؤجل تحریر نہیں ہوا ہندہ لا ولد ہے اور اس کا باپ بہت مقروض ہے اس نے ہندہ کو اپنے قبضہ میں کر کے ہندہ کے نصف دین کا دعویٰ عدالت میں کر دیا اس صورت میں مہر مؤجل کا اعتبار ہے یا کیا جب کہ عرف یہاں کا یہ ہے کہ اگر دین مہر بلا صراحت ہوتا ہے تو تا قیام نکاح و تاحیات زوجین زوجہ کو کسی جزو کے ملنے کا رواج نہیں ہے ہندہ کا باپ کہتا ہے کہ رواج کا عدم وجود اس وقت معلوم ہو سکتا ہے کہ عدالت میں کوئی مقدمہ گیا ہو اور ناکامی ہوئی ہو اور بلا عدالت کی تجویز کے رواج کا پتہ نہیں چل سکتا۔

(الجواب) اعتبار اسی کا ہے جو کچھ دربارہ مہر قرار پایا تھا پس جب کہ مہر مؤجل قرار پایا تھا تو مؤجل ہی لازم ہے اور مہر مؤجل کا مطالبہ بعد طلاق یا موت کے ہو سکتا ہے عرف یہی ہے کذا فی عالمگیریہ۔^(۲) فقط

اگر مرنے والے شوہر کی جائیداد مہر سے کم ہو تو بقیہ ورثہ کے ذمہ ہوگی یا نہیں؟

(سوال ۱۳۲۰) اگر متوفیہ کی جائیداد مہر سے کم ہو تو ورثہ کے ذمہ اس کی ادائیگی ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) متوفی کی جائیداد سے مہر لیا جاسکتا ہے^(۳) اگر متوفی کی جائیداد اس کو کافی نہ ہو تو وارثوں پر ادا کرنا لازم نہیں ہے۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۴۸۷ باب المہر ط. س. ج ۳ ص ۱۳۷ مطلب فی بیان مہر المثل ظفیر (۲) ولا خلاف لا حد ان تاجیل المہر الی غایۃ معلومۃ الخ وان کان لا الی غایۃ معلومۃ فقد اختلف المشائخ فیہ قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا کان الغایۃ معلومۃ فی نفسہا وهو الطلاق او الموت (عالمگیری باب المہر ج ۱ ص ۲۹۸ باب السایع فصل حادی عشر ج ۳ ص ۳۱۸) ظفیر (۳) تتعلق بترکۃ المیت حقوق اربعۃ مرنۃ الاول و تجهیزہ من غیر تباہر ولا تقصیر ثم تقضی دیونہ من جمیع ما بقی من مالہ الخ (سراجی ص ۴)

عورت کی زندگی میں مہر میں کسی کا حق پہنچتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۲۱) عورت کی زندگی میں اس کے مہر میں کن کن ورثہ کو حصہ پہنچے گا؟

(الجواب) کسی کو نہیں پہنچتا۔ فقط

موت کے وقت جو مہر معاف کراتے ہیں اس سے معاف ہوتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۲۲) شوہر کو دفن کرنے سے پہلے اکثر عورتیں ورثاء متوفی اپنا فائدہ حاصل کرنے کی غرض

سے زوجہ متوفی کو مجبور کرتے ہیں کہ مہر معاف کر دے چونکہ وہ وقت نہایت رنج و الم و سقوط عقل و ہوش و

پریشانی کا ہوتا ہے ایسے وقت کی معافی مہر معتبر ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسے وقت کی معافی صحیح و معتبر ہے۔^(۱) فقط

معافی کے وقت کسی کا ہونا ضروری ہے یا نہیں

(سوال ۱۳۲۳) مہر معاف کرنے کے وقت زوج و زوجہ کے قریبی رشتہ دار باپ بھائی کا ہونا ضروری ہے یا

نہیں؟

(الجواب) معافی مہر کے لئے زوج اور زوجہ کے رشتہ داروں کے موجود ہونے کی ضرورت نہیں ہے البتہ

اگر زوجہ معافی مہر سے انکار کرے تو شوہر کے وارثوں پر وہ گواہ عادل معافی مہر کے پیش کرنا ہو گا بدو گواہوں

کے بصورت انکار زوجہ معافی مہر ثابت نہ ہوگی۔^(۲) فقط

مہر مطلق ہو تو کتنے کا مطالبہ زندگی میں کر سکتی ہے؟

(سوال ۱۳۲۴) اگر مہر بلا صراحت ثابت ہو تو اندریں حال کہ اگر عورت لاولد ہو اور اس کا باپ عیاش اور

فضول خرچ اور مقروض ہو اور شوہر نے اس کی سکونت اور خورد و نوش کا بھی انتظام کر دیا ہو اور کسی خاص رواج کا

بھی ثبوت نہ ہو تو زوجہ شرعاً محیات زوجین کس قدر مہر پانے کی مستحق ہے یعنی نصف کی وہ دعویٰ دار ہے یا خمس

وربع کی؟

(الجواب) مہر مؤجل ہونا اگر ثابت ہو جاوے تو ہندہ مہر کا مطالبہ شوہر کے مرنے پر یا طلاق دینے پر کر سکتی

ہے کذا فی عالمگیری یہ وهذا لان الغایۃ معلومۃ فی نفسہا وهو الطلاق او الموت الخ (باب المہر)

^(۳) ترجمہ اور یہ اس لئے کہ غایۃ اور مدت معلوم ہے اور وہ طلاق ہے یا موت ہے الخ اور در مختار میں ہے الا

(۱) وصح حطها لکله او بعضه عنه قبل اولاد (در مختار) بما لحط الا سقاط کما فی المغرب الخ وان لا تکن مریضۃ مرض الموت (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۴ و ج ۲ ص ۴۶۵ ط.س.ج ۳ ص ۱۱۳ مطلب فی حط المہر الخ) ظفیر

(۲) ونصابها لغيرها من الحقوق سوا لکان الحق مالا او غيره کنکاح و طلاق الخ رجالان الخ او رجل وامرأتان (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ج ۴ ص ۵۱۵ ط.س.ج ۵ ص ۴۶۵) ظفیر

(۳) عالمگیری مصری ج ۲ ص ۲۹۸ باب المہر الباب السابع فصل حادی عشر ج ۴ ص ۳۱۸ ظفیر

التاجیل لطلاق او موت فیصح للعرف ص ۳۵۹ شامی^(۱) جلد ۲ ترجمہ مگر مدت مہر کی بوقت طلاق کے یا موت کے صحیح ہے عرف کی وجہ سے (اس سے پہلے نہ نصف کا دعویٰ کر سکتی ہے نہ ربع و شمس کا ظفر)

مہر مؤجل ثابت ہو جائے تو یہ کس وقت پانے کی عورت مستحق ہوگی؟

(سوال ۱۳۲۵) اگر مدعیہ کی طرف سے اس کے دعویٰ کے موافق مہر کا بلا صراحت مقرر ہونا ثابت نہ ہو سکے اور زید ہی کا قول کہ مہر مؤجل قرار پایا تھا تسلیم کر لیا جاوے تو ہندہ کس وقت مہر پانے کی مستحق ہے؟
(الجواب) اگر مہر کے معجل و مؤجل ہونے کی کچھ تصریح نہ ہو اور عورت کا دعویٰ عدم تصریح کا ثابت ہو جاوے تو عرف کے موافق حکم ہوگا اور جب کہ مدار عرف پر اور رواج پر ہے تو عرف و رواج وہاں کا دیکھنا چاہیے کہ عام طور سے جب کہ مہر مطلق ہو اور کچھ تصریح نہ ہو کس وقت مہر دیا جاتا ہے قال فی فتح القدیر بل المعتبر فی المسکوت العرف الخ ص ۹۱ جلد ۲ یعنی بلکہ معتبر اس مہر میں جس میں کچھ تصریح نہ ہو عرف و رواج اس شہر کا ہے (اب اگر وہاں کا عرف مؤجل ہے تو طلاق یا موت کے بعد مطالبہ کا حق ہے پہلے نہیں ظفر)

مہر مطلق میں رواج ملنے کا نہیں ہے تو کیا حکم ہوگا؟

(سوال ۱۳۲۶) اور اگر مہر تو بلا صراحت ثابت ہو کہ امر وہہ کے اہل سنت سادات میں اگر مہر بلا صراحت مقرر ہوتا ہے تو بحالت حیات زوجین زوجہ کو کسی جزو کے ملنے کا رواج نہیں ہے تو شرعاً ہندہ کو اس وقت کوئی جزو مل سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ مہر میں کچھ تصریح اور قید نہ ہو اور عرف و رواج وہاں کا یہ ہے کہ تا قیام نکاح و تا حیات زوجین مہر نہیں دیا جاتا تو اسی کے موافق عمل درآمد ہوگا اور ہندہ کو کوئی جزو مہر کا اس وقت نہیں مل سکتا جیسا کہ فتح القدیر کی عبارت مذکورہ میں گزرا ہے اور نیز فتح القدیر کی عبارت مذکورہ میں قاضی خاں سے منقول ہے فان لم بینوا قدر المعجل ينظر الى المرأة والى المهر انه كم يكون المعجل لمثل هذه المرأة من مثل هذا المهر فيجعل ذلك ولا يتقدر بالربع والخمس بل يعتبر المتعارف فان الثابت عرفاً كالثابت شرطاً^(۲) الخ پس اگر بیان نہ کریں مقدار معجل کی تو عورت کو اور اس کے مہر کو دیکھا جاوے گا کہ ایسی عورت کے لئے ایسے مہر میں سے کس قدر مہر معجل ہوتا ہے اسی قدر اس کو فی الحال دیا جاوے گا چوتھائی اور پانچویں حصہ کی کچھ تعین اور تحدید نہیں ہے بلکہ متعارف کا اعتبار ہے اس لئے کہ جو امر عرف سے ثابت ہو وہ ایسا ہے جیسا کہ شرط سے ثابت ہو۔

(۱) دیکھئے رد المحتار مطبوعہ استنبول ج ۲ ص ۴۹۳ باب المہر ط. س. ج ۳ ص ۱۴۴ ظفر

(۲) دیکھئے فتح القدیر باب المہر و عالمگیری جلد اول ص ۲۹۷ ج ۱ ص ۳۱۸ باب المہر الباب السابع فصل حادی عشر ظفر

ثبوت رواج کے لئے کیا چاہئے؟

(سوال ۱۳۲۷) ہندہ کے باپ کا یہ قول کہ ثبوت رواج کے واسطے عدالت کی تجویز ضروری ہے صحیح ہے یا نہیں اور ثبوت رواج کے واسطے کسی حاکم یا قاضی کے فیصلہ کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(الجواب) ثبوت عرف و رواج کے لئے کسی فیصلہ کی اور عدالت کی تجویز کی ضرورت نہیں ہے بلکہ اس شہر کا عرف و رواج وہاں کے واقعات سے معلوم ہو سکتا ہے ہندہ کے باپ کا قول اس بارے میں صحیح نہیں ہے جیسا کہ عبارت قاضی خاں مذکورہ ينظر الى المرأة والى المهر الخ سے واضح ہے واللہ تعالیٰ اعلم

اگر بیوی شوہر کا مال لے کر بھاگ جائے تو وہ مہر میں وضع کیا جائے گا یا نہیں؟

(سوال ۱۳۲۸) میری دوسری بیوی میری عدم موجودگی میں میری بغیر اجازت اپنے بہنوئی کے ساتھ بہ نیت فعل بد فرار ہو گئی اور اپنے ہمراہ مال و زیور جس میں میری لڑکی کا بھی زیور تھا جو تقریباً پندرہ سو کا تھا لے گئی اور اس کا مہر ایک ہزار کا ہے تو اس صورت میں وہ مہر کی دعویدار ہو سکتی ہے یا مہر ادا ہو گیا؟

(الجواب) اگر عورت اقرار کرنے مال و اسباب شوہر کے لے جانے کا اور اس کو مہر میں محسوب کرے تو محسوب ہو سکتا ہے ورنہ نہیں۔ فقط

زنا کی وجہ سے بیوی کو طلاق دی تو وہ مہر کی مستحق ہوگی یا نہیں؟

(سوال ۱۳۲۹) زید اپنی عورت زانیہ کو طلاق دیتا ہے یہ عورت بعد طلاق کے مہر کی مستحق ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) اگر صحبت یا خلوت ہو چکی ہے تو وہ عورت بعد طلاق کے کل مہر پانے کی مستحق ہے^(۱) (اور اگر صحبت و خلوت نہیں ہوئی تو نصف ظفیر)

بوقت موت قبل خلوت پورا مہر عورت کیوں پاتی ہے؟

(سوال ۱۳۳۰) بصورت تسمیہ مہر عند النکاح قبل خلوت اگر زوج فوت ہو جاوے تو فقہ کی کتابوں سے کل مہر کا واجب الاداء ہونا معلوم ہوتا ہے فالمسمى عند الوطی او الموت احدهما سواء كان الموت قبل خلوة او بعده لیکن اس حکم کا ثبوت کہاں سے ہے آیت قرآنی یا حدیث ہے؟

(الجواب) موت احد الزوجین کی صورت میں پورا مہر لازم ہونا باجماع ثابت ہے جیسا کہ فتح القدیر میں ہے ولا اختلاف للاربعة فی هذا^(۲) اور وہ حدیث جو عدم تسمیہ مہر و موت قبل دخول کی صورت میں پورا مہر لازم ہونے میں وارد ہے اس اجماع کی دلیل ہے وہ حدیث یہ ہے وعن علقمہ عن ابی مسعود انه سئل

(۱) ویناکد عند و طو او خلوة صحت من الزوج او موت احدهما (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۲) ظفیر

(۲) مشکوٰۃ شریف باب الصداق ص ۲۷۷ ظفیر

عن رجل تزوج امرأة ولم يفرض لها شيئاً ولم يدخل بها حتى مات فقال ابن مسعود لها مثل صداق نسائها لا وكس ولا شطط و عليها العدة ولها الميراث فقال معقل بن سنان الاشجعي لم فقال قضی رسول اللہ ﷺ فی بروع بنت واشق امرأة منا بمثل ما قضيت ففرح بها ابن مسعود رواه ابو داؤد والنسائی والدارمی مشكوة شریف فقط

عورت مہر مؤجل زندگی میں وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۳۱) زید چوبیس سال سے اپنی زوجہ ہندہ کو نان و نفقہ نہیں دیتا مہر مقررہ مبلغ پانچ ہزار روپیہ جس میں سے دو ثلث مؤجل اور ایک ثلث معجل ہے اس میں سے مہر معجل تو بتدریج وصول ہو گیا اب مہر مؤجل زید کے ذمہ باقی ہے زید اس کی ادائیگی سے پہلو پٹھی کرتا ہے زید کے کوئی جائیداد بھی ایسی نہیں ہے جو بعد وفات وصول کی امید ہو اب ہندہ مہر مؤجل وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر مؤجل کے وصول کا وقت فقہاء نے موت یا طلاق لکھی ہے یعنی جب کہ مہر مؤجل کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا تو یہ وقت فرقت وصول ہو سکتا ہے خواہ فرقت طلاق سے ہو یا موت سے۔ قال فی العالمگیریہ لا خلاف لاحد ان تاجیل المہر الی غایۃ معلومۃ نحو شہر او سنة صحیح وان کان لا الی غایۃ معلومۃ فقد اختلف المشانخ فیہ قال بعضهم یصح وهذا لان الغایۃ معلومۃ فی نفسها وهو الطلاق او الموت الخ کذا فی المحيط^(۱) عالمگیریہ فقط

والدین کی اجازت کے بغیر عورت مہر معاف کر سکتی ہے یا نہیں اور میاں بیوی کے اختلاف کی صورت میں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۳۲) زوجہ بالغہ بلا اجازت والدین کے مہر معاف کر سکتی ہے یا نہیں اگر شوہر گواہ پیش کرے کہ زوجہ نے مہر معاف کر دیا ہے اور زوجہ منکر ہو تو اس صورت میں دعویٰ عورت کا مسموع ہو گا یا نہ؟

(الجواب) زوجہ بالغہ برضائے خود اپنا مہر معاف کر سکتی ہے^(۲) اور شوہر اگر دو گواہان عادل و ثقہ سے معافی مہر ثابت کر دے تو عورت کا انکار معتبر نہیں ہے اور دعویٰ عورت کا دربارہ مہر غیر مسموع ہے۔^(۳) فقط

مہر کی معافی کے بعد عورت پھر مستحق ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۳۳) اگر عورت راضی و خوشی سے شوہر کو مہر معاف کر دے روبرو گواہان کے تو بعد معاف کرنے کے پھر عورت مستحق مہر پانے کی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر عورت مہر معاف کر دے تو مہر معاف ہو جاتا ہے اور بعد معاف کرنے کے پھر عورت کو

(۱) مشکوة شریف باب الصداق ص ۲۷۷ ظفیر

(۲) عالمگیری مصری کتاب النکاح باب سابع ج ۲ ص ۲۹۸ ماجدیۃ ص ۳۱۸ ظفیر

(۳) وضح حطیہا لکله او بعضہ عنہ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۴ ط.س ج ۳ ص ۱۱۳ مطلب فی حط المہر والابراء عنہ)

(۴) وما سوی ذلك من الحقوق یقبل فیہا شہادۃ رجلین او رجل وامرأتین سواء کان الحق مالا او غیر مال مثل النکاح والطلاق الخ (ہدایہ کتاب الشہادۃ ص ۱۳۸ ج ۳ ط.س ج ۳ ص ۴۶۵)

عند اللہ مہر کا لینا شوہر سے درست نہیں ہے لیکن اگر عورت مہر کے معاف کرنے سے منکر ہو اور شوہر کے پاس دو گواہ عادل معافی مہر کے نہ ہوں تو قاضی حکم مہر دلوانے کا کر دے گا۔^(۱) فقط

مہر جب مطلق ہو تو عورت یہ دعویٰ کر سکتی ہے کہ مہر دو ور نہ تمہارے پاس نہ جاؤں گی؟ (سوال ۱۳۳۴) ہندہ کا مہر بوقت نکاح مطلق تھا بلا قید معتل و مؤجل اب ہندہ اپنے والدین کے یہاں ہے اور اس کی یہ خواہش ہے کہ اپنا مہر وصول کر لوں اور نفقہ وغیرہ کا انتظام ہو جائے تب زوج کے گھر جاؤں اس صورت میں ہندہ وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ کو ابھی مہر وصول کرنے کا حق نہیں ہے کیونکہ مہر مطلق میں عرفاً وصول مہر کا وقت موت یا طلاق ہے باقی شوہر اگر فی الحال مہر دے دے کچھ حرج نہیں ہے مگر جبراً ہندہ ابھی اس کو وصول نہیں کر سکتی^(۲) اور نفقہ ہندہ کا شوہر کے ذمہ اسی وقت لازم ہے کہ ہندہ شوہر کے گھر جانے سے انکار نہ کرے شوہر جہاں رکھے وہاں رہے۔^(۳) فقط

طلاق بائن کے بعد جب دوبارہ شادی کی تو پہلا مہر عورت لے سکتی ہے یا نہیں؟ (سوال ۱۳۳۵) ایک عورت کا نکاح ایک مرد سے مہر مقررہ پر ہوا تین چار ماہ بعد شوہر نے زوجہ منکوحہ کو طلاق بائن دے دی چند ایام کے بعد بروئے شرع پھر اسی سے نکاح ثانی کر لیا اور مہر دوسری مرتبہ مہر جدید بوعده عند الطلب قرار پایا اور مہر اول کی بابت کوئی تصفیہ نہیں ہوا ایسی صورت میں مہر اول قابل ادائیگی رہا یا نہیں؟ (الجواب) وطئ یا خلوت صحیحہ کے بعد اگر طلاق دی جاوے تو پورا مہر لازم ہوتا ہے پھر جو دوسرا نکاح ہو گیا اس کا مہر علیحدہ واجب ہے مہر اول بھی ادا کرنا چاہیے اور مہر ثانی بھی ویتا کد عند وطئ او خلوة صحت الخ^(۴) (درمختار) فقط

مہر کی کم اور زیادہ مقدار کیا ہے؟

(سوال ۱۳۳۶) مہر شرع محمدی کی مقدار کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کیا ہے؟ (الجواب) شریعت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ میں مہر کی کم سے کم مقدار دس درہم ہیں جو قریب تین پونے تین روپے کے ہوتے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد نہیں ہے ہکذا فی کتب الفقہ^(۵) (یہ واضح رہے کہ

(۱) قال علیہ السلام البینۃ علی المدعی و الیسین عل من انکر (ہدایہ ج ۳ ص ۱۸۷) ظفیر
(۲) ولہا منعه من الوطؤ و دواعیہ و السفر بہا الخ لاحد ما بین تعجیلہ من المہر کلہ او بعضہ او قدر ما یعجل لمثلہا عرفاً (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ص ۲ ص ۴۹۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۴۳ مطلب فی منع الزوجۃ نفسہا لقبض المہر) ظفیر (۳) یتعجب للزوجۃ علی زوجها ولو صغیر الخ منعت نفسہا للمہر الخ لا خارجۃ من بیتہ بغیر حق وہی الناشزۃ حتی تعود (ایضاً باب النفقۃ ج ۲ ص ۸۸۶ ط. س. ج ۳ ص ۵۷۲ مطلب اللفظ جامد و مشتق) ظفیر
(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ظفیر
(۵) اقلہ (ای المہر) عشرۃ درہم الخ و تجب العشرۃ ان سماھا او دونھا و یجب الا کثر عنہا ان سمی الا کثر (درمختار) یجب الا کثر ای بالغاما بلغ (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۲) ظفیر

دس درہم کا صحیح وزن ساڑھے اکتیس ماشے چاندی ہے لہذا چاندی کے بھاؤ کے حساب سے دس درہم کی قیمت متعین کی جائے گی مفتی علامؒ نے تین پونے تین روپے دس درہم کی قیمت ۳۳۳۳ھ میں لکھا ہے اس وقت چاندی سستی تھی اس وقت ۳۹۱ھ میں چاندی کا بھاؤ تقریباً سات روپے تولہ ہے اس حساب سے دس درہم کی قیمت ہمارے زمانہ میں اٹھارہ سو اٹھارہ روپے ہوگی اس لئے سو اٹھارہ روپے سے کم مہر نہیں ہو سکتا ہے اور جس طرح قیمت بڑھے گی روپے کی مقدار بھی زیادہ ہوگی۔ واللہ اعلم، ظفیر

جو مہر طے ہوا ہے وہی واجب ہے یا زیادہ یا کم؟

(سوال ۱۳۳۷) زید کا نکاح بعمر سولہ سال ہندہ کے ساتھ جس کی عمر تیرہ سال کی تھی ہوا تو کیا وہ تعداد مہر کی جو بوقت نکاح قائم ہوئی وہی واجب ہوئی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جو مقدار مہر کی بوقت نکاح مقرر ہوئی وہی قائم رہے گی اور وہی مقدار بزمانہ شوہر واجب ہے لیکن اگر قبل از دخول و خلوت کے شوہر طلاق دے دیوے تو نصف مہر بزمانہ شوہر واجب الادا ہوگا۔^(۱) فقط

مہر کا ایک حصہ دے دیا تو اب طلاق کے وقت پھر کل کی مستحق ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۳۸) وقت نکاح تشریح مہر مؤجل و معجل کی نہ تھی اور بعد نکاح کے زید نے ایک جزو مہر کا ہندہ کو ادا کیا تو طلاق کے وقت کل مہر ادا کرنا ہو گیا کیا؟

(الجواب) طلاق کے وقت کل مہر باقی ماندہ ادا کرنا ہوگا۔^(۲) فقط

طلاق نہ دینے کی صورت میں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۳۹) در صورت طلاق نہ دینے کے کل مہر کا دعویٰ ہو سکتا ہے یا جزو کا یا نہیں ہو سکتا؟

(الجواب) نہیں ہو سکتا۔ فقط

طلاق کی طلب پر شوہر نے کہا کہ مہر معاف کر دو تو لڑکی کے

باپ نے ذمہ لے لیا اب طلاق دے دی تو مہر کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۴۰) ایک شخص نے اپنے داماد سے کہا کہ تو میری دختر کو طلاق دے دے اس نے کہا کہ اگر وہ

مہر معاف کر دے گی تو میں طلاق دے دوں گا زوجہ کے باپ نے ضامن ہو کر کہا کہ میں اپنی دختر سے مہر

معاف کرادوں گا اس بنا پر شوہر نے طلاق دے دی بعد میں نہ باپ نے معاف کر لیا نہ لڑکی نے معاف کیا اس

(۱) ولو سمی اقل من عشرة قلها العشرة (الی قولہ) ولو طلقها قبل الدخول تجب خمسة عند علمائنا (ہدایہ باب المہر ج ۲ ص ۳۰۴) ظفیر

(۲) وبالطلاق يتعجل المؤجل (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۹۳، ط. س. ج ۳ ص ۱۴۴) ظفیر

صورت میں شوہر کے ذمہ مہر ادا کرنا واجب ہے یا کیا؟

(الجواب) اس صورت میں طلاق ہو گئی اور نبی علی نے اگر مہر معاف نہ کیا تو باپ ذمہ دار ہے اس سے لیوے۔ فقط

جو مہر مؤجل ہے اس میں سے کچھ معجل ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۴۱) ہندہ کا عقد زید کے ساتھ بمعاوضہ زر مہر (۱۰ روپیہ) اشرفی پانچ دینار کے منعقد ہوا یہ کل مہر سیاہیہ نکاح میں بلفظ مہر مؤجل لکھا ہے متناکحین حی و قائم ہیں اور ہنوز نکاح بھی قائم ہے اب سوال یہ ہے کہ مہر مذکورہ بالا کا کوئی جزو مہر معجل ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو اس کی مقدار کیا ہوگی؟
(الجواب) جب کہ تمام مہر مؤجل قرار پایا ہے تو اس کی کوئی مقدار معجل نہیں ہو سکتی اور فی الحال مطالبہ کسی جزو کا نہیں ہو سکتا ہے۔^(۱) فقط

خنثی عورت کو مہر ملے گا یا نہیں؟

(سوال ۱۳۴۲) جب کہ ہندہ کے کوئی علامت مذکور مؤنث کی نہیں اور نہ پستان صرف راستہ پیشاب مثل ایک بہت تنگ سوراخ کے ہے ایسی حالت میں اس کا مہر نصف لازم ہو گا یا نہیں؟
(الجواب) جب کہ ہندہ خنثی مشکل ہے جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو اس کا نکاح منعقد ہی نہیں ہو لہذا مہر بھی لازم نہ ہو گا نہ کل نہ نصف در مختار میں ہے۔^(۲) فقط

مہر میں قرض شمار ہو گا یا نہیں؟

(سوال ۱۳۴۳) زوجہ کا مہر قرض میں شمار ہو گا یا نہیں؟
(الجواب) زوجہ کا مہر دینا بذمہ شوہر ہوتا ہے اور اس کا ادا کرنا تقسیم ترکہ سے مقدم ہوتا ہے (معلوم ہوا کہ قرض میں شمار نہ ہو گا)۔^(۳) ظفیر

مزنیہ سے نکاح کیا پھر طلاق دی تو مہر کتنا ملے گا؟

(سوال ۱۳۴۴) زید نے زینب کے ساتھ زنا کیا جب لڑکا پیٹ میں پیدا ہوا تو زینب کا نکاح زید کے ساتھ پڑھا دیا بعد تین روز کے ہم بستر ہو کر تین طلاق دے دی زینب کو پورا مہر ملے گا یا نصف؟

(۱) وان كان لا الى غاية معلومة قال بعضهم يصح وهو الصحيح وهذا لان الغاية معلومة في نفسها وهو الطلاق او الموت (عالمگیری كشوری ج ۳ ص ۳۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۳۱۸ باب المهر الباب السابع فصل حادی عشر) ظفیر
(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار كتاب النكاح ج ۲ ص ۳۵۶ ط.س. ج ۳ ص ۴ ای ان ابراد العهد عليهما لا يفيد ملك استمتاع الرجل بهما لعدم محلتهما له (رد المختار ج ۲ ص ۳۵۶ ط.س. ج ۳ ص ۴) ظفیر
(۳) افادان المهر وجب بنفس العقد (رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۰۲) ظفیر

(الجواب) اس صورت میں زینب کا نکاح زید کے ساتھ صحیح ہو گیا تھا ^(۱) اور صحبت کے بعد طلاق دینے سے پورا مہر زینب کا زید کے ذمہ لازم اور واجب الاداء ہو گیا۔ ^(۲) فقط

شوہر کے اس کہنے سے کہ بغیر میری اجازت کہیں نہ جانا ورنہ مہر نہ دوں گا اور بیوی چلی گئی تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۴۵) زید نے اپنی بی بی ہندہ سے کہا کہ اگر تم بغیر میری اجازت کے اور مہری عدم موجودگی میں کہیں گئی تو تمہارا دین مہر میں نہ دوں گا بعد دو ہفتہ کے عدم موجودگی میں اپنے رشتہ دار کے یہاں چلی گئی تو شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) اس صورت میں مہر ساقط نہیں ہوا زید کے ذمہ مہر ہندہ کا لازم ہے اور زید کو وہ مہر دینا ہو گا۔ ^(۳) فقط

پہلے ڈھائی سو پر نکاح کیا پھر تجدید نکاح چودہ ہزار سے زیادہ پر کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۴۶) مسکمی بڈن نے ۲۷ محرم ۱۳۸۸ھ کو مسماۃ زہرا بی سے بمعاضہ مہر مبلغ دو سو پچاس روپیہ مہر مؤجل عقد کیا اٹھارہ روز بعد بتاریخ ۱۵ صفر ۱۳۸۸ھ مسکمی بڈن مذکور نے مسماۃ مذکورہ سے چودہ ہزار سات سو پچاس روپیہ مہر مقرر کر کے تجدید نکاح کی یہ شرعاً جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) منکوحہ سے عقد ثانی کرنا فضول ہے لیکن اضافہ مہر صحیح ہے۔ ^(۴) فقط

رضاعی بھائی بہن میں شادی ہو گئی تو مہر لازم ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۴۷) زید اور فاطمہ نے ایک تیسری عورت کا جو اجنبیہ ہے دودھ پیا زید و فاطمہ کے اولیاء نے دونوں کا باہم عقد کر دیا یہ عقد صحیح ہے یا نہیں بہر حال مہر موطوءہ کا نکاح پر لازم ہے یا نہیں؟
(الجواب) نکاح ان دونوں رضیعین (دودھ پینے والوں) کا باہم درست نہیں ہے ان میں تفریق ہونی چاہیے اور

(۱) وصح نکاح حلی من زنا الخ ثم لو نکح الزانی حل له وطؤها (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل فی الحرمات ج ۲ ص ۴۰۱ ط. س. ج ۳ ص ۴۸) ظفیر

(۲) و تجب العشرة ان سماها او دونها ويجب الاكثر منها ان سمي الاكثر و يتأكد عند وطئ اه حلوة صحت من الزوج (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۳) ظفیر

(۳) افادان المهر و جبت بنفس العقد الخ و المتأكد لزوم تمامه بالوطء ونحوه (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۳) ظفیر

(۴) نکاح تو پہلے ہی ہو چکا تھا ۔ ۔ ۔ نکاح فضول ہوا البتہ مہر میں اضافہ شوہر کی طرف سے ہو گیا اور زید علی ماسمی فانہا تلزمہ بشرط قبولہا فی المجلس الخ وفي الكافي جدد النکاح بزيادة الف الزمة الالفاده (در مختار) حاصل عبارة الکفای تروجهما فی السریا لف ثم فی العلانیتہ بألفی فی الاصل انه يلزمه سنده الالفان و يكون زیادة فی المهر

و عندانی یوسف المهر هو الاول لان العقد الثانی لغو فیلغو ما فیہ و عند الامام ان الثانی وان لعلا یلغو ما فیہ من الزیادة (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۳ ۴۶۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۱۱) ظفیر

اصورت وطی مہر لازم ہے۔^(۱) فقط

بلا مہر نکاح ہوا اور قبل خلوت طلاق دے دی تو مہر اب کیا ہوگا؟

(سوال ۱۳۴۸) ایک مرد ۱۶ سالہ عمر کا نکاح دختر ۷ سالہ نابالغہ سے ہوا اور بوقت ایجاب و قبول مہر کا ذکر بھی نہیں ہوا اور نہ کابین نامہ میں تحریر ہوا مرد نے بیوہ عدم بلوغ زوجہ کو قبل وطی طلاق دے دی تو اس صورت میں مہر کی نسبت شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) حکم شرعی اس صورت میں ہے کہ جب کہ بوقت نکاح مہر کا تذکرہ اور تسمیہ نہیں ہوا اور طلاق دخول و خلوة سے پہلے دی گئی تو مہر کچھ لازم نہیں ہے صرف متعہ یعنی تین کپڑے یا ان کی قیمت لازم ہے۔^(۲) فقط

بد اطواری کی وجہ سے طلاق دی جائے تو بھی مہر دینا ہوگا

(سوال ۱۳۴۹) زید کا عقد سلمہ کے ساتھ بمعوضہ زر مہر ایک سو پچھتر روپیہ سلمہ عثمانیہ باندھا گیا سلمہ نے بعد عقد ایک سال تک اپنے منہ پر نقاب رکھا ہر وقت ہم بستری اور خدمت گزاری سے ناراض رہتی تھی بعد نقاب اٹھ گیا اس کی ساتھ ہی فحش کلامہ و نافرمانی خاوند کے ساتھ کی زید نے ایسی حرکات سے تنگ آکر خوراک کی ماہانہ دیکر اس کی والدہ کے پاس روانہ کر دیا اور زر مہر ماہانہ حسب آمدنی ادا کرنا چاہتا ہے مگر اس کی والدہ زر مہر متفرق حاصل کرنے سے روکتی ہے کہ یکمشت دیا جائے زید میں یکمشت ادا کرنے کی قدرت نہیں ہے ایسی عورت کے ساتھ کیا کیا جائے کیا نان و نفقہ زید کے ذمہ واجب الاداء ہے بد اخلاقی و نافرمانی سے تنگ آکر طلاق دی جاوے تو زر مہر کیا عائد ہوگا سلمہ زر مہر کے حاصل کرنے میں دریغ کرتی ہے اس کی نسبت کیا حکم ہے؟

(الجواب) مہر اگر مؤجل ہے یعنی فی الحال دینا مہر قرار نہ پایا تھا تو اس کے وصول کرنے کا وقت فقہاء نے طلاق یا موت لکھی ہے قبل طلاق عورت مطالبہ نہیں کر سکتی^(۳) اور اگر مہر معجل ہے تو عورت فی الحال اس کا مطالبہ کر سکتی ہے لیکن جب کہ شوہر یکمشت دینے کی طاقت نہیں رکھتا تو باسقاط ادا کیا جاوے گا اور جو عورت شوہر کے مکان سے بلا اس کی اجازت کے ازراہ نافرمانی چلی جاوے اس کا نفقہ ساقط ہے مگر صورت مسئلہ میں چونکہ خود شوہر نے اس کو بیوہ اس کی بد اخلاقی کے اس کی والدہ کے پاس بھیجا ہے تو اس صورت میں نفقہ شوہر کے ذمہ لازم ہے۔^(۴) فقط

(۱) فیحرم منه ای بسببہ ما یحرم من النسب رواہ الشیخان (الدر المختار علی ہاش رد المحتار کتاب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س.ج.۳ ص ۲۱۳) و یجب مہر المثل فی نکاح فاسد بالوطؤ لا یتیرہ (ایضاً باب المہر ج ۲ ص ۴۸۱ و ص ۴۸۲ ط.س.ج.۳ ص ۱۳۱ مطلب فی نکاح الفاسد) ظفیر (۲) و تجب متعہ لمفوضۃ وہی من زوجت بلا مہر طلقت قبل الوطؤ وہی ورع و حمار و محلفۃ (درمختار) و لو دفع قیمتہا اجبرت علی القبول (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۱ و ۴۶۲ ط.س.ج.۳ ص ۱۱۰ مطلب فی احکام المتعہ) ظفیر (۳) و یتأكد المہر عند وطؤ او خلوة الخ (درمختار) و اذا تاكد المہر اما ذکر لا یسقط بعد ذلك وان كانت الفرقة من قبلها لان البدل بعد تاكده لا یحتمل السقوط الا ببراء (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۵۵۴ ط.س.ج.۳ ص ۱۰۳) ظفیر (۴) فتجب (النفقة) المزوجة بنكاح صحيح الخ علی زوجها الخ ولو هی فی بیت ابیہا اذا لم یطالبہا الزوج بالنقلۃ یا یفتی و کذا طالبہا ولم تمنع (الدر المختار علی ہاش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۸۶ و ۸۸۹ ط.س.ج.۳ ص ۵۷۲) ظفیر

خلوت سے پہلے طلاق دینے پر مہر لازم ہو گا یا نہیں؟

(سوال ۱۳۵۰) زید نے اپنا عقد ہندہ سے بہ تقرری مہر سوا چالیس روپیہ کے کیا اور قبل وطی اور خلوة صحیحہ کے زید نے ہندہ کو طلاق بائن دیکر نکاح سے خارج کر دیا اور مہر دینے سے انکار کرتا ہے اور موضع القرآن سے آیت کریمہ لا جناح علیکم الخ دلیل میں پیش کرتا ہے اس صورت میں مہر دینا ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) صورت مذکورہ میں قبل دخول و خلوة طلاق دینے سے نصف مہر لازم آتا ہے جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے وان طلقتموهن من قبل ان تمسوهن وقد فرضتم لهن فريضة فنصف ما فرضتم الاية^(۱) اور یہ آیت لا جناح علیکم الاية^(۲) کے بعد ہے اس کی تفسیر کو بھی موضع القرآن میں دیکھ لیں وہ پہلا حکم مہر واجب نہ ہونے کا اس وقت ہے کہ مہر بالکل مقرر نہ ہو اور قبل دخول و خلوة طلاق دی جاوے اور جب کہ مہر کی مقدار مقرر ہوئی ہو جیسا کہ اس صورت میں ہے اور طلاق قبل دخول و خلوة واقع ہوئی ہو تو نصف مہر لازم آتا ہے اس آیت وان طلقتموهن الاية میں اس کا بیان ہے اور کتب فقہ میں بھی یہ مسئلہ اسی طرح ہے۔^(۳) فقط

بیوی سے مہر معاف نہ کر اس کا ثواب کیا کرے؟

(سوال ۱۳۵۱) بحر کی زوجہ کا انتقال ہو گیا اور بحر نے نہ تو مہر ادا کیا چونکہ وسعت نہیں تھی اور نہ مہر معاف کر لیا اب زوجہ کی والدہ وغیرہ سے بحر مہر معاف کر لیا ہے تو معاف ہو سکتا ہے یا نہیں جب کہ مرحومہ لا ولد ہے (۲) مرحومہ کے مہر کا حقدار کون کون ہے (۳) کوئی ایسی صورت ہے جب کہ وہ واقعی ادائیگی کے قابل نہیں ہے کہ وہ مرحومہ کے قرض مہر سے بچ جاوے اور قیامت میں گرفتار عذاب نہ ہو (۴) اگر کوئی شخص خلوة میں اپنی زوجہ سے مہر معاف کر لیا ہے تو معاف ہو جائے گا یا نہ گواہوں کی ضرورت تو نہ ہو گی؟

(الجواب) زوجہ کے مرنے کے بعد زوجہ کے وارثوں سے اگر مہر معاف کرائے گا مہر معاف ہو جائے گا عام اس سے کہ ادائے مہر کی استطاعت ہو یا نہ ہو اور مہر میں خاوند کا بھی حق ہے اس کو معاف کرانے کی ضرورت نہیں^(۱) (۲) زوجہ کے وارثوں کو مہر اسی طرح پہنچے گا جس طرح کہ زوجہ کا اپنا مملوکہ مال پہنچتا ہے (۳) معاف کرانے کے سوا اور کوئی صورت نہیں (۴) اگر تخلیہ میں زوجہ سے مہر معاف کرا لے تو وہ عند اللہ معاف ہو جاوے گا لیکن اگر جھگڑا قاضی کے یہاں پیش ہو گا تو وہ بغیر گواہ یا اقرار زوجہ کے مہر ساقط نہ کرے گا۔ فقط

بیس برس بعد مہر کے مطالبہ کا حق ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۵۲) زید کہتا ہے کہ میں نے اپنی زوجہ کو بیس برس ہوئے طلاق دے دی ہے مگر اب تک زید نے دین مہر اپنی زوجہ کا ادا نہیں کیا کیا ایسی صورت میں زید کی زوجہ کو دین مہر کے مطالبہ کا حق شرعاً حاصل ہے

(۱) سورة البقرة: ۳۱

(۲) ايضاً (۳) و يجب نصفه بطلاق قبل وطو او خلوة (الدرا المختار على هامش رد المختار باب المهر ج ۲ ص

۴۵۲ ط.س. ج ۳ ص ۱۰۱ ظہیر

(۴) شوہر کا حصہ بیوی کے ترکہ میں نصف اگر پہنچے ہوں اور نہ چوتھائی دیکھئے سراجی وغیرہ

یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ اپنے مہر کا مطالبہ شرعاً کر سکتی ہے۔ فقط

کیا کوئی مدت ہے جس کے بعد مہر کا مطالبہ جائز نہیں ہوتا

(سوال ۱۳۵۳) کیا شرعاً ایسی کوئی مدت ہے جس کے گزرنے کے بعد مطالبہ مہر کا حق زوجہ کو نہ رہے؟

(الجواب) شرعاً کسی مدت کے گزرنے سے حق کسی وارث کا اور صاحب حق کا ساقط نہیں ہوتا شامی میں ہے

قالوا ان الحق لا يسقط بالتقادم^(۱) فقط

جس بیماری میں مہر معاف کیا اسی میں بیوی مر گئی تو معاف ہو یا نہیں؟

(سوال ۱۳۵۴) ہندہ مریضہ نے اپنے شوہر کو بدیں مضمون مہر معاف کر دیا کہ میں چونکہ امراض لاحقہ میں

بتلا رہتی ہوں لہذا اپنے مہر بخشتی ہوں بعد اس تحریر کے اس مرض لاحقہ میں دس روز کے بعد انتقال کیا

اب عورت کے وارث مہروں میں شرعاً حصہ پاسکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) مرض الموت میں مہر معاف کرنا صحیح نہیں ہے، پس اگر باقی ورثہ مہر کی معافی کو تسلیم نہ کریں تو

وہ اپنا حصہ مہر میں سے لے سکتے ہیں درمختار میں ہے کہ مرض الموت کا بہرہ وغیرہ حکم وصیت ہے اور حکم

لا وصیہ لوارث^(۲) وارث کے لئے وصیت صحیح نہیں ہوتی مگر یہ کہ باقی ورثہ راضی ہوں۔ فقط

کیا بیوہ نکاح کر لے تو مہر اور ترکہ کی مستحق نہیں رہتی؟

(سوال ۱۳۵۵) زید کا انتقال ہو گیا اس کے پسماندگان دو تین بچے نابالغ اور ایک بیوی ہے، زید نے اپنی حیات

میں چند متولیان مقرر کر دیئے تھے جن کے زیر نگرانی اس کی پسماندگان کی پرورش ہوتی رہی، زید کی زوجہ

جو ان ہے نکاح ثانی کرنا چاہتی ہے متولیان کہتے ہیں کہ اگر نکاح ثانی کیا تو مہر اور ترکہ کچھ نہ دیا جائے گا، یہ صحیح

ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید کی زوجہ کا جو کچھ حصہ شرعی زید کی جائیداد میں سے ہے اور مہر اس کا جو بذمہ شوہر واجب ہے وہ

بہر حال زوجہ کو دیا جائے گا خواہ وہ عقد ثانی کرے یا نہ کرے اوصیاء اور متولیان کا یہ کہنا کہ اگر اس نے عقد ثانی

کر لیا تو اس کو کچھ نہ دیا جاوے گا غلط ہے اور خلاف شرع ہے، زوجہ بہر حال اپنے حصہ شرعیہ اور مہر کی حقدار اور

مالک و مستحق ہے اگر اس کو کچھ نہ دیا جاوے گا تو یہ ظلم اور گناہ کبیرہ ہے اور حق العباد کا مواخذہ ان کے ذمہ رہے گا۔

^(۳) فقط

(۱) دیکھئے الاشباہ والنظائر مع الحموی کتاب القضا ص ۲۱۴ رد المحتار ط. س. ج ۳ ص ۷۲۰ کتاب الدعوی

مطلب هل ينبغي النهي بعد موت السلطان ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الوصایا ج

۵ ط. س. ج ۳ ص ۶۵۶ ظفیر (۳) افادان المہر وجب بنفس العقد الخ واذ تاکد المہر بما ی ذکر لا یسقط بعد ذلك وان

کانت الفرقۃ من قبلها لان البدل بعد تاکد لا یحتمل السقوط الا بالادعاء کالضمن او تاکد بقبض المبیع (رد المحتار باب

المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر

مقررہ مہر نالش کر کے لے لیا پھر شوہر نے پہلا مہر قائم رکھا تو یہ دوسرا اضافہ مہر عورت لے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۵۶) مسماۃ امۃ الغنی نے مبلغ پانچ ہزار روپیہ اپنا دین مہر شوہر سے بذریعہ نالش وصول کر لیا اور بعد کو شوہر نے موافقت پیدا کر کے مسماۃ مذکورہ کا وہی مہر تعداد مبلغ پانچ ہزار روپیہ مہر مکرر قائم کر کے تسلیم کر لئے اب چونکہ شوہر مسماۃ کا انتقال ہو گیا لہذا مسماۃ مذکورہ شرعاً اپنا دین مہر مکرر ترکہ شوہر سے پانے کی مستحق ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں عورت پانچ ہزار روپیہ پانے کی ترکہ شوہری سے مستحق ہے کیونکہ یہ دوبارہ شوہر کا پانچ ہزار روپیہ مہر کا تسلیم کرنا زیادتی مہر پر محمول ہو کر بذمہ شوہر واجب الادا ہو گیا کما یظہر من فروع باب المہر من الدر المختار والشمی وما فرض بتراضیہما الخ بعد العقد الخ او زید علی ماسمی فانہا تلزمہ بشرط قبولہا فی المجلس الخ در مختار و فی الشامی و کذا لواقع لزوجتہ بمہر و کالت قد و ہبتہ لہ فانہ یصح ان قبلت فی المجلس^(۱) الخ فقط

عورت نے مہر لے کر زیور بنو الیا اور مطالبہ باقی رکھا اب اس کے مرنے کے بعد کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۵۷) ایک عورت نے اپنے شوہر سے مہر طلب کیا شوہر نے مہر ادا کر دیا مگر مردینے کے وقت کوئی گواہ نہ کیا عورت نے مہر کا روپیہ لیکر زیور بنو اکر پہن لیا اور اپنے شوہر سے کہا کہ مردے دے شوہر نے کہا کہ میں مردے چکا ہوں عورت نے کہا کہ اس کا تو میں نے زیور بنو الیا اور وہ زیور تیرے ہی گھر میں ہے مجھ کو اس سے کیا نفع ہوا مجھ کو دوبارہ مردے مگر شوہر نے دوبارہ مہر نہیں دیا عورت کا انتقال ہو گیا تو شوہر کے ذمہ باقی ہے یا نہیں اگر باقی ہے تو کس کو دے؟

(الجواب) اگر عورت کے ورثہ ادائے مہر کو تسلیم نہیں کرتے اور شوہر کے پاس دو گواہ عادل موجود نہیں ہیں تو مہر بذمہ شوہر لازم ہے پس اگر عورت الاولدر ہی تو نصف مہر شوہر کو پہنچ گیا اور نصف دیگر ورثہ کو پہنچا شوہر ان کو نصف مہر دے دے۔ فقط

نکاح کے بعد پورا مہر دے دیا مگر خلوت سے پہلے طلاق دے دی تو آدھا مہر شوہر واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۵۸) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور مہر بھی دے دیا لیکن رخصت نہیں کی یعنی قبل خلوة طلاق دے دی تو نصف مہر واپس لے سکتا ہے اگرچہ مہر میں جانور ذی روح دیا ہو اور وہ مر گیا ہو یا روپیہ ہو اور خرچ ہو گیا ہو یا کپڑے ہوں وہ پنپنے سے گل گئے ہوں؟

(الجواب) اس صورت میں شوہر نصف مہر واپس لے سکتا ہے اور جو بعینہ واپس نہ ہو سکتا ہو تو اس کی مثل یا قیمت واپس کی جاوے گی فی الدر المختار قبضت الف المہر فوہبتہ لہ وطلقت قبل وطئ رجع علیہا بنصفہ لعدم تعین النقود فی العقود^(۱) فقط

مرض الموت کی معافی جائز ہے یا نہیں اور مہر معاف کرنے کے گواہ نہیں ہوں تو لڑکا مہر پائے گا یا نہیں؟

(سوال ۱۳۵۹) مسماۃ ہندہ نے مرض الموت میں چند زیورات مسجد میں دیا اور بقیہ زیور اپنے لڑکے خالد نابالغ کو دیا شوہر کو کوئی عذر اپنے حق میں اس وقت نہیں ہوا۔ بعد انتقال کے شوہر نے اپنا حصہ لے لیا خالد جب بالغ ہوا تو مہر طلب کیا شوہر کہتا ہے کہ مہر معاف کر دیا مگر نہ کوئی شہادت ہے نہ ثبوت ہے پس ایسی صورت میں خالد مہر پانے کا مستحق ہے یا نہیں اور مرض الموت میں اگر مہر معاف کرالے تو معاف ہوتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) شوہر کا دعویٰ معافی مہر کا بلا دو گواہ عادل کے مسموع نہ ہوگا^(۲) اور خالد بقدر اپنے حصہ کے مہر وصول کرے گا اور شوہر کا حصہ ساقط ہو جاوے گا اور مرض الموت کی معافی باطل ہے۔ فقط

مہر حضرت ام حبیبہؓ پر نکاح ہوا تو مہر کتنا ہوگا؟

(سوال ۱۳۶۰) اگر کسی شخص نے مہر حضرت ام حبیبہؓ پر نکاح کیا اور کوئی تفسیر اس کی نہیں کی گئی تو زوج کو کیا دینا ہوگا چار سو دینار کی برابر سونایا اس کی قیمت روپیہ سے یا بوقت عقد چار سو دینار سونے کی جو قیمت ہو وہ دینا ہوگی۔

(الجواب) چار سو دینار سونے کی قیمت بوقت عقد جو ہو وہ دینی ہوگی (ایک دینار ساڑھے چار ماشہ کے برابر ہوتا ہے ظفیر)

مہر معجل کا مطالبہ لڑکے سے ہو گا یا اس کے باپ سے؟

(سوال ۱۳۶۱) خاتون نابالغہ دختر عبدالکریم کا نکاح نذیر احمد پسر بشیر احمد سے بولایت والدین بتقریر مہر مبلغ پانچ سو روپیہ نصف معجل و نصف مؤجل ہوا تو لڑکی کا باپ مہر معجل کا مطالبہ شوہر سے کر سکتا ہے یا اس کے باپ سے؟

(الجواب) لڑکا اگر بالغ ہے تو دختر کا باپ شوہر سے مہر معجل کا مطالبہ کر سکتا ہے اور اگر شوہر نابالغ ہے تو اگر

(۱) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۷۴ ط.س.ج ۳ ص ۱۲۳ ظفیر
(۲) ونصابہا (ای الشہادۃ) لغيرها من الحقوق سواء كان احق مالا او غيره كنكاح و طلاق و وكالة و وصية الخ رجلا
او رجلا و امرأتان الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الشہادات ج ۴ ص ۵۱۵ ط.س.ج ۳ ص ۷۶۵ ظفیر
(۳) عن ام حبيبۃ كانت تحت عبد اللہ بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشی النبی ﷺ و امہرہا عنہ اربعۃ
الالف درہم (مشکوۃ باب الصداق ص ۲۷۷)

اس کا باپ ضامن ادا کرے مہر کا ہو گیا ہے تو اس سے مطالبہ مہر کا ہو سکتا ہے وگرنہ نہیں۔^(۱) فقط

مہر سے مراد

(سوال ۱۳۶۲) مہر سے کیا مراد ہے؟

(الجواب) مہر وہ مال ہے جو نکاح میں مقرر ہو۔^(۲) فقط

مہر کتنا ہونا چاہیے؟

(سوال ۱۳۶۳) مہر حیثیت پر ہونا چاہیے یا شرعی؟

(الجواب) ہر طرح درست ہے یعنی جس قدر چاہے مہر مقرر کر دے وہ لازم ہو جاتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ

بہت زیادہ نہ کرے (اقلہ عشر دواہم الخ و يجب الاكثر منها ان سمي الاكثر (درمختار) ای بالغاً

مابلع (رد المحتار ج ۲ ص ۴۵۲ ظفیر)

مہر کی ادائیگی ضروری ہے یا معاف کرالینا کافی ہے؟

(سوال ۱۳۶۴) ادائیگی مہر ضروری ہے یا خشو ان کا کافی ہے؟

(الجواب) ادائیگی مہر ضروری ہے لیکن اگر عورت غوثی معاف کر دے تو اس میں بھی کچھ حرج نہیں

ہے۔ فقط

نہ معاف کر لیا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۶۵) اگر منکوحہ بدون وصول اور بدون معاف کرنے مہر کے فوت ہو گئی تو وہ مہر فی سبیل اللہ خرچ

کرنا جائز ہے یا ورثہ کو دیا جاوے؟

(الجواب) وہ وارثوں کو پہنچانا چاہیے یعنی شوہر اپنا حصہ وضع کر کے باقی دیگر ورثہ کا حصہ ان کو پہنچا دے؟

کنواری کہہ کر ایک ہزار مقرر کیا بعد میں معلوم ہوا

کہ کسی کے نکاح میں رہ چکی ہے تو اب مہر کیا ہوگا؟

(سوال ۱۳۶۶) زید نے ہندہ کے ساتھ شادی کی ہندہ کے باپ نے اپنی لڑکی کو کنواری مجلس نکاح میں

(۱) وصح ضمانه الولی مہر ہا الخ و تطلب ایاءات من زوجہا البالغ او الولی الضامن (درمختار) و قید بالضامن لان الکلام فیہ ولانہ لا یطالب بلا ضمان الخ لان المہر حال یلزم ذمۃ الزوج (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۰

۴۹۱ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۰) ظفیر

(۲) ثم عرف المہر فی الضایۃ بانہ اسم الال الذی یجب فی عقد النکاح علی الزوج فی مقابلۃ البضع (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۲ ط.س. ج ۳ ص ۱۰۰) ظفیر

ظاہر کر کے ایک ہزار روپیہ مہر مقرر کر لیا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ ہندہ منکوحہ عمر تھی اس لئے اب مہر مقررہ ایک ہزار روپیہ کے بارے میں کیا حکم ہے؟ زید کے ذمہ ادا کرنا لازم ہے یا نہیں؟

(الجواب) مہر مقررہ ہزار روپیہ اس صورت میں واجب ہے کما فی الدر المختار ولو شرط البکارة فوجدھا ثیباً لزمہ الكل و رجحہ فی البرازیلہ^(۱) فقط

نکاح جب ہزار پر ہوا تو وہی دینا واجب ہے گو وہ لکھانہ گیا ہو

(سوال ۱۳۶۷) ایک شخص نے قبل از نکاح لڑکی کے والد کے مشورہ سے حق مہر کے لئے ایک اشامپ پیپر تحریر کر لیا جس میں یہ لکھا کہ میں اپنی منکوحہ مسماۃ زینب بی بی کیلئے مبلغ ایک ہزار روپیہ بابت حق مہر علاوہ بتیس روپیہ و زیورات مندرجہ رجسٹر ادا کرنے کا عہد کرتا ہوں عند الطلب مجھ سے وصول کرنے کا حق رکھتی ہے لیکن بعد از تحریر یا ہم رنجش ہو گئی اشامپ ناپسند کیا گیا اس پر لڑکی کے والد نے کہا کہ میں کل بوقت نکاح رجسٹر نکاح میں اس کا حوالہ بالکل نہیں دوں گا چنانچہ ایسا ہی ہوا ۲۱ ستمبر ۱۹۱۸ء کو اشامپ تحریر ہوا اور ۲۲ ستمبر ۱۹۱۸ء کو نکاح پڑھایا گیا اور ایک ہزار کی رقم درج رجسٹر نہیں ہوئی صرف بتیس روپیہ اور زیورات درج ہوئے اس صورت میں زوجہ ایک ہزار کی رقم بھی وصول کر سکتی ہے یا نہیں اقرار نامہ رجسٹری نہیں ہوا؟

(الجواب) اس صورت میں علاوہ بتیس روپیہ و زیورات مذکورہ کے ایک ہزار روپیہ بھی مہر میں داخل ہے اور عند الطلب شوہر کو ادا کرنا لازم ہے کیونکہ زبانی و تحریری اس صورت میں کافی ہے رجسٹری ہونے کی ضرورت شرعاً نہیں ہے کما فی الدر المختار و يجب الاكثر منها ان سمي الاكثر الخ^(۲) فقط

نکاح کے بعد معلوم ہوا کہ عورت قابل جماع نہیں ہے تو مہر واجب ہو گا یا نہیں؟

(سوال ۱۳۶۸) ایک شخص نے اپنا نکاح کیا مگر مہر مقرر ہوا اور بعض نان و نفقہ پانچ سو روپیہ کی اراضی مسماۃ کے نام کر دی بعد نکاح کے معلوم ہوا کہ یہ عورت قابل وطی و اولاد کے نہیں ہے لہذا وہ شخص اس کو طلاق دینا چاہتا ہے مہر واجب ہے یا نہیں اور نان و نفقہ کے عوض جو دیا گیا اس کی مالک ہو گی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں طلاق دینے سے نصف مہر شوہر پر لازم ہو گا^(۳) اور نان و نفقہ کے لئے جو کچھ شوہر نے اس عورت کو دے دیا وہ اس کی مالک ہو گئی اس کی واپسی اب نہیں ہو سکتی۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۷۶ عبارتھا تزوجھا علی انھا بکرا فاذا ہی لیست کذلک يجب المہر (رد المختار ایضاً ط. س. ج ۳ ص ۱۶۲) ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر (۳) رتقاء وغیرہ عورت سے نکاح جائز ہے حتی کہ خیار نکاح بھی نہیں ولا ینخیر احد الزوجین بعیب الاخر ولو فاحشاً کجنون و جذام و برص و رتق و قرن (در مختار) رتق بالتحریک انسداد مدخل الذکر و قرن کفلس لحم یست فی مدخل الذکر کالغدة وقد یکون عظماء (رد المختار باب العین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲) اگر ایسی عورت ہو تو خلوت کے باوجود نصف مہر ہے کیونکہ اس صورت میں خلوت نہیں ہوتی دیکھئے باب المہر ج ۲ ص ۴۶۵ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۱ صرف خنثی مشکل سے نکاح منعقد نہیں ہوتا اگر یہ صورت ہے تو یہ الگ بات ہے ظفیر

بعد طلاق مہر مؤجل بھی معجل ہو جاتا ہے

(سوال ۱۳۶۹) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو ساڑھے تین سال سے روٹی کپڑا اور حق پرورش بچہ کا نہیں دیا نہ حق زوجیت ادا کیا زید ایک مرتبہ چند مستورات کو اپنے ہمراہ لیکر آیا اور ہندہ پر سخت تشدد کیا بالآخر لفظ تین طلاق چند آدمیوں کے سامنے کہہ کر چلا گیا تو ہندہ اپنا مہر مؤجل وصول کر سکتی ہے یا نہیں زید عذر کرتا ہے کہ مہر مؤجل تھا معجل نہ تھا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر دو گواہ عادل طلاق کے موجود ہیں یا زید کو اس کا اقرار ہے تو ہندہ مطلقہ ثابت ہو گئی اور مہر اگر مؤجل تھا تو معجل ہو گیا بعد طلاق کے ہندہ اپنے مہر کا مطالبہ زید سے کر سکتی ہے اور زید کے اعذار لغو اور باطل ہیں اور نفقہ گزشتہ زمانہ کا ہندہ کو نہیں مل سکتا۔

لڑکی جو قابل و طئی نہ ہو اس کا مہر

(سوال ۱۳۷۰) ایک شخص کا نکاح ایک لڑکی سے ہوا، مگر لڑکی و طئی کے قابل نہیں ہے نکاح ہوا یا نہیں بعد میں باہم یہ فیصلہ ہوا کہ جو کچھ جیمز لڑکی کا تھا وہ لڑکی والے کو مل جاوے اور جو زیورات وغیرہ لڑکے والے کے تھے وہ لڑکے والے کو مل جاویں چنانچہ لڑکی اپنا جیمز لے گئی اور ہمارا زیور دے گئی اب اس کو طلاق دی جاوے یا نہیں اور مہر ہم پر کس قدر لازم ہے؟

(الجواب) نکاح ہو گیا تھا اور بطریق خلع جو فیصلہ ہو گیا وہ صحیح ہو گیا، لیکن اگر خلع وغیرہ کا لفظ نہیں بولا گیا اور طلاق بھی نہیں دی تو نہ مہر معاف ہو نہ طلاق پڑی اور جب کہ عورت قابل و طئی کے نہ ہو تو اس سے اگر خلوت بھی ہو تب بھی بعد طلاق کے نصف مہر لازم آتا ہے کیونکہ وہ خلوت صحیحہ نہیں ہے۔^(۱) فقط

شوہر کے مرتد ہونے کے بعد بھی اس سے مہر وصول کیا جائے گا

(سوال ۱۳۷۱) ہندہ کا شوہر نو سال سے عیسائی ہو گیا ہے لیکن وہ ہندہ کی خبر نان و نفقہ سے لیتا رہا ہے اب ہندہ کے اقرباء کہتے ہیں کہ ہم مہر کی نالش کریں گے، آیا بھورت ارتداد شوہر اگر مہر کی نالش ہو سکتی ہے تو کس میعاد تک اور مرتد نے جو روپیہ کثیر ہندہ کو دیا ہے اس کا لینا ہندہ کو جائز تھا یا نہیں اور اب شوہر مرتد ہندہ سے وہ روپیہ واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بھورت ارتداد شوہر کے زوجہ مہر لے سکتی ہے^(۲) اور میعاد اس کی شرعاً کچھ نہیں ہے یعنی کسی مدت کے گزرنے سے مہر ساقط نہیں ہوتا اور جو کچھ عیسائی نے اس عورت کو دیا اور جبہ کہ دیا وہ اس کی مالک ہو گئی موانع رجوع کے پائے جانے کی صورت میں وہ عیسائی اس دیئے ہوئے مال کو واپس نہیں لے سکتا اور اسلام لانے

(۱) والخلوۃ بلا مانع حسی الخ و رقی والتلاحم الح و قرن بالسکون عظم و عقل بفتحین عدة (درمختار) فی البحر عن المغرب القرن فی الفرج مانع يمنع سلوک الذکر فیہ (دالمختار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۵ ط.س. ج ۳ ص ۱۱۴) ظفیر (۲) افادان المہر وجب بنفس العقد الخ وانما یتأكد لزوم تمامہ بالوطء ونحوہ الخ لان البدل بعد تاکد لا یحتمل السقوط الا بالابرار رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۰۲) ظفیر

کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے۔ فقط

حلالہ سے پہلے نکاح کی صورت میں مہر آتا ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۳۷۲) شخصے زوجہ خود راسہ طلاق داد بعدہ قبل از تحلیل نکاح منعقد ساخت و مقاربت و قربان بایام
بوجود رسید دریں صورت نکاح شرعاً صحیح شد یا نہ و مہر لازم است یا نہ؟
(الجواب) دریں صورت نکاح نہ شد و مہر مثل در نکاح فاسد لازم می شود بعد دخول و صحبت قال فی
الدر المختار و يجب مهر المثل فی نکاح فاسد الخ بالوطی^(۱) الخ فقط

مطلقہ کا مہر شوہر کے ذمہ لازم ہے

(سوال ۱۳۷۳) ایک عورت با فرمان کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی اور شوہر صرف آٹھ روپیہ کا ملازم
ہے تو اس صورت میں شوہر کے ذمہ دین مہر زوجہ کا واجب ہے یا نہیں اور شوہر کی مفلسی کا بھی کچھ لحاظ شریعت
میں ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) دین مہر زوجہ کا جو مطلقہ ہے شوہر کے ذمہ لازم و واجب ہے جس وقت ہوا ادا کرے اس دین میں
حاکم شوہر کو قید کر سکتا ہے بعد ثبوت ہونے افلاس کے رہا کر دیوے پھر جس وقت وسعت ہوگی ادا کرنا لازم
ہے بہر حال دین مہر بذمہ شوہر واجب الاداء ہے۔^(۲) فقط

شوہر نابالغ انتقال کر جائے تو بھی مہر اور عدت ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۷۴) شوہر اگر صغیر نابالغ ہو اور اس کی زوجہ ابھی رخصت نہ ہوئی ہو اسی حالت میں شوہر صغیر کا
انتقال ہو جائے تو زوجہ کا مہر واجب ہو گا یا نہیں؟ اور زوجہ پر عدت لازم ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) شوہر اگر مر جاوے اگرچہ صغیر ہو^(۳) اور اس کی زوجہ رخصت نہیں ہوئی مہر اور عدت لازم ہے
(المہر یتاکد باحد معان ثلاثہ الدخول والخلوة الصحیحة و موت احد الزوجین سواء کان
مسمی او مہر المثل حتی لا یسقط منه شیء بعد ذلك الا بالا براء من صاحب الحق) (فتاویٰ
عالمگیریہ جلد ۲ ص ۳۱۴ نو لکشوری) اعدۃ المرأة فی الوفاۃ اربعۃ اشہر و عشرة ايام سواء
كانت مدخولاً بها او لا مسلمة او کتابیۃ صغیرۃ او کبیرۃ او اسینۃ الخ (ایضاً ص ۵۴۵) فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۸۱ ط.س.ج ۳ ص ۱۳۱ مطلب فی نکاح الفاسد ظفیر
(۲) و من سمي مہر عشرة فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها (الی قوله) وان طلقها قبل الدخول و
الخلوة فلها نصف المسمى (ہدایہ ج ۲ ص ۳۰۴) ظفیر
(۳) ولو بزواج لا یطاق معہ الجماع (در مختار) ای ولو کان الصغیر لصاحب الزوج یعنی لا فرق بین ان یکون الزوج
او الزوجة او کل منهما صغیر الخ و تجب العدة بخلوة وان كانت فاسدة لان تصریحهم بالخلوة الفاسدة شامل لخلوة
الصبی (رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۶ ط.س.ج ۳ ص ۱۱۴ مطلب فی احکام الخلوۃ) ظفیر

بعد طلاق مہر اور زیور کس قدر عورت کو ملے گا

(سوال ۱۳۷۵) ایک شخص کی ایک عورت ہے وہ ہمیشہ اپنے شوہر کو ناراض رکھتی ہے جس کی وجہ سے شوہر نے عورت کو اپنے گھر سے نکال دیا عورت نے عدالت میں خرچہ کا دعویٰ کیا، عورت و شوہر میں صلح ہو گئی، خرچہ دینے پر شوہر عورت کو طلاق دینا چاہتا ہے ہمارے یہاں یہ دستور ہے کہ نکاح کے وقت کچھ زیور اور مہر زیادہ باندھی جاتی ہے اور مہر اس زمانہ میں کوئی عورتوں کو دیتا نہیں ہے اسی وجہ سے لوگ کہتے ہیں کہ کیا مہر دینا ہوتا ہے جو کہیں منظور کر لو، جن لوگوں کو کبھی ایک ہزار روپیہ ملتا بھی نہیں ان کو ہزار روپیہ کی مہر باندھی جاتی ہے اور ہمارے یہاں یہ بھی دستور ہے کہ عورت کے مر جانے کے بعد اس کے میکے والے زیور شوہر والا جتنا ہوتا ہے واپس کر دیتے ہیں اور بعض آدمی اپنا دیا ہوا لے لیتے ہیں اور شوہر والا شوہر کو دے دیتے ہیں تو ایسی حالت میں اگر عورت کو طلاق دینا چاہے تو کتنا زیور و مہر پانے کا حق رکھتی ہے؟

(الجواب) اگر طلاق بعد دخول یا خلوة صحیحہ کے ہوگی تو پورا مہر شوہر کو دینا لازم ہے اور اگر قبل وطی و خلوة صحیحہ ہوگی تو نصف مہر دینا لازم ہے اور زیور جو مرد کا ہے اور عورت کو عاریتہ دے رکھا تھا وہ واپس لیوے گا اور جو زیور عورت کا مال باپ کے گھر کا ہے یا شوہر نے اس کی ملک کر دیا تھا وہ عورت کو ملے گا کما فی الدر المختار و یتأكد عند وطی او خلوة صحت الخ و يجب نصفه لطلاق قبل وطی او خلوة فقط واللہ اعلم فقط

زیادہ مہر کی صورت میں نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۷۶) فی زمانہ شادی میں بہت زیادہ چالیس ہزار مہر مقرر ہوتا ہے حالانکہ گھر میں فاقہ کی نوبت ہوتی ہے مگر کم معیوب سمجھا جاتا ہے ایسا نکاح درست ہے یا کیا؟

(الجواب) مہر کا زیادہ کرنا اچھا نہیں سمجھا گیا اور شرعاً پسندیدہ امر نہیں ہے^(۱) باقی جو کچھ مہر مقرر کر دیا جاوے اگرچہ وہ شوہر کی حیثیت سے زیادہ ہو وہ مہر لازم ہو جاتا ہے اور نکاح ہو جاتا ہے۔^(۲) فقط

مہر لینے کے بعد بیوی کو شوہر کے گھر آنا چاہیے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۷۷) شوہر کی ڈگری زوجیت کی اور زوجہ کی ڈگری مہر معجل کی ہوئی تو زوجہ مہر لے کر شوہر کے گھر آنا نہیں چاہتی اس صورت میں مہر دینا چاہیے یا نہیں؟

(الجواب) مہر معجل کا ادا کرنا ضروری ہے اور بعد لینے مہر معجل کے زوجہ کو شوہر کے گھر آنے سے انکار کرنا جائز نہیں ہے۔^(۳) فقط

(۱) عن عمر بن الخطاب قال الا لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا وتقوى عند الله لكان اولكم بها لبي الله ما علمت رسول الله ﷺ تكح شيئا من نسائه ولا انكح شيئا من بناته على اكثر من اثنتي عشرة او قبه رواه احمد والترمذي وابو داود والنسائي وابن ماجه والدارمي مشكوة باب الصداق ص ۲۷۷ ظفیر

(۲) و تجب العشرة ان سماها او دونها و يجب الاكثر منها ان سمي الاكثر و يتأكد عند وطی او خلوة صحت او موت احدهما (در مختار) قوله يجب الاكثر اي بالغ ما بلغ (رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۲) ظفیر (۳) ولها منعه من الوطء لاخذ ما بين تعجيله من المهر كله او بعضه (در مختار) واللام بمعنى الى (رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۲ ۴۹۳ ط.س.ج ۳ ص ۱۴۳ مطلب في منع الزوجة نفسها بقبض المهر) ظفیر

مہر لازم ہونے کے بعد کبھی ساقط ہوتا ہے یا نہیں

(سوال ۱۳۷۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو عدالت میں کہا کہ وہ زانیہ ہے جس پر عورت نے عدالت دیوانی میں طلاق لعان کا دعویٰ کر دیا اور عدالت نے باضابطہ عورت کو حکم دے دیا کہ تم کو طلاق ہو گئی تو اس صورت میں عورت مذکور مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں سید امیر علی صاحب نے جو شرع محمدی لکھی ہے اس کتاب میں وہ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ مہر خلوة صحیحہ سے جب واجب ہو جاتا ہے تو بعد ازاں وہ عورت کے کسی فعل سے معدوم نہیں ہونا چاہیے یہ صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) صحیح یہ ہی ہے کہ جب خلوة صحیحہ کے بعد پورا مہر لازم ہو جاتا ہے تو پھر وہ عورت کے کسی فعل سے ساقط نہیں ہوتا اور مختار و غیر ہا کتب فقہ میں ایسا ہی ہے۔^(۱) فقط

شوہر کے باپ سے مہر کا مطالبہ درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۷۹) اگر شوہر بحیات پدر خود مفلس بمیرد زوجہ راجع مطالبہ مہر خود از پدر زوج می رسد یا نہ؟
(الجواب) اگر شوہر بحیات پدر خود مفلس بمیرد زوجہ راجع مطالبہ مہر از پدر شوہر بدون ضمان اونمی رسد کذا فی الشامی^(۲) وغیرہ

شوہر کی موت کے بعد مہر کی ادائیگی اس کے باپ کے ذمہ نہیں ہے شوہر کی جائیداد سے لے سکتی ہے

(سوال ۱۳۸۰) ایک شخص کا لڑکا جب جوان ہوا تو اس کے باپ نے اس کی شادی کر دی اس کی بیوی کا مہر ہزار روپیہ مقرر ہوا زیور چاندی سونے کا اور پارچہ ہائے ریشمی حسب دستور اس کی بیوی کو چڑھایا گیا شادی سے ایک سال بعد وہ لڑکا فوت ہو گیا اس کی بیوی کبھی سرے کے یہاں کبھی باپ کے یہاں رہتی ہے اب وہ بیمار ہو کر باپ کے یہاں آگئی کچھ تھوڑا زیور جو ہر وقت پہنا جاتا ہے وہ اس کے پاس ہے اور باقی کل زیور و کپڑے سرے کے یہاں ہیں اور باپ اس لڑکی کا غریب ہے اس کی بیماری کا خرچ برداشت نہیں کر سکتا لہذا اس کا سر اپنے لڑکے کے عوض مہر اس کی بیوی کو دے سکتا ہے یا نہیں کیونکہ وہ اپنے باپ سے علیحدہ نہیں تھا اور اس کا سر مہر ادا نہیں کر سکتا تو وہ زیور جو اس کو چڑھایا گیا تھا وہ اپنے سر میں لے سکتی ہے یا نہیں اور جو زیور لڑکی کے پاس ہے اس کا اس بارہ میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) مہر جو بذمہ شوہر متوفی اس کے ذمہ دار شوہر کا باپ نہیں ہے^(۳) لیکن اگر وہ تبرعاً اپنے بیٹے کی

(۱) واذا تاکد المہر بما ذکر لا یسقط بعد ذلك وان كانت الفرقة من قبلها لان البدل بعد تاکده لا یحتمل السقوط (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۰۲) ظفیر
(۲) ولا یطالب الاب بمہر ابنه الصغیر الفقیر اما الغنی فیطالب ابوه بالدفع من مال ابنه لا من مال نفسه اذا زوجہ امرأۃ الا اذا ضمنہ کما فی النفقة فانه لا یؤخذ بها الا اذا ضمن (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر مطلب فی ضمان الولی المہر ج ۲ ص ۴۹۱ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۱) ظفیر (۳) لان المہر مال یلزم ذمۃ الزوج ولا یلزم الاب بالعقد اذ لو لزمہ لما افادوا الضمان رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۱ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۱ ظفیر

طرف سے اس کا مہر ادا کر دیوے یا زیور و پارچہ کو جو بوقت نکاح چڑھایا گیا تھا مہر میں شمار کر کے ملک عورت کی کر دیوے تو یہ درست ہے باقی ویسے وہ ذمہ دار مہر کا نہیں ہے شوہر کی چیز سے عورت اپنا مہر لے سکتی ہے پس اگر اس کی ملک میں کچھ نہ تھا تو عورت کچھ نہیں لے سکتی اور زیور و پارچہ جو چڑھایا گیا تھا اگر وہ عاریتہ سمجھا گیا تھا یعنی عورت کی ملک کرنا مقصود نہ تھا تو اس کا مالک شوہر کا باپ ہے اور اگر اپنے پسر کی ملک کر کے اس کی زوجہ کو دیا تھا جیسا کہ عرف ہے تو وہ ملک شوہر ہے اس میں سے عورت اپنا مہر لے سکتی ہے اور اگر دینے کے وقت بہو کی ملک کر دی تھی تو وہ مالک ہو گئی ہے۔ فقط

مہر معجل کی وصولی کے لئے بیوی شوہر کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۸۱) مسأۃ ہندہ کا نکاح بالعوض مبلغ ۲۵۰ سکہ کھدار مہر معجل زید سے ہوا تحریری معاہدہ قبل نکاح روبرو گواہان مابین قرار پایا کہ میں ہندہ کو ہندہ کے گھر رکھوں گا اور خود رہوں گا اگر اپنے گھر ہندہ کو لے جاؤں تو ہندہ کو دوسرا نکاح کرنے کا اختیار ہے میں اسے دست بردار ہوں گا اب زید ہندہ کو لے جانا چاہتا ہے ہندہ طالب مہر معجل ہے تو شرعاً زید کو بغیر ادا کئے مہر معجل کے ہندہ کے لے جانے کا اختیار ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں ہندہ مہر معجل کا مطالبہ زید سے کر سکتی ہے اور مہر کی وصولی کے لئے زوج کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے۔ در مختار میں ہے ولہا منعه من الوطی و دواعیہ والسفر بها الخ لا خذ ما بین تعجیلہ من المہر کلہ او بعضہ الخ وفي الشامی قوله والسفر) الاولى التعبير بالاخراج كما عبر فی الكنز ليعم الاخراج^(۱) فقط

لڑکی کی رضامندی کے بغیر ولی کا مہر خرچ کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۳۸۲) ولی لڑکی کے مہر میں سے بلا رضامندی لڑکی کے تصرف کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ولی کو بلا رضامندی اختیار تصرف نہیں ہے اگر باپ یا دادا ولی ہے اور لڑکی نابالغہ ہے تو مہر حفاظت رکھے اور اگر بالغہ ہے تو اس کو سپرد کردے واللہ تعالیٰ اعلم (لقولہ عزوجل ان الله يا مكرم ان تو دو الامانات الی اهلها الایہ) فقط

لڑکی کے ورثہ کب تک اس کے شوہر سے مہر لے سکتے ہیں؟

(سوال ۱۳۸۳) منکوحہ کو طلاق دینے کے ایک سال بعد اگر وہ مرجائے تو اس کے وارث اس کا مہر کس مدت تک لے سکتے ہیں اور یہ عورت لاولد مری ہے۔

(الجواب) اس کا مہر اس کے ورثہ لے سکتے ہیں اور چونکہ عورت لاولد مری ہے تو نصف مہر شوہر کو پہنچ گیا باقی نصب دیگر ورثہ لے سکتے ہیں اور اس کے لئے کوئی میعاد نہیں ہے۔ فقط

مہر بدمہ شوہر ہے اور اس کے والد کے ساتھ گستاخی گناہ ہے!

(سوال ۱۳۸۴) نوید نے اپنے فرزند عمر عاقل بالغ کا نکاح اس کی رضامندی اور اجازت سے بحر کی دختر سے کیا قبل از عقد نکاح زید نے بحیثیت ولی ہونے کے حسب معمول اپنے فرزند عمر کی اجازت اور رضامندی سے بحر کو حق مہر اور دیگر شرائط تحریر کر دی بحر نے اپنے داماد عمر کو اس کے والد زید کی عداوت اور مخالفت پر آمادہ کیا اور عاق بنا دیا بحر اپنی دختر کے حق مہر اور دیگر شروط کی بقاء اور ادائیگی شرعاً زید والد عمر سے طلب کرنے کا مستحق ہے یا اپنے داماد عمر سے اور کیا عمر اپنے والد زید کا عاق ہے کیونکہ عمر نے اپنے والد زید کو سخت صدمہ پہنچایا اور گستاخی سے پیش آیا؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ مہر بدمہ شوہر لازم آتا ہے لیکن اگر باپ ذمہ داری کر لیوے اور ضامن ہو جاوے تو باپ سے مہر کا مطالبہ ہو سکتا ہے کما فی الدر المختار ولا یطالب الاب بمہر ابنہ الصغیر الخ الا اذا تضمنہ علی المعتمد^(۱) الخ پس صورت مسئلہ میں اگر زید نے ذمہ داری مہر کی اپنے پسر کی طرف سے کر لی ہے تو زید سے مطالبہ مہر کا ہو سکتا ہے اور اگر ذمہ داری نہ کی تھی تو نہیں ہو سکتا اور عمر بسبب افعال مذکورہ کے اپنے باپ کا عاق اور نافرمان ہے اسکو اپنے باپ سے معاف کرنا چاہیے ورنہ وہ عاصی و فاسق رہے گا۔ فقط

لڑکے کے والد نے مہر کا ذمہ لیا تھا شوہر کے

مرنے کے بعد اس سے مطالبہ جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۸۵) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کر دیا بوقت نکاح مہر مقرر ہوا اور لڑکے کے والد نے کہا کہ اس کا مہر میں ادا کر دوں گا کیونکہ لڑکا نابالغ تھا اور اس شخص کے تین لڑکیاں اور ایک لڑکا تھا لڑکا تو باپ کے سامنے فوت ہو گیا اب تین لڑکیاں زندہ ہیں اور لڑکے کی زوجہ مہر کا دعویٰ کرتی ہے اس کو میراث سے کتنا حق پہنچتا ہے اور مہر کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولا یطالب الاب بمہر ابنہ الصغیر الفقیر الخ الا اذا تضمنہ الاب علی المعتمد^(۲) الخ اس سے معلوم ہوا کہ باپ اگر مہر کا ضامن ہو گیا تو اس سے مہر کا مطالبہ ہو سکتا ہے باقی میراث کا حصہ پسر متوفی کے زوجہ کو کچھ نہیں مل سکتا کیونکہ لڑکا جو باپ کی حیات میں فوت ہو گیا وہ ترکہ پہ رکن سے محروم رہا لہذا اس کی زوجہ بھی اس ترکہ سے محروم ہو گئی۔ فقط

حضرت ام حبیبہؓ کا مہر مقرر ہوا اب اس کی قیمت کس طرح لگے گی اور کتنی ہوگی؟

(سوال ۱۳۸۶) فیما بین زید و عمر مقدار مہر ام حبیبہؓ میں مباحثہ ہے زید کہتا ہے کہ مہر چار سو دینار ہے جس کے چار ہزار درہم ہوتے ہیں اور اس زمانہ میں ایک دینار دس درہم کا تھا اسی حساب سے اب بھی چار ہزار درہم

(۱) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۱ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۱ ظفر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۱ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۱ ظفر

کے روپیہ بنائے جاویں گے جو گیارہ سو کم و بیش ہوں گے عمر کتنا ہے کہ چار سو دینار کے تولہ ماشہ بنا کر اس کی قیمت آج کے نرخ سے سونے کی لگائی جاوے گی جس کے ساڑھے چار ہزار روپیہ ہوں گے، صحیح کیا ہے؟
(الجواب) اب اگر کوئی شخص مہر مثل حضرت ام حبیبہؓ چار سو دینار مقرر کرے^(۱) تو ظاہر ہے کہ اس کے تولہ بنا کر اس کی قیمت کا حساب کر لیا جاوے گا جو قیمت بحساب تولہ بوقت ادائے مہر ہوگی وہ دی جاوے گی یا اس قدر سونا جو چار سو دینار کا ہوتا ہے دیا جاوے گا پس اگر بوقت ادائے مہر نرخ سونا تیس روپیہ تولہ ہو تو ساڑھے چار ہزار روپیہ ہوں گے ورنہ جو نرخ ہو گا اس کے موافق حساب کیا جاوے گا۔ فقط

دق کی مریضہ نے موت سے دو ہفتہ پہلے مہر معاف کیا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۳۸۷) ایک عورت جو کئی سال سے مرض دق میں مبتلا تھی اس نے اپنے مرنے سے دو ہفتہ قبل گواہوں کے سامنے شوہر کو معاف کر دیا تو مہر معاف ہو یا نہیں؟

(الجواب) مرض دق میں جب کہ زیادتی ہونے لگی اور ضعف بڑھنے لگے اور پھر اس میں مر جاوے تو ایسا مرض مرض الموت ہے اور ہیبة وغیرہ تبرعات اس کے حکم وصیت ہیں لہذا اس صورت میں معاف کرنا اس کا مہر کو صحیح نہیں ہے، کیونکہ وصیت وارث کے لئے بدون رضاء باقی ورثہ کے صحیح نہیں ہے قال فی الدر المختار وفي القنیۃ المفلوج والمسلول والمقعد مادام یزداد کالمریض^(۲) الخ وفي الشامی قلت و حاصلہ انہ ان صار قديماً بان تطاول سنة ولم یحصل فیہ ازیاد فهو صحیح اما لو مات حالة الا زیادة الواقع قبل التطاول و بعده فهو مریض^(۳) الخ جلد ۲ شامی وفيہ ایضاً قبیلہ ان علم ان بہ مرضاً مهلكاً غالباً وهو یزداد الی الموت فهو المعتبر^(۴) الخ اور یہ ظاہر ہے کہ مریض مرض دق کو مرنے سے ایک دو ہفتہ پہلے ازیداد مرض وضعف لازمی ہے الغرض مریضہ مذکورہ کا یہ تصرف مرض الموت میں سمجھا جاوے گا اور مرض الموت میں مہر کا معاف کرنا شوہر کے لئے صحیح نہیں ہے۔

قال فی الدر المختار اعتاقه و محاباته و هبته الخ کل ذلك حکمه حکم^(۵) وصیۃ الخ وفيہ من الوصایا ولا لوارثه الخ الا باجازة ورثته لقوله علیه الصلوة والسلام لا وصیۃ لوارث الا

(۱) عن ام حبیبۃ انہا كانت تحت عبد ابن جحش فمات بارض حبشہ فزوجها النجاشی النبی ﷺ وامهرها عنه اربعة الاف، وفي روايته اربعة الاف درهم و بعث بها الی رسول اللہ ﷺ مع شرحبیل بن حسنہ رواہ ابو داؤد والنسائی (مشکوۃ باب الصداق ص ۲۷۷) اہل لغت لکھتے ہیں کہ ایک دینار ساڑھے چار ماشے کا ہوتا ہے اس حساب سے چار سو دینار کا وزن ایک سو پچاس تولہ ہوتا ہے اور یہ سونا کا سکہ ہوتا ہے اس وقت سونا سوادو سو روپے تولہ ہے اس حساب سے اس کی قیمت (۳۳۷۵۰) روپے ہوتی ہے مفتی علام نے بھی ایک دینار کا وزن ساڑھے چار ماشہ ہی مان کر جواب میں حساب درج کیا ہے اس وقت چاندی اور سونے کی قیمت ایک اور دس کا فرق نہیں بلکہ بہت زیادہ تفاوت ہے، درہم ساڑھے تین ماشہ کا ہوتا ہے اس حساب سے چاندی کا وزن گیارہ سو چھیانوہ تولہ آٹھ ماشہ ہوتا ہے اس وقت چاندی بہت روپے تولہ ہے اس کی قیمت آٹھ ہزار ایک سو چھیانوہ اور دس پیسے ہوتی ہے اس لئے مسئلہ یہی ہے کہ دینار کا وزن جوڑ کر اس کی قیمت لگائی جائے جیسا کہ مفتی علام نے کیا ہے سونے کی قیمت ہر دور میں مختلف ہوتی ہے اس کے حساب سے رقم بنے گی مفتی علام کے زمانہ میں ساڑھے چار ہزار ہوتی تھی اور اس زمانہ میں (۳۳۷۵۰) ہوگی، ظفر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق المریض ج ۲ ص ۷۱۶ ط.س. ج ۳ ص ۳۸۵ ظفر

(۳) رد المحتار باب طلاق المریض ج ۲ ص ۷۱۷ ط.س. ج ۳ ص ۳۸۵ ظفر

(۴) ایضاً ج ۲ ص ۷۱۶ ط.س. ج ۳ ص ۳۸۷ ظفر

(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار ط.س. ج ۶ ص ۶۷۹ باب العتق المریض

ان یجزها الورثۃ الخ فقط

مہر ضروری ہے کوئی نمائشی چیز نہیں

(سوال ۱۳۸۸) مہر کوئی نمائشی چیز ہے یا نہیں؟ زید نے یوقت نکاح ایک معقول رقم حق مہر معجل اسامپ پر تحریر کر دی بعد ازاں طلب پر جواب دیا کہ میں نے مہر نمائشی لکھ دیا تھا نہ ادائیگی کے لئے شرع کا کیا حکم ہے؟ (الجواب) مہر کوئی نمائشی چیز نہیں بلکہ شوہر نے جو مقدار مہر معجل کی مقرر کر دی اس کا ادا کرنا فی الحال ضروری و لازم ہے عورت ہر وقت وہ مقدار لے سکتی ہے^(۱) اور باوجود استطاعت نہ دینا شوہر کا اس مقدار کو ظلم صریح ہے۔ فقط

جب کسی نے دو بیوی کی توان دونوں کی اولاد الگ الگ مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۸۹) مسماۃ کنیز رابعہ زوجہ مولوی محمد شفیع فوت ہوئی چند اولاد بالغہ چھوڑی بعد ایک سال کے محمد شفیع نے دوسری شادی مسماۃ فقیلین سے کی اس سے بھی چند اولاد ہوئی جس وقت محمد شفیع فوت ہوئے اس وقت زوجہ ثانیہ اور ایک بالغ لڑکا موجود تھا اب دونوں بیویوں کی اولاد والد مرحوم کی اشیاء منقولہ و غیر منقولہ سے دین مہر لینا چاہتی ہے یہ تو سہل تھا کہ دونوں نصف نصف حصہ رسد تقسیم کر لیں لیکن ہر ایک وارث پوری تعداد مہر کی لینا چاہتا ہے جس کی دلیل بھی ہر ایک فریق بیان کرتا ہے وارثان کنیز رابعہ کہتے ہیں کہ جس وقت ہماری والدہ فوت ہوئی ہم کو دین مہر کے مطالبہ کا حق حاصل ہو گیا اور ہم اس کے مالک ہو گئے اگرچہ ہم نے والد کے ادب سے مطالبہ نہیں کیا اور اس وقت ہمارے سوا اور کوئی وارث نہ تھا لہذا ہم کو کل دین مہر ملنا چاہیے۔

وارثان بی بی فقیلین کہتے ہیں کہ جب پہلی بی بی کی اولاد نے بیس برس تک مطالبہ دین مہر کا نہیں کیا تو اب ان کو حق دین مہر کے مطالبہ کا نہیں رہا لہذا ہم کو پورا دین مہر ملنا چاہیے شرعاً اس بارے میں کیا حکم ہے؟

(الجواب) شرعی مسئلہ یہ ہے کہ پہلا اور پچھلا قرض برابر ہے اور دائن مقدم و دائن مؤخر کا حق برابر ہے اس میں کسی کو ترجیح نہیں ہے اور یہ بھی حکم شرعی ہے کہ کوئی دائن جب تک اپنا دین مدیون سے وصول کر کے اپنے قبضہ میں نہ لاوے اس وقت تک وہ مالک نہیں ہوتا اور یہ بھی مسئلہ شرعیہ ہے کہ شادی سے دائن کا حق ساقط نہیں ہوتا کما فی الشامی ان الحق لا یسقط بتقادم الزمان^(۲) بعد اس تمہید کے فیصلہ شرعیہ یہ ہے کہ صورت مذکورہ میں ہر دو زوجہ کا دین مہر برابر ہے ترکہ متوفی میں سے اول دونوں کا مہر ادا کیا جاوے گا اور باقی ماندہ ورثہ پر حسب حصص شرعیہ تقسیم کیا جاوے گا اور اگر ترکہ دونوں مہروں کا کافی نہ ہو تو دونوں کو بقدر حصہ تقسیم کیا جاوے گا مثلاً اگر مقدار دین مہر ہر دو زوجہ مختلف ہے تو زیادہ والی کو زیادہ اور کم والی کو کم حساب کے موافق دیا

(۱) افادان المہر وجب بنفس العقد رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۵۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۰۳ ولہا منعه من الوطؤ ودراعیہ والسفر بہا الخ لاخذ ما بین تعجیلہ من المہر کلہ او بعضہ (رد المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۰ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۳ مطلب فی منع الزوجة نفسها لقبض المہر ظفیر (۲) دیکھئے الاشباہ والنظائر مع الحموی کتاب القضاء والشہادات ص ۲۱۴ رد المختار کتاب الدعوی مطلب هل یبقی النہی بعد موت السلطان ط.س. ج ۵ ص ۷۲۰ ظفیر

جاوے گا اور تساوی مہر کی صورت میں دونوں کو برابر دیا جاوے گا لیکن کنیز رابعہ کے مہر میں سے ایک چہارم اس کے شوہر کو پہنچا جو کہ بعد شوہر کی وفات کے ان وارثوں کو حسب حصص ملے گا جو کہ بوقت وفات شوہر موجود تھے۔ فقط

اللہ واسطے کہنے سے مہر میں نقصان نہیں آتا اور نہ نکاح میں!

(سوال ۱۳۹۰) بعض لڑکی کا ولی اجازت دیتا ہے کہ نکاح اللہ واسطے پڑھو، قاضی صاحب خطبہ اور ایجاب و قبول اس طور کرتے ہیں کہ مسماۃ زینب دختر عمر الدین بالعوض مبلغ پانچ ہزار روپیہ زر مہر کے تجھے اللہ واسطے بخش دی اس نے قبول کر لی، پھر بعض یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جب مہر مقرر کیا گیا پھر اللہ واسطے کیسی ہوئی، مہر مقرر نہ کیا جاوے تو ٹھیک ہے، نکاح جائز ہے ورنہ نہیں اگر لڑکی مر جاوے تو اس کا ولی مہر کا دعویٰ کر سکتا ہے تو پھر وہ مہر کیوں لیتا ہے جب اللہ واسطے بخش دی تھی۔؟

(الجواب) اول تو اس لفظ اللہ واسطے کی کہنے کی ضرورت نہیں اور اگر کہا جاوے تو اس سے مہر ساقط نہیں ہوتا اور نکاح میں بھی کچھ نقصان نہیں آتا گویا اس لفظ کا مطلب یہ ہے کہ موافق حکم شریعت کی وجہ اللہ یہ نکاح کیا جاتا ہے یعنی مقصود رضاء الہی ہے۔

ان گواہوں کے بیان سے گیارہ ہزار ثابت ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۹۱) والدہ مرحومہ کا مہر گیارہ ہزار گیارہ اشرفی کا ہے، نکاح کو عرصہ ۳۵ سال کا ہوا چنانچہ ان دونوں کے انتقال کے بعد عاجز نے جائیداد والد پر دعویٰ مہر کیا، ثبوت مہر میں بوقت نکاح جو لوگ گواہ تھے ان میں سے قاضی عبدالرحمن صاحب نے گیارہ ہزار دس اشرفی کا مہر بیان کیا اور قمر الدین خان نے ہزاروں روپیہ اور دس اشرفی کا مہر بیان کیا اور بخشی بیگم نے گیارہ ہزار دس اشرفی بیان کی اور دو گواہ میرے والد کا یہ کہنا بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا تھا کہ گیارہ ہزار پر میرا نکاح ہوا تھا، اسی قدر میرے لڑکے کا مہر باندھو، اس صورت میں میری والدہ کا مہر گیارہ ہزار ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں، جب کہ حکیم صاحب دس ہزار یا گیارہ ہزار تردید کے ساتھ بیان کر چکے ہیں؟

(الجواب) وقت نکاح کے گواہوں میں سے ایک گواہ قاضی عبدالرحمن کا بیان گیارہ ہزار دس اشرفی کا ہے اور ایک عورت بخشی بیگم کا بیان اس کے مثل ہے اور قمر الدین خان کا بیان ہزاروں روپیہ اور دس اشرفی کا ہے جو کہ مطابق دعویٰ کے نہیں ہے یعنی صاف طور سے اس میں گیارہ ہزار دس اشرفی کا بیان نہیں ہے اور دس ہزار یا گیارہ اشرفی بیان کرنا بھی بوجہ تردید کے مطابق سابق کے نہیں، پس یہ بیانات مثبت گیارہ ہزار روپیہ دس اشرفی کے شرعاً نہیں ہیں البتہ اقرار والد نذیر احمد کا جو بدیں الفاظ ہوا کہ جس قدر میرا مہر تھا اسی قدر میری دختر کا ہوگا، تو اگر اس موقع پر گیارہ ہزار اشرفی کی تصریح ہو گئی ہے اور اس اقرار کے سننے والے دو گواہ عادل موجود ہیں تو گیارہ ہزار اشرفی

مرثبات ہو سکتا ہے^(۱) مگر پہلے خود حکیم صاحب تردید کے ساتھ دس یا گیارہ ہزار بیان کر چکے ہیں لہذا اس سے بھی گیارہ ہزار الخ کا ثبوت نہیں ہو سکتا، پس ایسے مزاع کی حالت میں مرثبات سے فیصلہ ہوتا ہے۔^(۲) فقط

دعویٰ معافی مہر میں گواہی اور اس سلسلہ میں سوال!

(سوال ۱۳۹۲) دعویٰ معافی مہر کا دائرہ ہے لیکن اس میں مسماۃ الف کی شہادت بھوپال میں ہوئی اور مسماۃ ب کی شہادت بہت عرصہ کے بعد لاہور میں ہوئی اور مسکمی حج کی شہادت مسماۃ الف کی ساتھ ساتھ ہوئی اور گواہان نمبر ۳۲۱ کی شہادتیں بوجہ اقرار عدم پابندی و بے پردہ ہونے کے مفید ثبوت نہیں اس لئے کل متروکہ سے دین مہر ادا کیا جاوے اس صورت میں نصاب شہادت پورا ہے یا نہیں اور چونکہ مسماۃ الف و ب کی شہادت علیحدہ علیحدہ ہوئی تو اس میں کچھ شرعی نقص ہے یا نہیں؟

(الجواب) معافی مہر کا دعویٰ اس وجہ سے غیر ثابت قرار دیا گیا ہے کہ اس میں ایک مرد اور دو عورتیں شہادت دیتی ہیں مگر دو عورتوں نے علیحدہ علیحدہ ادائے شہادت کیا ہے یعنی دو عورتوں کی علیحدہ علیحدہ شہادت ادا کرنے کی وجہ سے ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت کو نصاب شہادت قرار نہ دیا گیا ہے اور بسبب عدم نصاب شہادت کے دعویٰ کو غیر مسموع قرار دیا گیا ہے حالانکہ مذہب حنفیہ میں ایسا کوئی قول نہیں جس سے یہ ثابت ہو جاوے کہ عورتوں کی شہادت میں تفریق شرط قبول ہے ہاں اتنا صحیح ہے کہ قاضی کو دو عورتوں میں تفریق نہ کرنا چاہیے کما فی الدر المختار ولا یفرق القاضی بینہما الخ^(۳) اس مسئلہ کی اصل یہ ہے کہ ام شافعی کما قال السبکی اور ام بشر حاکم کے پاس شہادت کے لئے حاضر ہوئیں اس نے ان کو ایک دوسرے سے علیحدہ کرنا چاہا تو ام شافعی نے فتدکر احدہما الاخری کی آیت پڑھ کر سنادی اور حاکم ساکت ہوا^(۴) اس سے ظاہر ہوا کہ ام شافعی کے استنباط کا دار و مدار آیت مذکورہ پر ہے جس کی حقیقت اس سے زائد نہیں کہ اشارہ عدم ضرورت تفریق معلوم ہوتا ہے نہ یہ کہ عدم تفریق ضروری ہے چنانچہ خود شوافع کے یہاں بھی بوقت ارتباب قاضی کو تفریق کا اختیار ہے بلکہ مستحب ہے کہ شاہدوں کو بشرط اشتباہ و ارتباب ایک دوسرے سے علیحدہ کرے کما فی الحموی قال التاج السبکی بعد نقل هذه الحکایة وهذا فرع حسن استنباط جید والمعروف فی مذہب ولدھا (وهو الشافعی) اطلاق القول بان الحاکم اذا ارتاب بالشہود استحباب له التفریق بینہم و کلا مہا صریح اشتباہ النساء للمنزع الذی ذکرته ولا باس به اہ اقول وفي الملتقط من الحکایة المذكورة لیس صریحاً فی ان المذہب عندنا عدم التفریق فی شہادة النساء اذا ارتاب القاضی ص ۳۲۷

(۱) ونصابھا (ای الشہادة) لغيرھا من الحقوق الخ رجلاں الخ او رجل وامرأتان (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشہادات ج ۴ ص ۵۱۵ ط.س. ج ۳ ص ۶۵ ط.س. ج ۵ ص ۶۵) ظفیر (۲) وان اختلفا فی المہر ففی اصلہ الخ یجب مہر المثل (در مختار) قال فی الفتح الاختلاف فی المہر اما فی قدرہ او فی اصلہ و کل منہما اما فی الحیوة او بعد مرتہما او موت احدہما (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۹۶ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۸ مطلب مسائل الاختلاف فی المہر) ظفیر (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشہادات ج ۴ ص ۵۱۶ ط.س. ج ۵ ص ۶۵ ظفیر (۴) حکى ان ام بشر شهدت عند الحاکم فقال الحاکم فرقوا بینہما فقالت لیس لك ذلك قال اللہ تعالی ان تضل احدہما فتدکر احدہما الاخری فسکت الحاکم (رد المحتار کتاب الشہادات ج ۴ ص ۵۱۶ ط.س. ج ۳ ص ۶۵) فی الصلح والواقعة جس میں ام شافعی کا تذکرہ بھی ہے اسکے لئے دیکھئے حمومی علی الاشباہ والنظائر کتاب القضاء والشہادات ص ۲۲۱ ظفیر

اس تصریح سے ثابت ہوا کہ قاضی باوجود رضامندی نساء کے بھی بصورت ارباب کے تفریق کر سکتا ہے پس اگر خاص عذر سے یا بدو ن عذر اتفاقاً دو عورتوں کی شہادت علیحدہ علیحدہ لی گئی تو اس میں کیا مضائقہ ہے لہذا محض علیحدہ علیحدہ ادائے شہادۃ امراتین کی وجہ سے نصاب شہادت کو ناقص نہ سمجھا جاوے گا بلکہ اس شہادت سے معافی مہر ثابت ہوگی اور اگر اس توہم پر محض علیحدہ علیحدہ اور مختلف اوقات میں ادائے شہادت ہونے کی بناء پر رد دعویٰ کی قضا ہو تو وہ قضا بھی نافذ نہیں، کما فی الشامی المقلد متی حالف مذهبہ لا ینفذ حکمہ ج ۴ ص ۳۰ فقط

معافی کے بعد مہر کا مطالبہ صحیح نہیں

(سوال ۱۳۹۳) ایک شخص نے اپنی عورت سے کہا کہ تیرا مہر موجود ہے معاف کر دے ورنہ تجھ کو زکوٰۃ دینا پڑے گی اس نے خیال کیا کہ مہر تو ملنے سے رہا لہذا معاف کر دیا اب شوہر سے پا سکتی ہے یا نہیں؟
(الجواب) جب کہ عورت نے کسی وجہ سے ہو معاف کر دیا اور بدو ن زبردستی و اکراہ کے معاف کیا اگرچہ شوہر کے کہنے سے معاف کیا اور اگرچہ عورت نے خوف زکوٰۃ مہر معاف کیا اس صورت میں مہر معاف ہو گیا عند اللہ مہر کا مطالبہ نہیں کر سکتی (للمرأة ان تهب مالها لزوجها من صداق دخل بها زوجها اولم یدخل) (عالمگیری مصری ج ۱ ص ۲۹۶) اذا وهب احد الزوجین لصاحبه لا یرجع فی الہبہ قاضی خان ج ۴ ص ۲۸۸ فقط

عورت نے مہر نہیں لیا روپیہ تجارت میں لگا دیا گیا اب عورت مع نفع مہر لے سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۹۴) اگر شرعاً اس عورت کے مہر ادا نہیں ہوئے اور نقدی میں سے اس کو مہر لینے کا حق ہے اور نقدی تجارت میں لگا دی اور اس میں نفع و نقصان سب کچھ ہوا آج عورت اپنا مہر مع منافع مانگتی ہے عورت کو منافع لینے کا حق ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں عورت صرف اپنا مہر ورثہ سے لے سکتی ہے وہ مہر ورثہ کے ذمہ دین ہے لہذا عورت اصل مہر لے سکتی ہے اس کے نفع کا مطالبہ نہیں کر سکتی۔ فقط
لڑکی کے مرنے کے بعد باپ اس کا مہر لے سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۹۵) لڑکی کے مرجانے کے بعد اس کے والدین کو اس کے مہر لینے کا حق ہے یا نہیں؟

(الجواب) لڑکی اگر اولد مر جاوے اور اپنا شوہر اور والدین چھوڑے تو اس کے مہر اور تمام ترکہ میں سے بعد ادائے حقوق مقدمہ علی المیراث نصف اس کے شوہر کو اور نصف والدین کو پہنچتا ہے کما قال اللہ تعالیٰ ولکم نصف ما ترک ازواجکم ان لم یکن لہن ولد^(۲) فقط

خلع کے لئے جو روپیہ غیر نے عورت کے حکم سے اس کے شوہر کو دیا تھا وہ شخص عورت سے وہ روپیہ وصول کر سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۹۶) عمر نے زید سے ایک سو ساٹھ روپیہ ہندہ کے امر سے جو لیا تھا رقم لیکر اپنی زوجہ ہندہ کو تین طلاق پر مطلقہ کیا زید نے روپیہ بحر کے واسطے دیا تھا کہ ہندہ کی عدت گزر جاوے گی تو بحر سے نکاح کراؤں گا بحر عدت ہندہ کے اندر فوت ہو گیا نہ عدت پوری ہوئی نہ نکاح ہوا زید اپنا ایک سو ساٹھ روپیہ ہندہ یا اس کے والد سے طلب کرتا ہے ہندہ انکار کرتی ہے اپنے خرچہ و مہر و نسب کا دعویٰ کرتی ہے آیا زید اپنی رقم واپس لے سکتا ہے یا نہیں اور ہندہ کا دعویٰ بھی چل سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہندہ کے امر سے جو روپیہ زید نے عمر کو طلاق دینے کی غرض سے دیا تو زید اس روپیہ کو ہندہ سے واپس لے سکتا ہے اور طلاق علی المال میں صحیح قول کے موافق عورت کا مہر ساقط نہیں ہوتا البتہ نصف گزشتہ و مفروضہ ساقط ہو جاتا ہے در مختار میں ہے ویسقط الخلع والمباراة کل حق ثقات و قتھما لکل منھما علی الآخر الخ قوله کل حق شمل المهر والنفقة المفروضة والماضیة^(۱) الخ شامی و قبل الطلاق علی مال مسقط للمهر كالخلع والمعتد لا در المختار و فی الشامی ان النفقة المقضی بها تسقط بطلاق و اطلقوه فشمّل الطلاق بمال و غیرہ شامی^(۲) و فی رد المحتار للشامی و ان ارسله بان قال علی الفاتح فانقبلت لزمها تسليمه الخ شامی^(۳) فقط

بنات و ازواج مطہرات کا مہر کتنا تھا اور اس سے زیادہ مہر رکھنا مکروہ ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۳۹۷) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں یہ کہ ازواج مطہرات حضرت رسول اللہ ﷺ علی بی عاتشہ صدیقہ و علی بی حصہ و علی بی خدیجہ الکبریٰ و غیرہ رضی اللہ عنہا و بنات آنحضرت عم علی بی فاطمہ و رقیہ و ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقد نکاح میں کتنا مہر مقرر کیا گیا تھا دیگر یہ کہ اگر کوئی ان کے مہر سے زیادہ مقرر کرے تو مکروہ ہو گا یا نہیں بالتفصیل تحریر فرمادیں و سند سے؟

(الجواب) مکروہ نہیں ہے البتہ بہت زیادتی مہر میں پسندیدہ نہیں ہے ازواج مطہرات و بنات آنحضرت ﷺ کا مہر بارہ اوقیہ و نصف تھا جس کے پانچ سو درہم ہوتے ہیں سوائے ام حبیبہ کے ان کا مہر چار ہزار درہم نجاشی نے باندھا تھا مشکوٰۃ^(۴) (پانچ سو درہم کا وزن ایک سو اکتیس تولہ چاندی ہے اس کی قیمت چاندی کے بھاؤ سے ہر زمانہ میں لگائی جائے مظہر)

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الخلع ص ۷۷۷ ج ۲ ص ۷۷۸ ج ۳ ط.س. ج ۳ ص ۲۵۲..... ۴۵۳ ظہیر

(۲) ایضاً ص ۷۸۰ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۴۵۵ ظہیر

(۳) عن عمر بن الخطاب قال لا تغالوا صدقة النساء فانها لو كانت مكرمة في الدنيا وتقوى عند الله لكان اوليكم بها نبي الله ﷺ ما علمت رسول الله ﷺ نکح شیئاً من نساہ ولا انکح شیئاً من بناتہ علی اکثر من اثنتی عشرة اوقیة عن ابی سلمتہ قال سالت عائشہ کم کان صداق النبی ﷺ قالت کان صداقة لا زواجه ثنتی عشرة اوقیة و نش قالت اندری ما النش قلت لا قالت نصف اوقیة فلتلك خمس مائة درهم رواه مسلم (مشکوٰۃ باب الصداق ص ۲۷۷) ام حبیبہ کے متعلق صراحت ہے امہر ہا عنہ اربعۃ الف درہم (ایضاً) ظہیر (۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر مطلب الابی الصغیرۃ المطالبۃ المہر ج ۲ ص ۵۰۸ ط.س. ج ۳ ص ۱۶۱ ظہیر

اولیاء کا قبل نکاح یا بوقت نکاح مہر لینا کیسا ہے؟

(سوال ۱۳۹۸) بعض آدمی لڑکے یا ورثاء لڑکے سے لڑکی کا مہر قبل از نکاح یا بوقت نکاح لیتے ہیں اور اپنی حوائج میں صرف کرتے ہیں اور دلیل جواز حدیث انت ومالك لا بیک^(۱) پیش کرتے ہیں اور قصہ حضرت شعیب علیہ السلام کا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے اپنی لڑکی کے مہر میں بحرینیں چروائی تھیں تو یہ دلیلیں اموال اولاد کے جواز کے لئے درست ہیں یا نہیں؟

(الجواب) لڑکی کے باپ کو مہر لینا درست ہے لیکن اپنے صرف میں نہ لاوے اور اگر اپنے صرف میں لایا تو اس کو لڑکی کو دینا ہوگا لاب الصغیرة المطالبة بالمہر در مختار^(۲) و فی الشامی والصغیر غیر قید ففی الہندیۃ للاب والجد والقاضی قبض صدق البکر صغیرۃ کانت او کبیرۃ الا اذا نہتہ وہی بالغۃ صح النہی الخ^(۳) اور حضرت شعیب علیہ السلام کے قصہ میں تحقیق یہ ہے کہ اگرچہ فقہانے اس سے استدلال کیا ہے کہ اگر باپ کی بحرینیں چرانے کی خدمت کو مہر مقرر کیا جاوے تو نکاح صحیح ہے اور مہر مثل لازم ہے ومقتضاه وجوب مہر المثل فی خدمۃ ولیہا وعدم لزوم الخدمۃ وكذا فی مثل قصۃ شعیب علیہ السلام^(۴) مگر شامی میں کہا ہے کہ اس صورت میں باپ کے ذمہ اس خدمت کی قیمت لڑکی کو دینا لازم ہے ورمختار میں ہے ومفادہ صحۃ تزوجہا علی ان یخدم سیدھا او ولیہا کقصۃ شعیب علیہ السلام مع موسیٰ علیہ السلام^(۵) اور شامی میں ہے ومفادہ صحۃ الاستدلال بہا علی الجواز فی رعی غنم الاب قال لرحمتی و الظاہر ان ولیہا یضمن لها حیثہ قیمۃ الخدمۃ الخ^(۶) فقط

انیس روپے ماہانہ والا مہر کتنا مقرر کرے

(سوال ۱۳۹۹) جس شخص کو انیس روپیہ ماہوار کی آمدنی ہو بوقت عقد زیادہ سے زیادہ کس قدر مہر باندھ سکتا ہے؟

(الجواب) مہر کی ادنیٰ مقدار دس درہم شرعی ہے جس کے پونے تین روپے کے قریب ہوتے ہیں اور زیادہ کی کچھ حد شریعت سے مقرر نہیں کی گئی کما قال اللہ تعالیٰ وان اتیتم احداہن قنطاراً فلا تأخذوا منه شیئاً الخ^(۷) اس سے معلوم ہوا کہ ہزار ہا روپیہ بھی مہر ہو سکتا ہے لیکن بہتر یہ ہے کہ مہر بہت زیادہ اور حیثیت سے زیادہ مقرر نہ کیا جاوے آنحضرت ﷺ کی ازواج مطہرات اور بنات طیبات کا مہر پانچ سو درہم یعنی

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر مطلب لابی الصغیرۃ المطالبۃ بالمہر ج ۲ ص ۵۰۸ ط.س.ج ۳ ص ۱۶۱ ظفیر

(۲) رد المختار باب ایضاً مطلب ایضاً ج ۲ ص ۵۰۸ ط.س.ج ۳ ص ۱۶۱ ظفیر

(۳) رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۵۰۸ ط.س.ج ۳ ص ۱۶۱ ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۳ ص ۵۰۸ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۷ ظفیر

(۵) رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۵۰۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۷ ظفیر

(۶) رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۵۰۸ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۷ ظفیر

(۷) سورۃ النساء ظفیر

قریب سو سو روپیہ کے ہوا ہے پس مناسب اور مستحب طریقہ یہی ہے کہ مہر زیادہ نہ بڑھایا جاوے۔^(۱) فقط

”مہر معاف کرنے کا حق لڑکی کے باپ کو ہوگا“ یہ شرط کیسی ہے؟

(سوال ۱۴۰۰) زید کا نکاح ہندہ بالغہ سے ہوا اور ہندہ کے والدین نے چند شرائط زید سے لکھوائی ایک شرط یہ ہے کہ مہر کے معاف کرنے کا اختیار ہندہ کے والد کو ہوگا ہندہ کو نہیں یہ شرط صحیح ہے یا نہیں (۲) بموجب شرط اقرارنامہ ہندہ کا مہر اس کے والدین معاف کر سکتے ہیں یا نہیں؟

(الجواب) یہ شرط لغو ہے والدین ہندہ کو مہر معاف کرنے کا کوئی حق نہیں ہے ہندہ کا مہر زید کے ذمہ بدستور واجب ہے وہی اس کی مستحق ہے اور وہی معاف کر سکتی ہے والدین یا کسی کا اس طرح کی شرطیں لگانا اور شوہر کا قبول کرنا شرعاً قطعاً بے معنی ہے۔^(۳) فقط

جب مہر یاد نہ ہو تو مہر مثل ملے گا کیا؟

(سوال ۱۴۰۱) ہندہ کا عقد بقاعدہ شرعی ہوا مگر قاضی کے رجسٹر میں درج نہیں ہے اور نہ مقدار مہر یاد ہے اس صورت میں مہر مثل دلایا جائے گا اور نکاح ثابت ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح منعقد ہو گیا اور مہر مثل دلویا جائے گا^(۴) اور مہر مثل وہ ہے جو اس کی بہنوں اور پھوپھیوں وغیرہن کا مہر ہو۔^(۵) وباقی الشروط يطلب من كتب الفقه فقط

اپنے لڑکے کی بیوی کو دودھ پلا دیا اب وہ مہر کی مستحق ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۰۲) ایک عورت نے اپنے لڑکے کی زوجہ صغیرہ ڈیڑھ سالہ کو دودھ پلا دیا اس صورت میں اگر نکاح باطل ہو تو مہر کا لین دین ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زوجین کے درمیان حرمت قائم ہو گئی اور نکاح فسخ ہو گیا اور شوہر کے ذمہ نصف مہر واجب ہے اگر پورا مہر ادا کر چکا ہو تو نصف واپس لے سکتا ہے فتاویٰ عالمگیریہ میں ہے ولو ان رجلاً تزوج صغيرة فجاءت ام الزوج من النسب او من الرضاع فارضعت الصغيرة حرمت عليه و يجب عليها

(۱) اپنے تین روپے کم سے کم مہر ۳۳ روپے کی بات ہے اب ۳۹ روپے میں اکیس روپے سے کم نہیں ہو سکتا ہے اس لئے کہ چاندی سات روپے تولہ ہے اور دس روپے کا وزن ۳۵ ماش چاندی ہے ہر زمانہ میں اس کی جو قیمت ہوگی وہی کم سے کم مہر کی مقدار قرار پائے گئے اسی طرح پانچ سو روپے کی قیمت اس دور میں سو سو روپے کے بجائے لگ بھگ سو اسی سو روپے ہو گئی اس لئے کہ پانچ سو روپے کا وزن ایک سو اسیس تولہ چاندی سے اس کی جو قیمت ہوگی اسکے رائج الوقت میں وہی حساب آئے گا واللہ اعلم ظفیر (۲) وصح حطها لکله او بعضه عنه (درمختار) و قید بحطها لان حط ایہا غیر صحیح لو صغيرة ولو کبيرة توقف علی اجازتها ولا بد من رضاها فقی ہبتہ الخلاصتہ خوفہا بصرہ حتی و ہبت مہر مالہ یصح لو قادرا علی الضرب او (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۶۴ ط.س.ج ۳ ص ۱۱۳ مطلب فی حط المہر والابراء عنه) ظفیر (۳) وان اختلفا فی المہر ففی اصلہ الخ یجب مہر المثل (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۱ ط.س.ج ۳ ص ۱۴۸) و کذا یجب مہر المثل فیما اذا لم یسم مہر او ففی (ایضاً ج ۲ ص ۴۶۰ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۸) ظفیر (۴) والحرۃ مہر مثل الشرعی مہر مثلہا اللغوی ای مہر امراۃ تماثلہا من قوم ایہا لا امہا و فی الخلاصتہ و یعتبر باخواتہا و عماتہا (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب المہر مطلب فی بیان مہر المثل ج ۲ ص ۴۸۷ ط.س.ج ۳ ص ۱۳۷) ظفیر

علیہ نصف المہر^(۱) الخ فقط

لڑکی کا باپ مہر مانگتا ہے اور رخصتی نہیں کرتا اور سو روپیہ اوپر سے لیا کیا حکم ہے؟
(سوال ۱۴۰۳) میرا خسر میری بیوی کو نہیں بھیجتا ایک مرتبہ ایک سو روپیہ طلب کئے تھے کہ سو روپیہ دے دو پھر بھیج دوں گا لیکن روپیہ لیکر بھی نہیں بھیجا اور روپیہ مجھ کو واپس نہیں دیتا اور مہروں کا دعویٰ کرتا ہے کیا مہر دیئے جائیں گے جب کہ وہ میری بیوی کو نہیں بھیجتا اور ان کے یہاں پردہ قطعی نہیں ہے ایسی صورت میں انکی امامت درست ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) اگر مہر مؤجل ہیں تو عورت قبل طلاق اور قبل موت شوہر سے وصول نہیں کر سکتی فتاویٰ عالمگیری میں ہے لا خلاف لاحدان تاجیل المہر الی غایتہ معلومۃ نحو شہر اوسنۃ صحیح وان کان لا الی غایتہ معلومۃ فقد اختلف المشائخ فیہ قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا لان الغایتہ معلومۃ فی نفسہا وهو الطلاق او الموت^(۲) الخ اور جو مبلغ سو روپیہ آپ نے اپنے خسر کو دیئے تھے ان کو وصول کر سکتے ہیں۔ اور جس شخص کے گھر کی عورتیں بے پردہ ہوتی ہیں اور پھرتی ہیں اگر وہ ان کو منع نہیں کرتا تو امامت اس کی مکروہ ہے۔ فقط

مہر دینے کے باوجود عورت کے نام جائیداد لکھ دی شوہر اسے واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۴۰۴) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی اور مہر ادا کر دیا اور اس عورت کے نام کچھ جائیداد نان و نفقہ میں تحریر کر دی تو بعد طلاق وادائیگی مہر کے وہ عورت مستحق نان و نفقہ کی شرعاً رہے گی یا نہیں اور وہ جائیداد واپس لے سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) طلاق کے بعد اگر زمین اور جائیداد دی ہے تو وہ بطور ہیہ عورت کی مملوک ہوگی اب زبردستی اور قانونی طور سے شوہر واپس نہیں لے سکتا رضامندی سے واپس ہو جائے تو بجاہت لینا جائز ہے۔

جائیداد بعد موت کسے ملے گی

(سوال ۱۴۰۵) اگر عورت مذکورہ شوہر کی حیات میں فوت ہو جائے تو وہ جائیداد اس کے شوہر کو ملنا چاہیے یا اولاد کو؟

(الجواب) طلاق اور عدت گزرنے کے بعد اگر زوجہ فوت ہوئی تو شوہر کو اس کی میراث سے کچھ نہ ملے گا اولاد اور دیگر ورثاء شرعی کو میراث پہنچے گی۔ فقط

(۱) عالمگیری مصری الباب السابع فی المہر فصل حادی عشر ج ۲ ص ۳۱۸ ط. ماجدیہ ج ۱ ص ۳۴۵ ظفر

(۲) عالمگیری مصری کتاب الرضاع ج ۲ ص ۳۴۵ ط. ماجدیہ ج ۳ ص ۳۱۸

شوہر نابالغی میں فوت ہو جائے تو عورت مہر اور نفقہ کی حق دار ہے یا نہیں؟
(سوال ۱۴۰۶) نابالغوں کی شادی ان کے اولیاء نے کر دی تھی شوہر نابالغی کی حالت میں گزر گیا آیا لمن حق دار مہر و خرچ ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زوجہ پورے مہر کی مستحق ہے شوہر کے ترکہ سے پورا مہر وصول کر سکتی ہے اور خرچ خوراک زمانہ عدت کا واجب نہیں ہے درمختار میں ہے لا تجب النفقة الخ لمعتدة موت مطلقاً^(۱)
الخ درمختار باب النفقة اور درمختار باب المہر میں ہے ویتأكد عند وطؤا وخلوة صحت من الزوج او موت احدهما^(۲) فقط

جس معافی کے گواہ نہ ہوں اس کا حکم

(سوال ۱۴۰۷) ایک عورت کا مہر پانچ ہزار مقرر ہوا تھا جس میں سے اس نے اپنی خوشی سے بحالت صحت اپنے خاوند کو دو ہزار روپیہ معاف کر دیئے جس کا کوئی گواہ شاہد نہیں شرعیہ معافی معتبر ہوگی یا کالعدم ہو جائے گی۔

(الجواب) اگر زوجہ اس ابراء (معاف کرنے) سے منکر نہیں بلکہ مقرر ہے تو شرعیہ معافی معتبر ہوگی زوج کے ذمہ سے مہر کا یہ حصہ ساقط ہو گیا ہدایہ میں ہے وان حطت عنه من مہر.ھا صح الحط لان المہر حقها والحط يلاقينه حالته البقاء^(۳) انتھی لیکن اگر زوجہ اقرار نہیں کرتی تو پھر شرعی شہادت کے بغیر اس معافی کا اعتبار نہ ہوگا (اور گواہ دو مرد یا ایک مرد اور دو عورت ہونے ضروری ہیں ظفیر)

زیورات کی شکل میں مہر ادا کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۴۰۸) بقیہ تین ہزار اس طور سے ادا کئے کہ مختلف اوقات میں زائد از ایک ہزار کے زیورات ایک ایک دو دو کر کے بنوادئے اور دو ہزار نقد دے یا کیا بعد میں عورت دعویٰ مہر کر سکتی ہے یا مہر کے جزو کی وصیت کر سکتی ہے۔

(الجواب) شوہر نے جس قدر روپیہ اور زیورات وغیرہ مہر کے نام سے دیئے وہ سب مہر میں محسوب ہوں عورت اس حصہ کے متعلق مہر کا دعویٰ یا وصیت نہیں کر سکتی شوہر کے قول کا اس بارے میں اعتبار کیا جائے گا اعطاها مالا وقال من المہر وقالت من النفقة فالقول للزوج الا ان تقیم ہی البینة کذا فی فتح القدیر^(۴) ومن بعث الی امراته شیئاً فقالت هو ہدیة وقال هو من المہر فالقول قوله فی غیر المہیا للاکل کالعسل والسمن^(۵) الخ فتاویٰ عالمگیریہ . فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب النفقة ج ۲ ص ۲۲۸ ط.س.ج ۳ ص ۶۱۰ ظفیر

(۲) ایضاً باب المہر ج ۶ ص ۴۵۲ ط.س.ج ۳ ص ۱۰۲ ظفیر

(۳) ہدایہ باب المہر ج ۲ ص ۳۰۵ ظفیر

(۴) عالمگیری مصری باب سابع فصل ثانی عشر ج ۱ ص ۳۲۲ ظفیر ط.ماجدیہ ج ۱ ص ۳۲۲ (۵) ایضاً

ایک ثلث مہر کے خیرات کی وصیت جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۰۹) عورت نے موت سے ۳۶ گھنٹے پہلے وصیت کی کہ اسکے مہر کا ایک ثلث مہر خیرات دیا جاوے وصیت جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) شرعی حیثیت سے اس کے مہر کا جو حصہ شوہر کے ذمہ ثابت ہو اس کی ثلث میں وصیت جاری ہوگی بقیہ روپیہ ورثاء پر تقسیم ہوگا جس میں اس کا شوہر بھی شامل ہے لیکن اگر اس کی پچھلی معافی اور شوہر کی ادائیگی ثابت ہو جائے تو یہ وصیت کالعدم ہے۔ فقط

جو مہر مقرر ہو جائے وہ شوہر کے ذمہ ضروری ہے

(سوال ۱۴۱۰) زوجین کے مورث اعلیٰ کا زر مہر سوا سوا اثرتی تھا جو بعد انتقال مورث اعلیٰ اب تک اس خاندان میں زر مہر مذکورہ بلا لحاظ آمدنی واستطاعت زوج تبرکاً اور سماً مقرر کیا جاتا ہے کوئی نیت لینے دینے کی کسی فریق کی نہیں ہوتی اور نہ ادائیگی اس کی بوجہ غربت ممکن ہے چنانچہ زید و ہندہ جو اس خاندان کے ممبر تھے اس وقت بوقت عقد صرف ۲۶ روپیہ ماہوار کے سوا کوئی جائیداد پیش بہا نہیں رکھتے تھے باتباع طریقہ آباء کے و رواج خاندانی سوا لاکھ روپیہ اور سوا سوا اثرتی مہر باندھ لئے کوئی نیت لینے دینے کی نہ تھی اور نہ موقع محل سے اس کا استنباط ہو سکتا تھا اب ہندہ کا فرزند عمر بعلت جرم فوج داری ملزم ثابت قرار پایا اور اس کی تنخواہ پاداش جرم مذکور گورنمنٹ سے مسدود ہو گئی اور جس کو پھر پیر بزرگوار نے اپنی زندگی میں علیحدہ بھی کر دیا تھا اور مرتے دم تک صورت سے بیزار رہا طالب مہر متروکہ ہے علاوہ ازیں زید کے دو اور زوجات ہیں جن کا زر مہر میت کے ذمہ واجب الاداء ہے اور منجملہ ان کے ایک زوجہ سلمیٰ متروکہ میت پر قابض بھی ہے (جو بوجہ ناممکن الوقوع ہونے کے قانوناً باطل ہے) اور جو ہندہ کے ساتھ کیا گیا ہے کیا نکاح صحیح و قائم ہو سکتا ہے اور بصورت صحت نکاح کیا بلحاظ احکام شرعیہ ایسا معاہدہ واجب التعمیل ہے اور اس کی ذمہ داری متروکہ پر عائد ہو سکتی ہے کیا دوسری زوجہ (سلمیٰ) قابض جائیداد کو بھی اس کا زر مہر (دو ہزار و حصہ شرعی) اس متروکہ سے مکمل مل سکتا ہے کیا بعد ادائیگی زر مہر (سلمیٰ) مقبوضہ جائیداد سے بے دخل ہو سکتی ہے کیا ایسے اوصاف والا فرزند متروکہ پاسکتا ہے؟

(الجواب) مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ جس قدر مہر عقد نکاح تراضی طرفین سے مقرر ہو جائے خواہ وہ مقدار کتنی ہی زیادہ ہو مثلاً سوا لاکھ روپیہ اور سوا سوا اثرتی یا اس سے بھی زیادہ ہو وہ ہر مقدار مہر کی شوہر کے ذمہ واجب اور لازم ہو جاتی ہے اور اس کا ادا کرنا بذمہ شوہر واجب اور ضروری ہوتا ہے^(۱) مثل دیگر دیون کے خواہ نیت لینے دینے کی ہو یا قانوناً یہ معاہدہ باطل ہو یا نہ ہو لیکن شرعیہ معاہدہ صحیح اور یہ دین واجب الاداء ہے اور اس معاہدہ کے ساتھ اور اس مقدار مہر پر نکاح زید و ہندہ کا شرعاً بلاشبہ صحیح ہو گیا تھا اور رقم دین مہر کا ادا کرنا شوہر کے ذمہ واجب تھا جب کہ اس نے اپنی زندگی میں ادا نہیں کیا تو اس کے مرنے پر اس کے ترکہ میں سے ہر دو زوجہ مسماۃ سلمیٰ و ہندہ کا ادا کرنا واجب ہے اور تجمیر و تکفین کے علاوہ دیگر حقوق سے مقدم

(۱) قال اللہ تعالیٰ وان اتیم احدھن فنتاراً فلا تاخذو منه شیئاً (سورۃ النساء) قطا مال کثیر کو کہتے ہیں جس کی کوئی حد نہ ہو ظنی

ہے،^(۱) لہذا زید کے ترکہ میں سے بعد اخراجات تجہیز و تکفین کے اول دونوں زوجات سلمیٰ و ہندہ کا مہر ادا کیا جاوے اس کے بعد اگر کچھ باقی بچے تو اس کو ورثاء شرعی پر حسب حصص شرعیہ تقسیم کیا جاوے اور اگر ترکہ زید کا دونوں زوجات کے مہر کو کافی نہ ہو تو دونوں زوجات کا مہر حصہ رسد دیا جائے یعنی جس زوجہ کا مہر زیادہ ہو اس کو اس نسبت سے اور جس کا مہر کم ہے اس کو اس نسبت سے مہر کی مقدار دینی چاہیے۔

(۱) ثم تقدم ديونه التي لها مطالب من جهة العباد و يقدم دين صحته على دين المرض (درمختار) دين الصحة هو ما كان ثابتاً بالبيضة مطلقاً او بالاقرار في حالة الصحة (رد المحتار كتاب الفرائض ج ۵ ص ۶۶۴ ط.س. ج ۶ ص ۷۶۰) فارغ عن دين له مطالب من جهة العباد ولو صدق زوجة المؤجل للفراق (ايضاً كتاب الزكوة ج ۲ ص ۷ ط.س. ج ۱ ص ۲۶۰) ظهير

فصل دوم

مسائل جہیز و متفرق مسائل

جہیز لڑکی کا ہوتا ہے یا لڑکے کا؟

(سوال ۱۴۱۱) محمد خلیل نے اپنی زوجہ رحمت کو طلاق بائن دے دی بوقت عقد زوجہ کے والد نے اپنی لڑکی رحمت کو جہیز میں برتن وغیرہ دیئے تھے وہ کس کی ملک ہیں؟
(الجواب) وہ اشیاء و سامان جہیز کا رحمت کی ملک ہے محمد خلیل کا اس میں کچھ حق نہیں ہے^(۱) (پس معلوم ہوا کہ جہیز لڑکی کا حق ہوتا ہے لڑکے کا نہیں ظفیر)

جہیز لڑکی کا ہوتا ہے یا لڑکے کے باپ کا؟

(سوال ۱۴۱۲) زید نے اپنے پسر کی شادی بحر کی دختر سے کی اور جو برتن جہیز میں دیئے اس کو زید نے اپنے سابق برتنوں میں رکھ لئے بعد چند روز کے زید نے اپنی دختر کی شادی کی اور بحر کے سامنے اس کی دختر کے جہیز کے برتنوں میں سے اپنی لڑکی کو دیئے بحر نے منع نہیں کیا آیا بحر یا دختر بحر زید سے ان برتنوں کو واپس لے سکتی ہے یا نہیں؟ اسی بناء پر بحر دختر کو اس کے شوہر کے یہاں نہیں بھیجتا کیونکہ نکاح کو فسخ کرانا چاہتا ہے؟

(الجواب) جو ظروف وغیرہ بحر نے اپنی دختر کے جہیز میں دیئے تھے دختر کی ملک ہو گئے ہیں بحر کو ان میں کچھ حق واپس لینے کا نہیں ہے البتہ دختر بحر زید سے ان ظروف کو لے سکتی ہے^(۲) اور بحر کا روکنا اپنی دختر کو اس کے شوہر کے گھر بھیجنے سے درست نہیں ہے اور بدولت طلاق دینے شوہر کے نکاح سابق فسخ نہیں ہو سکتا ہے۔ فقط

شوہر فوت ہو گیا تو لڑکی کے باپ نے جو زیور دیا تھا

وہ خسر کا ہو گا یا لڑکی کا اور مہر کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۱۳) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا عقد عبدالستار کے لڑکے سے بعوض مہر مبلغ پانچ سو روپیہ کر دیا

(۱) جہز ابنتہ بجہاز سلمہا ذلک لیس لہ الا ستر داد منها ولا لوارثہ بعدہ ان سلمہا ذلک فی صحۃ بل تخص بہ و بہ یفتی و کذا لو اشتراہا لہا فی صغرہا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۵۰۳ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۵)
(۲) فلا خلاف فی کون الجہاد للبت لما فی الولو الجیمۃ جہز بنتہ ثم مات فطلب بقیمۃ الورثۃ القسمۃ فان کان الاب اشتری لہا فی صغرہا ما او فی کبرہا و سلم لہا فی صحۃ فهو لہا خاصۃ اہ (رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۵۰۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۷ مطلب فی دعوی الاب ان الجہاز عاریۃ) ظفیر

ایک ماہ کے بعد لڑکا بلاوائے مہر انتقال کر گیا اب لڑکی کا دوسرا نکاح قرار پایا ہے بیوہ کے باپ نے شادی میں جو زیور اپنی لڑکی کو دیا تھا اس کو عبدالستار بیوہ کا سر طلب کرتا ہے اور بیوہ انا مہر طلب کرتی ہے کیونکہ زیور اگر عبدالستار کا ہے تو بیوہ کا مہر مقررہ اسکو ادا کرنا چاہیے یا نہیں؟

(الجواب) بیوہ کا جو زیور و سامان اس کی باپ کی طرف سے دیا ہوا ہے وہ بیوہ کی ملک ہے اس میں عبدالستار سر کا کچھ حق نہیں ہے اور دعویٰ اس کا باطل ہے^(۱) اور مہر بیوہ کا ہندہ اس کے شوہر کے ہے اگر شوہر کا کچھ ترکہ ہو تو اس میں سے لے سکتی ہے شوہر کے باپ عبدالستار سے نہیں لے سکتی البتہ اگر عبدالستار ذمہ دار ہو گیا ہو تو اس سے لے سکتی ہے۔ فقط

زیور شوہر کے مرنے کے بعد اس کا باپ لے سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۱۴) زید کے لڑکے بحر کی شادی ہندہ سے ہوئی اب زید کی موجودگی میں بحر فوت ہوا ایک پسر اور بیوی اور باپ زید کو چھوڑا بعد عدت ہندہ نے دوسرا نکاح کر لیا زید نے ہندہ کو کچھ زیورات دیئے تھے جو واپس لینا چاہتا ہے اور ہندہ کی جانب سے دین مہر کا دعویٰ کیا ہے مہر کی ادائیگی زید کے ذمہ ہے بحر اپنے باپ کے ساتھ رہتا تھا زید کے پاس معمولی سامان خانگی کے علاوہ اور کوئی جائیداد نہیں ہے زید بحر کے لڑکے سے لے سکتا ہے یا نہیں اور ہندہ کو جو زیورات دیئے تھے وہ بھی لینے کا مستحق ہے یا نہیں مہر کی معافی معلوم نہیں اس میں ہندہ کا قول معتبر ہو گا یا کیا؟

(الجواب) موافق عرف کے جو زیور زید نے اپنے پسر بحر کی زوجہ کو دیا وہ اپنے پسر کو دیا تھا لہذا بعد مرنے بحر کے وہ زیور ہندہ سے واپس نہیں لے سکتا ہندہ اپنے مہر میں وہ زیور رکھ سکتی ہے^(۲) اور جب کہ مہر کی معافی کے گواہ نہیں ہیں تو قول ہندہ کا معتبر ہے اور ہندہ نے اگر دوسرا نکاح ایسے شخص سے کیا ہے جو غیر ہے لڑکے کا محرم نہیں تو حق پرورش ہندہ کا ساقط ہو گیا نانی دادی خالہ وغیرہ میں جو کوئی موجود ہو حق پرورش اس کو ہے اور ولایت نکاح دادا یعنی زید کو ہے۔ فقط

زیور جو ملتا ہے عورت اس کی مالک ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۱۵) جو زیور وغیرہ شوہر کی جانب سے عورت کو دیا جاتا ہے عورت اس کی مالک ہوتی ہے یا نوشہ؟

(۱) ولو دفعت فی تجهیز ما لا بنتها اشیاء من امتعة الاب بحضرته و علمه و کان ساکتا و رقت الی الزوج فلیس للاب ان یستر ذلک من ابنه لجریان العرف بہ و کذا ما انفقت الام فی جہازها ما ہر معتاد والاب ساکتا (الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۵۰۵ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۷) ظفیر

(۲) ولو بعث الی امراته شیئا ولم یذکر جزء عند الدفع غیر جہہ المہر الخ فقالت هو ای المبعوث ہدیۃ وقال هو من المہر الخ فالقول قوله بيمينه والینہ لہا فان حلف والمبعوث قائم فلہا ان تردہ و ترجع بباقی المہر (الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۹ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۱) ظفیر

(الجواب) ہمارے شہروں میں یہی عرف و رواج ہے کہ زیورات وغیرہ کا عورت کو مالک بنادیا جاتا ہے اور عورت اس کی مالک سمجھی جاتی ہے پس اس صورت میں عورت اس کی مالک ہے شوہر کا اس پر کوئی حق نہیں۔

لڑکی کے جہیز اور لڑکے کے لباس کی ملکیت کس کو حاصل ہے؟

(سوال ۱۴۱۶) بوقت نکاح جہیز میں جو اشیاء لڑکی کو دیتے ہیں اور داماد کے واسطے جو لباس مکلف بناتے ہیں اس کی مالک لڑکی ہے یا نوشہ؟

(الجواب) باپ کی طرف سے جو اشیاء لڑکی کو جہیز میں ملی ہیں ان کی وہ مالک ہے اور لڑکے کو جو کپڑا اور نقد دیا گیا ہے وہ لڑکے کی ملکیت ہے لڑکی سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے فقط

جو زیور دیا ہے طلاق کے بعد وہ شوہر واپس لے

سکتا ہے یا نہیں اور عورت مہر پائے گی یا نہیں؟

(سوال ۱۴۱۷) زید کا بچہ کی بالغ لڑکی کے ساتھ نکاح ہوا اور زید نے مبلغ ۵۰ روپیہ کا زیور نقدی و طلائی بچہ کی لڑکی کے استعمال کے لئے دیا اور بچہ نے اپنی لڑکی کا مہر مبلغ صما روپیہ کا قرار دیا جس کو زید نے قبول کیا بچہ نے حسب وعدہ اپنی لڑکی کو رخصت نہیں کیا اور نہ کرنے کا ارادہ معلوم ہوتا ہے یہ سب رنجیدگی کا طریق ہو اس رنج کو دفع کرنے کے لئے بچہ اس کے کوئی صورت نہیں کہ زید منکوحہ کو طلاق دے چونکہ دو لہا اور دہن کو کوئی موقع تنہائی کا نہیں ملا تو مہر کتنا دیا جائے گا اور زیور زید کا بیوی سے واپس لینا ضروری ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر شوہر اپنی زوجہ کو قبل وطی اور قبل خلوة صحیحہ طلاق دے دے تو نصف مہر ادا کرنا واجب ہے درمختار میں ہے و يجب نصفه بطلاق قبل وطؤ او خلوة^(۱) الخ لہذا اس صورت میں مبلغ اڑھائی سو روپیہ دین مہر کے ادا کرنا بذمہ زید واجب ہیں اور جو زیور زید نے زوجہ کی ملک کر دیا ہے تو وہ بعد طلاق واپس نہیں لے سکتا اور اگر مستعار دیا تھا تو واپس لے سکتا ہے اور اگر زیادتی شوہر کی ہو تو اس کو زوجہ سے طلاق کے بدلے میں کچھ معاوضہ لینا مکروہ ہے۔

بیوی کو شوہر اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۱۸) ایک عورت نے اپنی دختر کی شادی ایک شخص سے کر دی اور بوقت عقد یہ شرط کی ایک سال تک یا جب تک شوہر کی ملازمت یا معاش کا انتظام ہو میں اپنی دختر کو اپنے مکان پر رکھوں گی چنانچہ ایک سال تک زوج نے نہایت تنگ دلی سے زوجہ کی مفارقت گوارہ کی ایک سال کے بعد جب معاش کا بھی انتظام

ہو گیا شوہر نے اپنی زوجہ اپنے پاس وطن سے باہر بلانا چاہا مگر اس کی والدہ بھیجنا نہیں چاہتی تو شوہر کو لے جانے کا حق حاصل ہے یا نہیں اور ایک سال تک نہ لے جانے کا وعدہ پورا کرنا شوہر کے ذمہ واجب تھا یا نہیں اور شوہر کا زوجہ کو سفر میں لے جانا ظلم ہے یا نہیں؟

(الجواب) وطن سے باہر سفر میں اپنی زوجہ لے جانے کے بارے میں فقہاء نے یہ تفصیل فرمائی ہے کہ اگر شوہر مہر ادا کر چکا ہے خواہ منجمل ہو یا مؤجل تو وطن سے باہر سفر پر لے جاسکتا ہے بشرطیکہ زوجہ راضی ہو اور شوہر کی طرف سے اطمینان ہو کہ کوئی تکلیف نہ پہنچاوے گا اور اگر مہر ادا نہیں کیا اور زوجہ سفر میں جانے پر راضی نہیں ہے تو شوہر کو جبراً لے جانے کا اختیار نہیں ہے والذی علیہ العمل فی دیارنا انہ لا یسافر بها جبراً علیہا و جزم بہ البزازی وغیرہ وفی المختار و علیہ الفتویٰ^(۱) الخ

اس عبارت کا حاصل یہ ہے کہ معمول بہ یہ ہے کہ جبراً شوہر اپنی زوجہ کو سفر میں نہیں لے جاسکتا اور شامی میں ہے کہ فقیہ ابو القاسم صغار اور فقیہ ابو اللیث سے مروی ہے کہ بدون زوجہ کی رضامندی کے شوہر اس کو مطلقاً سفر میں نہیں لے جاسکتا پس اگر زوجہ راضی ہو تو پھر اس کو سفر میں یا ملازمت پر لے جانا ظلم نہیں ہے^(۲) اور شوہر نے جو وعدہ ایک برس تک رخصت نہ کرانے کا کیا تھا اور اس کو پورا کیا یہ شوہر کے ذمہ واجب نہ تھا اس وعدہ کا ایفاء مستحسن تھا کما ورد فی الحدیث احق الشروط ان تو فوا بہ ما استحللتم بہ الفروج متفق علیہ^(۳) یعنی جو شرطیں نکاح کے وقت کی گئی ہوں از قسم مہر و نفقہ و رخصت وغیرہ اس کو پورا کرنا احق و انسب ہے۔ فقط

حضرت علیؑ سے آنحضرت نے جہیز کا سامان لیا تھا یا نہیں؟

(سوال ۱۴۱۹) تواریخ حبیب الہ میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت فاطمہؑ کے نکاح میں حضرت علیؑ سے زرہ فروخت کر کے جہیز میں صرف کیا اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ نوشہ سے لیکر جہیز وغیرہ میں صرف کر سکتے ہیں؟

(الجواب) احتمال ہے کہ آنحضرت ﷺ نے حضرت علیؑ سے روپیہ لیکر سامان جہیز اس لئے کیا کہ آپ کے پاس کچھ موجود نہ ہو بہر حال اس کے جواز میں کچھ کلام نہیں والدین دختر اگر شوہر سے ہی سامان جہیز کرا دیوں یا اس سے لیکر سامان نکاح مرتب کریں کچھ مضائقہ نہیں فقہاء جس کو منع فرماتے ہیں وہ یہ ہے کہ شوہر وغیرہ سے روپیہ لیکر خود رکھیں۔^(۴) فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المہر مطلب فی السفر بالزوجہ ج ۲ ص ۴۹۵ ط. س. ج ۳ ص ۱۴۶ ظفیر (۲) ثم ذکر من الفقیہین ابی القاسم الصغار و ابی اللیث انہ لیس لہ السفر مطلقاً بلا رضا و الفساد الرمان (رد المختار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۵ ط. س. ج ۳ ص ۱۴۶)

(۳) مشکوٰۃ باب اعلان النکاح ص ۲۷۱ ظفیر (۴) حضرت فاطمہؑ کی شادی کے سلسلہ کی تمام روایتوں کے سامنے رکھنے کے بعد یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضرت علیؑ نے اپنی زرہ مہر میں دے دی تھی گھر میں کوئی سامان نہیں تھا خود سرور کائنات ﷺ بھی اپنی طرف سے وہ سامان نہیں کر سکتے تھے اس لئے آپ نے حضرت علیؑ سے فرمایا کہ مہر والی زرہ فروخت کر دو اور اس سے جو رقم آئے اس سے ضروری سامان لے لو خود حضرت علیؑ کا بیان ہے (جاری ہے)

والدین والے جینز وغیرہ اور سسرال والے زیور وغیرہ کا مالک کون ہے؟

(سوال ۱۴۲۰) ایک عورت سنت والجماعت جس کا نکاح بموجب شرع محمدی ہوا ہو اور اس کو جینز اس کے والدین اور بری میں اس کی ساس سسر نے کچھ زیور پارچہ و برتن وغیرہ حسب رواج دیا ہو تو از روئے شرع کیا مذکورہ بالا اشیاء کا دینا مستعار سمجھا جاتا ہے اس کی مالک کامل عورت ہو جاتی ہے؟ اگر نہیں تو شوہر یا عورت کے والدین میں سے کون اس کا مالک کامل ہے؟

(الجواب) جو کچھ عورت کے والدین نے جینز میں دیا ہے وہ ملک عورت کی ہے والدین عورت کے یا سسرال والے اس کے مالک نہیں ہیں اور جو کچھ ساس و سسر نے زیور وغیرہ چڑھ لیا وہ مستعار سمجھا جاتا ہے وہ عورت کی ملک نہیں ہے واللہ تعالیٰ اعلم (یہ زیور والا مسئلہ دراصل رواج کے اوپر موقوف ہے یا ساس سسر کے قول پر بعض جگہ عورت کو مالک بنا دیتے ہیں جو زیور کپڑا کوئی اور چیز سسرال کی طرف سے لڑکی کو ملتا ہے اس کے متعلق یہ طے ہوتا ہے کہ لڑکی کو بطور ہبہ ہے اور بعض جگہ لڑکی کی ملک نہیں بناتے لہذا فیصلہ رواج پر ہو گا یا سسرال والوں کے بیان پر^(۱) ظفر

زیور اور کپڑا جو لڑکی کو دیتے ہیں وہ کس کی ملک ہے؟

(سوال ۱۴۲۱) جو چیز از قسم زیور پارچہ وغیرہ دامن کو قبل از نکاح و بعد نکاح دیئے جائیں وہ حق زوجہ ہے یا حق شوہر؟

(الجواب) جو اشیاء ماں باپ کی طرف سے دی جاویں وہ ملک زوجہ ہے اور جو اشیاء شوہر یا اس کے والدین کی طرف سے دی جاویں اس میں نیت کا اعتبار ہے جیسی نیت ہو اور جس کے لئے نیت ہو اس کی ملک ہے۔^(۲) فقط

لڑکی کے ولی کا روپیہ لیکر نکاح کرنا اور اسے مصرف میں لانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۴۲۲) کیا فرماتے ہیں علماء دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ کسی شخص نے اپنی لڑکی کے نکاح میں داماد کے ولی سے اس شرط پر بات چیت کی کہ اگر تم مجھے پیس تیس روپیہ دو تو میں اپنی دختر کا نکاح

(بقیہ صفحہ گزشتہ) فبعثنا من عثمان بن عفان باریع مائتہ و ثمانین درهما ثم ان عثمان رد الدرع الی علی و جاء بالدرع والدرهم الی المصطفی ﷺ فدعا لعثمان بدعوات کما فی رواہ (زرقلی شرح مواہب لدینہ ج ۲ ص ۳) آگے ماہمہ زرقلی نے بھی لکھا ہے یشبه ان العقد وقع علی الدرع وانه ﷺ اعطاها علیاً لا لبيعها و اتاه بثمانها (ایضاً ج ۲ ص ۶) ایضاً (۱) جہر ابنتہ بجہاز و سلمہا ذلک لیس لہ الا سترداد منها و لا لورثہ بعدہ ان سلمہا ذلک فی صحبہ بل تختص بدو بہ یفتی (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۵۰۲ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۵) لو بعث الی امراتہ شبتا (الی قولہ) فالقول لہ بیمنہ ایضاً ج ۲ ص ۴۹۹ ط. س. ج ۳ ص ۱۵۱ مطلب فیما یرسل الی الزوج) ظفر

(۲) اس کے لئے دیکھئے اس سے پہلے والا حوالہ ظفر

تمہارے بیٹے سے کر دوں گا ورنہ نہیں یہ روپیہ لیکر اپنے مصرف میں لانا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جواب یہ ہے کہ اپنی دختر کے نکاح میں باپ کا داماد کے ولی سے روپیہ لینا اور بدون لینے روپیہ کے نکاح نہ کرنا جیسا کہ مندرجہ سوال ہے اور اس روپیہ کو اپنے مصرف میں لانا درست نہیں ہے بلکہ حرام ہے اس لئے کہ ولی کا یہ لینا رشوت ہے اور رشوت کا لینا اور دینا دونوں حرام ہیں اور جو رشوت لیتا ہے وہ مرتشی (رشوت لینے والا) کے قبضہ کرنے سے اس کی ملکیت میں نہیں آجاتا بلکہ راشی (رشوت دینے والا) ہی اس کا مالک رہتا ہے پس مرتشی پر لازم ہے کہ اس روپیہ کو واپس کر دے اور راشی اس کو واپس لے لے، کما فی الدر المختار اخذ اهل المرأة شيئاً عند التسليم فللزوجة ان يسترده لانه رشوة و ذكر في الشامي قوله عند التسليم اي بان ابى ان يسلمها اخوه او نحوه حتى ياخذ شيئاً وكذا لو ابى ان يزوجهها فللزوجة الاسترداد قائماً او هالكا لانه رشوة بزايه شامي^(۱) جلد ۲ نیز شامی میں ہے الرشوة يجب ردّها ولا تملك شامي^(۲) جلد ۴ ص ۴۷۱ اور فتاویٰ خیرہ میں ہے سئل فی امرأة ابني الى اقاربها ان يزوجهها الا ان يدفع لهم الزوج كذا فوعدهم به هل يلزم ام لا؟ اجاب لا يلزم ولو دفع فله ان ياخذہ قائماً او مالکاً لانه رشوة کما فی البزايه^(۳) اور طحطاوی میں ہے حرام سے ہے وہ مال کہ عقد نکاح کے درمیان ہو کر کچھ مال لیویں اور جامع ترمذی میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے مروی ہے قال لعن رسول اللہ ﷺ الراشي والمرتشي^(۴) فقط

نصف مہر لے کر لوگوں کو کھلانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۴۲۳/۱) لیکن اس صورت میں لوگ اس کے مکان پر کھاتے نہیں تو لوگوں کے کھلانے کے لئے یہ حیلہ کرتا ہے کہ پہلے عقد کر دیتا ہے اور لڑکی کا ولی لڑکی سے قبل از عقد یہ کہہ دیتا ہے کہ تو بعد عقد کے نصف مہر کی مالک ہو جائے گی عقد کے بعد تو یہ کہنا کہ تم میرے مہر میں سے نصف دے دو، مگر وہ لڑکی اس فقرہ کو نہیں کہتی بلکہ لڑکی کا ولی ہی کہتا اور لیتا ہے اب اس حیلہ سے لوگوں کو کھانا کھلانا جائز ہے یا نہیں؟

(۲) لڑکی کے نام سے اس کا ولی عقد کے بعد نصف مہر لے سکتا ہے یا نہیں؟ بینوا تو جروا عند الحساب فقط

(الجواب) جواب یہ ہے کہ حیلہ مذکور اول جو مندرجہ سوال کا ہے کہ نصف مہر وصول کرنا اور اپنے مصرف میں لانا اور برات والوں کو اس میں سے کھانا کھلانا درست نہیں بلکہ حرام ہے اس لئے کہ ولی مذکور اپنی دختر سے قبل از عقد اجازت وصول نصف مہر کی چاہتا ہے کہ ولی دختر کے نام سے وہ مہر وصول کر لے اور اپنے مصرف میں لاوے جیسا کہ فقہائے عبارت مندرجہ سوال سے ہویدا ہے اور باقی مہر کی دختر مالک ہو اور حال یہ ہے کہ

(۱) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۳ ط.س.ج ۳ ص ۱۵۶ ظفیر

(۲) رد المحتار کتاب القضا مطلب فی الکلام علی الرشوت والهدیه ج ۴ ص ۴۲۱

(۳) فتاویٰ خیرہ ج ۲ ص ۲۸ ظفیر

(۴) ترمذی باب ما جاء فی الراشي والمرتشي ج ۲ ص ۲۱۱ ط.س.ج ۵ ص ۳۶۲ ظفیر

در حقیقت یہ طلب اجازت مہر علی سبیل الہبہ اپنے واسطے ہے کہ عقد میں اعتبار معافی اور مقاصد کا ہے نہ صورت اور الفاظ کا کما فی الہدایہ العبرۃ للمعانی لا للصور (اور سکوت ترپین مسائل میں بمنزلہ نطق قرار دیا گیا ہے اس میں سے سکوت دختر بھی ہے) ہکذا فی الفصول العماوی اور دختر دربارہ اجازت دینے کے سکت رہی لفظ لایا نعم نہ کہا جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے پس ایسے موقعہ پر شرعاً سکوت و دختر مذکورہ بالا کا بمنزلہ نطق نہ ہوگا اس لئے کہ فقہاء کرام نے جو سکوت بمنزلہ نطق قرار دیا وہ ترپین مسائل میں ہے اور نہیں ہے یہ عقد ان مسائل میں سے بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے صراحت نہ ولایت سے اور شمار کیا ہے ان مسائل کو علامہ شامی اور صاحب اشباہ وغیرہ نے من شاء فلیطالع فیہا

اور بالفرض سکوت دختر مذکورہ کا دربارہ ہبہ بمنزلہ نطق قرار دیا جاوے تو بھی ولی مسطور کا مہر موہوبہ کو قبل از عقد یا بعد از عقد وصول کرنا اور اپنے تصرف میں لانا درست نہیں ہے اس لئے کہ اگر وہ لڑکی بالغہ ہے تو اس وجہ سے یہ مہر کا لینا صحیح نہیں ہے کہ قبل عقد موہوب مملوک واہب نہیں ہوتا اس واسطے کہ وجوب مہر کا نفس عقد نکاح سے ہوتا ہے کہ وہ بدل بھج کا ہے (کما صرح بہ فی الہدایہ ص ۳۸۰) نہ قبل از عقد اور ملک واہب کی موہوب پر یہ وقت ہبہ کے مشروط ہے تاکہ تملیک غیر مملوک لازم نہ آوے اور یہ باطل ہے در مختار میں لکھا ہے شرائط صحتہا فی الواہب العقل والبلوغ والملک (در مختار علی ہامش الشامی ج ۲ ص ۷۰۰) اور کفایہ حاشیہ ہدایہ کے باب الوکالت میں لکھا ہے تملیک مالا مملک باطل ہے اور عنایہ حاشیہ ہدایہ میں ہے التملیک من غیر المالك لا يتصور علاوہ ازیں جب کہ دختر مذکورہ نے قبل عقد مہر اپنا جس کی بعد العقد مالک ہوئے گی ہبہ کیا تو اس میں اضافت تملیک کی طرف اس شے کے ہوئی کہ آئندہ اس کا وجود ہوگا اور ایسی اضافت صحیح نہیں کما فی الہدایہ و اضافہ التملیک الی ما سیوجد لا یصح اور اگر وہ دختر نابالغہ ہے تو ہبہ نابالغہ کا صحیح نہیں کما فی عبارت الدر المختار بہر حال حیلہ مندرجہ سوال ناجائز ہے اور جو مال بطور ناجائز کے مکسوب ہوگا اس کا کھانا کھانا ناجائز ہے فتاویٰ ہندیہ میں نگارش ہے اکل الربوا و کاسب الحرام اھدی الیہ او اضافہ و غالب مالہ حرام لا یقبل ولا ینا کل مالہ ینخبرہ ان ذلک اصلہ حلال ورثہ او استقرضہ (عالمگیری ص ۳۴۳ کتاب الکراہیہ الباب الثانی فی الہدایا والضيافات)

(۲) جواب سوال دوم کا یہ ہے مہر کی دو صورتیں ہیں اور ایک مہر مؤجل ساتھ ہمزہ کے اور دوسرا مہر معجل ساتھ عین کے پہلی صورت میں تو حق مطالبہ اور قبض مہر کا قبل وقوع فرقت بموت یا طلاق کے منکوحہ ہے نہ اس کے ولی مجاز کو چنانچہ فتاویٰ ابراہیم شاہی میں مرقوم ہے المہر لا یخلوا ان یکون بشرط التعجیل او سکوت عند فانه یجب فی الحال معجلاً وان کان مؤجلاً فلیس لھا حق المطالبة اور فتاویٰ عالمگیری میں ہے لا خلاف لا حدان تاحیل المہر الی غایہ معلومۃ نحو شہر او سنۃ صحیح وان لا الی غایۃ معلومۃ فقد اختلف المشانخ فیہ قال بعضهم یصح وهو الصحیح وهذا لان الغایۃ معلومۃ فی نفسہا وهو الطلاق او الموت الا یری ان تاجیل البعض صحیح وان لم ینصا علی غایۃ معلومۃ الخ عالمگیری ج ۱ ص ۳۱۸ فقط

عورت کو دیئے ہوئے زیور

(سوال ۱۴۲۴) بوقت نکاح عورت کو جو زیور و ملبوس وغیرہ دیا جاتا ہے عند الطلاق شوہر کو واپس لینا جائز ہے یا نہیں؟ در صورتیکہ اس کو مالک و مختار بنا دیا ہو، از روئے شرع کیا حکم ہے؟ بیٹو اتوجروا

(الجواب) در مختار میں ہے ولو بعث الی امراته شیئاً ولم یدکر جهة عند الدفع الخ فقالت هو هدیة وقال هو من المهر فالقول له بيمينه واليمينه لها فان حلف والمبعوث قائم فلها ان ترده و ترجع بها فی المهر الخ او کله ان لم یکن دفع لها شیئاً منه الخ شامی و فیہ او ادعت انه ای المبعوث من المهر وقال هو و دیعته فان کان من جنس المهر فالقول لها وان کان من خلافه فالقول له لشهادة الظاهر (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۹۹ ۴ ظفیر) اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر زوجین میں نزاع ہو زوجہ یہ کہے کہ جو کچھ مجھ کو دیا گیا ہے ہدیہ ہے اور شوہر کہتا ہے کہ وہ مہر میں ہے تو قول شوہر کا معتبر ہے اور گواہ زوجہ کے معتبر ہیں اور بعد قسم شوہر جو موجود ہے شوہر کو دلایا جاوے گا اور عورت اپنے مہر کا مطالبہ کرے یعنی اگر وصول نہ کیا ہو انتہی حاصلہ اور دوسری روایت کا حاصل یہ ہے کہ اگر عورت یہ کہے کہ یہ جو کچھ مجھ کو دیا گیا ہے وہ مہر میں ہے اور شوہر یہ کہے کہ وہ امانت ہے تو اگر وہ اشیاء مہر کی جنس سے ہیں یعنی جیسے نقد روپیہ اور زیور تو قول زوجہ کا معتبر ہے اور اگر اس کے خلاف سے ہے تو قول شوہر کا معتبر ہے الخ۔

پس اگر صورت مسئلہ میں شوہر یہ کہتا ہے کہ یہ زیور وغیرہ عاریتہ تھا اور عورت کہے کہ مہر میں تھا تو عورت کا قول معتبر ہے شوہر اس کو واپس نہیں لے سکتا اور اگر عورت دعویٰ بہہ اور ہدیہ کا کرے اور شوہر کہے کہ مہر میں ہے تو قول شوہر کا معتبر ہے اور اگر مردے چکا تھا اور شوہر عالیہ دعویٰ کرے تب بھی قول شوہر کا معتبر ہے کیونکہ عادۃ زیور وغیرہ شوہر کی طرف سے بہہ نہیں سمجھا جاتا اب عرف یہ ہے کہ جو اشیاء جہیز میں عورت کے والدین کی طرف سے ہے وہ ملک عورت میں ہیں اور جو زیور وغیرہ شوہر کی طرف سے ہے وہ عاریت ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

آٹھواں باب (نکاح کافر)

ارتداد و کفر سے متعلق احکام و مسائل نکاح

ایمان کی بے حرمتی کرنے کا حکم کیا ہے؟

(سوال ۱۴۲۵) ایک شخص لکھا پڑھا وکیل باوجود واقفیت کے ایسے کلمات قبیحہ مجمع کثیر میں اپنے منہ سے نکالے کہ میرا ایمان میرے جوتے کے نیچے ہے تو شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے؟
(الجواب) یہ کلمہ کفر کا ہے وہ شخص جس نے یہ کلمہ کہا کافر ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی جیسا کہ درمختار میں ہے وارتدا او احدهما فسخ عاجل^(۱) پس اس شخص کو توبہ کرنا اور تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا لازم ہے۔ فقط

اس کلمہ سے مرتد ہو گیا تجدید اسلام و تجدید نکاح ضروری ہے

(سوال ۱۴۲۶) ایک شخص نے دوسرے کو کہا کہ فلاں کام شریعت کا ہے اس نے جواب دیا کہ شریعت کو اپنے مقعد میں ڈال وہ شخص مرتد ہو یا نہیں اگر وہ توبہ نہ کرے تو اس کی عورت کسی دوسرے سے نکاح کر لیوے یا نہیں؟

(الجواب) اس کلمہ کے کہنے سے وہ شخص کافر و مرتد ہو گیا تجدید اسلام و توبہ و استغفار کرنا اس کو لازم ہے اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی بعد تجدید اسلام کے تجدید نکاح کرے^(۲) اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور تجدید اسلام نہ کرے تو اس کی عورت عدت کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے کذا فی الدر المختار۔^(۳) فقط

عورت مرزائی ہو جائے تو نکاح فسخ ہو گیا نہیں؟

(سوال ۱۴۲۷) ایک عورت منکوحہ حنفیہ مرزائی عقیدہ پر ہو گئی تو اس کا نکاح جو مرد حنفی سے ہوا تھا وہ فسخ

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر
(۲) ان مایکون کفراً اتفاقاً یطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبہ و تجدید النکاح (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط.س.ج ۳ ص ۲۳۰ ظفیر)
(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (درمختار) و فرق الامام بان الردۃ منافیہ للنکاح لمنا فاتیها العصمۃ والطلاق یتدعی قیام النکاح فتعد رجعتها طلاقاً (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر)

ہو گیا یا نہیں زوجہ اور اس کے ورثاء نے شوہر سے طلاق لینے کی بھی تدبیر کی تھی۔

(الجواب) اس صورت میں جس وقت وہ عورت مرزائی عقیدہ پر ہو گئی اسی وقت نکاح اس کا فسخ ہو گیا دوبارہ طلاق لینے کی ضرورت نہ تھی کما فی الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل^(۱) الخ (فتاویٰ کے کفر پر علماء کا اتفاق ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے اکفار الملحدین ظفیر)۔

شوہر جب تبدیل مذہب کر لے تو عورت نکاح سے خارج ہو گئی یا نہیں؟

(سوال ۱۴۲۸) میں نے اپنی لڑکی کا نکاح ایک شخص سے کر دیا تھا وہ شخص ایک عورت کو لیکر چلا گیا جس کی کچھ خبر نہیں بلکہ اس نے اپنا مذہب بھی تبدیل کر لیا تو لڑکی یعنی اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اگر یہ تحقیق ہو جاوے کہ اس شخص نے تبدیل مذہب کر لیا ہے یعنی اسلام چھوڑ کر دوسرا مذہب عیسائیوں یا آریوں کا قبول کر لیا ہے تو اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اس کو دوسرا نکاح کرنا درست ہے۔ در مختار^(۲) فقط

کلمات کفر سے نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ۱۴۲۹) زید و عمر میں عداوت چلی آتی ہے زید نے اس بات کا عہد کیا کہ اگر عمر اپنی لڑکی کی شادی زید کے بڑے سے کر دیوے تو زید اس بات کا حلف اٹھالے گا کہ وہ کبھی عمر کی لڑکی سے عداوت نہ نکالے گا نہ تکلیف دے گا چنانچہ زید نے قرآن شریف اٹھا کر قسم کھالی اور زید کے لڑکے سے عمر کی دختر کا عقد ہو گیا زید عقد کے بعد جھگڑا فساد کرنے لگا اور لڑکی کو غیر معمولی تکالیف پہنچانے لگا عمر نے اپنی ٹوپی زید کے قدموں پر رکھ دی اور معافی کا خواستگار ہوا زید نے دو مرتبہ یہ کلمہ کہا کہ اگر خداوند کریم آسمان سے اتر آوے اور مجھ سے کہے تب بھی میں معاف نہ کروں گا عمر نے کہا کہ یہ کلمات کفر کے کیوں زبان سے نکالتے ہو تب زید نے کہا کہ میں کافر ہو گیا اور یہ بھی کہا کہ اگر عمر کے گھر کی طرف قبلہ ہو جاوے تو میں سجدہ نہ کروں اس صورت میں زید کے لئے کیا حکم ہے زوجین میں علیحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید نے جو کلمات کفر کہے اس سے اس کا کافر و مرتد ہونا ثابت ہوتا ہے اس کو تجدید اسلام اور تجدید نکاح کی ضرورت ہے^(۳) اور اس کا لڑکا چونکہ اپنی زوجہ کو نہ نان و نفقہ دیتا ہے اور نہ طلاق دیتا ہے اس لئے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب النکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء فللموطوءة ولو حکما کل مہر ہالکا کذبہ لو ارتد و علیہ نفقہ العدة (الدر المختار علی هامش باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳) ظفیر

(۳) ما یکون کفر اتفاقا یبطل العمل والنکاح الخ یومر بالا ستغفار والتوبہ (ای تجدید الاسلام او تجدید النکاح) الدر المختار علی هامش رد المختار باب المرتد ج ۲ ص ۱۴ ط.س. ج ۴ ص ۲۳۰ ظفیر

موجب حکم بعض ائمہ قاضی شرعی اس کی وجہ کو اس سے علیحدہ کرنے کا حکم کر دے اور فسخ نکاح کر کے دوسرے نکاح کی اجازت دیوے یہ کام کسی ریاست اسلامیہ میں جا کر ہو سکتا ہے وہاں کا قاضی تفریق کرادیوے۔^(۱) فقط

مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ۱۴۳۰) مسماۃ ہندہ کا نکاح موجب احکام شریعت مسمی زید کے ساتھ تھا یوچہ بد سلوکی زید کے ہندہ بھاگ گئی اور ایک ہندو سکھ کے گھر رہنے لگی اب سنا ہے کہ ایک ماہ سے ہندہ نے ارادۂ مذہب اسلام چھوڑ دیا ہے اور سکھوں کے اکالی پنتھ میں داخل ہو کر اکال بن گئی ہے یعنی مرتد ہو گئی ہے ایسی صورت میں ہندہ کا نکاح جو زید کے ساتھ تھا وہ قائم رہتا ہے یا نکاح فسخ ہو گیا؟

(الجواب) در مختار میں ہے وارتداد احدهما ففسخ عاجل الخ و تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زوجاً لها بمهر تیسیر کدینار و علیہ الفتویٰ ولو الجیه و افقی مشائخ بلخ بعدم الفرقۃ بردتھا زوجاً و تیسیراً الخ^(۲) فکل قاض ان یجدوہ بمهر تیسیر ولو بدینار و رضیت ام لا و تمنع من التزویج بغيره بعد اسلامها ولا یخفی ان محله ما اذا طلب الزوج ذلك^(۳) الخ (اما لو سکت او ترکہ صریحاً فانها لا تجبر تزوج من غیره لانه ترک حقہ بحر^(۴) ظفیر)

اس روایت سے معلوم ہو گیا کہ احد الزوجین کے مرتد ہو جانے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور اگر عورت مرتد ہو جائے تو اس کو حاکم اسلام اسلام لانے پر اور تجدید نکاح پر ساتھ شوہر اول کے مجبور کرے گا بشرطیکہ شوہر اس کا مطالبہ کرے اور دوسرے شوہر کے ساتھ بعد مسلمان ہونے کے نکاح کرنے سے حاکم عورت کو منع کرے گا اور مشائخ بلخ کا فتویٰ یہ ہے کہ زوجہ کے مرتد ہونے سے زوجین میں تفریق نہیں ہوئی بناء علیہ ہندہ کو تجدید نکاح پر بعد اسلام لانے کے ساتھ شوہر اول کے تھوڑے سے مہر پر حاکم مجبور کرے جب کہ شوہر اول زید بھی اس کا طالب ہو۔ فقط

اگر دوبارہ مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۳۱) اگر ہندہ اپنے فعل بد سے توبہ کر کے پھر اسلام قبول کر لے تو اس کا سابقہ نکاح بہر اہی زید بدستور قائم رہا یا ان کو از سر نو نکاح پڑھانا پڑھے گا۔

(۱) بہار میں قاضی شریعت کے یہاں اور دوسرے صوبوں میں شرعی پنجایت کے ذریعہ چھکارا حاصل کر سکتی ہے تفصیل کے لئے دیکھئے الخلیفۃ الناجزۃ للمتحانی اور کتاب الفسخ، التفریق للرحمائی ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر

(۳) رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۴ ظفیر

(۴) ایضاً ط.س. ج ۳ ص ۱۹۴ ظفیر

(الجواب) از سر نو تھوڑے سے مہر پر نکاح مسماۃ ہندہ کا زید کے ساتھ بعد اسلام لانے کے کیا جاوے گا۔

اسلام کے بعد پہلے شوہر سے راضی نہ ہو تو دوسرے سے نکاح ہو گا یا نہیں؟

(سوال ۱۴۳۲) اگر ہندہ مذہب اکالی سے توبہ کر کے اسلام قبول کر لے اور وہ زید سے از سر نو نکاح کرنے پر رضامند نہ ہو تو عمر برادر زید کے ساتھ ہندہ کا نکاح جائز ہو سکتا ہے اور اس میں زید سے طلاق نامہ لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر زید ہندہ کو چھوڑنا نہیں چاہتا تو ہندہ کا نکاح بعد اسلام لانے ہندہ کے جبراً زید کے ساتھ کیا جاوے گا ہندہ راضی ہو یا نہ ہو اور عمر کے ساتھ نکاح کرنے سے ہندہ کو منع کیا جاوے گا البتہ اگر زید ہندہ کو رکھنا نہ چاہے تو اس صورت میں ہندہ عمر کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے۔ فقط

نو مسلمہ سے نکاح کیا عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد عورت کا فر مرد کے پاس چلی گئی اب پھر مسلمان شوہر کے پاس آگئی کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۳۳) ایک کافرہ عورت نے مسلمان ہو کر کسی مسلمان سے نکاح کر لیا ایک عرصہ تک ساتھ رہنے کے بعد وہ مسلمان اس عورت کو اپنے نکاح ہی میں چھوڑے ہوئے کہیں چلا گیا چند روز کے بعد یہ عورت ایک کافر کے ساتھ چلی گئی اور ان میں رہ کر ہر قسم کی مذہبی رسوم کفریہ ادا کرتی رہی ایک عرصہ کے بعد شوہر اول مسلمان واپس آگیا تو یہ عورت بھی مسلمان ہو گئی اب اس عورت کو اس زوج مسلمان کے ساتھ اسی اول نکاح سے رہنا جائز ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا اس کو استبراء رحم کے لئے عدت گزارنا ہو تو کتنا زمانہ مسلمان ہوتے ہی فسخ نکاح کا حکم دیکر عدت گزارے یا تین حیض کے بعد نکاح فسخ سمجھ کر اب سے فسخ نکاح کی عدت گزارے۔

(الجواب) اس صورت میں بھی احتمال ارتداد پر حکم ارتداد عورت مذکورہ کا نہ کیا جاوے گا لہذا نکاح اس کا شوہر اول سے قائم ہے اور وہ عورت دی جاوے گی اور عدت وغیرہ کچھ لازم نہ ہوگی غایت یہ کہ احتیاطاً تجدید نکاح کر لی جاوے۔ کما هو الاحتیاط کذا فی الشامی^(۱) فقط

جس لڑکے سے لڑکی کی شادی کی وہ اہل قرآن ہو گیا تو نکاح قائم رہا یا فسخ ہو گیا؟

(سوال ۱۴۳۴) عمر نے اپنی لڑکی زینب کا نکاح اپنے بھتیجے زید کے ساتھ کر دیا تھا لیکن زید نے بعد بلوغ کے اول مذہب اہل حدیث اختیار کیا بعدہ مولوی عبداللہ چکڑالوی جو کہ اہل قرآن مشہور ہے اس کا متبع ہو گیا اور احادیث شریف کا بالکل منکر ہو گیا ہے اب زید عمر کو کہتا ہے کہ تم اپنی لڑکی زینب کی شادی میرے ساتھ کرادو

عمر کہتا ہے کہ تم اہل سنت والجماعت کے دائرہ سے خارج ہو گئی ہو، آیا اس صورت میں عمر کی دختر زینب کا نکاح زید کے ساتھ قائم رہلینا فسخ ہو گیا؟

(الجواب) عمر کی دختر کا نکاح اس صورت میں زید سے فسخ ہو گیا ہے زینب کو زید کے گھر نہ بھیجا جاوے۔^(۱)
فقط

ارتداد سے نکاح جاتا رہا یا نہیں؟

(سوال ۱۴۳۵) ہندہ نابالغہ کا نکاح اس کے والد نے زید غیر کفو سے کر دیا تا بعد بلوغ کے ہندہ شوہر کے جانے سے انکار کرتی رہی ہر چند اس کو سب نے سمجھایا کہ شرعاً تمہارا نکاح ہو گیا ہے اب تم کو وہاں جانا ضروری ہے جس پر ہندہ نے بے ساختہ یہ جواب دیا کہ ہم قرآن و حدیث کو نہیں مانتے چاہے مسلمان رہیں یا نہ رہیں اب ہندہ کا نکاح زید سے قائم ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ کلمہ کفر و ارتداد کا ہے اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے جیسا کہ در مختار میں ہے وارتداد احدہما فسخ عاجل^(۲) الخ پس نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ قائم نہیں رہا بلکہ فسخ ہو گیا۔ فقط

بیوی مرتد ہو گئی تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

(سوال ۱۴۳۶) زہرہ اپنے خاوند بحر سے ناراض ہو کر والدین کے گھر چلی گئی اور مذہب عیسائی اختیار کر لیا اس صورت میں نکاح ہوا یا نہیں جس قاضی نے اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے کر دیا اس کی امامت درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے وارتداد احدہما فسخ عاجل الی ان قال و تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجراً لها بمهر یسیر کدینار و علیہ الفتوی ولو الجیتہ وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتھا زجراً و تیسیراً

پس زہرہ دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی بحر کے نکاح میں رہے گی اور اسی پر فتویٰ دیا جاتا ہے لیکن قاضی کو چونکہ علم نہ تھا اور بعض روایات سے فسخ نکاح معلوم ہوتا ہے اس لئے قاضی معذور ہے اور شرعاً اس کی امامت و قضایا کراہت جائز و درست ہے آئندہ اس کو احتیاط لازم ہے۔ فقط

(۱) من لم یقر ببعض الانبیاء او لم یرض بستہ من من المہر ملین فقد تمکد (عالمگیری مصری باب احکام المرتدین ج ۲ ص ۲۶۳ وارتداد احدہما فسخ عاجل) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۵۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۵۴۰ ط. س. ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر

شوہر مرتد ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا اب اگر پھر مسلمان ہوا تو دوبارہ نکاح کرنا ہوگا

(سوال ۱۴۳۷) زید پہلے ہندو تھا بعد بلوغ کے مسلمان ہو گیا حالت اسلام میں عمر نے اپنی لڑکی بارہ سالہ کا نکاح زید سے کر دیا بعد چند ماہ کے زید پھر ہندو ہو گیا اب تو اس کا نکاح فسخ ہو گیا، لیکن بعد ایک سال کے پھر اس نے مسلمان صورت بنالی تو اب اس لڑکی کا نکاح کسی طرح زید سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ وہ شخص مرتد ہو گیا، نکاح اس کا فسخ ہو گیا،^(۱) اب اگر وہ شخص پھر مسلمان ہو گیا اور اسلام قبول کر لیا ہے تو اس لڑکی کی رضامندی سے اگر وہ بالغ ہے پھر نکاح ہونا چاہئے اور اگر نابالغہ ہے گو یعنی پندرہ برس کی عمر اس کی نہیں ہوئی اور نہ کوئی علامت بلوغ کی مثل حیض وغیرہ ظاہر ہوئی تو ولی کی اجازت سے اس کا نکاح دوبارہ کیا جاوے۔^(۲) فقط

خدا کے انکار سے نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ۱۴۳۸) ایک واعظ نے ایک عورت زانیہ کو نصیحت کی کہ وہ زنا چھوڑ دے اس پر عورت نے جواب دیا کہ نہ مجھے خدا کی ضرورت ہے نہ خدا کی جنت کی، شرعاً اس عورت کا نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس عورت پر حکم کفر و ارتداد کا لاحق ہو گیا^(۳) اور نکاح اس کا فسخ ہو گیا اس کو توبہ کرا کر اور تجدید کرا کر پھر نکاح کیا جاوے۔ فقط

خود کو کافر مرتد کہنے سے نکاح فسخ ہو یا نہیں

(سوال ۱۴۳۹) ایک مسلمان نے اپنی نسبت یہ الفاظ کہے کہ میں بے ایمان کافر و سوار ہوں اور اب تک توبہ بھی نہیں کی یہ شخص مرتد ہو یا نہ اور نکاح اس کا فسخ ہو گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں وہ شخص کافر اور مرتد ہو گیا اس کو توبہ و تجدید ایمان و تجدید نکاح کرنا لازم ہے کیونکہ مرتد ہونے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے کما فی الدر المختار و ارتداد احدهما فسخ عاجل^(۴) فقط

قرآن کی توہین سے مرتد ہو گیا اور نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ۱۴۴۰) محمد بخش اور اس کی بیوی مسماۃ بتول میں رنجش اور مقدمہ بازی ہو رہی تھی کہ مسماۃ بتول نے

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر (۲) ذکر فی نور العین و یجدد بینہما النکاح ان رضیت زوجۃ بالعود الیہ والا فلا تجبر (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۱۴ ط.س.ج ۴ ص ۲۴۶ ظفیر (۳) یکفر اذا وصف اللہ تعالیٰ بما لا یلیق الخ او انکر وعده ووعیدہ الخ او قال خدائی حاکمے را نشاید الخ فہذا کلمہ کفر (عالمگیری مصری باب المرتد ج ۲ ص ۲۵۸) ان ما یكون کفرا اتفاقا یبطل العمل والنکاح و ما فیہ خلاف یومر بالاستغفار والتوبۃ (ای تجدید الاسلام) و تجدید النکاح (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ط.س.ج ۴ ص ۲۳۰ قبیل مطلب فی حکم شتم دین مسلم) ظفیر (۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر

محمد بخش کو بذریعہ بعض آدمیوں کے بلا کے کہلایا کہ اگر تو مجھے مار پیٹ نہ کرے اور تکلیف نہ دے تو میں تیرے گھر آجاؤں بشرطیکہ تو مسجد میں جا کر قرآن شریف ہاتھ میں لیکر حلف ادا کرے کہ میں کسی قسم کی تکلیف نہ دوں گا۔ محمد بخش نے جواب میں کہا کہ قرآن اور مسجد کو کچھ نہیں جانتا سینکڑوں ایسی اڑتے پھرتے ہیں والعیاذ باللہ۔ اس صورت میں محمد بخش مرتد ہوا یا نہیں اور اس کا نکاح فسخ ہوا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں الفاظ مذکورہ کہنے سے شخص مذکور مرتد ہو گیا اور ارتداد سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے قال فی الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل^(۱) پس شخص مذکور بعد توبہ و تجدید اسلام کے مسماۃ بتول سے دوبارہ نکاح کرے بدون تجدید اسلام و تجدید نکاح کے مسماۃ مذکورہ اپنے شوہر محمد بخش پر حرام ہے۔^(۲) فقط

شرک و کفر سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے اور مسلمان ہونے پر تجدید ہو سکتی ہے
(سوال ۱۴۴۱) اگر کوئی مرد یا عورت شرک یا کفر کرے تو ان کا نکاح ٹوٹ جاتا ہے یا نہیں اگر ٹوٹ جاتا ہے تو پھر توبہ کرنے کے بعد بغیر عدت کے نکاح درست ہوتا ہے یا کچھ عدت ہے؟
(الجواب) شرک و کفر کرنے سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور پھر تجدید نکاح عدت میں درست ہے۔^(۳) فقط

ٹوٹنے کے بعد دونوں میں جب کوئی راضی نہ ہو تو!
(سوال ۱۴۴۲) اگر مذکورہ بالا صورت میں نکاح ٹوٹ گیا اور پھر مرد یا عورت میں سے کوئی آپس میں رضامند نہ ہو تو عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
(الجواب) عورت اگر کلمہ کفر کہے تو تجدید نکاح پر اس کو مجبور کیا جاوے گا اور دوسرے مرد سے اجازت نکاح کی اس کو نہیں ہے۔ کذا فی الدر المختار^(۴) فقط

کلمہ شرک کہا تو!

(سوال ۱۴۴۳) بے علمی کی وجہ سے یا جان بوجھ کر کسی عورت نے شرک کر لیا اور وہ کسی کو لے بھاگی یا کوئی

(۱) ایضاً ظفیر ط. س. ج. ۳ ص ۱۹۳
(۲) ما یكون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح الخ یومر بالا ستغفار والتوبة و تجدید النکاح (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۲ ص ۴۱۴ ط. س. ج. ۴ ص ۲۴۶) ظفیر
(۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ الخ عاجل بلا قضاء (در مختار) وکذا بلا توقف علی مضي عدة فی المدخول بها کما فی البحر (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط. س. ج. ۳ ص ۱۹۳) ظفیر
(۴) ولو ارتدت بمجئى الفرقه منها قبل تآکده الخ تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجراً لها بمهر یسیر کدینار و علیہ الفتوى ولو الجیئة وافتی مشایخ بلخ بعدم الفرقه بردتها زجراً و تیسیراً لاسیما التی تقع فی الکفر (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹، ۵۴۰) ظفیر

اس کو بھگالے تو اس عورت کا دوسرے مرد سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) غیر مرد کے ساتھ بھاگنے سے تو نکاح نہیں ٹوٹتا، لیکن کلمہ کفر کہنے سے نکاح ٹوٹ جاتا ہے^(۱) اور پھر اس کو تجدید نکاح پر مجبور کیا جاوے گا۔^(۲) فقط

بیوی عیسائی ہو گئی تو نکاح باقی رہا یا نہیں

(سوال ۱۴۴۴) ایک عورت بد چلن جو ایک عورت سے ملی ہوئی تھی، اس نے اپنا مذہب تبدیل کر کے عیسائی ہو کر انگریز کے پاس رہنے لگی، خاوند اس کو رکھنا نہیں چاہتا، اس صورت میں اس مرد کا نکاح عورت مذکورہ سے جس نے مذہب تبدیل کر لیا ہے قائم ہے یا نہیں؟
(الجواب) اس صورت میں اس شخص کا نکاح عورت مذکورہ سے باطل ہو گیا۔^(۳) فقط

اس کا مہر واجب ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۴۵) عورت مذکورہ کا مہر پہلے شوہر کے ذمہ واجب ہے یا نہیں؟
(الجواب) جب کہ عورت مذکورہ مدخولہ شوہر کی ہے تو مہر عورت کا بذمہ شوہر واجب ہے، عورت کے مرتدہ ہونے سے مہر ساقط نہیں ہوا۔^(۴) فقط

میل ملاپ رکھنے والے کا حکم

(سوال ۱۴۴۶) اگر عورت مذکورہ کے والدین اس کے ساتھ میل ملاپ رکھیں تو والدین کے لئے کیا حکم ہے؟

(الجواب) ایسے لوگوں سے مقاطعت لازم ہے جملہ اہل اسلام کو ان سے تعلقات منقطع کر دینا چاہیے۔ فقط

نکاح کے بعد شوہر قادیانی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۴۷) میرے باپ نے اپنی چھوٹی لڑکی یعنی میری چھوٹی ہمشیرہ کا ایجاب و قبول جبار خاں سے کر دیا تھا مگر رسومات شادی ابھی تک انجام نہیں دی تھی کہ جبار خاں احمدی ہو گیا، تو نکاح قائم رہا یا نہیں؟

(۱) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة (ایضاً فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲ ط.س. ج ۶ ص ۴۲۷) وھکذا کتاب الحظر والاباحۃ فصل فی البیع (ظفیر ۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل الخ ولو ارتدت الخ تحبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجر الیہا (ایضاً باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳) ظفیر (۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳) ظفیر (۴) وللموطؤ: ولو حکما کل مہر ہا لتاکد بہ (در مختار) قولہ کل مہر ہا اطلقہ فشمیل ارتدادہ وارتداد ہا (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۴) ظفیر

(الجواب) جو شخص احمدی جماعت میں داخل ہوتا ہے یعنی قادیانی ہو جاتا ہے اور قادیانی جماعت میں شامل ہو جاتا ہے وہ مرتد و کافر ہو جاتا ہے اور نکاح اس کا مسلمہ عورت سے باقی نہیں رہتا لہذا اس کی اپنی ہمشیرہ کو جبار خاں احمدی کے پاس نہ بھیجیں اور اس کو جبار خاں کی منکوحہ نہ سمجھیں اور رخصت نہ کریں دوسری جگہ نکاح کر دیں۔^(۱) فقط

عیسائی ہونے کے بعد نکاح باقی نہیں رہتا

(سوال ۱۴۴۸) میاں بیوی میں تکرار ہو لیوی عیسائی ہو گئی نکاح باقی رہا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح باقی نہیں رہا۔^(۲) فقط

پھر مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۴۹) اگر بیوی پھر مسلمان ہو گئی تو شوہر اول کا کچھ حق باقی ہے یا نہیں؟

(الجواب) پھر مسلمان ہونے پر وہ عورت شوہر اول کو ہی دی جاوے گی یعنی اس عورت کو مجبور کیا جاوے کہ شوہر اول سے نکاح کرے در مختار و شامی میں یہ مسئلہ لکھا ہے۔^(۳) فقط

شوہر رافضی ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۵۰) میں نے اپنی دختر کا نکاح کرتے وقت خوب تحقیق کر لی تھی وہ لوگ سنت جماعت تھے رافضی نہیں تھے اب وہ لوگ عرصہ چھ سال سے رافضی ہو گئے ہیں میری لڑکی سے بھی رافضی ہونے کو کہا اس نے انکار کیا تو سخت تکالیف دی اور میرے گھر پہنچا گئے آیا سنت جماعت لڑکی کا نکاح شیعہ رافضی سے رہ سکتا ہے یا نہیں میں لڑکی مذکورہ کا نکاح سنت جماعت کے ساتھ کر سکتا ہوں یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں آپ اپنی دختر کا نکاح ثانی کر دیں کیونکہ رافضی تیرائی سے نکاح سنی عورت کا منعقد نہیں ہوتا اور اگر بعد نکاح کے شوہر رافضی ہو جاوے تو نکاح ٹوٹ جاتا ہے۔^(۴) فقط

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضا (در مختار) ای بلا توقف علی قضاء القاضی و کذا بلا توقف علی مضي عدة فی المدخول بها (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳) ظفیر

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضا (در المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳) ظفیر

(۳) و تعبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجر الہا بمہر یسیر کدینار و علیہ الفتوی (در مختار) فلکل قاض ان یجد وہ بمہر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتمنع من التزوج بغيرہ بعد اسلامها ولا یخفی انه محله ما اذا طلب الزوج ذلك رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۴) ظفیر

(۴) من سب الشیخین او طعن فیہما کفر ولا تقبل توبۃ و بہ اخذ الدبوسی و ابواللیث و هو المختار للفتوی (در المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۴ ط.س.ج ۴ ص ۲۳۶) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضا (ایضاً باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹) ظفیر

شوہر عیسائی ہو اچھر مسلمان ہو اس کی بیوی کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۵۱) ایک شخص مسلمان عیسائی ہو گیا اور چھ ماہ تک عیسائی رہا اب پھر مسلمان ہو گیا تو اس کی زوجہ دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جس وقت وہ مرد عیسائی ہو اس کی زوجہ اسی وقت اس کے نکاح سے خارج ہو گئی پس اگر اب عدت اس کی جو کہ تین حیض ہیں گزر گئی ہے تو وہ عورت دوسری جگہ نکاح کر سکتی ہے اور اگر چاہے پہلے شوہر سے بھی نکاح کر سکتی ہے لیکن یہ اس کی مرضی پر ہے مجبور نہ کی جاوے گی۔^(۱) فقط

عیسائی عورت مسلمان ہو گئی تو عیسائی شوہر سے اس کا نکاح باقی نہیں رہا

(سوال ۱۴۵۲) ہندہ نے مذہب عیسوی کو ترک کر کے اسلام قبول کر لیا بحر اس کا شوہر ہنوز کافر مذہب عیسوی پر قائم ہے اور کہتا ہے کہ میں اہل کتاب ہوں میرا نکاح قائم ہے جب تک میں اس کو طلاق نہ دوں اور ہندہ کو خلع لینے کا بھی کوئی حق نہیں ہے؟ ہندہ مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور خلع لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اور اگر نکاح کر سکتی ہے تو کب تک کر سکتی ہے؟

(الجواب) بحر کا قول غلط ہے مرد کتالی کا نکاح عورت مسلمہ سے نہیں ہو سکتا اور نہ باقی رہ سکتا ہے البتہ ہندہ بغور اسلام اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہوئی بلکہ تین حیض گزرنے پر یا حائضہ نہ ہو تو تین ماہ کے بعد ہندہ بحر سے بالکل جدا ہو جاوے گی اگر تین حیض یا تین ماہ کے اندر بحر شوہر اسلام لے آیا تو جدائی نہ ہوئی بعد تین حیض وغیرہ کے ہندہ دوسرا نکاح مسلمان سے کر سکتی ہے۔^(۲) فقط

جس کا شوہر عیسائی ہو جائے وہ دوسرے سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۵۳) جماعیائی ہو گیا اس سے مجھ سائل کی ہمشیرہ کا نکاح ہوا تھا تین سال ہوئے کہ اس نے عیسائی مذہب اختیار کر لیا دو سال سے اس کا پتہ نہیں میرا اور میری بہن کا مذہب سنی ہے تو وہ اپنا نکاح سنی مرد سے کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) جماعیائی اس کا نکاح فسخ ہو گیا اب مسماۃ مذکورہ اپنا نکاح کسی مسلمان سنی مرد سے کر سکتی ہے ہکذا فی الدر المختار^(۳) فقط

(۱) و یجدد بینہما النکاح ان رضیت زوجۃ بالعود الیہ والا فلا تجبر (رد المختار باب المرتد ج ۳ ص ۱۴ ط.س.ج ۴ ص ۲۴۷) ظفیر (۲) ولو اسلم احدهما ای احد المجوسین او امراة الکتابی الخ لم تب حتی تحيض ثلاثا او ثلاثۃ اشھر قبل اسلام الآخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب (در مختار) قوله لم تب الخ افاد بتوقف البینۃ علی الحیض ان الآخر لو اسلم قبل انقضائها فلا بیئۃ بحر فاذا مضت هذه المدة صارم مصیبا بمنزلۃ تفریۃ القاضی (رد المختار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ و ص ۵۳۷ ج ۲ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۱) ظفیر (۳) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (در مختار) ای بلا توقف علی قضاء القاضی وکذا لا توقف علی مضی عدة فی المدخول بها (رد المختار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳) ظفیر

شوہر مرزائی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں؟

(سوال ۱۴۵۴) زید کا نکاح زینب سے ہوا بعد نکاح زید عقائد مرزائیہ کا پیرو ہو گیا اور بحر مرزائیوں کے سب مسلمانوں کو کافر کہتا ہے یا زید پہلے ہی سے عقائد مرزائیہ کا تھا مگر زینب کے ساتھ نکاح کرنے کے باعث اپنے اس عقیدہ کو پوشیدہ رکھتا تھا بعد نکاح ظاہر کیا دونوں صورتوں میں زید کا نکاح زینب سے رہ سکتا ہے یا نہیں اور زینب بلا طلاق نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) ہر دو صورت مذکورہ میں زینب کا نکاح زید سے فسخ ہو گیا اور زینب اگر مدخولہ ہے تو بعد عدت گزارنے کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے اور اگر مدخولہ و موطوءہ نہیں ہے تو بلا عدت گزارنے کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ کما فی الدر المختار و ارتداد احدهما فسخ عاجل بلا قضاء الخ و فی رد المحتار قوله و علیه نفقة العدة ای لو مدحولاً بها او غیرها لا عدة علیها و افاد وجوب العدة سواء ارتد او ارتدت الخ شامی^(۱) جلد ثانی ص ۳۹۲ فقط

بیوہ ہندو عورت اگر مسلمان ہو جائے تو اس پر عدت نہیں

(سوال ۱۴۵۵) ایک عورت ہندو سال دو سال سے بیوہ ہے اگر مسلمان ہو کر فوراً کسی مسلمان سے نکاح کر لے تو درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) وہ عورت ہندو فی بیوہ مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر سکتی ہے اس پر عدت اسلام کی کچھ لازم نہیں ہے۔^(۲) فقط

کافرہ عورت مسلمان ہونے کے بعد عدت گزار کر شادی کر لے تو جائز ہے

(سوال ۱۴۵۶) زید جو قوم سے چمارنا مسلم ہے اس کی زوجہ ہندہ نے بحر مسلمان سے تعلق ناجائز پیدا کر لیا اور عرصہ تک اس کے پاس رہی اس کے بعد ہندہ نے مسلمان ہو کر بحر کے ساتھ نکاح کر لیا زید کو جب معلوم ہوا تو بحر کی عدم موجودگی میں ہندہ کو اسکے گھر سے نکال کر لے گیا اب بحر دعویدار ہے کہ ہندہ میری منکوحہ مجھ کو دلائی جاوے اس صورت میں ہندہ شرعاً کس کو ملے گی۔؟

(الجواب) در مختار میں ہے ولو اسلم احدهما نمة ای فی دار الحرب ویلحق بها کالبحر المملح لم تبین حتی تحيض ثلاثا او تمضي ثلثة اشهر قبل اسلام الاخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب^(۳) الخ اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر کافر کی زوجہ مسلمان ہو جاوے تو تین حیض آنے کے بعد یا اگر اس کو حیض نہ آتا ہو

(۱) رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ ج ۲ ص ۵۳۷ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۱ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۱) ظفیر

تو تین ماہ گزرنے کے بعد وہ عورت اس کافر کے نکاح سے خارج ہوتی ہے پھر کچھ تعلق زوجیت کا درمیان اس کافر کے اور اس کی زوجہ کے نہیں رہتا پس زید جب کہ مدت مذکورہ میں اسلام نہ لایا تو اس کی زوجہ ہندہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی اور بجز سے اگر نکاح مدت مذکورہ کے بعد ہوا تو صحیح ہو گیا اور اگر عورت کے مسلمان ہوتے ہی فوراً نکاح کر لیا تو وہ صحیح نہیں ہوا تین حیض آنے کے بعد یا تین ماہ گزرنے کے بعد پھر نکاح ہونا چاہیے۔ فقط

کافر کی بیوی مسلمان ہو جائے تو عدت کے بعد اس سے نکاح کرنا چاہیے

(سوال ۱۴۵۷) ہندہ کافرہ شوہر دار ہے زید سے اس کی آشنائی و محبت ہو گئی ہے زید نے اس کو مسلمان کر اکر اسی وقت عقد کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس بارے میں حکم یہ لکھا ہے کہ اسلام کے بعد تین حیض عورت کو پورے کر اکر اس سے نکاح صحیح ہو سکتا ہے اور تفصیل اس کی در مختار شامی میں ہے الحاصل بفرور اسلام جو اس عورت سے نکاح کیا گیا وہ صحیح نہیں ہوا۔^(۱) فقط

کافرہ کو اس کا شوہر بطور خود طلاق دے چکا ہے اگر اب وہ عورت مسلمان ہو کر فوراً نکاح کر لے تو جائز ہے

(سوال ۱۴۵۸) ایک عورت کافرہ کہ جس کے خاوند نے عرصہ پانچ چھ سال کا ہوا اپنے طریق پر طلاق دے دی ہے وہ اب مسلمان ہونا چاہتی ہے اور ایک مسلمان کے ساتھ نکاح پر راضی ہے کیا وہ مسلمان ہوتے ہی نکاح کر سکتی ہے یا کیا؟

(الجواب) مسلمان ہوتے ہی اس سے نکاح کر لینا صحیح ہے۔ فقط

نو مسلمہ کا نکاح عدت کے بعد کیا جائے؟

(سوال ۱۴۵۹) ایک جوان عورت ہمارے یہاں آ کر مسلمان ہوئی اور خاوند اس کا مسلمان نہیں ہوا جس کو عرصہ بیس یوم کا ہوا اس عورت کو شوہر کی خواہش بے حد ہے اسی کی طرف سے ہر وقت یہ تقاضا ہے کہ میرا نکاح بہت جلد کر دیا مجھ کو برداشت نہیں ہے اگر شرعاً جائز ہو تو اس کا نکاح کر دیا جاوے؟

(الجواب) در مختار میں یہ لکھا ہے کہ ایسی عورت تین حیض گزرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے اس سے پہلے

(۱) ولو اسلم احدهما ای احد المجوسین او امرأة الکتابی ثمہ ای فی دار الحرب النخ لم تبین حتی تحيض ثلاثا او تمضي ثلاثة اشهر قبل اسلام الآخر (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶)
 (۲) اس لئے کہ پانچ سال سے مطلقہ ہے اس پر عدت نہیں ہے تلفیر

نکاح صحیح نہ ہو گا بلکہ جیسا کہ عدۃ کے اندر نکاح کر دینے سے وہ نکاح باطل ہو جاتا ہے ایسا ہی یہ نکاح جو تین حیض سے پہلے ہو گا باطل ہو گا ^(۱) قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدۃ النکاح حتی یبلغ الكتاب اجله ^(۲) لہذا اس حکم کا خلاف شرعاً نہیں ہو سکتا۔ فقط

شوہر مسلمان ہو مگر عیسائی بیوی مسلمان نہ ہوئی تو کیا شوہر اس کی بہن مسلمہ سے نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۱۴۶۰) زید کا مذہب عیسائی تھا اب مسلمان ہو گیا اور اس کی زوجہ فاطمہ اس کے ساتھ مسلمان نہ ہوئی بلکہ اسلام لانے سے انکار کر دیا زید نے بعد اسلام لانے کے فاطمہ کی بہن حقیقی سے نکاح کر لیا چونکہ وہ پہلے اسلام لے آئی تھی یہ نکاح صحیح ہو یا نہیں اور زید کے اسلام لانے سے نکاح زید اور فاطمہ کا ٹوٹ گیا تھا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح زید و فاطمہ کا قائم ہے، فسخ نہیں ہوا در مختار میں ہے ولو اسلم الزوج وہی مجوسیتہ فتنہودت او تنصرت بقى نکاحها کما لو کانت فی الابتداء كذلك الخ ^(۳) اور شامی میں ہے اما اذا اسلم زوج الكتابیۃ فان النکاح یبقى ^(۴) الخ اور جب کہ نکاح زید کا فاطمہ کے ساتھ قائم ہے تو نکاح زید کا فاطمہ کی بہن زینب سے صحیح اور جائز نہیں ہوا زید کو چاہیے کہ زینب کو فوراً علیحدہ کر دے اور فاطمہ کو اپنی زوجیت میں رکھے دو بہنوں کو نکاح میں جمع کرنا حرام ہے۔ کما قال اللہ تعالیٰ وان تجمعوا بین الاختین الا یہ ^(۵) فقط

مرتد ہو کر عورت مسلمان ہو جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۶۱) ایک مسلمان عورت اپنے خاوند کی تکلیفوں کو برداشت نہ کر سکی مجبوراً عیسائی ہو گئی جس کو ایک سال گزر چکا اس کا خاوند اب تک مسلمان ہے اس نے طلاق نہیں دی اب وہ عورت مسلمان ہو کر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) اصل مسئلہ یہ ہے کہ زوجین میں سے کسی ایک کے مرتد ہو جانے سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے اور بعد اسلام لانے کے وہ عورت دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے لیکن اگر عورت محض خاوند سے علیحدہ ہونے کی وجہ سے مرتد ہو اور کفر کو اختیار کرے تو اس میں فقہاء نے یہ لکھا ہے کہ ایسی حالت میں

(۱) ولو اسلم احدهما ای احد المجوسین او امراة الكتابیۃ ثمہ ای فی دار الحرب الخ لم ین حتی تحيض ثلاثا او تمضي ثلاثه اشهر قبل اسلام الآخر (الدرالمختار علی ہاشم رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۱) ظفیر

(۲) سورة البقرة. ۳۰ ظفیر (۳) الدرالمختار عل ہاشم رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۵ ط.س.ج ۳ ص ۱۸۹ ظفیر (۴) رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۴ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۱ ظفیر

(۵) سورة النساء ظفیر

عورت کو جبراً مسلمان کر کے شوہر اول سے ہی اس کا نکاح کیا جاوے۔^(۱) فقط (یہ اس وقت ہے جب پہلا شوہر اس کا طالب ہو لیکن اگر وہ خاموش ہے یا صراحتاً اس کو چھوڑ رکھا ہے تو پھر یہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے۔^(۲) ظفر)

کافرہ کو مسلمان کر کے شادی کر لی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۶۲) زید نے ایک خاکروب کی بیوی سے آشنائی پیدا کی چند روز کے بعد رسوائی ہوئی اور برادری نے تنبیہ کی اور توبہ کرائی اور پھر چند روز بعد اس کی بیوی کو بھگا کر لے گیا اور دس بارہ روز میں اس کو مسلمان کر اکر لے آیا اور اس سے عقد شرعی کر لیا تو یہ عقد مسلمان ہونے کے بعد جائز ہوا یا نہیں اور وہ بخشا جائے گا یا نہیں اور ان دونوں کا ایمان رہا یا نہیں اور جو توبہ کر کے توڑ دے اور پھر کرے تو مقبول ہوگی یا نہیں؟ (الجواب) وہ مسلمان ہو گئی مگر تین حیض گزرنے سے پہلے اس سے نکاح کرنا درست نہیں ہے اور توبہ سے گناہ معاف ہو جاتا ہے اور بخشش کی امید ہے اور کبیرہ گناہ مثلاً زنا کے ارتکاب سے کافر نہیں ہوتا اور اسلام نہیں جاتا اور توبہ کے توڑنے کے بعد پھر توبہ کرے تو بھی توبہ قبول ہوتی ہے۔^(۳) فقط

میاں بیوی ساتھ مسلمان ہو گئے تو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں

(سوال ۱۴۶۳) اگر خاوند بی بی دونوں مسلمان ہو گئے مع اپنے بچوں کے تو ان کو اب حالت اسلام میں نکاح جدید کی ضرورت ہے یا وہ ہی کافی ہوگا؟

(الجواب) مسئلہ یہ ہے کہ اگر خاوند بی بی دونوں مسلمان ہو جاویں تو ان کو تجدید نکاح کی ضرورت نہیں ہے پہلا نکاح ان کا باقی ہے البتہ احتیاطاً بعد اسلام کے اگر پھر ان کا نکاح کر دیا جاوے تو یہ اچھا ہے اسلم المتزوجان بلا سماع شہود او فی عدة کافر معتقدين ذلك اقرا عليه^(۴) فقط

مسلمان میاں بیوی عیسائی ہو گئے پھر دونوں مسلمان ہو گئے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۶۴) ایک مرد اور عورت دونوں عیسائی ہو گئے چند یوم کے بعد لڑکی مسلمان ہو گئی پانچ یوم بعد

(۱) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ فلا ینقص عدد اعا جل بلا قضاء الخ لو ارتدت لمجى الفرقۃ الخ تجبر علی الاسلام و علی تجدید النکاح زجراً لہا بمہر یسیر کدینار و علیہ الفتویٰ وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقۃ بردتہا زجراً و تیسریراً (درمختار) فلکل قاض ان یجددہ بمہر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتمنع من التزوج بغيرہ بعد اسلامہا (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳) ظفر (۲) ولا یخفی ان محله ما اذا طلب الزوج ذلك اما لو سکت او ترکہ صریحاً فانہا لا تجبر و تزوج من غیرہ لانه ترک حقہ (رد المحتار باب ایضاً) ط.س.ج ۳ ص ۱۹۴ ظفر (۳) ولو اسلم احدهما ای احد المجوسین او امراة الکتابی الخ لم تبین حتی تحيض ثلاثا او تمضي ثلاثہ اشهر قبل اسلام الآخر اقامۃ لشرط الفرقۃ مقام السب و لیست بعدۃ لدخول غیر المدخول بہا (درالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ ۵۳۷ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۱) ظفر (۴) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۲ ط.س.ج ۳ ص ۱۸۶ ظفر

لڑکا بھی مسلمان ہو گیا ان کا نکاح رہا یا نہیں؟

(الجواب) ان کا نکاح نہیں رہا پھر نکاح ہونا چاہیے درمختار میں ہے و فسد ان اسلم احدهما قبل الآخر الخ^(۱) فقط

کافر میاں بیوی دونوں مسلمان ہو جائیں تو پھر دوبارہ نکاح کرنا ضروری ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۶۵) زید و ہندہ دونوں کافر تھے لیکن اب مسلمان ہو گئے اب ان کا نکاح ہونا چاہیے یا نہیں؟

(الجواب) زوجین کافرین اگر دونوں مسلمان ہو جائیں نکاح ان کا باقی رہے گا۔ کذا فی الدر المختار^(۲) فقط

زوجین میں کوئی کافر ہو جائے تو نکاح جدید عورت کی رضامندی سے ہو گا یا شوہر کی؟

(سوال ۱۴۶۶) اگر زوجین میں سے کوئی کافر ہو جائے تو نکاح جدید عورت کی رضامندی سے ہو گا یا محض شوہر کی خواہش پر اور سابقہ مہر کے علاوہ مہر جدید عورت کی رضامندی کے مطابق ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) کافر ہو جانا احد الزوجین کا موجب فسخ نکاح ہے پھر اگر تجدید نکاح کی جاوے تو عورت کی رضامندی سے ہوگی اور مہر بھی حسب خواہش عورت جدید ہوگا^(۳) البتہ اس صورت میں کہ عورت کی طرف سے ارتداد سرزد ہو جو موجب فسخ نکاح ہو فقہانے لکھا ہے کہ زجر اس عورت کو مجبور کیا جاوے گا شوہر اول سے نکاح کرنے پر مہر جدید۔ کذا فی الدر المختار و اقرہ الشامی^(۴) فقط

غالی شیعہ کافر ہیں یا مسلمان؟

(سوال ۱۴۶۷) جو فرقہ شیعہ حضرت عائشہ صدیقہ کے افک کا قائل اور معتقد ہو اور نیز اس امر کا بھی معتقد ہو کہ آنحضرت ﷺ کے بعد اکثر صحابہ مرتد و کافر ہو گئے ہیں العیاذ باللہ وہ فرقہ مرتد کا ہے یا فاسق؟

(الجواب) فرقہ مذکورہ جس کے عقائد وہ ہیں جو مذکور ہوئے باتفاق اہل سنت و جماعت کافر و مرتد ہے کما

فی رد المحتار جلد ثالث باب المرتد ص ۲۹۴ نعم لا شک فی تکفیر من قذف السيدة عائشہ

(۱) الدر المختار علی ہاش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۱ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۶ لان ردة احدهما منافية للنکاح ابتداء فكذا بقاء (رد المحتار ایضاً) ظفیر

(۲) والثانی ان کل نکاح حرم بین المسلمین لفقد شرطه کعدم شهود يجوز فی حقهم اذا اعتقدوه عند الامام و یقررون علیه بعد الاسلام الخ اسلم المتزوجان بلا سماع شهود الخ اقراء علیه (الدر المختار علی ہاش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۱ وج ۲ ص ۵۳۲ ط.س.ج ۴ ص ۱۹۳) ظفیر

(۳) وارتداد احدهما فسخ فی الحال الخ ولو ارتد هو لا تجبر المرأة علی التزوج بالرائق باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۲۳۰ ط.س.ج ۴ ص ۱۹۳ ولا تجبر بکر بالغتة علی النکاح ای لا ینفذ عقد الولی بغير رضاها الخ انها حرة مخاطبة فلا یكون للغير علیها ولاية (ایضاً باب الولی ج ۳ ص ۱۱۸ ط.س.ج ۳ ص ۵۸) ظفیر

(۴) فشمیل ارتداد المرأة الخ لكنها تجبر علی الاسلام والنکاح مع زوجها الاول لان الجسم يحصل بهذا الجبر الخ ولا یحقی ان محله ما اذا طلب الاول ذلك اما اذا رضی بتزوجها من غیر فهو صحیح لان الحق له وكذلك لو لم یطلب تجدید النکاح واسقر ساکناً لا یجده القاضی (البحر الرائق باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۲۳۰ ط.س.ج ۳ ص ۲۱۴) ظفیر

او انکر صحبۃ الصدیقؑ او اعتقد الالوہیۃ فی علیؑ او ان جبریل غلط فی الوحی او نحو ذلك من الکفر الصریح المخالف للقرآن الخ^(۱) شامی و فی المرقاة شرح مشکوٰۃ قلت وهذا فی حق الرافضۃ والخارجۃ فی زماننا فانہم یعتقدون کفر اکثر الصحابة فضلاً عن سائر اهل السنۃ و الجماعۃ فہم کفرۃ بالاجماع بلا نزاع^(۲) اور مظاہر حق میں ہے کہ شیعہ تکفیر صحابہ اور قذف عائشہ صدیقہؑ کو کہ اعظم موجبات کفر سے ہے سب رفع درجات کا جانتے ہیں اور صرف احتمال معصیت کفر ہے چ جائیکہ کفر کو موجب رفع درجات کا گنیں انتہی مظاہر حق

شیعہ کی عورت منکوحہ سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۶۸) کیا ان کی عورتوں منکوحہ کے ساتھ بلا طلاق نکاح جائز ہے اور وہ اہل سنت کا عقیدہ رکھتی ہیں؟

(الجواب) اوپر معلوم ہوا کہ روافض مذکورہ کافر و مرتد ہیں لہذا مسلمہ سنیہ عورت کا نکاح ان کے ساتھ صحیح نہیں ہوا اور ان کی عورتوں سے بدون طلاق سنیوں کا نکاح صحیح ہے۔ فقط

شیعہ سنی لڑکی کا نکاح درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۶۹) ایسے فرقہ کے نکاح میں اہل سنت والجماعت کی لڑکیاں آسکتی ہیں یا نہیں؟
(الجواب) نہیں آسکتی ہیں۔ فقط

جو سنی لڑکیاں شیعوں کے عقد میں ہوں؟

(سوال ۱۴۷۰) سنیوں کی جو لڑکیاں ان کے نکاح میں ہیں کیا بر تقدیر تکفیر ان کا نکاح فسخ ہو گا یا نہ؟
(الجواب) جبکہ عقائد ان روافض کے بوقت نکاح بھی ایسے ہی تھے تو مسلمہ سنیہ عورت کا ان کے ساتھ نکاح منعقد ہی نہیں ہوا لہذا فسخ کی حاجت نہیں ہے۔

شیعہ لڑکی سے نکاح؟

(سوال ۱۴۷۱) اس فرقہ کی لڑکیوں کے ساتھ اہل سنت والجماعت کا نکاح درست ہے یا نہیں؟
(الجواب) درست نہیں کیونکہ مابین کافر و مسلم مناکحت صحیح نہیں ہے۔ فقط

(۱) رد المحتار باب المرتد ص ۴۰۵ ۴۰۶ ط. س. ج ۴ ص ۲۳۷ ظفیر
(۲) دیکھئے شامی باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۵ ۴۰۶ ط. س. ج ۳ ص ۲۳۷ ظفیر

ان کی خوشی و غم میں شرکت

(سوال ۱۴۷۲) اہل سنت والجماعت کو اس فرقہ کی شادی و غمی اور انکے جنازہ وغیرہ کی شرکت درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) ایسے فرقوں کے بارے میں حدیث شریف میں ولا تجالسوہم ولا تناکحوہم وغیرہ الفاظ وارد ہیں لہذا انکی غمی و شادی میں مسلمانوں کو شریک ہونا جائز نہیں ہے۔ فقط

کافر کی بیوی مسلمان ہو گئی اس کے نکاح کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۷۳) ہندہ کافرہ تھی اب مسلمہ ہو گئی ہے اور اس کا شوہر بدستور کافر ہے کیا ہندہ کا نکاح کسی مسلمان سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) کتب فقہ میں اس صورت کے متعلق یہ لکھا ہے کہ وہ عورت مسلمہ تین حیض کے بعد یا اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ کے بعد پہلے شوہر کے نکاح سے جدا ہوگی اس کے بعد اس کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو سکتا ہے تین حیض یا تین ماہ گزرنے سے پہلے اس عورت کو دوسرا نکاح درست نہیں ہے کذا فی الدر المختار لو اسلم احدهما ای احد المجوسیین او امرأة الکتابی الخ لم تبن حتی تحيض ثلاثا او تمضی ثلثة اشهر قبل اسلام الاخر اقامة شرط الفرقة مقام السبب قوله اقامة شرط الفرقة وهو مضی هذه المدة مقام السبب وهو الالباء الخ^(۱) فقط

مسجد کو برا کہنے والا کیسا ہے؟

(سوال ۱۴۷۴) اگر کوئی شخص اپنی ثروت کے گھمنڈ سے یہ کہے کہ میں مسجد پر پیشاب کرتا ہوں اور امام کو گالیاں دے، ایسے شخص کے لئے کیا حکم ہے اور جو اشخاص اس کے مددگار ہیں اور مسجد کے لوٹوں کو خراب کریں اور ان سے طہارت کریں ان کے لئے کیا حکم ہے اور وہ لوٹے پاک رہ سکتے ہیں؟

(الجواب) ایسے شخص کے لئے شریعت میں کفر کا خوف ہے توبہ کرے اور تجدید نکاح کرے اور جو لوگ اس فاسق و فاجر کے مددگار ہوں وہ بھی عاصی و فاسق ہیں توبہ کریں اور آئندہ ایسے حرکات سے باز آویں اور مسجد کے لوٹوں کو خراب نہ کریں اور ان لوٹوں کو ناپاک نہ سمجھیں کیونکہ جب تک نجاست کا لگنا یقینی طور سے معلوم نہ ہو اس وقت تک ناپاکی کا حکم نہیں کیا جاتا۔ فقط

(۱) دیکھئے رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶، وج ۲ ص ۵۳۷، ط. س. ج ۳ ص ۱۹۱، ظفر

شریعت کا منکر مرتد ہوایا نہیں؟

(سوال ۱۴۷۵) اگر کوئی شخص شریعت کا انکار کرے اور کہے کہ ہم شریعت کو نہیں مانتے تمہاری شرع تمہارے گھر میں آیا وہ شخص مرتد ہو گیا یا نہیں اور اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی یا نہیں؟

(۲) ایک مسجد میں ایک مولوی صاحب کے ساتھ کچھ مسائل شرعیہ کا تذکرہ ہو رہا تھا ناگاہ ایک شخص نے آکر بطور بغض کے علماء کی بہت ہی حقارت و استہزاء و توہین کرنی شروع کی ایسے شخص کے لئے کیا حکم شرعی ہے؟

(الجواب) اقول و باللہ التوفیق قال فی رد المحتار و فی الخلاصۃ و غیرہا اذا کان فی المسئلة

و جہ توجب التکفیر و وجہ واحد یمنعہ فعلى المفتی ان یمیل الی الوجہ الذی یمنع التکفیر الخ^(۱)

ص ۲۸۵ باب المرتد و فیہ عن جامع الفصولین و علیٰ هذا ینبغی ان یکفر من شتم دین محمد

ﷺ و لکن یمکن التاویل بان مرادہ اخلاقہ الرذیلة و معاملتہ القبیحہ لا حقیقۃ دین الاسلام فینبغی

ان لا یکفر حیثہ واللہ تعالیٰ اعلم ص ۱۸۹ ج ۳ شامی و قد سئل فی الخیریتۃ عمن قال لہ

الحاکم ارض بالشرع فقال لا اقبل فافتی مفت بانه کفر و بالت زوجتہ فہل یثبت کفرہ بذلك

فاجاب بانه لا ینبغی للعالم ان یراد بتکفیر اهل الاسلام الی آخرہ^(۲) و فی الدر المختار و الفاظہ

تعرف فی الفتاویٰ بل افردت بالتالیف مع انه لا یفتی بالکفر بشئ منها الا فیما اتفق المشائخ علیہ

کما سیجی قال فی البحر و قد الرمت نفسی ان لا افتی بشئ^(۳) منها الخ و نقل عبارتہ فی الشامی

و فی آخرہ فعلى هذا فاکثر الفاظ التکفیر المذکورة لا یفتی بالتکفیر فیہا و لقد الرمت نفسی ان لا

افتی بشئ منها^(۴) اہ کلام البحر باختصار شامی ص ۲۸۵ فقط

یہ کہنا کہ رواج پر فیصلہ کرو کیسا ہے؟

(سوال ۱۴۷۶) وکیل مدعی علیہ نے مدعی سے کہا کہ تم شرع محمدی مانتے ہو یا نہیں تو مدعی نے کہا جس

طرح رواج ہے تم اس طرح کرو یہاں شرع کا کیا کام اس شخص کی نسبت کیا حکم ہے؟

(الجواب) مسلمان کو شرع محمدی کا نہ ماننا اور یہ کہنا کہ رواج کے موافق کرو یہاں شرع کا کیا کام ہے سخت

گناہ ہے جس میں خوف کفر کا ہے اس کلمہ سے توبہ کرنی چاہیے اور تجدید ایمان کرنی چاہیے۔^(۵) فقط

(۱) رد المحتار باب المرتد مطلب ما یثبک فی انہ ردة ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۴ ظفیر

(۲) رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۹ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ و ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج ۴ ص ۲۳۰ مطلب فی حکم من شتم دین مسلم

(۴) رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۴ ظفیر

(۵) رد المحتار باب المرتد تحت قوله و الطوع ج ۳ ص ۳۹۴ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۴ ظفیر

بلا ارادہ کلمہ کفر زبان سے نکل جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۷۷) ایک شخص کی زبان سے بے ساختہ بلا ارادہ اپنی زوجہ کی نسبت یہ لفظ نکل گیا کہ یہ تو میرا خدا ہے والعیاذ باللہ تعالیٰ آیا یہ شخص مرتکب کفر ہوا یا نہیں اور نکاح قائم رہا یا نہ؟

(الجواب) شامی میں ہے کہ اگر خطا بلا ارادہ کلمہ کفر زبان سے نکل جاوے تو کافر نہیں ہوتا ومن تکلم بهما مخطئاً او مکرها لا یکفر عند الكل^(۱) الخ لہذا اس صورت میں حکم کفر کا اس شخص پر نہ کیا جاوے اور نہ اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہوگی لیکن احتیاطاً تجدید نکاح کر لیوے اور توبہ واستغفار کرے۔ فقط

آریہ اور عیسائی ہونے سے نکاح ختم ہو جاتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۷۸) اگر کوئی مسلمان منکوحہ عورت اپنے خاوند کے گھر سے نکل کر آریہ یا عیسائی ہو جائے تو اس کا نکاح باقی رہتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوجین میں سے کسی ایک کا مرتد ہونا فوراً نکاح کو فسخ کرتا ہے کما فی الدر المختار وارتداد احدہما ففسخ عاجل^(۲) پس جبکہ کوئی عورت مسلمہ آریہ یا عیسائی ہو گئی نکاح اس کا اس کے شوہر سے فوراً فسخ ہو گیا اگر وہ پھر اسلام لاوے گی تو تجدید نکاح ضروری ہے اور فتماء نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ عورت اگر مرتد ہو جائے تو اس کو مجبوراً مسلمان کیا جاوے اور شوہر اول سے تھوڑے سے مہر پر اس کا نکاح کیا جاوے۔^(۳) فقط

قرآن و حدیث کو کوئی شیطان کہے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۷۹) ایک مسلمان قرآن و حدیث پر عمل کرتا ہے اور لوگوں کے نزدیک اس کو بیان کرتا ہے اور لوگوں کو اس پر عمل کرنے کی ترغیب دیتا ہے ایسے شخص کو ایک مسلمان شیطان کہتا ہے اور قرآن و حدیث کو شیطان کی کتاب کہتا ہے ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم شرعی ہے؟

(الجواب) پہلے یہ معلوم ہونا چاہیے کہ وہ شخص جس کو قرآن شریف اور حدیث شریف پر عمل کرنے والا بتلایا گیا ہے وہ مروج عامل بالحدیث یعنی کہیں غیر مقلد تو نہیں ہے جو سلیقہ قرآن و حدیث کے سمجھنے کا اور تطبیق بین الاحادیث کا نہیں رکھتے اور فقہ اور کتب فقہ حنفیہ کا انکار اور خلاف کرتے ہیں ایسے لوگوں کا حال یہ ہے کہ دعویٰ ان کا تو قرآن و حدیث پر عمل کرنے کا ہوتا ہے مگر حقیقت میں وہ پورے عامل قرآن و حدیث کے نہیں

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۳ ظفر

(۲) و تجبر علی الاسلام وهو علی تجدید النکاح و جراً بمہر یسیر کدینار و علیہ الفتوی (در مختار) لکل قاص ان یجددہ بھر یسیر ولو بدینار رضیت ام لا وتمنع من التزوج بغيره بعد اسلامها ولا یخفی ان محله ما اذا طلب الزوج (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س. ج ۳ ص ۱۹۴) ظفر

(۳) وبالجملة فقد ضم الی التصدیق بالقلب او باللسان فی تحقیق الایمان امور الاخلاق بها اخلاق بالایمان اتفاقاً کترك السجود لضم و قتل نسی والا ستحفاف به و بالمصحف والکعبۃ و کذا مخالفة او انکار ما اجمع علیہ بعد العلم به لان ذلك دلیل علی ان التصدیق مفقود (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۲) ظفر

ہیں کہ ائمہ مجتہدین خصوصاً امام اعظم ابو حنیفہؒ کا خلاف کرتے ہیں اور ان پر طعن کرتے ہیں اور اگر وہ عامل بالحدیث والقرآن حنفی ہے اور موافق فقہ حنفی کی جو عین مطابق قرآن و حدیث کے ہے عمل کرتا ہے اور مقلد ہے حنفی بنی ہے تو ایسے عالم حنفی متبع سنت کو برا کہنا نہایت مذموم و فتنج ہے اور بہر حال قرآن و حدیث اور فقہ کو شیطانی کتاب کہنا والعیاذ باللہ کفر صریح و ارتداد و فتنج ہے۔^(۱) فقط

خدا اور رسول کو جو گالی دے اس کا نکاح رہایا ختم ہو گیا

(سوال ۱۴۸۰) ایک شخص نے اپنی اہلیہ کو مارا عورت نے شوہر سے کہا کہ خدا اور رسول کے واسطے مجھ کو نہ مار اس پر اس کے خاوند نے خدا اور رسول کی شان میں سخت گالیاں دیں وہ کافر ہو یا نہیں اور اس کی عورت اس کے نکاح سے باہر ہوئی اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور اولاد کی پرورش کا حق کس کو ہے۔؟
(الجواب) وہ شخص کافر ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی عدت گزار کر دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے^(۲) اور اولاد کی پرورش بھی وہی کرے گی (ان اخبرت برودة زوجها لها التزوج باخر بعد العدة) (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۱، ظفیر)

قرآن کی توہین باعث ارتداد ہے نکاح فسخ ہو گیا

(سوال ۱۴۸۱) زید نے اپنی دختر مریم نبالغہ کا نکاح عمر سے کر دیا عمر محض بے علم جاہل فاسق و فاجر تارک صلوٰۃ و صوم و زانی ہے مریم کو ایذا پہنچاتا ہے بارہا قرآن شریف بوقت تلاوت پھینک دیا اگر زید مریم کو اب پھر عمر کے یہاں بھیجے تو مریم ارادہ خود کشی کا رکھتی ہے اور عمر ارادہ مریم کے مارنے یا فروخت کرنے کا رکھتا ہے تو شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) قرآن شریف کا ازارہ استخفاف پھینک دینا کفر و ارتداد ہے ایسی حالت میں اس کی زوجہ مریم اس کے نکاح سے خارج ہو گئی پس مریم عمر کے گھر نہ بھیجی جاوے اور دوسرا نکاح اس کا بعد عدت کے درست ہے۔^(۳) فقط

(۱) وکل مسلم ارتد فتوبہ مقبولہ الا الکافر بسبب بقی من الانبياء فانه يقتل حد اولاً تقبل توبه مطلقاً (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۰۰ ط.س. ج ۴ ص ۲۳۱)

(۲) اجمع المسلمون ان شاتمہ (ﷺ) کافر و حکمہ القتل ومن شک فی عذابه و کفرہ کفر (رد المحتار ایضاً) وارتداد احدهما فسخ عاجل بلا قضا فللموطوءة کل مهرها الخ و علیہ نفقة العدة الخ والولد یباع خیر الا یوبن دیناً (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۱ ط.س. ج ۳ ص ۱۳۹) ظفیر

(۳) لان الشارع جعل بعض المعاصی امارۃ علی عدم وجوده الخ کما لو سجد لصنم او وضع مصحفاً فی قارورة فانه یکفر الخ (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۲ ط.س. ج ۴ ص ۲۲۲) ان ما یكون کفراً اتفاقاً یبطل العمل والنکاح وما فیہ خلاف ایضاً ج ۳ ص ۳۹۹ ظفیر

حرام کو حلال سمجھنے والا مسلمان ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۴۸۲) فعل حرام کو حلال سمجھ کر کرنے والا مسلمان رہتا ہے یا نہیں؟
(الجواب) اس میں تفصیل یہ ہے کہ جو شامی باب المرتد میں مذکور ہے حاصل یہ ہے کہ ہر ایک حرام کو حلال سمجھنے والا یا برعکس کافر نہیں ہے بلکہ اس میں چند قیود ہیں جو کہ کتاب مذکور کے موقع مذکور میں منقول ہیں ان کا ملاحظہ فرمائیے^(۱) (ما حاصل یہ ہے کہ جو چیز بذات خود حرام ہو اس کی حرمت دلیل قطعی سے ثابت ہو اس کا حلال سمجھنے والا کافر ہو جاتا ہے ظفیر)

شوہر کے ظلم سے جو عورت قادیانی ہوئی پھر مسلمان اس کی شادی!

(سوال ۱۴۸۳) ہندو زوجہ زید نے مذہب قادیانی اختیار کر لیا علماء نے حکم ارتداد جاری کر کے فسخ نکاح کا حکم کیا اب جب کہ ہندو اپنے عقائد کفریہ سے تائب ہو گئی اس سے تجدید نکاح کے لئے کہا گیا جس کے جواب میں ہندو نے کہا کہ بوجہ ناراضگی اپنے شوہر کے کہ مجھ کو نان و نفقہ نہیں دیتا تھا اور نہ طلاق دیتا تھا مذہب قادیانی اختیار کیا تھا لہذا اگر مجھ کو اسی شخص سے نکاح کرنے پر مجبور کیا جاوے گا تو میں پھر اس مذہب کو اختیار کر لوں گی اور کسی قادیانی سے عقد کر لوں گی اس صورت میں ہندو کسی دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں؟
(الجواب) اقول و باللہ التوفیق ارتداد سے بچانے کے لئے روایت شامی و ظاہرہ ان لها التزوج بمن شاءت^(۲) پر عمل کیا جاوے اور یہ مسئلہ جو محتالہ کے لئے ہے کہ جبر اس کو مسلمان کر کے شوہر اول کے ساتھ تجدید نکاح کیا جاوے یہ دارالاسلام میں ہو سکتا ہے نہ کہ دارالحرب میں کہا ہو ظاہر۔ فقط

قرآن پاک کو گالی دی تو نکاح فسخ ہو یا نہیں؟

(سوال ۱۴۸۴) ایک شخص بحق قرآن عزیز مجمع عام میں بغیر ازار تفاع مولع شرعیہ گالی گلوچ دی و العیاذ باللہ تعالیٰ تو کیا یہ شخص شرعاً کافر ہو یا نہیں اور تجدید نکاح و تلقین وغیرہ امور شرعیہ بھی ضروری ہے یا نہیں؟
(الجواب) اس کے ارتداد میں کچھ شبہ نہیں ہے تجدید اسلام و تجدید نکاح اس کو ضروری ہے۔^(۳) فقط

(۱) والا صل ان من اعتقد الحرام حلالا فان كان حراما لغيره كمال الغير لا يكفر وان كان لعينه فان كان دليله قطعاً كفر والا فلا وقيل التفصيل في العالم اما الجاهل فلا يفرق بين الحرام لعينه ولغيره وانما الفرق في حقه ان ما كان قطعاً كفر به والا فلا فيكفر اذا قال الحمر ليس بحرام (رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط.س.ج ۴ ص ۲۲۳ مطلب في منكر الاجماع) ظفیر

(۲) رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۲۰ ط.س.ج ۴ ص ۲۵۳ ظفیر

(۳) اذا انكر الرجل اية من القرآن الخ او غاب كفر الخ رجل يقرأ القرآن فقال رجل اين جہ بانك طوفان است فهذا كفر (عالمگیری مصری موجبات الكفر ج ۲ ص ۲۶۶) ما يكون كفر اتفاقاً بطل العمل والنكاح الخ يومر بالا مستغفر والتوبة و تجدید النكاح (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۴۱۴ ط.س.ج ۴ ص ۲۴۶) ظفیر

حکم خدا اور رسول سے انکار میں نکاح فسخ ہو یا نہیں؟

(سوال ۱۴۸۵) ایک عالم نے زید کو شادی کے موقع پر رقص و سرور سے منع کیا کہ شریعت میں ابوولعب سرور و سماع بالخصوص رقص وغیرہ حرام ہے تو اس پر زید کے ایک عزیز نے مجمع عام میں باواز بلند یہ کہا کہ ہم خدا اور رسول کے حکم سے بالکل منکر ہیں اور نہیں مانتے وہ شخص دائرہ اسلام سے خارج ہے یا نہیں اس کا نکاح باطل ہے یا نہیں مسلمانان کو اس کے ساتھ کیا برتاؤ کرنا چاہیے؟

(الجواب) اس صورت میں وہ شخص جس نے کلمہ مذکورہ کہا مرتد ہو گیا اور دائرہ اسلام سے خارج ہو گیا اور اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج ہو گئی^(۱) تجدید اسلام و تجدید نکاح اس کو لازم ہے اور اگر وہ توبہ نہ کرے اور از سر نو اسلام قبول نہ کرے تو مسلمانان کو اس کے ساتھ میل جول نہ رکھنا چاہیے اور اس کو بالکل علیحدہ کر دینا چاہیے۔ فقط

شوہر عیسائی ہو گیا تو نکاح فسخ ہو گیا عدت بعد شادی کر سکتی ہے

(سوال ۱۴۸۶) زید تنہا عیسائی ہو گیا اور اس کی زوجہ و دیگر اہل کنبہ بدستور اسلام پر مستقیم رہے تو اس کی زوجہ کو چھ سال بعد نکاح ثانی کرنے کے لئے طلاق لینے کی ضرورت ہے یا نہیں؟

(الجواب) زید جب کہ عیسائی ہو گیا اور اس کی زوجہ مسلمان رہی تو نکاح اس کا فوراً فسخ ہو گیا بعد عدت کے اس کو دوسرا نکاح کرنا جائز اور درست ہے کما فی الدر المختار و ارتداد احدهما فسخ عاجل^(۲) فقط

شوہر جب غالی شیعہ ہو جائے تو نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۱۴۸۷) ہندہ نابالغہ کا نکاح بکر سے ہوا بکر اور اس کے والدین اس وقت سنی تھے ہندہ کے بالغہ ہو جانے کے بعد وہ رافضی ہو گئے جو ہر وقت اصحاب ثلاثہ و حضرت حفصہؓ اور حضرت عائشہ صدیقہؓ اور اصحاب عشرہ مبشرہ پر لعن و تبرا کرتے رہتے ہیں ابھی تک ان کی یہی حالت ہے کہ اعلامیہ اصحاب و ازواج مطہرات کو برا کہتے ہیں اور امامت کو نبوت سے افضل کہتے ہیں ہندہ اب والدین کے گھر ہے تو ہندہ و بکر کا نکاح قائم و جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) بکر جس وقت رافضی غالی ہو گیا اور رافضی اس کا حد کفر کو پہنچ گیا تو نکاح ہندہ کا اس سے فسخ ہو گیا کما فی الدر المختار و ارتداد احدهما فسخ عاجل^(۳) الخ وفي الشامي نعم لا شك في تكفير من قذف السيدة عائشة او انكر صحبة الصديق او اعتقد لا ولو هيسة في علي او ان جبرئيل غلط في الوحى او نحو ذلك من الكفر الصريح^(۴) الخ فقط

(۱) وارتداد احدهما فسخ عاجل (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۳ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳) ما يكون كفرا اتفاقا يطل العمل والنكاح الخ يؤمر بالا ستغفار والتوبه و تحديد النكاح (ايضا باب المرتد ج ۲ ص ۱۴ ط.س.ج ۴ ص ۲۴۶) ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳) ظفیر

(۳) ايضا باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س.ج ۳ ص ۱۹۳) ظفیر

(۴) رد المحتار باب المرتد ج ۳ ص ۵۰۵ ۴۰۶ ط.س.ج ۴ ص ۲۳۷) ظفیر

پہماری مسلمان ہوئی شادی کی پھر ہندو کے گھر لے
جائی گئی اب پھر مسلمان ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۸۸) پہلے ایک چماری مسلمان ہوئی اور اپنا نکاح اہل اسلام سے پڑھوایا چھ ماہ اس شخص کے گھر
میں رہی پھر اس چماری کو ہندو جبراً پکڑ کر لے گئے اس کا خاوند کسی اور مقدمہ میں قید ہو گیا تھا پانچ ماہ تک چماری
ہندوؤں کے گھر رہی حلال حرام کو مباح جاناب پھر دوبارہ مسلمان ہو گئی آیا پہلا نکاح اس کا فاسد ہو گیا یا کیا اس
پہماری کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہیں یا پہلے خاوند سے طلاق لینا چاہیے؟

(الجواب) جو امور سوال میں درج ہیں ان سے چماری کا مرتد ہونا معلوم نہیں ہوتا اگر درحقیقت وہ اپنے اسلام
پر قائم رہی اور عقیدہ اسلام کا رہا اگرچہ اعمال میں شریک کفار کے رہی تو مرتد نہیں ہوئی اور اس کا پہلا نکاح قائم
ہے^(۱) بدوں اس کے طلاق دینے کے اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرے شخص سے نکاح جائز نہ ہوگا
اور اگر اس نے اپنا عقیدہ بدل دیا تھا اور اسلام سے منحرف ہو گئی تھی اور اسلام کا انکار کر دیا تھا تو نکاح سابق اس کا فسخ
ہو گیا اب دوبارہ اسلام لانے کے بعد دوسرے شخص سے نکاح صحیح ہے۔^(۲) فقط

کلمہ کفر سے نکاح فسخ ہو جاتا ہے

(سوال ۱۴۸۹) ہندو کا نکاح زید سے چھ سات برس ہوئے ہو تھا زید نے اتنے عرصہ میں کسی قسم کا حق ہندو
کا ادا نہیں کیا زید کو نہ مجامعت پر قدرت ہے نہ نان و نفقہ دیتا ہے بلکہ زید کو عادت افلام کرانے کی ہے جس کی
وجہ سے مجامعت پر قدرت نہیں رہی اور والدین کے بھکانے کی وجہ سے طلاق نہیں دیتا زیادہ تکلیف پہنچنے کی وجہ
سے اکثر اوقات ہندو کی زبان سے کلمہ کفر کے بھی جاری ہو جاتے ہیں تو ہندو بوجہ کلمہ کفر کے عقد نکاح سے
باہر ہو گئی یا نہیں اگر نہیں ہوئی تو ایسی صورت فرمائیے کہ ہندو زید سے علیحدہ ہو جاوے؟

(الجواب) بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے البتہ اگر کلمہ کفر زوجین میں سے
کسی کے زبان سے ایسا نکل گیا ہے جو باتفاق کفر ہے^(۳) تو اس سے نکاح فوراً فسخ ہو جاتا ہے لیکن فسخ نکاح کے
لئے یہ ضروری ہے کہ وہ کلمہ کفر ایسا ہو کہ اس میں گنجائش تاویل کی نہ ہو اور مسئلہ یہ بھی ہے کہ شوہر سے
زبردستی سے اگر طلاق کا لفظ کہلا دیا جاوے تب بھی طلاق پڑ جاتی ہے بقولہ علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن
جدو هنر لھن جد الحدیث^(۴) فقط

(۱) لا یخرج الرجل من الایمان الا حجو ما ادخله فیہ ثم یقن انہ ردة یحکم بها وما یشک انہ ردة لا یحکم بها اذا
الاسلام ثابت لا یزول بالشک الخ فیسعی للعالم اذا رفع الیہ هذا ان لا یبادر بتکفیر اهل الاسلام (رد المحتار باب المرتد
ج ۳ ص ۳۹۳ ط س ج ۴ ص ۲۲۴) ظفیر

(۲) وارتداد احدهما ای الزوجین فسخ عاجل بلا قضاء (الدرا المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲
ص ۵۳۹) ظفیر ط س ج ۳ ص ۱۹۳

(۳) الکفر شی عظیم فلا اجعل المؤمن کافر امتی وحدت روایۃ انہ لا یکفر وفی الخلاصۃ وغیرہا اذا کان فی المسئلۃ
وجوہ توجب التکفیر ووجه واحد بمعنی فعلی المقفی ان یمیل الی الوجه الذی یمنع التکفیر تحسینا للظن بالمسلم (رد
المختار باب المرتد ج ۳ ص ۳۹۳ ط س ج ۴ ص ۲۲۴) ظفیر

(۴) مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق فصل ثانی ص ۲۸۴ جد کے بعد یہ الفاظ بین النکاح والطلاق والرجعة (رواہ الترمذی و
ابوداؤد ایضاً) ظفیر

نوال باب

بیویوں میں عدل و مساوات اور حقوق الزوجین

دو بیویوں میں مساوات

(سوال ۱۴۹۰) میرے دو بیویاں ہیں میں اپنی ہر بیوی کے مکان سکونت میں دس دس شب ہر ماہ سونا چاہتا ہوں جس میں تخلیہ بھی سہولت ممکن ہے اب مہینہ میں دس شب اور باقی ہے ان میں میں اپنی بیوی شادی شدہ کے مکان کے باہر سونا چاہتا ہوں مگر بلا تعلق تخلیہ اگر اس کی نوبت ہو تو مساوی حقوق ہونا چاہیے یا کیا جہاں میں دس شب اور سونا چاہتا ہوں وہ ناکتہ ہیں اور دوسری بیوی ان صفات میں نہیں ہیں؟

(الجواب) زوجات اگر متعدد ہیں تو سب برابر ہیں اور سب کا حق برابر ہے باکرہ اور ثیبہ اور پہلی اور نئی سب برابر ہیں اور مساوات شب باشی میں ہونی چاہیے جماع شرط نہیں ہے پس وہ دس شب جو باقی رہے یا تو ان کو بھی نصف نصف کرنا چاہیے یا دونوں کے پاس رات کو نہ رہو کسی علیحدہ مکان میں رہو۔^(۱) فقط

کیا دو بیویوں کے زیور اور خرچ میں بھی مساوات ضروری ہے

جب کہ ایک صاحب اولاد ہو اور دوسری نہ ہو

(سوال ۱۴۹۱) اگر زید کے دو زوجہ ہیں تو دونوں میں زیور وغیرہ میں کمی زیادتی کرنا یا دونوں کو برابر خرچ دینا جب کہ ایک صاحب اولاد بھی ہے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) دونوں زوجہ میں خرچ اور نفقہ میں مساوات کرے کمی پیشی نہ کرے^(۲) البتہ جو صاحب اولاد ہے اس کو اولاد کا نفقہ علیحدہ دیویں۔ فقط

عمر چاہتا ہے کہ سفر میں چھ چھ ماہ دونوں بیویوں کو رکھے قرعہ نہیں ڈالے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۴۹۲) عمر کا روزگار پہاڑ پر ہے اور اس کی دو زوجہ ہیں عمر چاہتا ہے کہ چھ مہینہ ایک زوجہ کو پاس رکھے اور چھ مہینہ دوسری کو عمر ایسی بیوی کو سفر میں رکھنا چاہتا ہے جس کا خرچ کم ہو اور قرعہ اندازی نہیں کرتا

(۱) يجب و ظاهر الآية انه فرض ان يعدل فيه ای فی القسم بالتسوية فی البيتة و فی الملبوس و الماکول و الصحبة لا فی المجامعة الخ و البکر و الثیب و الجديدة و القديمة و المسلمة و الکتابية سواء لا طلاق الآية (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۶ ' ۵۴۷ ' ۵۵۰ ط.س. ج ۳ ص ۲۰۱ - ۲۰۲) ظفیر

(۲) يجب و ظاهر الآية انه فرض نهر ان يعدل ای ان لا يجوز فيه ای فی القسم بالتسوية فی البيتة و فی الملبوس و الماکول و للصحبة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۶ ' ۵۴۷ ط.س. ج ۳ ص ۲۰۱ - ۲۰۲) ظفیر

یہ کیسا ہے؟

(الجواب) عمر کو اختیار ہے کہ سفر میں جس زوجہ کو چاہے پاس رکھے قرعہ اندازی نہیں ہے، البتہ بہتر اور مستحب ہے اگر قرعہ نہ کرے گناہ گار نہیں، کما مر فی الدر المختار ولا قسم فی السفر دفعاً للخرج فله السفر بمن شاء والقرعة احب تطیباً لقلوبهن الخ^(۱) فقط

کیا خرچ اور تحفہ و ہدیہ میں بیویوں کے اندر مساوات نہ کرنے سے شوہر گناہ گار ہوگا (سوال ۱۴۹۳) ایک شخص کی دو زوجہ ہیں وہ ان میں مساوات اور برابری نہیں کرتا زوجہ ثانیہ کو خرچ وغیرہ کم دیتا ہے اور تحفہ وغیرہ سفر سے لاتا ہے زوجہ ثانیہ کو نہیں دیتا اور کہتا ہے کہ میں نے فتویٰ منگالیا ہے کہ تحفہ و ہدیہ میں مساوات ضروری نہیں ہے اگر اس میں سے زوجہ ثانیہ کو کچھ دے دے تو اس کی خوشی ہے کیا یہ طرز عمل درست ہے یا نہیں کیا وہ شخص گناہ گار ہوتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) عدل کرنا دو زوجہ میں ضروری ہے تارک اس کا عاصی آثم تارک فرض ہے اور فاسق ہے قال اللہ تعالیٰ فان خفتن ان لا تعدلوا فواحدة^(۲) الایة و فی الدر المختار يجب و ظاهر الایة انه فرض ان يعدل ای ان لا يجوز لیه ای فی القسم بالتسویة فی البینونة و فی الملبوس و الماکول^(۳) الخ پس معلوم ہوا کہ دو زوجہ کے درمیان ہر ایک امر میں کھانے اور کپڑے اور پاس رہنے میں مساوات کرے حدیث شریف میں ہے کہ جس شخص کے دو زوجہ ہوں اور وہ ان میں مساوات اور عدل نہ کرے تو قیامت کے دن اس حال میں آوے گا کہ اس کی ایک کروٹ ساقط ہوگی وعن ابی ہریرۃ عن النبی ﷺ قال اذا کانت عند الرجل امرأتان فلم يعدل بينهما جاء یوم القیمہ و شقہ ساقط رواہ الترمذی وغیرہ^(۴) فقط

مجاہدت ہر ماہ ضروری ہے یا نہیں اور نفقہ سے بے پروائی کیسی ہے؟

(سوال ۱۴۹۴) بیوی کی روٹی کپڑے کی خبر نہ لینا کیسا ہے؟ اور سفر و مجبوری وغیرہ کی وجہ سے مقاربت نہ ہوتی ہو تو کیسا ہے؟ یہ جو مشہور ہے کہ (ہر ماہ میں) صحبت نہ کرنے سے ایک خون کا گناہ ہوتا ہے صحیح ہے یا نہیں؟

(الجواب) زوجہ کے نان نفقہ کی خبر نہ لینا گناہ ہے آئندہ خبر گیری رکھنی چاہیے اور محالست سفر و مجبوری عدم مقاربت کی وجہ سے کچھ گناہ شوہر پر نہیں ہوا اور یہ غلط ہے کہ ترک وطی سے ایک خون کا گناہ ہر ماہ میں ہوتا ہے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب القسم ج ۲ ص ۵۵۱ ط.س.ج ۳ ص ۲۰۶ ظفیر

(۲) سورة النساء رکوع ۱ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المختار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۶ ۵۴۷ ط.س.ج ۳ ص ۲۰۱ ظفیر مشکوٰۃ باب القسم فصل ثانی ص ۲۷۹ ظفیر

(۴) فتجب (النفقہ) للزوجہ بنکاح صحیح الخ علی زوجها لا نہا جزاء الاحساس الخ و لوصغیر (الدر المختار علی رد المختار باب النفقہ ج ۲ ص ۸۸۶ ط.س.ج ۳ ص ۵۷۲) ظفیر

یہ بالکل غلط اور باطل ہے۔^(۱) فقط

زود کو ب کی وجہ سے بیوی شوہر کے گھر نہ جائے تو کیا کیا جائے؟

(سوال ۱۴۹۵) زید نے اپنی زوجہ کو مہر میں چند رقبے اور ایک مکان دے دیا اور بعد از ایک سال اس کو زود کو ب کر کے اشیاء مذکورہ چھین کر نکال دیا ایک سال تک وہ اپنی والدہ کے یہاں رہی اب زید اس کو لے جانا چاہتا ہے اور زوجہ زود کو ب جانے سے انکار کرتی ہے شوہر اس کو لے جاسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر زوجہ زید کو شوہر کے مکان پر جانے سے خوف ہو تو اس کو وہاں جانے پر مجبور نہ کیا جاوے گا۔ فقط

سفر میں بیویوں کے درمیان عدل و حقوق زوجیت نہ ادا کرنے کا گناہ ہو گیا نہیں؟

(سوال ۱۴۹۶) زید نے پہلے اپنے وطن اصلی اور جائے پیدائش میں مسماۃ ہندہ سے نکاح کیا پھر ایک دور دراز شہر میں مسماۃ عائشہ سے نکاح کیا اور وہیں مستقل قیام رکھتا ہے وطنی بیوی کی طرف اس کا قطعی میلان نہیں ہے البتہ نان نفقہ کے مصارف ادا کرتا رہتا ہے ایسی حالت میں جب کہ برسوں اپنی بیوی کی طرف رخ نہیں کرتا گناہ گار ہو گیا نہیں ہندہ یہ بھی خواہش کرتی ہے کہ اگر زید شوہر اپنے پاس بلائے تو فوراً چلی جائے لیکن زید اس لئے بلانے میں تامل کرتا ہے کہ اگر بلائے گا تو عدل نہ کر سکے گا پس اگر زید ہندہ کو اسی شہر میں جس میں مستقل قیام رکھتا ہے بلا لے اور سوائے نان نفقہ کے اور مکان کے کسی قسم کا تعلق نہ رکھے تو ایسی حالت میں اس کو ایسا کرنا جائز ہو گیا نہیں بحالیحہ وہ ہندہ سے مواخذہ نہ کرنے کا اقرار اور وعدہ لے چکا ہو یا اب لے لے اگر زید ہندہ کو باوجود اس کی خواہش کے اپنے پاس نہ بلائے تو اس فعل سے گناہ گار ہو گیا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار ولو اقام عند واحدة شهراً فی غیر سفر الخ قوله فی غیر سفر اما اذا سافر باحدهما ليس للاخرى ان تطلب منه ان يسكن عندها مثل التي سافر بها و عن الهندية شامی ص ۴۰۰ جلد ثانی ثم قال فی الدر المختار ولا قسم فی السفر فعا للخرج الخ قال فی الشامی لانه لا يتيسر الا بحملهن معه و فی الزامه ذلك من الضرر مالا يخفى^(۲) الخ

ان عبارات سے واضح ہوا کہ سفر میں جس زوجہ کے ساتھ چاہے رہ سکتا ہے اس پر شوہر ماخوذ نہ ہوگا لیکن اگر اصلی وطن کی زوجہ کو اپنے پاس بلائے گا تو پھر عدل اس پر لازم ہے ہاں اگر ہندہ اپنا حق ساقط

(۱) لا فی المجامعة كالمحبة بل يستحب و يسقط حقها بمرة و يجب ديانة احيانا ولا يبلغ مدة الايلاء الا برضاها و يومر المتعبد بصحتها احيانا و قدره الطحطاوى بيوم و ليلته من كل اربع لحة و سبع لامة ولو تضررت من كثرة جماعه لم تجز الزيادة على قدر طاقتها (در مختار) قال فی الفتح واعلم ان ترك جماعها مطلقا لا يحل له صرح اصحابنا بان جماعها احيانا واجب ديانة لكن لا يدخل تحت القضاء والا لزام الا الوطاة الاولى ولم يقدروا فيه عدة و يجب ان لا يبلغ به مدة الايلاء الا برضاها و طيب نفسها به (رد المختار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۷، ۵۴۸ ط.س.ج ۳ ص ۲۰۲) ظفیر

(۲) رد المختار باب القسم ج ۲ ص ۵۵۱ ط.س.ج ۳ ص ۲۰۵ ظفیر

کر دیوے اور دوسری زوجہ کو دے دیوے تو پھر پاس رکھ کر بھی عدل نہ کرنے میں زید گناہ گار نہ ہوگا قال فی الدر المختار ولو ترک قسمها ای نوبتها لضررتها^(۱) صح الخ اور عبارت شامی لانه لا یتيسر الخ سے یہ بھی واضح ہو گیا کہ زید کو اپنے پاس بلانا ہندہ کو لازم نہیں ہے اور نہ بلانے سے وہ گناہ گار نہ ہوگا (جب شوہر نے مستقل قیام غیر شہر میں اختیار کر لیا اور وہیں بود و باش اس طرح اختیار کر لی کہ وطن اصلی آنے کا کبھی نام بھی نہیں لیتا تو پھر یہ سفر کے حکم میں کس طرح رہا؟ وطن اصلی کے حکم میں ہو گیا فقہاء نے سفر کے سلسلہ میں لکھا ہے ولا قسم فی السفر دفعا للحرج فله السفر بم شاء منهم والقرعة احب تطيبا لقلوبهن (در مختار) اسی طرح شامی لکھتے ہیں لانه لا یتيسر الا بحملهن معه و فی الزامه ذلك من الضرر مالا يخفى نه ولانه قد يثق باحدهما فی السفر و بالا خرى فی الحضر والقوار فی المنزل (ج ۲ ص ۵۵۱) اس عبارت سے بھی معلوم ہوتا ہے وہ سفر مراد ہے جو مہینہ پندرہ دن کے لئے ہو اور دوسری بالکل نظر انداز نہ ہو۔

دوسرے دوسری بیوی کے جو حقوق ہیں اس کی ادائیگی بھی ضروری ہے اس کو کامل عقد بنا کے رکھنا یہ ظلم ہے، مجامعت کبھی کبھی دیتا واجب ہے، و تجب دیانتہ احیانا لا يبلغ مدة الايلاء الا برضاها ويؤمر المتعبد لصحتها احیانا وقدره الطحاوی بیوم و ليله من كل اربع (در مختار) قال فی الفتح واعلم ان ترك جماعها مطلقا لا يحل له صرح اصحابنا بان جماعها احیانا واجب دیانة (رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۷) واللہ اعلم ظفیر

شوہر کی اطاعت ضروری ہے یا والدین کی؟

(سوال ۱۴۹۷) عورت پر شوہر کی فرماں برداری زیادہ ضروری ہے یا والدین کی^(۲) (۲) جو عورت شوہر سے نفرت رکھتی ہو اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟
(الجواب) شوہر کی اطاعت اور فرماں برداری عورت کے لئے زیادہ ضروری ہے اور مقدم ہے دیگر اقرباء سے^(۳) (۲) ایسی عورت عاصی اور گناہ گار ہے۔^(۴) فقط

بیوی کو شوہر باپ کے گھر جانے سے روکے اور بیوی جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۴۹۸) اگر کوئی شخص اپنی اہلیہ کو یہ حکم دے کہ تو سسرال میں ہرگز نہ جانا اور اس شخص کا باپ اگر

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۵۱ ط.س. ج ۳ ص ۲۰۶ ظفیر

(۲-۳) عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لو كنت امر احدا ان يسجد لاحد لامرت المرأة ان تجسد لزوجها رواه الترمذی (مشکوٰۃ باب عشرة النساء ص ۲۸۱) ولا يمنعها من الخروج الى الوالدین فی كل جمعة ان لم يقدر علی انیائها (در المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۱۴ ط.س. ج ۳ ص ۶۰۲) ظفیر

(۴) قبل لرسول اللہ ﷺ ای النساء خبر قال النبی تسره اذا نظر وتطيمعه اذا امر ولا تخالفه فی نفسها ولا مالها بما يكره رواه النسائی (مشکوٰۃ باب عشرة النساء ص ۲۸۳) ظفیر

اس کو سمجھا کر لے جاوے تو اس سے نکاح پر کیا اثر پڑے گا اور شوہر کو اس پر کیا کرنا چاہیے؟
 (الجواب) اس سے نکاح پر کوئی اثر نہیں ہوا یعنی نکاح میں کچھ خلل نہیں آیا لیکن عورت کو خلاف حکم شوہر ایسا نہ کرنا چاہیے تھا اب شوہر کو بعد علم کے عورت پر کچھ سختی نہ کرنی چاہیے اگر کوئی اندیشہ اور شبہ اس کو سرال جانے میں نہیں ہے اور اگر ہے تو آئندہ کو روک دے اور جو کچھ اس کے باپ نے کیا کہ اس کی زوجہ کو میکہ سے لے آیا اس پر کچھ مواخذہ نہ کرے۔^(۱) فقط

جب بیوی کو اس کے والدین نہ آنے دیں تو شوہر کیا کرے

(سوال ۱۴۹۹) عرصہ ڈیڑھ سال سے زیادہ ہوا میرے سالے کے ضرب لگنے کی اطلاع پہنچی جس پر میں زوجہ کو لیکر وہاں پہنچا میری سرال نے زوجہ ام کو خیلہ صحت رکھ لیا اور اب ہر گز نہیں بھیجتے چند مرتبہ میں خود اور ایک مرتبہ میرے والدین لینے کے لئے گئے مگر تب بھی نہیں بھیجا اس صورت میں شرعی فتویٰ کیا ہے؟
 (الجواب) بے وجہ لڑکی کو شوہر کے گھر نہ بھیجنے کا والدین کو کچھ حق نہیں ہے والدین دختر بسبب روکنے اپنی دختر کے گناہ گار ہیں ان کو لازم ہے کہ اس سے توبہ کریں اور لڑکی کو اس کے شوہر کے پاس بھیجیں اور لڑکی کو لازم ہے کہ اس بارے میں وہ والدین کی اطاعت نہ کرے اور شوہر کی فرماں برداری کرے کیونکہ اس بارے میں شوہر کی اطاعت زوجہ کو کرنا مقدم ہے۔^(۲) فقط

بیوی جب شوہر کی بات نہ مانے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۰۰) عورت اپنے خاوند کی مرضی کے خلاف چلے اور اس کے کہنے پر عمل نہ کرے تو اس کے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) عورت کے ذمہ اپنے خاوند کی اطاعت ان امور میں جو شرعاً ممنوع نہ ہوں ضروری اور لازم ہے اگر وہ اپنے خاوند کی اطاعت نہ کرے گی تو گناہ گار ہوگی اور اگرچہ والدین کی اطاعت ضروری ہے مگر عورت پر خاوند کا حق زیادہ ہے۔^(۳) فقط

والدین جب لڑکی رخصت نہ کریں اور وہ نہ جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۱۵۰۱) عورت کے والدین اگر عورت کو اس کے شوہر کے پاس نہ بھیجیں تو اس کے لئے کیا حکم

(۱) لا یمنعها من الخروج الى الوالدین و قبل یمنع ولا یمنعها من الدخول الیها فی کل جمعته و غیر ہم من الاقارب فی کل منسہ هو المختار ۵ و عن ابی یوسف فی النوادر تغیر خروجها بان لا یقدر علی ایتانها فان قد لا تذهب وهو حسن (رد المختار باب النفقة ج ۲ ص ۹۱۴، ۹۱۵ ط. س. ج ۳ ص ۶۰۲، ۶۰۳) ظفر

(۲) الرجال قوامون علی النساء بما فضل الله بعضهم علی بعض و بما الفقوا من الموالیم قال صلحت قنت حفظت للغیب ما حفظ الله و التي تخافون تشوزهن فعضوهم و امحر و هن فی المضاجع و اضربوهن فان اطعنكم فلا تبغوا علیهن سیلا (سورة النساء رکوع ۶) قالو اللزج ان یسکنها حیث احب و لکن بین جیران صالحین (رد المختار باب النفقة ج ۲ ص ۹۱۴ ط. س. ج ۳ ص ۶۰۲) ظفر (۳) لیس لہا ان تخرج بلا اذنه اصلا (رد المختار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۴ ط. س. ج ۳ ص ۱۴۶) ظفر

ہے عورت اپنے والدین کی ترغیب سے خاوند کے پاس نہ جاوے تو کیا حکم ہے؟
(الجواب) والدین کو یہ جائز نہیں ہے کہ بلا کسی اندیشہ کے وہ اپنی لڑکی کو اس کے شوہر کے پاس نہ بھیجیں
البتہ اگر کوئی خوف ہو تو روک سکتے ہیں۔ فقط

بیوی والدین اور شوہر میں جھگڑانہ کرائے

(سوال ۱۵۰۲) خاوند اگر کوئی بات بطور مذاق اپنی بیوی سے کہے اور عورت اپنے والدین سے شکایت کرے
جس کی وجہ سے اس کے والدین جھگڑا فساد کرنے پر آمادہ ہوں اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے عورت ہر ایک بات
اپنے خاوند کی والدین سے جا کر کہے جس سے رنجش پیدا نہ ہو اس کے لئے کیا حکم ہے؟
(الجواب) جھگڑے سے ہر حال میں بچنا چاہیے یعنی عورت کو ایسی بات نہ کرنی چاہیے جس سے اس کے شوہر اور
والدین میں نزاع پیدا ہو۔

شوہر کی اجازت کے بغیر عورت کا کہیں جانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۰۳) عورت اپنے خاوند کی بلا اجازت کسی رشتہ دار یا گھریا میکے یا تماشہ میں جاوے اس کے واسطے
شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) عورت کو بلا اجازت والدین کے یا کسی اپنے رشتہ دار کے گھر جانا درست نہیں ہے اور مرد کو بھی
مطلقاً روکنے کا حکم نہیں ہے بلکہ گاہ گاہ رشتہ داروں سے علی قدر مراتب ملنے دینا چاہیے۔^(۱) فقط

خاوند کو چھوڑ کر باپ کے پاس عورت کا جانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۰۴) عورت اپنے خاوند کے پاس لیٹی ہوئی ہے خاوند کے سو جانے پر اٹھ کر چلی جائے اور باپ
کے پاس لیٹ کر پیر ہاتھ دیوائے اور باپ اس کو اپنے پاس سے جدا نہ کرے اور خاوند کے پاس نہ جانے دے جس
سے اس کے خاوند کو بدگمانی پیدا ہو اسکے واسطے شرعاً کیا حکم ہے؟

(الجواب) والد کی طرف ایسا گمان نہ کرنا چاہیے (لیکن والد کو بھی اس طرز عمل سے بچنا لازم ہے جس سے شوہر
کو بدگمانی یا تکلیف ہو)^(۲) ظفیر

(۱) لا یمنعہا من الخروج الی الوالدین فی کل جمعة ان لم یقدر و اعلی اتیانہا علی ما اختارہا فی الاختیار ولو ابوہا رما
مثلاً فاحتاجہا فعلیہا تعاہدہ ولو کافر اوان ابی الزوج ولا یمنعہا من الدخول علیہا فی کل جمعة و فی غیر ہما من
المحارم فی کل سنہ و یمنعہم من الکیونہ و فی نسخہ من البیتوتہ و من القرار عندہا بہ یفتی و یمنعہا من زیادۃ الاجانب و
عیادتہم والولیسہ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۵۱۴ و ۵۱۵ ط.س. ج ۳
ص ۶۰۲-۶۰۳ ظفیر (۲) و یمنعہم من الکیونہ و فی نسخہ من البیتوتہ (در مختار) قوله یمنعہم الظاہر ان
الضمیر عائد الی الابین والمحارم قوله من البیتوتہ بویدہ ما مر من التعلیل بان النفقہ فی المکث وطول الکلام (رد
المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۱۵ ط.س. ج ۳ ص ۶۰۳ ظفیر

عورت کا شوہر کے ساتھ کھانا کھانا جائز ہے

(سوال ۱۵۰۵) لڑکی کے والدین لڑکی کو خاوند کے ساتھ کھانا کھانے دیں اس کے لئے شرعاً کیا حکم ہے؟
(الجواب) خاوند کے ساتھ کھانا عورت کو شرعاً درست ہے عورت کے والدین کو اس سے روکنا نہ چاہیے۔ فقط

عورت شوہر کی اجازت کے بغیر باہر جاسکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۰۶) ایک عورت ہندہ جس کا شوہر کہیں باہر گیا ہوا ہے آیا وہ بلا اجازت شوہر باہر جاسکتی ہے یا نہیں؟ اگر جاسکتی ہے تو کن کن صورتوں میں جاسکتی ہے؟ فقط بیوا تو جروا

(الجواب) ہندہ مذکورہ کو اپنی ضرورتوں اور مال باپ سے ملنے کے لئے و دیگر اقارب محارم سے ملنے کے لئے اور حج اگر فرض ہے اور محرم ساتھ جانے والا بھی موجود ہے تو باہر جانا درست ہے کما فی الدر المختار فلا یخرج الا لحق لها او علیہا او زیادة ابوبہا کل جمعة او المحارم کل سنہ او لكونہا قابلاً او غاسلاً و فی الشامی و کذا فیما لو ارادت حج الفرض بمحرم و کان ابوہا زمناً مثلاً لا یحتاج الی خدمتہا الخ او کانت لها نازلة الخ و لم یسأل لها الزوج عنها من عالم فتخرج بلا اذنه فی ذلك كله^(۱) الغرض ضروریات دینی و دنیوی میں اس کو نکلنا اور باہر جانا درست ہے۔ فقط

بیوی کو مار پیٹ کر نابرا ہے

(سوال ۱۵۰۷) ایک شخص اپنی بیوی منکوحہ کو از حد تکلیف جبر و تشدد مار پیٹ کرتا ہو اور وہ عورت اپنی جان کی حفاظت کی وجہ سے بلا اجازت شوہر والدین کے یہاں چلی گئی اور اس کے والدین اس کو بھیجنے سے انکار کریں تو وہ عورت یا اس کے والدین خطاوار ہیں یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں شرعاً خطاوار اور آثم شوہر ہے کہ بے وجہ عورت کو زد و کوب کرتا ہے اور سخت تعزیر ناحق کرتا ہے ایسی حالت میں عورت کا اپنے والدین کے گھر جانا اور رہنا فرمانی اور نشوز نہیں ہے کیونکہ یہ جانا عورت کا ناحق نہیں ہے بلکہ حق پر ہے۔^(۲) فقط

بیوی کو نصیحت کرنا اور اس کے لئے بد دعا کرنا یا روٹی کپڑا بند کرنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۰۸) زید کی بیوی اگر باوجود نصیحت کرنے اور سمجھانے کے نہ مانے اور اپنی حرکات سے باز نہ آوے تو زید کو یہ جائز ہے کہ رات کو سونا چھوڑ دے یا کپڑا روٹی نہ دے اور یہ بد دعاء کرے کہ اللہ پاک یا تو اس کو نیک

(۱) دیکھئے رد المحتار باب المہر ج ۲ ص ۴۹۴ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۵ ظفیر

(۲) ولو قالت انه یضربنی ویو ذینی فمرہ ان یسکتی بین قوم الصالحین فان علم القاضی ذلك زجره و منعه عن التعدی فی حقہا ولا یسال الجیر ان عن صنعہ فان صدقوہما منعه عن التعدی فی حقہا ولا یترکھا ثمہ (رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۱۴ ط.س. ج ۳ ص ۶۰۲) ظفیر

کر دے یا اسکو اٹھالے یہ جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) سمجھانا اور نصیحت کرنا تو عمدہ ہے لیکن نہ ماننے پر رات کو سونا چھوڑنا یا روٹی کپڑا نہ دینا یا کم دینا درست نہیں ہے اور دعاؤں میں صرف اسی پر اکتفاء کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت فرمادے اور نیک کرے موت کی دعا نہ کرے۔^(۱) فقط

ساس بہو میں نہ بنے تو دونوں کو علیحدہ رکھنا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۰۹) زید کی زوجہ اور زید کی والدہ میں سخت نا اتفاقی رہتی ہے بہو ساس کی دشمن اور ساس بہو کی دشمن ہے زوجہ زید علیحدہ رہنا پسند کرتی ہے آیا زید کس صورت سے علیحدہ ہو کر رہے کہ والدین کے حقوق بھی ادا کرتا رہے؟

(الجواب) زید کو اس حالت میں یہ کرنا چاہیے کہ اپنی زوجہ کو لیکر علیحدہ رہے اور والدین کی خدمت اور فرماں برداری کرتا رہے اور جو کچھ ان کا حق ہے ادا کرے تاکہ دارین میں فلاح پاوے۔^(۲) فقط

والدین کے کہنے سے حقوق شوہر میں کوتاہی یا حقوق اللہ میں درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۱۰) اگر والدین لڑکی کو جماع سے روکیں اور وہ شہوت کی وجہ سے نہ رکے لیکن والدین کے خوف سے غسل نہ کرے جس کی وجہ سے اکثر نمازیں قضاء ہوں عورت گناہ گار ہوگی یا والدین اس کے اور ایسا خوف و لحاظ جس سے نمازوں کے قضاء ہونے کی نوبت آئے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس میں والدین عاصی و گناہ گار ہیں اور عورت کو ان کی فرماں برداری اور ان کا خوف کرنا جائز نہیں ہے جیسا کہ حدیث میں گزرا (لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق) مشکوٰۃ کتاب الامارۃ ص ۳۲۱ ظفیر

پہلی بیوی کو طلاق دینا چاہتا ہوں مگر والدین راضی نہیں

ادھر مساوات نہیں رکھ سکتا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۱۱) کمترین کا نکاح عرصہ چار سال چھ ماہ پیشتر ایک لڑکی سے ہوا جہاں پر میں خوش نہیں تھا مگر

(۱) والی تخافون نشوزهن واهجروهن فی المضاجع واضربوهن فان اطعنكم فلا تبغوا علیہن سیلا (سورة النساء) اس سے معلوم ہوا کہ شب باشی چھوڑنا جائز ہے مگر ہو اسی گھر میں اس کے ساتھ نہ ہو ظفیر
(۲) و تجب لہا السكنی فی بیت خال عن اہلہ الخ و اہلہا الخ و بیت منفرد من دار لہ غلق زاد فی الاختیار و العینی و مرافق و مفادہ لزوم کنیف و مطبخ و ینبغی الافتاء بہ کفاہا لحصول المقصود الخ بشرط ان لہ یكون فی الدار احد من رحماء الزوج یؤذیہا (در مختار) فی البدائع ولو اراد ان یسکنہا مع ضرثہا او مع حمائہا کامہ و اختہ و بنتہ فابت فعلیہ ان یسکنہا فی منزل منفرد لان اباء ہا دلیل الاذی والضر الخ و ذکر الخصاص ان لہا ان تقول لا اسکن مع والدیک و اقربانک فی الدار فافر دلی دارا قال صاحب الملنقط ہذہ الروایتہ محمولۃ علی الموسرۃ الشریفۃ وما ذکرنا ان افراد بیت فی الدار کاف انما ہو فی المرأة الوسط (رد المحتار باب النفقۃ ج ۲ ص ۹۱۲ و ج ۲ ص ۹۱۳ ط س ج ۳ ص ۵۹۹ ۶۰۰) ظفیر

والدین کے دباؤ سے وہ نکاح ہو گیا اور میں اس وقت بالغ تھا نکاح کے ابتداء ہی سے مجھے اپنی منکوحہ سے محبت پیدا نہیں ہوئی اور میرا ارادہ نکاح ثانی کر لینے کا ہوا جس کو والدین پر بھی ظاہر کیا مگر وہ راضی نہیں ہوئے اور نہ انہوں نے اجازت دی والدین بہت دباؤ دیتے رہے کہ میرے تعلقات اپنی بیوی سے اچھے پیدا ہو جائیں اور میں خود اکثر اپنی طبیعت کو بہت مجبور کرتا تھا مگر کوئی خوشگوار اثر نہ ہوا گو اپنی صورت میں اس کے ساتھ تعلقات زن و شوی رکھا گیا اور اس طرح دو سال کا عرصہ گزر گیا مگر کوئی اولاد وغیرہ بھی پیدا نہیں ہوئی عرصہ دو سال کے بعد اپنی حسب منشاء والدین کی مرضی کے خلاف دوسرا نکاح کر لیا جس کے ساتھ خداوند کریم نے مجھے محبت بھی عطا فرمائی اور مجھے جو چاہتا تھا اللہ پاک نے عنایت فرمایا اور اب میرا ارادہ پہلی بیوی کو طلاق دینے کا تھا کیونکہ دوسرا نکاح کرنے کی صورت میں مجھ سے اس کے رہے سے تعلقات بھی ضائع ہو جاویں گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور میں نے بہت چاہا کہ اسے طلاق دے دوں مگر والدین نہایت سخت ناراض تھے اور انہوں نے ہر گز ہر گز اس بات کی اجازت نہ دی انہوں نے فرمایا کہ اگر تم اس کو طلاق دیتے ہو تو ہم تم سے اپنی زندگی بھر نہیں ملیں گے آخر میں نے ملتوی کر دیا مگر اس حالت میں مجھے اس سے محبت بالکل نہیں اور نہ میرے اس کے تعلقات اچھے رہے اور اسی طرح دو سال تقریباً اور گزر گئے اور میرے اور اس کے تعلقات میں کوئی اچھا اثر پیدا نہیں ہوا اب میں چاہتا ہوں کہ اسے طلاق ہو جاوے تو وہ بھی اپنے آرام میں ہو جاوے اور مجھے بھی اس سخت مواخذہ سے نجات ہو مگر والدین کسی طرح نہیں مانتے وہ اپنی اس ضد پر ہیں کہ اگر تم اسے طلاق نہیں دیتے تو ہم ملتے ہیں ورنہ ہم تم سے دور اب دراصل بات یہ بھی ہے کہ میری پہلی بیوی طلاق لینے پر خوش نہیں ہے اور میری یہ حالت ہے کہ میں دو کا خرچ اور تعلقات وغیرہ کے برداشت کے قابل نہیں اور میں دونوں کو رہنے بھی دوں تو اذروئے قوانین خدا وندی میں دونوں کے ساتھ مساوات کا سلوک نہ کرنے سے ایک سخت گناہ کا مرتکب ہوتا ہوں اور اگر طلاق دیتا ہوں تو والدین کی نافرمانی کا مرتکب ہوتا ہوں اب مجھ کو کیا کرنا چاہیے؟

(الجواب) بہتر تو یہ ہے کہ والدین کی بھی اطاعت کی جائے ورنہ ان کی مرضی کے خلاف نہ کیا جاوے اور زوجہ اول کے حقوق بھی ادا کئے جائیں اور اگر طبیعت اور خواہش کے خلاف ہو مگر طبیعت پر جبر کر کے اور اللہ کے خوف سے ہر دو زوجہ میں عدل و مساوات کی جاوے باقی محبت قلبی اگر ایک سے زیادہ اور ایک سے کم ہو یا بالکل نہ ہو تو اس پر مواخذہ نہیں ہے اور جماع و صحبت میں بھی مساوات شرط نہیں ہے مگر البتہ شب باشی یعنی رات کو پاس رہنے میں دونوں کو برابر رکھے ایک شب ایک زوجہ کے پاس سوئے تو دوسری رات دوسری کے پاس اسی طرح کھانے پینے میں برابری کرے^(۱) لیکن اگر ایک زوجہ اپنے حقوق معاف کر دیوے تو پھر عند اللہ مواخذہ سے بری ہے الغرض یہ صورت تو ایسی ہے کہ ماں باپ کی بھی خوشی ہو جاوے اور بیوی کی بھی حق تلفی نہ ہو۔

اور اگر اس طرح نہیں کر سکتا اور ایک زوجہ کے حقوق بالکل ادا نہیں کر سکتا اور جس قدر مساوات و

(۱) يجب و ظاهر الایۃ انه فرض ان يعدل ای ان لا یجوز فیہ ای فی القسم بالتسویۃ فی البیتۃ و فی الملبوس و الماکول و الصحبۃ لا فی المجامعۃ کالمحبۃ من یستحب (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۶ ط. س. ج ۳ ص ۲۰۱) ظفر

عدل ضروری ہے وہ نہیں کر سکتا اور نہ وہ زوجہ اپنے حقوق معاف کرتی ہے تو پھر ضروری ہے کہ اس کو طلاق دی جاوے^(۱) اور ماں باپ کے راضی کرنے کی دوسری صورت کی جاوے طلاق دینے کے بعد ان کی منت خوشامد کی جاوے اور ہر طرح فرماں برداری کی جاوے اگر بالفرض وہ پھر بھی راضی نہ ہوں تو تم پر مواخذہ شرعی نہیں البتہ زوجہ کے حقوق ادا نہ کرنے اور اس سے معافی کی صورت نہ ہونے میں سخت مواخذہ ہے کہ اس کی مکافات کسی طرح نہیں ہو سکتی اور والدین کی اطاعت اسی حد تک ضروری ہے کہ کسی معصیت کا ارتکاب اس میں نہ ہو اور در صورت اللہ کے حکم کی نافرمانی کے ارتکاب کے والدین کی خوشی کی پیروی نہ کرنی چاہیے کیوں کہ حکم شرعی یہ ہے کہ لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق^(۲) یعنی کسی مخلوق کی فرماں برداری اللہ کی نافرمانی میں نہیں ہے پس والدین کی اطاعت کی وجہ سے حق تلفی زوجہ کی جائز نہیں ہو سکتی حاصل یہ ہے کہ حقوق زوجیت کی رعایت مقدم ہے یا اپنے نفس پر جبر کر کے اس زوجہ کے حقوق ظاہری ادا کئے جاویں یا اس سے معافی لی جاوے ورنہ اس کو طلاق دی جاوے۔

باپ بیٹے سے کہے کہ بیوی کو طلاق دے دو تو کیا کرنا چاہیے؟

(سوال ۱۵۱۲) اگر والدین بیچ شخصے بسبب بیچ رنجش ادنی بفرزند خود ارشاد فرمایند کہ اہلیہ خور اطلاق بدو اگر طلاق نمی دہی تا پردہ مدار ورنہ مالز تو بیزار خواهد شد یم و توازمادریں صورت طلاق دہدیانہ وبے پردہ کردن زوجہ را چه حکم دارد۔؟

(الجواب) طلاق دادن دریں صورت لازم نیست و ندادن طلاق در عقود شمار نخواهد شد^(۳) وبے پردہ کردن زوجہ خود را معصیت است و در معصیت طاعت کسے جائز نیست لا طاعة لمخلوق فی معصیۃ الخالق^(۴) فقط

شوہر سے والدین کی خوشنودی کے لئے بے رخی کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۱۳) اگر لڑکی اس خیال سے اپنے خاوند سے بے رخی برتے اور کمنا نہ مانے اور اس کے گھر جانے سے انکار کرے کہ میرے والدین مجھ سے ناراض ہو کر ہمیشہ کو ملنا چھوڑ دیں گے اور میرے لئے بددعاء کریں گے ایسے خیالات و توہمات سے لڑکی کو شوہر کے خلاف کرنا جائز ہے یا نہیں اور والدین کی بددعاء کا اثر ہو گا یا نہیں؟

(الجواب) عورت کو ایسے خیالات اور توہمات پر اپنے شوہر کی فرماں برداری اور اطاعت کو نہ چھوڑنا چاہیے اس

(۱) و يجب لوفات الامساك بمعروف ايضاً كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ درمختار علی هامش ردالمحتار كتاب الطلاق ط. س. ج ۳ ص ۲۲۹ ظفیر

(۲) مشکوٰۃ كتاب الامارة ص ۳۲۱ ظفیر

(۳) عن ابن عمران السبي قال ابغض الحلال الى الله الطلاق رواه ابو داؤد (مشکوٰۃ باب الخلع والطلاق ج ۲ ص ۲۸۳) ظفیر (۴) مشکوٰۃ المصابيح كتاب الامارة ص ۳۲۱ ظفیر

صورت میں والدین ناحق پر ہیں ان کی بددعاء کا خیال نہ کرے اور شوہر کی خوشنودی کو مقدم رکھے۔^(۱) فقط

شوہر کے حکم کی مخالفت کا والدین حکم دیں تو عورت کیا کرے؟

(سوال ۱۵۱۴) اگر والدین دختر کو کہیں کہ تو اپنے زوج سے بے رخی سے پیش آور ہمارے کہنے کے موافق کام کر اور شوہر کا کہنا نہ مان اس کی راحت و تکلیف کا کچھ خیال نہ کر ایسی حالت میں والدین کا کہنا ماننا چاہیے یا نہیں؟

(الجواب) یہ حکم والدین کا ماننے کے لائق نہیں ہے اور خلاف حکم شرع ہے موافق حدیث مذکور لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق^(۲) کے اس بارے میں والدین کی اطاعت اور فرماں برداری جائز نہیں ہے اگر لڑکی اس بارے میں والدین کے کہنے کے مطابق کرے تو گناہ گار ہوگی۔ فقط

عورت کے لئے شوہر کا حکم مقدم ہے یا والدین کا؟

(سوال ۱۵۱۵) عورت کے ذمہ والدین کا حکم ماننا ضروری اور مقدم ہے یا شوہر کا؟

(الجواب) علی قدر مراتب دونوں کی اطاعت ضروری ہے جو امور متعلق حق شوہر کے ہیں ان میں شوہر کے اطاعت ضروری ہے اور جو امور متعلق والدین کی خدمت و راحت کے ہیں ان میں والدین کی اطاعت لازم ہے^(۳) یہ نہیں کہ ایک کی وجہ سے دوسرے کے حقوق ادا نہ کرے کیونکہ خدا تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت درست نہیں کما ورد لا طاعة لمخلوق فی معصیة الخالق^(۴) فقط

جب بیوی اور ماں میں ملاپ نہ رہے اور ماں علیحدہ ہونے کو راضی بھی نہ ہو تو کیا کیا جائے؟

(سوال ۱۵۱۶) بکر باہر رہتا ہے زوجہ اور والدہ بکر مکان پر رہتی ہیں اور دونوں میں جھگڑا رہتا ہے بکر چاہتا ہے کہ والدہ اور زوجہ کو الگ الگ کر دے مگر والدہ الگ ہونے سے راضی نہیں ہے تو بکر کو کیا کرنا چاہیے؟

(الجواب) الگ الگ ہی رکھنا چاہیے البتہ اگر دونوں موافقت سے رہیں تو والدہ کا کہنا کرے اور جب کہ اکٹھے رہنے میں فساد ہے تو زوجہ کو علیحدہ کر دے بشرطیکہ والدہ کو تکلیف نہ ہو اور اگر تکلیف ہو تو والدہ کی رفع تکلیف مقدم ہے زوجہ کو ان کے پاس رکھے۔ فقط

(۱) عن انس قال قال رسول الله ﷺ المرأة اذا صلت خمسها وصامت شهرها واحصت فرجها واطاعت بعلها فلدخل من ابي ابواب الجنة شاءت رواه ابو نعیم فی الحلیہ (مشکوٰۃ باب عشرة النساء ص ۲۸۱) ظفیر

(۲) دیکھئے مشکوٰۃ کتاب الامارة ص ۳۲۱ ظفیر

(۳) ولا یمنعها من الخروج الى الوالدین فی کل جمعة ان لم یقدر علی ایتانها الخ ولو ابوها زنا فاحتاجها فعلیہا تعاهدہ ولو کافرا وان ابی الزوج (درمختار) لرجحان حق الوالد (رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۵۱۵ ط.س.ج ۳ ص ۶۰۲) ظفیر

(۴) مشکوٰۃ کتاب الامارة ص ۳۶۱ ظفیر

اپنی بیوی کو اس کی رضا کے بغیر شوہر اپنے گھر لے جاسکتا ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۱۷) زید نے ایک لڑکی سے بلا کسی شرط کے نکاح کیا لڑکی رخصت ہو کر مکان آگئی کچھ روز کے بعد پھر لڑکی والد کے یہاں چلی گئی اب اس کے والدین یہ چاہتے ہیں کہ زید زوجہ کو اس کے والدین کے پاس اسی شہر میں رکھے اپنے وطن میں نہ لے جائے آیا زید اپنی زوجہ کو اپنے ہمراہ وطن لے جاسکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے ویسافر بها بعد اداء کله مؤجلاً و معجلاً اذا کان ماموناً علیہ والا یود کله او لم یکن ماموناً لا یسافر بها و به یفتی الخ^(۱)

اس کا حاصل یہ ہے کہ اپنی زوجہ کو ادائے تمام مہر کے بعد سفر میں لے جاسکتا ہے جب کہ عورت کو کچھ اندیشہ ایذا دہی وغیرہ کا شوہر کی طرف سے نہ ہو اور اگر مہر ادا نہیں کیا یا اطمینان نہیں تو نہیں لے جاسکتا لیکن یہاں سفر کے متعلق نہیں پوچھا گیا ہے بلکہ اپنے گھر میں لے جانے کے متعلق سوال ہے اس کا جواب یہ ہے کہ شوہر اپنی بیوی کو اپنے وطن لے جائے گا اور اس میں بیوی کو انکار کا حق نہیں ہے للزوج ان یسکنها حیث احب ولكن بین جیران صالحین (رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۱۴) ظفیر فقط

جائے ملازمت پر بیوی کو اس کی رضا کے بغیر لے جانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۱۸) زید باشندہ کا کوری ضلع لکھنؤ کا حیدر آباد میں ملازم ہے تعارف و قرابت سابقہ کی وجہ سے زید کا نکاح عمر کی دختر کے ساتھ حیدر آباد میں ہوا اور کوئی شرط کسی قسم کی مہر و آمد و رفت وغیرہ کے نسبت نہیں ہوئی بعد نکاح عمر نے اپنی دختر کو زید کے ساتھ متعدد مرتبہ زید کی جائے ملازمت مختلف اضلاع خطہ متوسطہ پر اس کی ہمراہ روانہ کیا نکاح کے چھ سال کے بعد مسماۃ ہندہ اور خود ہندہ کے والد کو یہ عذر ہوا کہ زید کے ساتھ سفر دور دراز جائے ملازمت زید پر جانا منظور نہیں کیونکہ ان کا بیان ہے کہ زید کو شرعاً ایسا حق نہیں ہے کہ وہ ہندہ کو سفر میں اپنے ساتھ لے جاوے مطالبہ مہرباعت انکار سفر نہیں قابل دریافت یہ امر ہے کہ ایسی حالت میں زید کو اپنی زوجہ ہندہ کو اپنی جائے ملازمت و سکونت پر لے جانے کا شرعاً حق حاصل ہے یا نہیں اگر ہندہ عذر اذیت و تکلیف دہی پر جانے سے انکار کرے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) قال فی الدر المختار ناقلاً عن النہر والذی علیہ العمل فی دیارنا انہ لا یسافر بها جبراً علیہا و جزم بہ البزازی وغیرہ و فی المختار و علیہ الفتوی الخ در مختار^(۲) و فی الشامی و بعد ایفا المہر اذا اراد ان یشرحها الی بلاد الغربیۃ یمنع من ذلک^(۳) الخ ان روایات سے معلوم ہوا کہ جائے ملازمت پر لے جانا زوجہ کا بدون اس کی رضا کے نہیں چاہیے خصوصاً جب کہ اس کو خیال ایذا رسانی و تکلیف پانے کا ہو۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر مطلب فی السفر بالزوجۃ ج ۲ ص ۴۹۵ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۶ ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المہر مطلب فی السفر بالزوجۃ ج ۲ ص ۴۹۷ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۶ ظفیر

(۳) رد المحتار باب و مطلب ایضاً ج ۲ ص ۴۹۵ ط.س. ج ۳ ص ۱۴۶ ظفیر

شوہر کے ذمہ بیوی کے کیا لوازم ہیں اور شوہر کا کوئی مالی حق بیوی پر ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۱۹) معمولی روزمرہ کے کپڑا اور غذا حسب استطاعت شوہر اور مہر معین کے علاوہ شوہر پر بیوی کا اور بھی کوئی حق واجب ہے مثلاً عید بقر عید کے لئے عمدہ کپڑے قیمتی بیماری میں قیمت دواء، فیس طبیب، تیمار داری وغیرہ کا خرچ اور رشتہ داروں کے گھر جانے کا سفر خرچ اور تحفہ کی قیمت اگر شوہر بیوی کو اسی کے اصرار سے اپنے ساتھ سفر میں رکھے تو سفر خرچ کس کے ذمہ ہوگا اور زیور بھی شوہر کے ذمہ واجب ہے یا نہیں اگر اشیاء مذکورہ میں سے کچھ شوہر کے ذمہ واجب نہیں تو اشیاء مذکورہ کو مہر میں محسوب کر سکتا ہے اگر بیوی اس پر راضی نہ ہو تو شوہر اس کو رشتہ داروں میں جانے سے اور غیر محرم کو خط لکھنے اور ملنے سے روک سکتا ہے یا نہیں مہر عند اللہ بیوی خود شوہر سے لے گی یا اس کے ورثاء کیا شوہر کا بھی کوئی حق مالی بیوی پر ہے یا نہیں جسکو شوہر بیوی سے لے سکے گا۔؟

(الجواب) در مختار میں ہے کما لا یلزم مداواتها ای ایتا نہ لها بدواء المرض ولا اجرة الطیب ولا الفصد ولا الجامعة الخ شامی^(۱) ج ۲ ص ۶۴۶ وایضاً فی الشامی تنبیہ قد علم مما ذکر انه لا یلزم لها الفهوة والدخان وان تضررت بترکهما لان ذلك ان کان من قبیل الدواء او من قبیل التفکة فکل من الدواء والتفکة لا یلزم کما علمت^(۲) الخ ج ۲ ص ۶۴۹

الحاصل شوہر کے ذمہ سوائے نفقہ معمولی یعنی کپڑے و کھانے وغیرہ ضروریات خانہ داری کے اور کوئی چیز مثل قیمت دواء و اجرت طبیب اور عید کے خاص قیمتی کپڑے اور اقرباء کے گھر جانے کا سفر خرچ واجب نہیں ہے اگر یہ اشیاء بہ نیت مہر ادا کرے اور زوجہ اس کو منظور کرے تو وہ روپیہ مہر میں محسوب ہو جاوے گا اور اگر شوہر اپنے ساتھ سفر میں لے جاوے تو وہ سفر خرچ بذمہ شوہر ہے اس کو مہر میں محسوب نہیں کر سکتا۔ اور نیز در مختار میں ہے ولا یمنعها من الخروج الى الوالدین فی کل جمعة^(۳) (ترجمہ) اور شوہر منع نہ کرے زوجہ کو والدین کے گھر جانے سے ہر جمعہ میں اور غیر محرم سے ملنے اور خط لکھنے سے منع کر سکتا ہے اور منع کرنا ہی چاہیے^(۴) مہر مؤجل کے وصول کا وقت طلاق یا موت ہے اگر شوہر نے اس کو طلاق دے دی تو بعد طلاق کے وہ عورت خود اپنا مہر لے سکتی ہے یا شوہر مر گیا تو اس کے ترکہ میں سے لے سکتی ہے اور اگر عورت مر گئی تو اس کے ورثاء لیں گے ان ورثاء میں خود شوہر بھی داخل ہے اس کا حصہ ساقط ہو جاوے گا شوہر کا کوئی مالی حق عورت کے ذمہ بسبب نکاح کے نہیں ہے کہ جس کو شوہر بی بی سے وصول کرے قال اللہ تعالیٰ واحل لکم ما ورا ذلکم ان تبغوا باموالکم^(۵) مردوں کو حکم ہے کہ مال خرچ کر کے عورتوں کو

(۱) رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۸۹ ط.س. ج ۳ ص ۵۷۵ ظفیر

(۲) رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۹۳ ط.س. ج ۳ ص ۵۸۰ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۱۴ ط.س. ج ۳ ص ۶۰۲ ظفیر

(۴) ویمنعها من زیارة الا جانب و عیادتهم والولیمة و ان اذن کانا عاصیین و فی البحر له منعها من الغزل و کل عمل ولو تبرعاً لا جنسی ولو قابلة او مغسلة لتقدم حقه علی فرض الکفاية و من مجلس العلم (رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص

۹۱۵ ط.س. ج ۳ ص ۶۰۲) ظفیر (۵) سورة النساء ظفیر

طلب کریں اور ان کا حق ادا کریں نہ یہ کہ شوہر زوجہ سے کچھ مال لیوے البتہ اگر مال کے عوض خلع ہوا ہے تو وہ مال شوہر زوجہ سے لے گا۔ فقط

زمانہ حمل میں کب تک مجامعت جائز ہے؟

(سوال ۱۵۲۰) شرعاً اپنی زوجہ سے حالت حمل میں کس وقت تک مجامعت درست ہے، سات آٹھ ماہ کی حاملہ سے مجامعت کرنا جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اپنی زوجہ سے مجامعت کرنے میں حالت حمل میں کچھ حرج نہیں ہے، ساتویں آٹھویں نویں ماہ میں بھی مباشرت درست ہے، شرعاً کچھ ممانعت نہیں ہے، لیکن جس حالت میں مضرت ہو اس حالت میں پचना بہتر ہے شرعی ممانعت کچھ نہیں ہے۔^(۱) فقط

(۱) ولو تضررت من كثرة جماعه لم تجز الزيادة على قدر طاقتها (رد المحتار ط. س. ج ۳ ص ۲۰۳) فعلم من هذا كله انه لا يحل له و طؤها بما يودي الى اضرارها الخ (رد المحتار باب القسم ج ۲ ص ۵۴۸، ۵۴۹) ظفیر

دسوال باب احکام الرضاع

آدمی کا دودھ پینے پلانے سے متعلق احکام و مسائل

مدت رضاعت کیا ہے اور اس میں کمی زیادتی جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۲۱) صحیح مدت رضاعت کیا ہے کسی صورت میں کمی بیشی ہو سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) مدت رضاعت کہ جس مدت میں بچہ کو دودھ پلانے سے حرمت رضاعت ثابت ہوتی ہے اور اس مدت میں بچے کو دودھ پلانا مباح ہے امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک اڑھائی برس ہیں اور صاحبینؒ کے نزدیک دو برس ہیں اور فتویٰ اکثر علماء کا دو برس پر ہے لیکن بعض علماء نے لکھا ہے کہ امام صاحب کے قول پر فتویٰ ہے علامہ شامی نے لکھا ہے کہ الغرض دونوں قولوں پر فتویٰ دیا گیا ہے پس خلاصہ یہ ہے کہ اگر اڑھائی برس کی عمر کے اندر بچہ کو دودھ پلایا جاوے گا تب بھی حرمت رضاعت ثابت ہو جاوے گی اور اڑھائی برس کی عمر تک دودھ موافق قول امام اعظمؒ درست اور جائز ہے لیکن احتیاط یہ ہے کہ دو برس کے بعد بند کر دیا جائے۔^(۱) واللہ اعلم

اپنے بھائی کو کوئی عورت دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۲۲) عورت اپنے حقیقی بھائی کو دودھ پلا سکتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) مدت رضاعت میں پلا سکتی ہے^(۲) (مگر یہ یاد رکھے کہ آئندہ اس بھائی کی اولاد سے اس کی اولاد کی شادی جائز نہ ہوگی وہ دودھ کے رشتہ سے رضاعی لڑکے کے حکم میں ہوگا اپنے دودھ پلانے کا چرچا لوگوں سے کر دے تاکہ آئندہ کوئی غلطی نہ ہونے پائے پھر کوئی مجبوری ہو تو دودھ پلائے خواہ مخواہ یہ شوق نہ کرے^(۳) ظفر)

(۱) ہو حولان و نصف عنده و حولان فقط عندهما هو الاصح فتح به يفتى كما في تصحيح القدوري عن العون لكن في الجوهر انه في الحولين و نصف ولو بعد الفطام محرم و عليه الفتوى و استدلو ا. القول الامام بقوله تعالى و حملة و فضاله ثلثون شهرا اى مدة كل منهما ثلثون الح و ثبت التحريم في المدة فقط الخ ولم يبح الارضاع بعد مدة لانه جزء آدمي والا انتفاع به بغير ضرورة حرام على الصحيح (درمختار) و حاصله انهما قولان افتى بكل منهما (رد المختار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۴، ۵۵۵ ط.س.ج ۳ ص ۲۰۹) ظفر

(۲) ولم يبح الارضاع بعد مدته لانه جزء آدمي والا انتفاع به بغير ضرورة حرام (الدر المختار على هامش رد المختار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵ ط.س.ج ۳ ص ۲۱۱) ظفر

(۳) والواجب على النساء ان لا يرضعن كل صبي من غير ضرورة و اذا ارضعن فليحفظن ذلك و ليسهر نه و يكتبه احتياطاً (رد المختار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س.ج ۳ ص ۲۱۲) ظفر

غیر کانچہ ہونے کی صورت میں مدت رضاعت دو سال ہے یا زیادہ؟

(سوال ۱۵۲۳) اگر کسی غیر دودھ پلانے والی کے بچہ سپرد کیا جاوے ویسے ہی اس بچہ کے دودھ پلانے سے دودھ اتر آیا تو اس کے لئے بھی دو سال دودھ پلانے کی قید ہے یا کچھ وسعت ہے؟

(الجواب) اس کے لئے بھی دودھ پلانے میں دو سال کی قید ہے اس سے زیادہ مدت تک موافق روایت مفتی بہا کے دودھ پلانا اس کو جائز نہیں ہے اور یہ صاحبین کا قول ہے اور اسی پر فتویٰ ہے اور امام ابو حنیفہؒ اڑھائی سال تک دودھ پلانے کی اجازت دیتے ہیں۔^(۱) فقط

دو ڈھائی سال کے بعد دودھ سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۱۵۲۴) اگر کسی شخص نے کسی عورت کا دودھ بطور دوا کے یا یوں ہی پیا تو اس عورت سے اس کا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں اور اس کی اولاد سے اس کی شادی ہو سکتی ہے یا نہیں اور دودھ کی مدت کتنے دنوں رہتی ہے۔؟
(الجواب) مدت رضاع دو برس یا اڑھائی برس ہے علی اختلاف القولین پس اگر اس مدت کے بعد کوئی لڑکا کسی عورت کا دودھ پیوے تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔^(۲) فقط

چار سالہ لڑکا کا دودھ پینے سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۱۵۲۵) ایک عورت نے اپنا دودھ نکال کر پیالہ میں رکھا تھا اس کا بھتیجہ جس کی عمر چار سال کی تھی اگر دودھ پی لیا اس کا نکاح اپنی چچی کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی کیونکہ مدت رضاعت دو یا اڑھائی سال ہے اس سے زیادہ عمر میں دودھ پینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی کذا فی الدر المختار وغیرہ^(۳) پس نکاح مذکورہ صحیح ہو گیا۔ فقط

خمس رضاعات کی ناسخ

(سوال ۱۵۲۶) آپ ناسخ حدیث خمس رضاعت کا کس حدیث یا آیت کو مقرر کریں گے اور علامہ نووی جو کہ قول عائشہؓ ثم نسخ خمس معلومات کو آیت منسوخ تلاوت قرار دیتے ہیں علامہ کے پاس اس کی ناسخ کون سی آیت یا حدیث ہے یا صرف بقول عائشہؓ وہی فیما یقرآن القرآن کے ساتھ حجت پکڑتے ہیں۔

(۱) ہو حولان و نصف عنده و حولان فقط و هو الاصح فتح و بہ یفتی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۴ ط. س. ج ۳ ص ۲۰۹) ظفیر
(۲) و یثبت التحريم فی المدة فقط و علیہ الفتوی (در مختار ط. س. ج ۳ ص ۲۱۲) اما بعد ہا فانہ لا یوجب التحريم (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵) ظفیر
(۳) و هو حولان و نصف عنده و حولان فقط عندهما الخ و یثبت التحريم فی المدة فقط (در مختار) اما بعد ہا فانہ لا یوجب التحريم (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵ ط. س. ج ۳ ص ۲۰۹) ظفیر

(الجواب) خمس معلومات کا موافق عشر معلومات کے منسوخ ہونا خود اس سے ظاہر ہے کہ مصاحف میں نہیں ہیں اور اگر وہ آیات قرآن شریف میں سے ہوتی تو لامحالہ مائین الدقین مکتوب ہوتی اسی لئے علی قاریؒ دہی فیما یقرء پر لکھتے ہیں یعنی ان بعض من لم يبلغه النسخ كان يقرء على الرسم الاول اس سے معلوم ہوا کہ جنکو نسخ معلوم نہ تھا وہ پڑھتے تھے اور نسخ اس کا معلوم و مشہور و متواتر ہے والا لکان مکتوباً فی المصاحف و من ادعى انه كان من قبيل منسوخ التلاوة لا منسوخ الحكم فعليه البيان و كيف يدعى بقاء الحكم والحال ان قوله تعالى و امهاتكم اللائی ارضعنکم يدل باطلاقة على ان المحرم مطلق مسمى الارضاع لا خصوص الرضعات فقط

دو برس سے زیادہ کے بچہ کو دودھ پلانا کیسا ہے؟

(سوال ۱۵۲۷) بچہ بہت لاغر ہے، عورت کے دودھ کے اور کوئی غذا اس کے ہضم نہیں ہوتی اور اس کی عمر دو برس سے زیادہ ہے تو اس کو عورت کا دودھ پلانا جائز ہے یا نہیں؟
(الجواب) درست نہیں۔ درمختار^(۱) فقط

حولین کا ملین اور حملہ و فصالہ ثلاثون شہرا میں تطبیق

(سوال ۱۵۲۸) قرآن شریف میں حولین کا ملین مدت رضاعت کے بارے میں آیا ہے جس سے دو سال مدت رضاعت معلوم ہوتی ہے اور دوسری جگہ حملہ و فصالہ ثلاثون شہراً وارد ہوا ہے جس سے اڑھائی سال معلوم ہوتے ہیں دونوں میں وجہ تطبیق کیا ہے اور کس پر عمل کیا جاوے۔ فقط
(الجواب) امام ابو حنیفہ کا مذہب اڑھائی برس کا ہے اور صاحبین کا مذہب دو برس کا ہے اور فتویٰ صاحبین کے قول پر ہے اور دلائل فریقین کی مطولات میں ہیں اور وجہ تطبیق بھی کتب میں مذکور ہے اس تحریر مختصر میں اس کی گنجائش نہیں ہے۔^(۲) فقط

ثبوت رضاعت میں رویت کا اعتبار ہے یا علم کا.....؟

(سوال ۱۵۲۹) ثبوت رضاعت کے لئے نصاب شہادت کم از کم دو مرد خواہ ایک مرد اور دو عورتیں قرار دی

(۱) ولم یصح الارضاع بعد مدته لانه جزء آدمی (درمختار) لو استغنی فی حولین حل الارضاع بعدهما الی نصف فلا اثم عند العامة خلافاً لخلف بن ایوب الخ مستحب الی حولین و جالز الی حولین و نصف (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵) ظفیر

(۲) هو حولان و نصف عنده و حولان فقط عندهما هو الاصح فتح به و یفتی کما فی تصحیح القدوری عن العون لکن فی الجوهر انه فی الحولین و نصف ولو بعد الفطام محرم و علیہ الفتوی و استدلیوا لقول الامام بقوله تعالى و حملة و فصاله ثلاثون شهراً ای مدة کل منهما ثلاثون غیر ان النقص فی الاول قام بقول عائشة لا یبقی الا لد اکثر من سنتین و مثله لا یعرف الا سماعاً و لایة مؤولة لتو ربهم الا جل علی الاقل والا کثر لم تکن دلالتها قطعیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۴) ظفیر

گئی ہیں اور شہادت میں رویت کا اعتبار کیا گیا ہے حالانکہ رضاعت کے لئے رویت رجال غیر ممکن ہے کیونکہ مرد کو عورت کا بدن دیکھنا حرام ہے پس جب کہ رویت نہ ہوگی تو رضاعت کیونکر ثابت ہوگی ثبوت رضاعت میں محض رویت ہی کو دخل ہے یا سماعت کو بھی دخل ہو سکتا ہے جب کہ نکاح وغیرہ کا ثبوت سماعت سے ہو سکتا ہے؟

(الجواب) رضاع کو ان اشیاء میں سے نہیں شمار کیا گیا ہے کہ اس میں تسامح پر شہادت معتبر رکھی گئی ہو اور شبہ کا جواب یہ ہے کہ بعض محارم مشہودہ ہو سکتے ہیں جن کو دیکھنا درست ہے اور بعض اجانب کی نظر اتفاقاً پڑ جاتی ہے جو کہ موجب مواخذہ نہیں ہے علاوہ بریں شاید کو علم رضاع ہونا کافی ہے یعنی یہ کہ فلاں بچہ شیر خوار فلاں عورت کا دودھ پیتا ہے جو کہ خبر متواتر وغیرہ سے بھی حاصل ہو سکتا ہے اس مشاہدہ کی ضرورت نہیں ہے کہ بچہ کے منہ میں پستان کو دیکھ کر گواہی دی جاوے اور پستان کے منہ میں ہونے سے بھی یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ دودھ بچہ کے پیٹ میں گویا، نہیں لہذا اس کی کچھ ضرورت نہیں ہے الغرض شہادت کے لئے علم اس بات کا کہ فلاں بچہ فلاں عورت کا دودھ پیتا ہے کافی ہے چنانچہ در مختار میں لفظ اشمہ کہنے کے یہ معنی بیان کئے ہیں۔ فکانہ یقول اقسام باللہ لقد اطلعت علی ذلک وانا اخبر بہ^(۱) الخ فقط

مدت رضاعت کے بعد دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۱۵۴۰) زید نے ہندہ کا دودھ بعد عمر شیر خوارگی پستان سے چوس کر نکالا اور باہر ڈال دیا اس وجہ سے کہ ہندہ کا بچہ مر گیا تھا اور دودھ چڑھا ہوا تھا پھر زید نے ہندہ سے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) بضرورت مذکورہ دودھ پستان سے چوس کر نکال دینے اور باہر ڈال دینے سے کچھ حرج نہیں ہے اور اس سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور بعد مدت شیر خوارگی اگر اندر پیٹ کے بھی چلا جاوے تو اس سے حرمت ثابت نہیں ہوتی^(۲) مگر پینا دودھ کا ایسے وقت حرام ہے^(۳) اور نکاح اس سے درست ہے یعنی زید کا نکاح اس صورت میں ہندہ سے صحیح ہے۔ فقط

رضاعی بہن کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۱۵۳۱) زینب اور زید نے آگے پیچھے ایک عورت کا دودھ پیا اب زید کا نکاح زینب کی لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) زینب اور زید نے جب کہ ایک عورت کا دودھ پیا ہے اگرچہ آگے پیچھے پیا دونوں بہن بھائی رضاعی

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ج ۲ ط. س. ج ۵ ص ۶۲ ظفر
(۲) وإذا مضت مدة الرضاع لم يتعلق بالرضاع تحریم لقوله عليه السلام لا رضاع بعد الفصال (ہدایہ کتاب الرضاع ج ۲ ص ۳۳۹ ظفر
(۳) وهل یباح الارضاع بعد المدة قد قبل لا یباح لان اباحت ضروریہ لكونه جزء الادمی (ایضاً ج ۲ ص ۳۳۰) ظفر

ہو گئے زینب کی لڑکی زید کی بھانجی رضاعی ہے، پس زید کا نکاح زینب کی دختر سے جائز نہیں ہے۔^(۱) فقط

سوتیلی نانی نے دودھ پلایا!

(سوال ۱۵۳۲) عمر کا ایک نواسہ ہے اس کو عمر کی دوسری بیوی نے جو اس لڑکے کی سوتیلی نانی ہوتی ہے دودھ پلایا تو اس لڑکے کا نکاح اپنے چچا یعنی بھائی کی لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟ کیونکہ وہ اس کی حقیقی خالہ کی لڑکی ہے اور اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر ڈھائی برس سے کم کی عمر میں دودھ پیا ہے تو حرمت رضاعت ثابت ہے اور نکاح درست نہیں۔^(۲) فقط

صرف چھاتی سے منہ لگانے سے رضاعت ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۳۳) زید کی والدہ کا انتقال مدت رضاعت میں ہو گیا تھا زینب نے اپنی چھاتی زید کے منہ میں دی لیکن دودھ بالکل نہیں اترتا اس صورت میں زید کا نکاح زینب کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر یہ یقین ہے کہ زینب کے دودھ نہیں اترتا اور زید کے حلق میں کوئی قطرہ نہیں گیا تو زید کا نکاح زینب کی دختر سے درست ہے۔^(۳) فقط

شوہر کو دودھ پلانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا!

(سوال ۱۵۳۴) ایک عورت نے اپنے خاوند کو دودھ پلا دیا تو نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں نکاح قائم ہے باطل نہیں ہوا، قال فی الدر المختار مص رجل ثدی زوجته لم تحرم^(۴) فقط

دودھ پلانے والی کی تمام اولاد دودھ پینے والے کے رضاعی بھائی بہن ہیں

(سوال ۱۵۳۵) زید نے ہندہ کا دودھ لیا شیر خواری میں پیا تو سب اولاد ہندہ کی زید کی بہن بھائی ہو جاویں گے یا صرف وہ لڑکی یا لڑکا جس کا دودھ زید نے پیا ہے زید کے بھائی بہن ہوں گے؟ کیونکہ زید کا نکاح ہندہ کی

(۱) حرم علی المتزوج ذکر اکان او انثی نکاح اصلہ و فرعہ علا او نزل و بنت اخیہ و اختہ و بنتھا ولو من زنا (در مختار باب المحرمات ج ۱ ص ۱۸۷ ط.س.ج ۳ ص ۲۸) و فیہ فیحرم منہ ای بسبب الرضاع ما یحرم من النسب (کتاب الرضاع ج ۵ ص ۲۱۳ ط.س.ج ۳ ص ۲۱۳) ظفیر (۲) و فیہ فیحرم منہ ای بسبب ما یحرم من النسب (الدر المختار ج ۱ ص ۲۱۳ ط.س.ج ۳ ص ۲۱۳) ہو حولان و نصف عنده و حولان فقط عندهما (الدر المختار علی هامش رد المختار کتاب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۴ ط.س.ج ۳ ص ۲۰۹) ظفیر (۳) و فی القنیہ امرأہ کانت تعطی ثدیہا صبیہ و اشتہر ذلک بینہم ثم تقول لم یکن فی ثدی لبن حین القمتہا ثدی ولم یعلم ذلک الا من جہتہا جاز لا بنہا ان یتزوج بہذہ صبیہ (رد المختار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ ط.س.ج ۳ ص ۲۱۳) ظفیر (۴) (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۹ ط.س.ج ۳ ص ۲۲۵) ظفیر

نواسی سے ہوا ہے خلوت ہنوز نہیں ہوئی زید کہتا ہے ہے کہ یہ ہندہ کی نواسی ہندہ کی اس لڑکی سے ہے کہ جسکا دودھ میں نے نہیں پیا ہذا یہ میری بھانجی نہیں ہوئی میں نے تو ہندہ کے لڑکے بحر کا دودھ پیا ہے اگر یہ لڑکی ہندہ کی پوتی ہوتی یعنی بحر کی لڑکی تو میری بھتیجی ہوتی اس واسطے یہ مجھ پر حرام نہیں ہے چونکہ بحر سب اولاد ہندہ سے چھوٹا ہے ہندہ کی نواسی پہلی لڑکی سے ہے ہندہ کے چھ اولاد ہیں؟

(الجواب) اس صورت میں سب اولاد ہندہ کی زید کی بہن بھائی رضاعی ہیں پس ہندہ کی نواسی کے ساتھ نکاح زید کا حرام ہے اور عذر زید کا غلط ہے اور بسبب جمالت کے ہے کہ وہ مسئلہ شریعہ سے واقف نہیں درمختار میں صریح موجود ہے ولا حل بین الرضیعة وولد مرضعتها ای التي ارضعتها وولد ولدھا لانه ولد الاخ باب الرضاع اور شامی میں ہے قوله وان اختلف الرمن كان ارضعت الولد الثاني بعد الاول بعشرين سنة مثلاً وکان کل منهما فی مدة الرضاع^(۱) الخ وفيه ايضاً فی البحر عن اخر المبسوط لو كانت ام البنات ارضعت احد البنين وام البنين ارضعت احدی البنات لم یکن للابن المرتضع من ام البنات ان یتزوج واحدة منهن^(۲) الخ فقط

تھوڑا دودھ بھی باعث حرمت رضاعت ہے!

(سوال ۱۵۳۶) زینب کہتی ہے کہ میری بہن حلیمہ اپنے زمانہ حمل میں بیمار تھی اور اس ہی بیماری کے زمانہ میں اس کے لڑکی سلیمہ پیدا ہوئی چونکہ وہ نہایت کمزور تھی دودھ نہ کھینچ سکتی تھی میری لڑکی اس سے کئی ماہ قبل پیدا ہو چکی تھی تو اس لئے کہ دودھ اتر آئے میں نے اپنی لڑکی ہندہ سے دو مرتبہ دودھ کھجوا دیا تاکہ دودھ اتر آنے کے بعد سلیمہ جو نہایت کمزور تھی دودھ پی سکے دو ہی مرتبہ سلیمہ سے دودھ کھجوا دیا گیا یہ نہیں معلوم کہ دودھ اس کے پیٹ میں پہنچایا نہیں حلیمہ کا دودھ ہندہ کو محض بغرض اتر آنے دودھ کے دیا گیا ہے رضاعت کی غرض سے نہیں دیا گیا جو اسم رضاعت کا اطلاق ہو سکے کیا اس طرح دو مرتبہ دودھ کھینچنے سے ہندہ سلیمہ کی رضاعی بہن ہوئی یا نہیں یہ قول صرف زینب کا ہے اور اسکی والدہ بھی اس امر کی شہادت دیتی ہے اور کوئی گواہ اس رضاعت کا نہیں ہے زینب کا شوہر کہتا ہے کہ میں صرف سماعی شہادت اپنی زوجہ سے سن کر دیتا ہوں آیا وہ عورتوں کی شہادت اس بارے میں کافی ہو سکتی ہے اور کسی امام کے نزدیک چوسنے کی کوئی حد بھی مقرر ہے یا نہیں اور وقت ضرورت دوسرے امام کے مذہب پر فتویٰ دینے کی اجازت ہے یا نہیں۔ فقط

(الجواب) اقول و بالله التوفیق . حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ مدت رضاعت میں اگر قلیل لبن یعنی دودھ کسی عورت کا بھی شکم رضع میں چلا جاوے تو حرمت رضاعت ثابت ہو جاتی ہے اور انظر غالب اگر بچہ کا دودھ پینا معلوم ہو جاوے تو حرمت رضاعت ثابت ہے ایس صورت مسئلہ میں جب کہ دودھ حلیمہ کا ہندہ سے کھجوا دیا اور دو مرتبہ پستان حلیمہ کی ہندہ شیر خواہی کے منہ میں دی گئی گو غرض اس سے دودھ پلا نہ تھا صرف کھجوا کر

(۱) رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۱ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۷ ظفیر

(۲) رد المحتار ج ۲ ص ۵۶۱ ۲۱۷ ظفیر

پستان پیا حلیمہ کا ہلکا کرنا تھا کہ سلیمہ جو ضعیف ہے دودھ پی سکے، لیکن ظاہر ہے کہ ہندہ نے دودھ کھینچ کر کلی تو نہیں کر دیا بلکہ وہ دودھ ہندہ کے پیٹ ہی میں گیا اور جب کہ حلیمہ کی پستان میں دودھ اتر اہوا تھا تو ظاہر ہے کہ ہندہ جو چند ماہ کی بچی تھی بظن غالب اس نے دودھ پیا اور ظن غالب کا ہی اعتبار ان امور میں ہے لہذا مذہب حنفیہ کے موافق حرمت رضاعت ثابت ہے و یثبت به وان قل ان علم وصوله لجوفه من فمه او انفه لا غیر فلو التقم الحلمة ولم يدر ا دخل اللبن فی حلقه ام لا لم يحرم (درمختار) قال العلامة الشامی قوله فلو التقم الخ تفريع على التقييد بقوله ان علم وفي القضية امرأة كانت تعطى ثديها صبيبةً و اشتھر بذلك بينهم ثم تقول لم تكن فی ثدى لبن حين القمتها ثدى ولم يعلم ذلك الا من جهتها جاز لا بنها ان يتزوج بهذه الصبيبة الخ^(۱)

شامی کی اس روایت سے ظاہر ہوا کہ اگر مرضعہ کے پستان میں دودھ نہ ہو تو اس وقت پستان منہ میں لینے سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اور اگر دودھ پستان میں بھرا ہوا ہو جیسا کہ صورت مسئلہ میں ہے اور بچہ دودھ کھینچنے والا قوی ہو تو دودھ پیٹ میں جانے میں کچھ شبہ نہیں معلوم ہوتا البتہ اگر یہ واقعہ اس طرح دودھ پلانے کا مسلم نہ ہو تو پھر صرف دو عورتوں کی شہادت سے حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی کما فی الدر المختار والرضاع حجة حجة المال وهي شهادة عدلين او عدل و عدلتين الخ قوله حجة ای دلیل اثباتہ وهذا عند الا نكار لا نه يثبت بالاقرار مع الاصرار کما مر^(۲) وفي الشامی وان قل اشار به الى نفی قول الشافعی الخ وروى عن ابن عمر انه قيل له ان ابن الزبير يقول لا باس بالرضعة والرضعتين فقالوا قضاء الله خير من قضائه قال تعالى امهاتكم ملائكة ارضعنكم واخواتكم من الرضاعة^(۳) الخ (شامی باب الرضاع) فقط

صحیح مدت رضاعت کیا ہے؟

(سوال ۱۵۳۷) عموماً لڑکی کو پونے دو برس اور لڑکے کو سوا دو برس تک دودھ پلایا جاتا ہے مگر شرعاً صحیح کیا ہے کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ کتنے دن تک مولود کو عورت کا دودھ پلایا جاسکتا ہے بعض عورتیں بچہ کی طاقت یا اور کسی وجہ سے پانچ چھ برس تک بھی اپنا دودھ پلاتی ہیں شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) مدت رضاع مذکور مؤنث و نون کے لئے دو برس ہے اس سے زیادہ مدت تک بچہ کو دودھ پلانا درست نہیں ہے درمختار میں ہے و حولان فقط عندهما وهو الاصح فتح و به یفتی کما فی تصحیح القدوری عن العون الخ ولم یصح الارضاع بعد مدته لانه جزء ادمی والا نفع به بغير ضرورة حرام الخ فقط^(۴)

(۱) رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ ط. س. ج ۳ ص ۲۱۳ ظفیر

(۲) رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۸ ط. س. ج ۳ ص ۲۲۴ ظفیر

(۳) رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ ط. س. ج ۳ ص ۲۱۲ ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۴ و ج ۲ ص ۵۵۵ ط. س. ج ۳ ص ۲۰۹ ظفیر

رضاعت ایک عورت کی شہادت سے ثابت ہوتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۳۸) زید کی خوشدامن کہتی ہے کہ زید کی بیوی کے ماموں کے لڑکے کو میں نے دودھ پلایا ہے لہذا زید کی بیوی کو اس سے پردہ کرنا نہ چاہیے اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ ایک عورت کی شہادت سے رضاعت ثابت ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) در مختار میں ہے حجتہ حجتہ المال وہی شہادۃ عدلین او عدل و عدلتین^(۱) الخ اس سے معلوم ہوا کہ صورت مسئلہ میں رضاعت ثابت نہیں لہذا پردہ ضروری ہے۔ فقط

جس عورت کا دودھ پلایا گیا اس کی نواسی سے شادی جائز نہیں؟

(سوال ۱۵۳۹) زید نے اپنے لڑکے بحر کو دودھ پلانے کے لئے مسماۃ زینب کو ملازم لکھا اب بحر کا عقد مسماۃ مذکورہ کی نواسی کے ساتھ قرار پایا ہے تو ایسی صورت میں جب معاوضہ دودھ پلائی زید نے ادا کر دیا بحر کے ساتھ عقد میں کوئی نقص شرعی تو نہیں ہے؟

(الجواب) بحر مسماۃ زینب کا پسر رضاعی ہو گیا اور زینب کی دختر بحر کی بہن رضاعی ہوئی اور اس کی لڑکی یعنی زینب کی نواسی بحر کی بھانجی رضاعی ہوئی اور حدیث شریف میں ہے یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب^(۲) پس جیسے بھانجی نسب سے نکاح حرام ہے بقولہ تعالیٰ و بنات الاخت^(۳) اسی طرح بھانجی رضاعی سے بھی نکاح حرام ہے اور معاوضہ دے دینے سے حرمت رضاعت میں کچھ فرق نہیں آتا۔ فقط

زید نے جب پھوپھی کا دودھ پیا تو اس کی کسی لڑکی سے نکاح نہیں کر سکتا

(سوال ۱۵۴۰) زید و بحر دونوں برادر حقیقی ہیں زید بحر سے بڑا ہے زید نے اپنی پھوپھی کا دودھ پیا ہے تو زید کا اس لڑکی سے کہ جس کے ساتھ زید نے دودھ پیا ہے نکاح جائز ہے کہ نہیں اور اگر اس لڑکی سے جائز نہیں تو ان دونوں لڑکیوں سے کہ جو اور ہیں کہ جن کے ساتھ زید نے دودھ نہیں پیا نکاح جائز ہے کہ نہیں اور بحر سے تو نکاح ہو سکتا ہوگا؟

(الجواب) زید نے جس عورت کا دودھ پیا ہے اس عورت کی تمام لڑکیاں زید پر حرام ہیں خواہ اس لڑکی نے زید کے ساتھ دودھ پیا ہو یا نہ پیا ہو^(۴) اور البتہ بحر کا نکاح ان تینوں لڑکیوں میں سے ہر ایک کے ساتھ درست ہے لیکن جس ایک کے ساتھ نکاح کرے گا پھر اس کی موجودگی میں اس کی کسی بہن سے نکاح نہیں کر سکتا۔ فقط

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۸ ط.س. ج ۳ ص ۲۲۴ ظفیر

(۲) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۳ ظفیر

(۳) سورۃ النساء رکوع ۴ ظفیر (۴) و یثبت به الخ امومیتہ المرضعہ للرضیع و یثبت ابوة زوج مرضعہ اذا کان لبنہا

منہ لہ الخ فیحرم منہ ای بسببہ ما یحرم من النسب رواہ الشیخان (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲

ص ۵۵۷ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۳ - ۲۱۳) ظفیر

رضاعی باپ کے اس بیٹے سے جو دوسری بیوی سے
ہے اپنی بیٹی کی شادی کر سکتی ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۴۱) مسکمی فخر الدین مسماۃ مریم بی بی کا رضاعی باپ ہے اور فخر الدین کی دوسری زوجہ سے جو
مرضعہ نہیں ہے ایک بیٹا محمد نام ہے اور مریم کی جو شیر خوار ہے ایک مسماۃ نور بی بی بیٹی ہے پس عند الشرع کیا محمد
کا نکاح نور بی بی سے درست ہے یا نہیں؟

(الجواب ۱) صورت مسئلہ میں لبن النخل کے ساتھ جو تعلق تحریم کا ہے وہ نہیں پایا جاتا نہ شدی واحدہ پر
دونوں جمع ہوئے ہیں بدیں وجہ یہ صورت تحریم کی نہیں ہے پس نور بی بی کا نکاح محمد سے درست ہے۔

(الجواب ۲) جب کہ فخر الدین مریم بی بی کا رضاعی باپ ہوا تو محمد جو بیٹا فخر الدین کا دوسری زوجہ سے ہے
مریم بی بی کا بھائی رضاعی علاقہ ہوا اور مریم بی بی کی دختر محمد کی بھانجی ہوئی پس بقاعدہ یحرم من الرضاع ما
یحرم من النسب^(۱) نکاح محمد کا مریم بی بی کی دختر سے ناجائز ہے اور جواب اول صحیح نہیں ہے اور مختار میں ہے
ویثبت ابوة زوج مرضعته اذا كان لبنها منه^(۲) الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

ایک بیوی نے جب دودھ پلایا تو دوسری بیوی کی اولاد سے بھی حرمت ثابت ہوگی

(سوال ۱۵۴۲) ہدایت خاں و عنایت خاں دو بھائی ہیں عنایت خاں کی دو زوجہ ہیں ایک موضع امنہ اور اولیٰ
دوسری موضع اٹکا والی دونوں بیوی سے ایک ایک لڑکی ہوئی اور ہدایت خاں کے ایک لڑکا ہے ہدایت خاں کے
لڑکے نے عنایت خاں کی بیوی امنہ اور اولیٰ کا دودھ پیا ہے تو ہدایت خاں کے لڑکے کا نکاح عنایت خاں کی لڑکی
سے جو موضع اٹکا والی زوجہ کے بطن سے ہے جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) در مختار میں ہے ویثبت بد وان قل الخ امومة المرضعة للرضیع و یثبت ابوة زوج
مرضعة اذا كان لبنها منه له^(۳) الخ اس عبارت سے واضح ہوا کہ مرضعہ کا شوہر یعنی عنایت خاں ہدایت
خاں کے پسر کا رضاعی باپ ہوا تو بقاعدہ یحرم من الرضاع ما یحرم من النسب^(۴) عنایت خاں کی دوسری
زوجہ کی دختر بھی ہدایت خاں کے پسر کے لئے حرام ہو گئی اور نکاح ہدایت خاں کے پسر کا عنایت خاں کی دختر از
بطن زوجہ اٹکا والی سے حرام ہے۔ فقط

جس لڑکی کے منہ میں عورت نے اپنا دودھ ڈالا اس سے اس لڑکے کی شادی جائز نہیں
(سوال ۱۵۴۳) ہندہ کا زید ایک لڑکا ہے اور خالدہ ایک لڑکی ہے ہندہ نے اپنی دختر خالدہ کی رضاعت کے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س.ج ۳ ص ۲۱۳ ظفیر

(۲) ایضاً ط.س.ج ۳ ص ۲۱۳ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س.ج ۳ ص ۲۱۲ ظفیر

(۴) ایضاً ط.س.ج ۳ ص ۲۱۳ ظفیر

زمانہ کا دودھ زینب نامی مرضعہ کے منہ میں ڈالا جب کہ زینب کی عمر دو برس کی تھی زینب وزید کا نکاح شرعاً جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ زینب کے منہ میں ہندہ نے اپنے پستان کا دودھ ڈالا اور وہ دودھ اگرچہ قطرہ دو قطرہ ہو زینب کے حلق اور شکم میں گیا تو زینب ہندہ کی دختر رضاعی ہو گئی اور زید کی بہن رضاعی ہوئی لہذا زید کا نکاح زینب سے درست نہیں ہے۔ لانه يحرم من الرضاع ما يحرم من النسب^(۱) فقط

ایک لڑکی نے منہ میں چھاتی لے لی مگر دودھ جانے کا یقین نہیں ہے کیا حکم ہے؟
(سوال ۱۵۴۴) مسماۃ زینب نے مسماۃ عظیمہ کی دختر کو سہواً اپنی چھاتی منہ میں دے دی قریب ایک منٹ کے منہ میں رہی مگر دودھ نہیں اتارا لڑکی روتی رہی چھاتی اچھی طرح نہیں دبائی جس وقت زینب نے دیکھا کہ میری لڑکی نہیں ہے اسی وقت چھاتی چھوڑالی جب تک زینب کا بچہ ایک سال سے کم ہوتا ہے اس وقت تک دودھ زیادہ رہتا ہے پھر کم ہو جاتا ہے اس وقت زینب کی لڑکی بچہ پونے دو سال تھی یہاں تک کہ بعد سال کے زینب کا بچہ چھاتی منہ میں لیکر عرصہ تک دباتا ہے جب دودھ برآمد ہوتا ہے بعد چار سال کے زینب کے لڑکا پیدا ہوا اس لڑکی کا نکاح اس لڑکے سے ہوا کیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) شک سے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی پس اگر دودھ پیٹ میں جانا عظیمہ کی دختر کے مشکوک و مشتبہ ہے اور قرائن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ زینب کے پستان میں اتنی دیر میں دودھ نہیں اتارا تو وہ لڑکی زینب کی دختر رضاعی نہیں ہوئی اور نکاح زینب کے پسر کا اس لڑکی سے درست ہے ہکذا فی الدر المختار والشمسی^(۲) فقط

بچہ جیسے دودھ پیتا تھا قے کر دیتا تھا تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۴۵) زید و عمر بحیثیت حقیقی بھائی ہونے کے صاحب اولاد ہیں زید کے لڑکے کو جس کی عمر چار پانچ ماہ کی تھی بسبب نہ ہونے شیر زوجہ زید کے اس امر کی کوشش کی گئی کہ اس کی پرورش بحر کی عورت کے دودھ سے کی جائے جس کے ایک لڑکی ہم عمر زید کے لڑکے کے تھی زید کے لڑکے نے قدرتا اس طرف ارادہ نہیں کیا بلکہ متنفر رہا جب کہ زید کے لڑکے کا منہ بحر کی زوجہ کے پستان سے لگادیا اور چند قطرہ ارادتا اس کے منہ میں ڈالے گئے اس لڑکے نے استفراغ کیا اور دودھ ڈال دیا اسی طرح چند مرتبہ ہو جب اس کو زبردستی دودھ

(۱) وثبت به الخ وان قل ان علم وصوله لجوفه من فمه او انقه الخ فيحرم منه اي بسبب ما يحرم من النسب رواه الشيخان (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ و ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۲ ظفیر)
(۲) فلو التقم الحلمته ولم يدر ادخل اللبن في حلقه ام لا لم يحرم لان في المانع شكاً (در مختار) وفي القنيه امرأة كانت تعطى ثديها صبيته واشتهر ذلك بينهم ثم تقول لم يكن في ثدي لبن حين التقتها ثدي ولم يعلم ذلك الا من جهتها جاز لا ينهيا ان يتزوج بهذه الصبية اه وفي الفتح لو ادخلت الحلمته في فم الصبي وشكت في الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشك الخ (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶، ۵۵۷ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۲) ظفیر

پلاتے تھے تو وہ دودھ ڈال دیتا تھا اب بھر کی دوسری لڑکی پیدا ہوئی ہے آیا زید کے لڑکے کے مذکور کا عقد بھر کی اس دوسری لڑکی سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں حرمت رضاعت ثابت ہو گئی اور زید کا لڑکا بھر کی زوجہ کا پسر رضاعی ہو گیا بھر اور اس کی زوجہ کی تمام اولاد اس بچہ کے بہن بھائی رضاعی ہو گئے لہذا زوجہ بھر کی کسی دختر سے نکاح زید کے اس پسر کا درست نہیں ہے جیسا کہ عبارات کتب فقہ ذیل سے مستفاد ہے۔ و یثبت به وان قل ان علم وصوله بجوفه من قمه او انفه الخ در مختار و ایضاً فیہ ہو مص من ثدی ادمیۃ الخ والحق بالمص الوجود والسعوط الخ و فی رد المحتار ثم اجاب بان المراد بالمص الوصول الى الجوف من المنفذین الخ و فی المصباح الوجود یفتح الواو والد واء یصب فی الحلق والسعوط کرسول دواء یصب فی الانف^(۱) الخ ص ۴۰۳ شامی ج ۲ و فی الدر المختار ولا حل بین رضیعی امرأۃ لکونہما اخوین وان اختلف الزمن والاب ولا حل بین الرضیعة وولد مرضعتها ای اللتی ارضعتها^(۲) الخ فقط

خالد کے جس بھائی نے پھوپھی کا دودھ نہیں پیا ہے

اس کا نکاح پھوپھی کی لڑکی سے ہو سکتا ہے

(سوال ۱۵۴۶) زید و ہندہ بہن بھائی حقیقی ہیں مسماء ہندہ نے اپنے لڑکے بھر کے ساتھ زید کے لڑکے کو دودھ پلایا خالد کی دو تین بہنیں ہیں اب بھر کا نکاح خالد کی بہن سے ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) بھر کا نکاح خالد کی بہن کے ساتھ جس نے ہندہ کا دودھ نہیں پیا درست ہے کما فی الدر المختار وتحل اخت اخیه رضاعاً^(۳) الخ البتہ خالد کا نکاح ہندہ کی کسی دختر سے نہیں ہو سکتا۔

دودھ پینے والے بھائی کی بہن سے رضاعت ثابت نہیں ہوتی ہے نکاح جائز ہے

(سوال ۱۵۴۷) ہندہ اور سلمیٰ دو حقیقی بہنیں ہیں سلمیٰ کے تین بیٹے ہیں دو بڑے ایک چھوٹا ہندہ کے دو لڑکیاں ہیں ایک بڑی ایک چھوٹی سلمیٰ نے ہندہ کی چھوٹی لڑکی کو دودھ پلایا اور ہندہ نے سلمیٰ کے چھوٹے لڑکے کو اپنا دودھ پلایا تو اس حالت میں ہندہ کی چھوٹی لڑکی سلمیٰ کے چھوٹے لڑکے کی رضاعی بہن ہوئی آیا سلمیٰ کے دو سابق بڑے لڑکوں میں سے کسی ایک کا نکاح ہندہ کی سابق بڑی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) یہ قاعدہ ہے کہ مرضعہ کی تمام اولاد رضیع کے بھائی بہن رضاعی ہو جاتے ہیں کما فی ہذا الشرع۔ از جانب شیردہ ہمہ خویش شوند الخ پس جب کہ ہندہ کی چھوٹی لڑکی نے سلمیٰ کا دودھ پیا تو سلمیٰ کی تمام اولاد یعنی تینوں بیٹے اس دختر ہندہ کے بھائی رضاعی ہو گئی اور چونکہ سلمیٰ کے چھوٹے پسر نے ہندہ کا دودھ پیا تو ہندہ کی

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۲ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۱ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۷ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۱ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۷ ظفیر

دونوں دختر اس پسر خور و ہندہ کی بہنیں رضاعی ہوئی لہذا ہندہ کی دختر خور و کا سلمیٰ کے کسی پسر سے نکاح درست نہیں ہے اور سلمیٰ کے پسر خور و کا نکاح ہندہ کی کسی دختر سے صحیح نہیں ہے، لیکن سلمیٰ کے دو سابق لڑکے ہندہ کی بڑی دختر کے بھائی رضاعی نہیں ہیں ان دونوں لڑکوں میں سے کسی ایک کا نکاح ہندہ کی بڑی دختر سے درست ہے۔ کما فی الدر المختار وتحل اخت اخیہ رضاعاً^(۱) فقط

زید کا دادا اس کی رضاعی ماں سے نکاح کر سکتا ہے

(سوال ۱۵۴۸) زید نے ہندہ کا دودھ پیا اب زید کا دادا ہندہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید کے دادا کو ہندہ سے نکاح کرنا جائز ہے ہندہ زید کی مادر رضاعی ہے لیکن زید کے باپ اور دادا کو اس سے نکاح کرنا درست ہے کما فی الشامی یحل لها ابو اخیها و اخواتها و جدانہا الخ^(۲) فقط

جب زید کی ساس نے اس کی بچی کو دودھ پلایا تو کیا بیوی کے مرنے کے بعد زید کی شادی سالی سے درست ہوگی

(سوال ۱۵۴۹) زید کی زوجہ ہندہ نے انتقال کیا اور زید مذکور سے اس نے ایک لڑکی شیر خوار چھوڑی ہندہ کی ماں نے اس لڑکی کو اپنا دودھ پلایا اب زید مذکور اپنی حقیقی سالی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں یہ ہندہ کی رضاعی بہن تو نہ ہوگی جس زمانہ میں ثانی نے نواسی کو دودھ پلایا تھا زید کی سالی ڈھائی برس سے زیادہ عمر کی تھی؟

(الجواب) ہندہ کی لڑکی کو جب کہ ہندہ کی ماں نے محالت شیر خوارگی دودھ پلایا تو وہ لڑکی ہندہ کی ماں کی رضاعی بیٹی ہوگئی اور زید کی سالی کی بہن رضاعی ہوئی تو زید کی دختر بھی بہن رضاعی ہوئی پس اس صورت میں نکاح زید کا اس سالی سے درست ہے کما فی الدر المختار^(۳) فقط

چھوٹے لڑکے نے دودھ پیا تو کیا اس کے بھائی کی اولاد

سے دودھ پلانے والی کے لڑکے کی شادی جائز ہے

(سوال ۱۵۵۰) میری والدہ نے میرے ماموں کے چھوٹے لڑکے کو دودھ پلایا تھا اس وقت ماموں کے بڑے لڑکے کی بیٹی بیوہ ہے اس سے میرا نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) ماموں کا چھوٹا لڑکا جس نے تمہاری والدہ کا دودھ پیا تھا وہ تو تمہارا رضاعی بھائی ہو گیا اس کی اولاد تم

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۱ ط. س. ج ۳ ص ۲۱۷ ظفیر

(۲) رد المختار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۰ ط. س. ج ۳ ص ۲۱۶ ظفیر

(۳) وقس علیہ اخت ابنہ و بنتہ الخ فقہو لاء من الرضاع حلال للرجال (در مختار) بان تقول انما حرمت علیہ اخت ابنہ و

بنتہ لیساً لکونہا بنتہ او بنت امراتہ وهذا المعنی مفقود فی الرضاع (رد المختار باب الرضاع ج ۲ ص

۵۵۹ ط. س. ج ۳ ص ۲۱۵ ظفیر

پر حرام ہے لیکن ماموں کا بڑا لڑکا جس نے دودھ نہیں پیا اس کی لڑکی سے تمہارا نکاح درست ہے۔^(۱) فقط

شوہر والی زانیہ کے رضاعی بیٹے سے زانی کی پوتی کی شادی درست ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۵۱) زید نے ہندہ شوہر دار سے زنا کیا ہندہ سے ایک لڑکی پیدا ہوئی جس کی بابت ہندہ نے اعتراف کیا کہ یہ زید کی لڑکی ہے اسی دفعہ کا دودھ ہندہ نے زید کے حقیقی بھائی بحر کے نواسہ خالد کو پلایا اس صورت میں عائشہ کا نکاح جو زید کی پوتی ہے اور بحر کی نواسی اور خالد کی خالہ زاد بہن ہے خالد کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) حدیث شریف میں ہے الولد للفراش وللعاهر الحجر^(۲) لہذا عورت متزوجہ شوہر دار کی جو اولاد ہوگی وہ شوہر سے ثابت النسب ہوگی اور عورت کے اس کہہ دینے سے کہ یہ لڑکی زید کی ہے نسب اس کا شوہر ہندہ سے منقطع نہیں ہوا پس زید سے نسب اس لڑکی کا ثابت نہیں ہے اور زید خالد کا باپ رضاعی نہیں ہے لہذا خالد کا نکاح مسماۃ عائشہ زید کی پوتی سے درست ہے کہ ان میں کوئی وجہ حرمت کی نہیں ہے کیونکہ لبن زنا سے اولاً حرمت رضاعت مختلف فیہا ہے اور شامی نے کہا کہ زنا وجہ عدم حرمت ہے اور ثانیاً جب کہ ہندہ کی دختر کا نسب شوہر ہندہ سے شرعاً ثابت ہے تو لبن زنا ہونا بھی متحقق نہ ہوا۔^(۳) فقط

صورت مسئلہ میں کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۵۲) محمد کی لڑکی نے حالت رضاع میں محمد کے چچا کی زوجہ کا دودھ پیا ساتھ چچا زاد بھائی کے یعنی محمد کا چچا زاد بھائی علی محمد اور محمد کی لڑکی مسماۃ مختارہ دونوں نے چچا کی زوجہ کا جو کہ علی محمد کی والدہ ہے دودھ پیا جس کا نام راجن ہے اتفاق سے میاں محمد نے راجن سے جو چچا کی زوجہ تھی نکاح کر لیا جس کی وجہ سے میاں محمد مسماۃ مختارہ اور علی محمد کا باپ ہوا آیا علی محمد کا نکاح مختارہ کی چھوٹی بہن سے جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب) علی محمد کا نکاح مختارہ کی چھوٹی بہن سے جو محمد کی زوجہ سابقہ سے ہو صحیح ہے لقول الفقهاء وتحل اخت اخیه رضاعاً وکذا اخت اختہ^(۴) فقط

جس لڑکے کو دودھ پلایا اس کے بھائی سے مرضعہ کی لڑکی کی شادی جائز ہے

(سوال ۱۵۵۳) بحر کی زوجہ نے زید کے لڑکے کو دودھ پلایا دوسری دفعہ بحر کے لڑکا اور زید کے لڑکی پیدا ہوئی آیا ان دونوں کا نکاح باہم جائز ہے یا نہیں؟

(۱) اس لئے کہ اس سے رضاعت کا رشتہ قائم نہیں ہوا و یثبت به الخ وان قل الخ امومیہ المرضعہ للرضیع و یثبت ابوة زوج مرضعہ (رد المحتار باب الرضاع ص ۵۵۶، ۵۵۷ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۲) ظفیر

(۲) مشکوٰۃ (۳) والوطؤ بشبهہ کالحلال قیل وکذا الزناء والا وجه لا فتح (درمختار) وذلك حیث قال و لبن الزنا کالحلال فاذا ارضعت به بنتا حرمت علی الزانی و آباءہ و ابناءہ و ان سفلوا و فی التجنیس عن الجرحانی و یعم الزانی التزوج بها کالمولودۃ من الزانی لانه لم یثبت نسبها من الزانی الخ (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۵ غ ۵۱۶ ط.س. ج ۳ ص ۲۲۱) ظفیر

(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۱ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۷ ظفیر

(الجواب) دوسری دفعہ جو زید کے دختر اور بحر کے پسر پیدا ہو ان دونوں کا نکاح باہم صحیح ہے کما فی کتب الفقہ و تحل اخت اخیه رضاعاً الخ در مختار^(۱) فقط

پستان سے پانی منہ میں جائے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۵۴) بحر کی ماں نے زید کو جب وہ ایک سال کا تھا اپنا پستان زید کے منہ میں دیا جب زید نے پستان چوسا تو بحر کی ماں کے پستان میں جلن معلوم ہوئی اس نے زید کو علیحدہ کر کے پستان کو دبایا تو اندر سے پانی نکلا اس پانی کا زید کے حلق میں جانے نہ جانے کا بحر کی ماں کو کچھ علم نہیں ہے اس صورت میں بحر کی ماں زید کی رضاعی ماں ہو سکتی ہے یا نہیں زید کی لڑکی کا نکاح بحر سے جائز ہے یا نہ؟

(الجواب) باب الرضاع در مختار میں ہے هو مص من ثدی ادمیة ولو بکراً او میسة او ایسة^(۲) الخ اور عالمگیری میں ہے دخل فی فم الصبی من الثدي مائع لونه اصفر تثبت حرمة الرضاع لانه لبن تغیر لونه^(۳) الخ اور شامی میں ہے وفي القیسة امرأة كانت تعطی ثدیها صبیة واشتھر ذلك بینهم ثم تقول لم تكن فی ثدی لبن حین القمتها ثدی ولم یعلم ذلك الا من جهتها جاز لا بنها ان یتزوج بهذه الصبیة^(۴) الخ وفي الفتح لو ادخلت الحلمة فی فم الصبی و شکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشك^(۵) الخ

روایت حقہ اور فتح القدیر سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اگر عورت یہ کہے کہ میری پستان میں اس وقت دودھ نہ تھا اور بچہ کے حلق میں دودھ کا جانا محقق نہ ہو تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی اس صورت میں زید کی دختر کا نکاح بحر سے درست ہے۔ فقط

رضاعی پھوپھی سے نکاح جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۵۵) زید کی دو بیویاں ہیں ایک کا بحر نے دودھ پیا اور ایک کا زیدہ نے ایسی حالت میں بحر کے لڑکے کا عقد زیدہ کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں زید بحر اور زیدہ دونوں کا رضاعی باپ ہے اور دونوں بھائی بہن رضاعی از جانب پدر ہیں پس زیدہ بحر کے لڑکے کے رضاعی پھوپھی ہوئی لہذا نکاح ان دونوں میں درست نہیں ہے در مختار میں ہے و یثبت ابوة زوج مرضعته اذا كان لبنها منه له^(۱) الخ فقط

(۱) ایضاً ظفیر ط. س. ج ۳ ص ۲۱۷

(۲) الدر المختار کتاب الرضاع ج ۲ ص ۲۱۲ ط. س. ج ۳ ص ۲۰۹ ظفیر

(۳) عالمگیری مصری کتاب الرضاع ج ۱ ص ۳۲۲ ط. حاجلیہ ج ۳ ص ۳۴۴ ظفیر

(۴) رد المحتار المعروف بالشامی ج ۲ ص ۵۵۶ کتاب الرضاع ظفیر

(۵) رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ ط. س. ج ۳ ص ۲۱۲ ظفیر

(۶) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط. س. ج ۳ ص ۲۱۲ ظفیر

دادی کا جب دودھ پیا تو پھوپھی کی لڑکی سے نکاح جائز نہیں!

(سوال ۱۵۵۶) زید نے اپنی دادی کا دودھ اس وقت پیا ہے جب کہ اس کی دادی کا لڑکا سوادو برس کا تھا اور پینے کی یہ حالت ہے کہ دودھ خشک ہو گیا تھا زید نے اپنی دادی کی چھاتی چوسی دودھ قدرے اتر آیا اور صرف تین چار روزہ دودھ پیاب زید چاہتا ہے کہ اپنی پھوپھی کی لڑکی سے جس کا نام ہندہ ہے شادی کروں پس فرمائیے کہ عقد ہو سکتا ہے یا نہیں اگر نہیں ہو سکتا تو کیا تدبیر ہے اور اگر شادی کر لیوے تو گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ؟

(الجواب) زید نے جب کہ مدت رضاعت میں اپنی دادی کا دودھ پیا اگرچہ دو ایک قطرہ ہی پیا ہو پس زید اپنی دادی کا رضاعی بیٹا ہو گیا اور ہندہ کا رضاعی بھائی ہو گیا پس ہندہ کی دختر زید کی بھانجی ہوئی اور رضاعی بھانجی سے مثل نسبی بھانجی کے نکاح قطعی حرام ہے^(۱) اور گناہ کبیرہ ہے اور وہ ایسا ہی ہے جیسا اپنی بیٹی بہن اور ماں خالہ وغیرہ سے نکاح کیا جاوے والعیاذ باللہ تعالیٰ لہذا وہ نکاح کسی طرح نہیں ہو سکتا کوئی حیلہ اور تدبیر اس نکاح کے حلال ہونے کی نہیں ہے۔ فقط

جس بچہ نے دادی کی چھاتی چوسی اس کا نکاح چچا کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۵۷) زید نے دو یا پونے دو سال کی عمر میں اپنی دادی کا پستان چوسنا شروع کیا اور دو تین سال تک ہر روز چوستا رہا اس کی دادی کی عمر اس وقت ستر اسی سال کی تھی اس کے پستانوں میں کسی نے اس وقت دودھ نکلتا نہیں دیکھا اور نہ اس نے کسی کے سامنے یہ ظاہر کیا کہ میری پستان میں اس وقت دودھ تھا اب دادی کا انتقال ہو گیا اور نہ اس سے صاف طور سے معلوم کر لیا جاتا اس صورت میں زید اپنے حقیقی چچا کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر دادی سے دریافت کیا جاتا اور وہ کہتی کہ میری پستان میں اس وقت دودھ نہ تھا تو اس کا قول معتبر ہوتا لیکن جب کہ اس کا انکار ثابت نہیں اور پستان کا برابر منہ میں لینا اور چوسنا محقق ہے تو احتیاط اس میں ہے کہ اپنے چچا کی لڑکی سے جو کہ اس کی رضاعی بھانجی ہے نکاح نہ کرے لیکن قاعدہ کے موافق چونکہ دودھ پیتے دیکھنے کا اور دودھ اترنے اور پستان سے نکلنے کا کوئی گواہ نہیں ہے اور رضاعت بدون دو گواہ کے ثابت نہیں ہوتی اس وجہ سے زید اپنے چچا کی لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے حکم ایسا ہی ہے^(۲) اور احتیاط اول صورت میں ہے۔

﴿مسائل رضاعت﴾

(سوال ۱۵۵۸) عورت اگر بلا رضاعت شہر کے دودھ پلاوے صحیح ہے یا نہیں؟

(۱) و ثبت به وان قل الخ اموميۃ المرضعۃ للرضیع الخ فی حرم منه ای بسببه ما یحرم من النسب (الدر المختار علی هامش رد المختار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۲) ظفیر
(۲) فلو التقم الحلمۃ ولم یدر اذ خل اللبن فی حلقه ام لا لم یحرم لان فی المانع شکا (در مختار) و فی الفتح لو ادخلت الحلمۃ فی فی الصبی وشکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشک (رد المختار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۲) ظفیر

(الجواب) عورت کو نہ چاہیے کہ بدوں اجازت شوہر کے کسی کے بچہ کو دودھ پلاوے، لیکن اگر پلاوے گی حرمت رضاعت ثابت ہو جاوے گی۔^(۱) فقط

شک کی صورت میں حرمت ثابت ہوگی یا نہیں؟

(سوال ۱۵۵۹) اگر رضاعت مشکوک ہو تو کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر رضاعت میں شک ہو تو حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی۔ کذا فی الدر المختار^(۲) فقط

امام شافعیؒ کے یہاں مدت رضاعت!

(سوال ۱۵۶۰) مدت رضاعت مذہب شافعیہ میں کتنی ہے؟

(الجواب) رضاعت کی مدت دو برس یا ڈھائی برس علی اختلاف القولین ہے (امام شافعیؒ کے نزدیک مدت رضاعت صرف دو سال ہے)^(۳) ظفیر

شہادت نہ ہونے کی صورت میں!

(سوال ۱۵۶۱) جس کے لئے شہادت نہیں وہ مشکوک ہوتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) اگر شہادت رضاعت کی نہ ہو، حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔^(۴) فقط

نانی کا جس نے دودھ پیا اس کی شادی ماموں کی لڑکی سے جائز ہے یا نہیں؟

(سوال ۱۵۶۲) ایک شخص نے اپنی نانی کا دودھ بشمول اپنی ہم عمر خالہ کے پیا ہے، آیا یہ شخص اپنی ماموں کی بنت سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں؟ ماموں عمر میں زیادہ ہے یعنی رشتہ رضاع سے پہلے کا پیدا ہے اور خالہ جو اس وقت رضاعی ہمشیرہ ہے یہ اپنے بھائی سے تیسرے درجہ کی ہے؟

(الجواب) شریعت کا یہ قاعدہ ہے کہ جس عورت کا کوئی بچہ شیر خوار دودھ پیوے اس عورت کی تمام اولاد اس بچہ کی بہن رضاعی ہو جاتے ہیں تقدم و تاخر کا اعتبار نہیں، اگلی کچھلی اولاد مرضعہ کی سب اس بچہ رضیع کے بھائی بہن رضاعی ہیں اور اس اعتبار سے والدہ نسبی بھی بہن رضاعی ہو گئی اور ماموں و خالہ سب بھائی بہن رضاعی ہوئے پس ماموں کی دختر سے اس رضیع کا نکاح درست نہیں ہے ولا حل بین رضیعی امرأة لکونہما اخوین وان اختلف الزمن والاب ولا حل بین الرضیعتہ وولد مرضعتہا^(۵) الخ (درمختار) جملہ وان اختلف الزمن سے یہ صاف طور سے ثابت ہے کہ مرضعہ کی پہلی کچھلی اولاد سب رضیع کے بھائی بہن رضاعی ہیں۔ فقط

(۱) یکرہ للمرأة ان ترضع صبا بلا اذن زوجها الا اذا خافت هلاکته رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۳ ظفیر

(۲) فلو التقم الحلمة ولم یلد رادخل اللبن فی حلقه ام لا لم یحرم (درمختار) لو ادخلت الحلمة فی فم الصبی و شکت فی الارتضاع لا تثبت الحرمة بالشک (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۶، ۵۵۷ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۲) ظفیر

(۳) ثم مدة الرضاع ثلثون شهرا عند ابی حنیفة وقال سنان وهو قول الشافعی (ہدایہ کتاب الرضاع ج ۲ ص ۳۲۹)

(۴) وانما یثبت بشهادة رجلین او رجل وامرأتین الخ (ہدایہ کتاب الرضاع ج ۲ ص ۳۳۳) ظفیر

(۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۱ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۷ ظفیر

کوئی بیوی کا دودھ ہماری کی وجہ سے پئے تو کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۶۳) کسی شخص کو ایسی ہماری ہو گئی کہ بغیر کسی عورت کے دودھ پئے ہوئے اچھا نہیں ہو سکتا تو اس حالت میں اگر وہ شخص اپنی زوجہ کا دودھ پی لے تو جائز اور حلال ہے یا حرام اور دودھ پینے سے نکاح میں کچھ فرق تو نہیں آوے گا۔؟

(الجواب) مص رجل ثدی زوجته لم تحرم^(۱) کسی مرد نے اپنی زوجہ کے پستان چوسی اور دودھ پیا اس کی زوجہ اس پر حرام نہ ہوگی درمختار باب الرضاع وفيها ايضاً ولا يبيح الارضاع بعد مدته^(۲) یعنی مباح نہیں ہے دودھ پینا بعد مدت رضاع یعنی زمانہ شیر خوارگی کے ان دونوں روایتوں سے یہ معلوم ہوا کہ اپنی زوجہ کا دودھ پینا مرد کو جائز نہیں ہے اور یہ کہ دودھ پینے سے اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوگی اور تداوی کے لئے اس وقت اس کا استعمال درست ہے کہ اس میں شفا بقول طبیب حاذق مسلمان ثابت ہو اور کوئی دوسری دوا اس کے قائم مقام نہ ہو۔^(۳) فقط

جس لڑکی نے دو سال دس مہینہ کی عمر میں دودھ پیا اس سے شادی جائز ہے

(سوال ۱۵۶۴) زید نے چھ مہینہ کی عمر میں ہندہ کا دودھ پیا تھا اور ایک لڑکی مسماۃ کریمہ نے بھی دو برس دس مہینہ کی عمر میں ہندہ کا دودھ پیا تھا تو زید کا کریمہ سے عقد تزویج درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) مدت رضاعت اڑھائی برس یا دو برس ہے امام ابو حنیفہ کا مذہب اولیٰ ہے^(۴) اور صاحبین اور دیگر ائمہ کا مذہب دوسرا ہے بہر حال اڑھائی برس سے زیادہ عمر میں اگر کسی بچہ نے کسی عورت کا دودھ پیا تو حرمت رضاعت ثابت نہ ہوگی۔^(۵) لہذا اس صورت میں زید کا نکاح کریمہ سے صحیح ہے۔ فقط

رضاعی باپ اور رضاعی بیٹے کی بیوی کے متعلق ابن الہمام کا قول

(سوال ۱۵۶۵) حلیہ اب وائین رضاعی کو فقہاء حرام تحریر فرماتے ہیں جیسا کہ تمام کتب فقہ میں مذکور ہے اور صاحب فتح القدیر اس کے خلاف تحریر فرماتے ہیں چنانچہ فتح القدیر میں ہے و مقتضى الحديث ان ما كانت ابا من الرضاغة او بنتاً او اختاً او بنت اخ الخ تحرم فائبات كل حليته من الاب والابن من الرضاغة قول بلا دليل بل دليل يفيد حلها وهو قيد الاصلاب في الاية

(الجواب) قوله ما يحرم من النسب معناه ان الحرمة بسبب الرضاع معتبرة بحرمة النسب فشمّل زوجته الابن والاب من الرضاع لانها حرام بسبب النسب فكذا بسبب الرضاع وهو اقول اكثر اهل العلم كذا في المبسوط بحر وقد استشكل في الفتح الاستدلال على تحريمها بالحديث

(۱) ايضاً ص ۵۶۹ ج ۲ ط.س. ج ۳ ص ۲۲۵ ظفیر (۲) ايضاً ج ۲ ص ۵۵۵ ظفیر

(۳) ولا يجوز التداوى بالمحرم الخ (درمختار) قيل يرخص اذا علم فيه الشفاء ولم يعلم دواء اخر كمار خص للعطشان و عليه الفتوى (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵ ط.س. ج ۳ ص ۵۱۱) ظفیر

(۴) هو حولان و نصف عنده حولان فقط عندهما هو الاصح (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۴ ط.س. ج ۳ ص ۲۰۹) ظفیر (۵) ويثبت التحريم في المدة فقط (درمختار) اما بعدها فانه لا يوجب التحريم

(رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۵ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۱) ظفیر

لان حرمتها بسبب الصهریته لا النسب الخ شامی^(۱)

اس عبارت نیز تمام کتب فقہ کی عبارت سے حرمت حلیہ (بیوی) ابوالن رضاعی کی حرمت معلوم ہوتی ہے اور مقتضائے نص قرآنی ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم^(۲) الایتہ بھی یہی ہے باقی امام ہمام ابن الہمام کا استدلال بالحدیث میں استشکال فرمانا از قبیل احاث محققین ہے جو بعض دلائل میں وہ فرمایا کرتے ہیں اس سے اصل مسئلہ کا ابطال لازم نہیں آتا علاوہ بریں جب کہ قول اکثر اہل علم کا یہی ہے اور فقہاء نے عموماً محرمات نسبہ و صہریہ کو رضاعاً بھی حرام فرمایا ہے تو اس صورت میں احوط و ارنج باب حرمت میں قول اکثر فقہاء ہے قال فی الدرالمختار و حرم الكل مما مر تحریمه نسباً و مصاہرة و رضاعاً^(۳) الا ما استثنی فی بابہ فقط

بیوی کا دودھ پینے کا کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۶۶) زید صاحب اولاد نے اپنی زوجہ کا دودھ قصد اپنی لیا شرعی مقررہ لیم میں یعنی لیم رضاعت میں یعنی دو برس کے اندر کیا اس صورت میں زید پر وہ زوجہ حرام ہو جاوے گی اور وہ دودھ زید کے لئے حلال تھا یا حرام؟ (الجواب) زید جو کہ صاحب اولاد ہے اس کو یہ کہنا کہ اس نے مدت رضاعت میں دودھ پیا غلط ہے مدت رضاعت میں دودھ پینے کے یہ معنی ہیں کہ دودھ پینے والا بچہ ہو اور اس کی عمر دو برس یا ڈھائی برس سے کم ہو، الغرض زید صاحب اولاد نے اگر اپنی زوجہ کا دودھ پی لیا خواہ عدا خواہ غیر عدا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی لیکن عدا اگر پیا تو گناہ گار ہوا تو بے کرے کیونکہ وہ جزا انسان ہے استعمال اس کا بلا ضرورت حرام ہے درمختار میں ہے مص رجل ثدی امراته لم تحرم^(۴) الخ (ترجمہ) کسی شخص نے اپنی بیوی کا دودھ پی لیا تو اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی، ولم یبیح الارضاع بعد مدته لا نه جزء ادمی والا انتفاع به بغيره ضرورة حرام^(۵) الخ باب الرضاع درمختار فقط

خوشدا من نے داماد سے کہا کہ میں نے تم کو دودھ پلایا ہے کیا حکم ہے؟

(سوال ۱۵۶۷) زید کی خوشدا من کہتی ہے کہ میں نے تم کو طفلی میں دودھ پلایا ہے زید نے اپنے ساتھ ایک آدمی لیکر پھر دریافت کیا کہ سچ بتاؤ پھر اس نے یہی کہا جب زید نے منکوحہ کو علیحدہ کرنا چاہا تو خوشدا من نے انکار کر دیا کہ میں نے تو غصہ کی حالت میں کہہ دیا تھا اور جھوٹ کہہ دیا تھا اور زید کی والدہ کہتی ہے کہ میں کچھ نہیں جانتی کہ کب دودھ پلایا تھا اب رضاعت ثابت ہے کہ نہیں؟

(الجواب) کتب فقہ میں لکھا ہے کہ بندون دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی گواہی کے حرمت رضاعت ثابت نہیں ہوتی پس صورت مسئلہ میں حجت شرعیہ رضاعت کی موجود نہیں ہے لہذا حکم علیحدگی کا مابین زوجین کے نہ کیا جاوے گا۔^(۱) فقط

قد تم الجزء الثامن من فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

(۱) ردالمحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۵۷ ط.س. ج ۳ ص ۳۱۳ ظفیر

(۲) سورة النساء ۴ ظفیر (۳) الدرالمختار علی هامش رد المحتار فصل فی المحرمات ص ۲۳۸ ج ۲

ط.س. ج ۳ ص ۱۳ ظفیر (۴) الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب الرضيع ج ۲ ص ۵۶۹ ط.س. ج ۳ ص ۲۲۵

ظفیر (۵) ایضاً ج ۲ ص ۵۵۵ ط.س. ج ۳ ص ۲۱۱ ظفیر

(۱) والرضاع حجة المال وهي شهادة عدلين أو عدل و عدلتين لكن لا تقع الفرقة الا بتفريق القاضي لتضمنها حق

العبد (درمختار) وما فی شرح الرهبانية عن الننف من انه لا تقبل شهادة المرضعة عند ابي حنيفة واصحابه فالظاهر ان

المراد اذا كانت وحدها (رد المحتار باب الرضاع ج ۲ ص ۵۶۸ ط.س. ج ۳ ص ۲۲۴) ظفیر